بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خطباتِ نظیر

حضرت مولانا سید شوکت علی نظیرؒ صاحب

امام وخطیب جامع مسجد، ممبئی

ترجمہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب صاحب مدظلہ العالی

مرتب

مفتی محمد اشفاق قاضی

دارالافتاء والارشاد، جامع مسجد، ممبئی

ناشر

جامع مسجد آف بمبئی ٹرسٹ

نزد منگل داس مارکیٹ، ممبئی۔۲
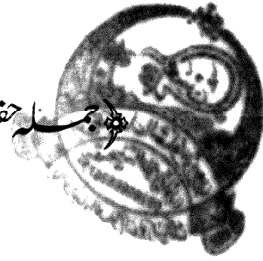
نام کتاب : خطباتِ نظیر

خطبات : حضرت مولانا سید شوکت علی نظیرؒ صاحب

ترجمہ : شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب صاحب

مرتب : مفتی محمد اشفاق قاضی

تعداد : ایک ہزار (۱۰۰۰)

قیمت : ۱۸۰/روپئے

ناشر : جامع مسجد آف بمبئی ٹرسٹ، ۴۶/زنجیکر اسٹریٹ،<br>مقابل: منگل داس مارکیٹ، ممبئی-۲

ملنے کے پتے : ۱۔ انجمن دردمندانِ تعلیم وترقی ٹرسٹ-مہاڈ<br>۲۔ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن<br>۳۔ جامع مسجد آف بمبئی ٹرسٹ<br>نزد منگل داس مارکیٹ، ممبئی-۲

# فہرست مضامین

| نمبر شمار | | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|

# مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم و علی الہ واصحابہ اجمعین۔

خطیب اور مخاطبین کے درمیان اظہارِ بیان کا وہ طریقہ جس میں منتخب کردہ موضوع کو مؤثر طور پر اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ گوش گذار کردیا جائے، خطابت کہلاتا ہے، چونکہ خطابت کی تعریف لکھنے کے فن کے وجود میں آنے کی تاریخ سے بھی زیادہ قدیم ہے، اس لئے یقین سے کہا جاسکتا ہے کی خطابت ابلاغ کا قدیم ترین ذریعہ ہے، ایک اعلیٰ پائے کے خطیب کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنی مافی الضمیر بطریقِ احسن ومدلل طریقہ سے سامعین کے سامنے پیش کرسکے، اور وہ خود بھی موضوع کے مختلف پہلوؤں پر مضبوط گرفت رکھتا ہو، ساتھ ہی ساتھ کسی امر کی تغلیط وتصحیح کی قرار دہی پر ملکہ بھی رکھتا ہو۔

اسلام میں خطبۂ جمعہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، پیغمبرِ اسلام نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے خطبات میں خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے، جمعہ کے خطبہ کی اہمیت کے پیشِ نظر ہی مصلین کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ خطبہ کے دوران خاموش رہیں، اور پوری یکسوئی کے ساتھ خطیبِ منبر کے ملفوظات سنیں اور استفادہ کریں، حضرت مولانا سید شوکت علی صاحب نظیر رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ جامع مسجد ممبئی میں عرصۂ دراز سے خطابت کا فرضِ منصبی انجام دے رہے تھے، آپ کی ذاتِ والا صفات کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں، عربی زبان پر عبور اور خطابت کے دلنشیں انداز کے سبب آپ ایک رطب اللسان اور فصیح البیان خطیب کے حیثیت سے معروف ومقبول تھے۔

آپ کے خطبات عربی زبان کے تمام تر شیرینی اور اثر آفرینی کے ساتھ فصاحت وبلاغت کا ایسا گراں قدر سرمایہ ہے جن میں زہد وورع اور رشد وہدایت کی

شمعیں روشن ہیں، آپ نے جمعہ کے خطبات میں مختلف موضوعات پر جامع اور فکر انگیز خیالات کا اظہار فرمایا ہے، ان خطبوں میں نہ صرف واقعات بیان کئے گئے ہیں، بلکہ واقعات کا تجزیہ اور پھر تجزیہ کی روشنی میں راہیں بھی متعین کی گئی ہیں، یہ وہ ملفوظات ہیں جن سے ملت کو اپنی راہِ عمل کے تعین میں آسانیاں پیدا ہوتیں ہیں۔

حضرت مولانا سید شوکت صاحب نظیر رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ سے قلبی تعلق کی بناء پر کچھ عرصہ قبل آپ کی حیات ہی میں خاکسار کے دل میں خیال آیا کہ ان خطبات کی اشاعت کی جائے، اور ساتھ ہی اردو کے قالب میں منتقل بھی کیا جائے، تا کہ حضرت والا کے ارشاد و ملفوظات سے ملت کو اور زیادہ فیض پہنچے اور اس تعلق سے حضرت والا سے اجازت طلب کی گئی اور الحمدللہ آپ نے رضامندی کا اظہار فرمایا، یہاں یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا نے مختلف موضوعات پر سیکڑوں خطبات دیئے ہیں، ان خطبات کو اردو کا جامہ پہنانا کوئی آسان کام نہیں تھا، یہ جوئے شیر وہی لاسکتا تھا جو عربی واردو زبان پر بیک وقت مکمل دسترس رکھتا ہو، اللہ تعالی نے یہ مشکل بھی آسان فرمادی اور دل سے آواز آئی کہ کتاب ''تحفۃ الباری'' کے مصنف جامعہ حسینیہ شریوردھن کے استاذ و شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس کام کو احسن طور پر انجام دے سکتے ہیں، چنانچہ بات آپ کے سامنے پیش کی گئی اور اللہ کا احسان کہ موصوف نے اس اہم کام کو سرِ انجام دینے کی ذمہ داری قبول فرمائی اور یہ کام اتنی دل جمعی اور مکمل انہماک سے انجام دیا کہ ترجمہ کا حق ادا ہو گیا اللہ آپ کی اس خدمت کو قبول فرمائے، اللہ تعالی حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرمائیں اور آپ کے درجات بلند فرمائے، اور حضرت مولانا کے ملفوظات و شیخ الحدیث مولانا ابرہیم صاحب کی کاوشوں سے امت کو مستفید فرمائیں۔

خطباتِ نظیر کی ترتیب کا یہ کام سلسلہ وار کیا گیا وہ اس طرح کہ چار ماہ پر مشتمل رمضان تا ذی الحجہ کے خطبات سلسلہ نمبر/۱، پھر محرم تا ربیع الآخر کے خطبات سلسلہ نمبر/۲

کی ترتیب پر انجمن دردمندانِ تعلیم وترقی مہاڈ ٹرسٹ کی زیرِ نگرانی یکے بعد دیگرے شائع ہوئے۔

پھر تیسرا حصہ جمادی الاولیٰ تا شعبان سلسلہ نمبر ۳ کی اشاعت میں کچھ وجوہات کی بناء بہت تاخیر ہوتی چلی گئی، اللہ جزائے خیر دے مفتی محمد اشفاق قاضی کو جنہوں نے اس تیسرے حصہ کو ترتیب دے کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا، مفتی اشفاق قاضی جامعہ حسینیہ عربیہ سے فارغ التحصیل ہیں، بندہ جب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے اپنی تعلیمی سلسلہ کو مکمل کر کے جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن میں تدریسی خدمات سے منسلک ہوا، اس وقت موصوف عربی ششم کے طالبِ علم تھے، انہوں نے میرے پاس تخریجِ حدیث سے متعلق کتاب پڑھی ہے، نیز خارجی اوقات میں حفظِ احادیث، تقسیمِ میراث وغیرہ فنون کی تحصیل میں بھی وہ بہت ہی پیش پیش رہے، جامعہ سے فراغت کے بعد مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے یہاں تخصص فی الفقہ والافتاء کیا، اس کے بعد امارتِ شرعیہ پٹنہ بہار سے قضاء کی تعلیم حاصل کی پھر کچھ عرصہ تک ممبئ میں تدریسی خدمات سے منسلک رہنے کے بعد دبئ کی ایک بہت ہی مشہور ومعروف برٹش اسکول میں برسرِ روزگار ہوئے، لیکن دینی خدمت کے جذبہ کے تحت تھوڑے ہی عرصے میں لوٹ آئے، اسی زمانے میں مفتی سلمان سرکھوت ایک حادثہ میں انتقال فرماگئے اور جامع مسجد بمبئ میں دارالافتاء کی خدمت سے متعلق ایک ذی استعداد وہوشمند، فعال اور متحرک مفتی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی، حضرت مولانا سید شوکت علی نظیرؒ اور جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے اساتذہ وذمہ داران کی نظر مفتی اشفاق قاضی پر پڑی اور انہیں اس خدمت کے لئے راضی کر لیا گیا، انہوں نے اس خدمت کو قبول کیا اور بڑی توجہ اور خوش اسلوبی سے نبھانے لگے، اسی اثناء انہیں جامعۃ الملک سعود ریاض سے ماجستیر (ایم،اے) کی تعلیم کے لئے اسکالرشپ پر مدعو کیا گیا، بزرگوں کے مشوروں سے وہ ’’سعودی ریاض‘‘ چلے گئے اور اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پھر جامع مسجد بمبئ کی خدمت سے منسلک ہو گئے، انہوں نے ریاض میں مخطوطات کی تحقیق کے

سلسلہ میں کچھ کورس بھی کیا، اس مناسبت سے انہوں نے جامع مسجد بمبئی کی مخطوطات کی ترتیب وترقیم کا کام بھی بہت ہی خوش اسلوبی سے انجام دیا، وقتاً فوقتاً اس کام کے لئے بندہ سے مشورہ اور رابطہ بھی کرتے رہے اور اللہ کے فضل وکرم سے آج یہ کتب خانہ دوبارہ مرتب ومنظم ہوگیا ہے، انہوں نے خطباتِ نظیر کے تیسرے حصے کو ترتیب دینے میں بڑی لگن اور جدوجہد سے کام کیا، اور اس طرح وہ تیسرا حصہ بھی مسجدِ جامع بمبئی سے شائع ہوا، خطباتِ نظیر کے مذکورہ تینوں حصے چار چار ماہ کی ترتیب پر علیحدہ علیحدہ شائع ہونے کے بعد بڑی شدت سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ان مذکورہ تینوں حصوں کو یکجا کرکے ایک ہی جلد میں مکمل سال کے خطبات مرتب ہوجائیں، محترم موصوف نے یہ کام بھی مکمل کرکے ائمہ وخطباء کے لئے خصوصی طور پر نیز دیگر عوام واہلِ علم کے لئے ایک سہولت کا کام انجام دیا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی یہ مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور خوب خوب اجرِ عظیم اور بہترین بدلہ عنایت فرمائے اور ان خطبات کو ملت اسلامیہ کی رہبری ورہنمائی اور اصلاح ودرستگی کا ذریعہ اور ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

مفتی رفیق پورکر مدنی صاحب
استاذِ حدیث وفقہ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن
صدرِ انجمن دردمندانِ تعلیم وترقی

# پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان، وعلمہ البیان، والصلوۃ والسلام علی سید الانام ،افصح اللسان وابلغ البیان وعلی الہ وصحابتہ الکرام،ومن تبعھم باحسان......... اما بعد:

اللہ ربِ ذوالجلال والاکرام کا بے انتہا فضل واحسان ہے، محض اس کی توفیق وعنایت سے خطباتِ نظیر کے تینوں حصوں کی یکجا طباعت کا کام تکمیل کو پہنچا، جس میں محرم الحرام سے لے کر ذوالحجہ تک مکمل سال کے خطبے ماہانہ اور ہفتہ واری ترتیب کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں، اس سے قبل یہ تمام ہی خطبے تین علیحدہ علیحدہ حصوں میں چار چار ماہ کی ترتیب پر حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر نور اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ کی حیات ہی میں شائع ہوکر مقبولِ عام وخاص ہو چکے ہیں، ایک عرصہ سے بڑی شدت کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ تمام خطبات ایک ہی جلد میں دستیاب ہو سکے، اس ضرورت کے پیشِ نظر احقر کی یہ ادنیٰ کوشش ہے، اللہ رحمن ورحیم اپنے فضل وکرم سے قبولیت عطا فرمائیں، اور خطا ولغزش کو معاف فرمائیں۔

یہ میری سعادت اور خوش بختی ہے کہ مخدومی ومربی حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کے خطبات کا یہ کام مجھ ناچیز کے حصہ میں آیا، حضرت مولانا کے خطبات بڑی محنت وعرق ریزی اور جان فشانی کے ساتھ تیار کردہ ہے، حضرت کی زندگی بھر کا یہ معمول رہا کہ ہفتہ بھر خطبۂ جمعہ کے موضوع کے سلسلہ میں فکرمند رہتے تھے، اور شبِ جمعہ بعد نمازِ عشاء بڑے اہتمام اور بالکل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ خطبۂ جمعہ تیار کیا کرتے، کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھار اس تیاری میں نمازِ فجر کا وقت ہوجایا کرتا تھا، یہ مولانا کا مایہ ناز اور گراں قدر علمی سرمایہ ہے، جس میں آیات واحادیث، وعظ وتذکیر اور علم وحکمت کے بے شمار قیمتی لعل وگوہر موجود ہیں، آپ کی اپنی ان خطبات کی تحریر بہت ہی نفیس وخوش خط اور سریع کتابت کی اعلیٰ وعمدہ مثال ہیں، آپ

کے خطبے اور وعظ و نصیحت سے مستفید ہونے کے لئے لوگ بہت دور دور سے مثلا کرلا، پنویل، ارن اور کلیان سے جامع مسجد بمبئی میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے، خطبہ کے الفاظ و کلمات شستہ و شائستہ، حالاتِ حاضرہ پر بہت ہی مرتب و منظم کلام اور امتِ اسلامیہ کے لئے رہبری و رہنمائی کا سامان ہوا کرتا تھا۔

پیشِ نظر مجموعہ میں جملہ خطبات نقل کئے گئے ہیں، اس خطبات کے معانی ومفاہیم کو اردو زبان وادب کے قالب میں ڈھالنے کے لئے جس شخصیت کا انتخاب کیا گیا وہ بھی اہلِ کوکن کے لئے محتاجِ تعارف نہیں، بالخصوص فقہ شافعی پر گہری نظر کے حامل، فنِ حدث وعلوم حدیث کے ممتاز و ماہر عالمِ دین، مادرِ علمی جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم بن علی خطیب صاحب مدظلہ العالیہ جنہوں نے بہت ہی سلیس اور بامعنی ترجمہ سے ان خطبات سے استفادہ خواص کے ساتھ ساتھ عوام کے لئے بھی آسان کردیا ہے۔

خطباتِ نظیر کے جمع و ترتیب اور اشاعت کی اصل ابتداء استاذِ حدیث وفقہ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن اور صدر انجمن دردمندانِ تعلیم و ترقی مہاڈ حضرت مفتی رفیق پورکر صاحب مدظلہ العالی کی تھی، بلکہ ابتدائی دو حصہ آپ ہی کی فکروں اور مسلسل جدوجہد کے سلسلہ میں منظرِ عام پر آچکے تھے، خطبات کے تیسرے حصہ کا کام آپ ہی نے احقر کے سپرد کیا اور بفضلہ تعالیٰ ماضی قریب میں وہ شائع ہو چکا، اب ضرورت تھی کہ ان علیحدہ علیحدہ حصوں کو یکجا کر کے شائع کیا جائے، لیکن دوبارہ مکمل مجموعہ یکجا شائع کرنے کے لئے تلاشِ بسیار کے باوجود پہلے ترتیب کردہ خطبات کی کمپیوٹرائز سافٹ کاپی دستیاب نہ ہوسکی، لہذا کمپوزنگ کا کام از سرِ نو کرنے کی ضرورت پیش آئی، ابتداء میں محسوس ہوا کہ کام بہت آسان ہے اور بہت جلد مکمل ہوجائے گا لیکن عربی عبارت کے اعراب (زبر، زیر، پیش) وغیرہ میں کافی محنت اور وقت ہوتا چلا گیا، بہرحال! اب باری تعالیٰ کے فیضِ خاص سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

میں نہایت ہی شکر گذار ہوں، اپنے ان تمام رفقاء و ساتھیوں کا جنہوں نے

خطبات کی تحریر وغیرہ، اسی طرح پروف ریڈنگ اور مسودہ پر نظرِ ثانی کے لئے اپنا وقت فارغ کیا، اور بڑی محنت ولگن سے یہ ذمہ داری نبھائی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب کو اپنے شایانِ شان اجر و بدلہ عنایت فرمائے، اور اخلاص کے ساتھ اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے، آمین۔

خطبات کے اس مجموعہ میں حتی المقدور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مکمل صحت کا اہتمام ہو سکے، بار بار نظر کی گئی ہے، ایک ایک جملہ پڑھا و سنا گیا، پھر بھی عربی عبارت اور اعراب وترجمہ میں کوئی سہو وخطا نظر آئے تو ضرور نشاندہی فرمائیں، ہم آپ کے مرہونِ منت ہوں گے، آخر میں ہر قاری وسامع سے فرداً فرداً درخواست ہے کہ ناچیز کو اپنی دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

محمد اشفاق قاضی
خادمِ دار الافتاء والارشاد، مسجدِ جامع بمبئی

# عرضِ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی الہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد:

اسلام ایک اجتماعی دین ہے، اسی لئے پنج وقتہ نمازوں کو باجماعت مشروع فرمایا، مزید نمازِ جمعہ کو ایک ہی جگہ منعقد کر کے ہفتہ واری ایک بڑا اجتماع گویا رکھا گیا، اور حاضرین کے سامنے خطبۂ جمعہ کی شکل میں وعظ ونصیحت اور تذکیر کو مشروع کیا گیا، خطبۂ جمعہ اسلام کا ایک اہم شعار ہے، اور دورِ رسالت وصحابہ سے قبلِ نمازِ جمعہ دو خطبوں کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے، یہ خطبے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، شہادتین، درود شریف، تقوی کی وصیت، قرآنی آیات کی تلاوت، موقع ومحل کی مناسب وعظ ونصیحت اور مومنوں کے حق میں دعاؤں پر مشتمل ہوتے تھے۔

ہمارے دست ونظر میں جو کتاب ہے وہ بھی جمعہ کے خطبوں کا مجموعہ ہے، جسے خطیبِ عصر حضرت العلام سید شوکت صاحب قدس سرہ نے بمبئی کی مشہور تاریخی جامع مسجد کے منبر سے حاضرین وسامعین کے سامنے پیش کیا، جو خطبوں کے تمام تقاضوں اور خوبیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اس میں زبان وادب کی لطافت وچاشنی، حالات وضرورت کی رعایت اور سامعین کے فہم ومزاج کا خیال رکھا گیا ہے، اسلام کی حسین تعلیمات کو نمایاں کیا گیا ہے، قرآنی آیات، احادیثِ نبویہ اور اقوال واحوالِ سلف کا ایک خوبصورت گلدستہ بلیغ ومؤثر انداز میں طالبینِ رشد وہدایت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، اس میں خطبہ کے تمام ارکان واجزاء کی مکمل رعایت کی گئی ہے۔

لیکن صد افسوس عربی زبان سے ہماری دوری اور ناواقفیت کی وجہ سے سامعین کا ایک بڑا طبقہ براہِ راست کما حقہ مقاصد ومفاہمِ خطبہ تک رسائی سے قاصر ہوتا ہے، حضرت مولانا اسی وجہ سے بعد نمازِ جمعہ اپنے پیارے اور دل نشیں لب ولہجہ میں اس کا مفہوم بھی سامعین کے گوش گذار کر دیتے، لیکن شاید وہ اردو خطبات کما حقہ محفوظ نہیں کئے جاسکے، اس لئے حضرت والا کے بعض منتخب خطبات کی طباعت کے ساتھ عام افادیت کے لئے ترجمہ کی رائے سامنے آئی۔

حضرت مولانا سید شوکت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات کے ترجمہ کا حکم حضرت کی طرف سے اس خاکسار کو ہوا اور تکمیلِ حکم میں ترجمہ تو نہیں البتہ اپنی بساط کے مطابق مفہوم کی ادائیگی کی کوشش کی ہے، جو یقیناً خامیوں سے پر ہوگی، گذارش ہے کہ یا تو بغرضِ اصلاح مطلع کریں یا پھر عفو وستاری سے کام لیں، عربی خطبات آسمان کی بلندی سے مثلِ آفتاب ضیاء پاش ہیں، لیکن خاکسار کا اردو قالب خاکی حیثیت کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے تمام معاونین کی خدمات کو قبول کر لیں اور اس کا نفع عام وتام فرمائیں۔

والسلام

محمد ابراہیم بن علی خطیب

۱/شعبان ۱۴۳۷ھ

جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

# فخرِ کوکن حضرت اقدس مولانا سید شوکت علی نظیر صاحب نور اللہ مرقدہ وقدس سرہ

## حیات وخدمات

مرتب: مفتی محمد اشفاق قاضی
خادم دارالافتاء جامع مسجد ممبئی

سیدی و مرشدی، قدوۃ السالکین و بقیۃ الصالحین، مرجع الخلائق ومنبع الفوائد حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر رحمۃ اللہ علیہ ہم سب کے لیے ایک روشن چراغ اور دلیلِ راہ تھے، عارفین کے لیے نعمتِ کبریٰ اور طالبین کے لیے غنیمتِ عظمیٰ تھے، حضرت والا کی حیات مبارکہ بحرِ بیکراں تھی، جس میں بے شمار لؤلؤ و مرجان تھے، ابتدائی تعلیم و تربیت سے لے کر گجرات و دیوبند کا سفر، پھر جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کی تدریسی خدمات اور مینڈری و بنگالی پورہ مسجد کی امامت اور وعظ وتذکیر کی مجالس نیز مسجدِ جامع بمبئی کی شاہانہ امامت وخطابت کے مجموعی ۵۲ / سال کے مختلف ابواب اور متفرق گوشے وہ تھے، جنہیں زبانیں بیان کرتے نہ تھکیں اور قلم تحریر کرتے کرتے سیراب نہ ہوں، کتنے ہی طالبانِ علومِ نبوت ہیں جنہوں نے حضرت سے اکتسابِ فیض کیا اور کتنے ہی سائلین علومِ شریعت ہیں، جنہیں حضرت کے مختصر اور جامع کلمات سے رہبری ورہنمائی حاصل ہوئی، حضرت والا کے ظریفانہ جملے اور مختلف المزاج سائلین وناقدین کولا جواب کر دینے والے جوابات لاثانی اور نا قابل فراموش ہیں۔

حضرت قبلہ کی شخصیت بلا اختلاف نابغۂ روزگار اور یکتائے زمانہ تھی، البتہ ان سب اوصاف وکمالات کے باوجود آپ بہت ہی مخفی الحال رہے، آپ کی زندگی گوشہ نشینی کی ایک ایسی اعلیٰ مثال ہے جس کی نظیر اس زمانے میں شاید ہی مل سکے، ابتداء ہی سے جلسہ جلوس اور نام ونمود سے آپ کو یک گونہ وحشت رہی، کبھی بھی اس بات کو پسند نہ کیا کہ آپ کا نام اخبار و جرائد میں نظر آئے، یا آپ کی تصویر کسی ورق یا سرورق کی زینت بنے، کسی کیمرہ مین کی کیا مجال کہ آپ کی تصویر کھینچ سکے، ۲۰۰۷ء میں جب آپ پندرہ روز تک سیفی ہاسپٹل میں رہکر پھر گھر آئے، اس وقت آپ کے بیماری کی

خبر اور دعاؤں کی درخواست ’’کوکن کی آواز‘‘ اخبار میں سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی تھی، جسمیں فخرِ کوکن کا لفظ بھی تھا، کسی صاحب نے یہ خبر آپ کے گوش گذار کرنی چاہی تو بڑے اہتمام سے سننے لگے لیکن جیسے ہی اس لفظ ’’فخرِ کوکن‘‘ سے ان صاحب نے ابتداء کی، فوراً اخبار لیکر ایک طرف رکھوا دیا اور بڑی بے چینی سے کہنے لگے کہ ’’شوکت کب سے فخرِ کوکن ہوگیا‘‘، ایک مرتبہ ایک بہت صاحب صاحبِ نسبت بزرگ نے اپنے احباب کو یہ بات کہی کہ جب کبھی میری ایمانی کیفیت میں مجھے تنزل محسوس ہوتا ہے تو میں حضرت مولانا شوکت صاحب کا مراقبہ کرلیتا ہوں، اس سے میری وہ کیفیت ختم ہوجاتی ہے، کسی نے یہ بات حضرت مولانا سے ذکر کی، تو فوراً چند جملے کہہ کر اسکی اہمیت سے صرفِ نظر کرواتے ہوئے بڑی ہی کسرِ شانی کا اظہار فرمایا۔

حضرت مولانا کی ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے آبائی وطن میندری ہی میں ہوئی، آپ نے وہاں پرائمری اردو اسکول میں چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی، اس وقت آپ کے دینی اور اردو تعلیم کے استاذ محترم علی میاں جناب تھے، آپ نے ناظرۂ قرآن کریم بھی انھیں سے پڑھا، پھر حضرت مولانا کے خسر مولانا سید ابوالحسن بن سید عثمان نظیر اور مسجد جامع بمبئی کے امام وخطیب حضرت مولانا غلام محمد محي الدین خطیب صاحب جنکا آپس میں دوستانہ اور گہرا تعلق تھا، ان دونوں کی شہ پر آپ نے مدرسہ کا رخ کیا، نیز حضرت مولانا کے دادا جان بھی اہل علم وفضل سے تھے، علماء سے محبت کرتے تھے، ان کا ارادہ مولانا کو عالمِ دین بنانے کا تھا، والد صاحب اس زمانے میں افریقہ میں تھے، اور اُن کی خواہش بھی یہی تھی، چنانچہ حضرت مولانا کے دادا مرحوم نے حضرت مولانا سید عبد الرزاق نظیر صاحب سے کہا کہ ان کو مدرسہ لے جاؤ، مولانا سید عبد الرزاق نظیر صاحب نے حضرت مولانا سے سوال کیا کہ: کہاں جانا پسند کروگے؟ مولانا نے جواب دیا کہ ’’جہاں مسجدیں اچھی ہوں‘‘ (گویا بچپن ہی سے آپ کو مساجد سے تعلق و لگاؤ تھا)، لہذا حضرت مولانا سید عبد الرزاق صاحب مولانا شوکت صاحب کے مزاج و مذاق اور نظافت ونزاکت کا لحاظ رکھتے ہوئے آپ کو جامعہ حسینیہ راندیر لے گئے اور

مہتمم جامعہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب کے سپرد کر دیا، مہتمم صاحب کا مزاج بہت سخت تھا، بقول مولانا ''جلالی'' مہتمم تھے، بہت رعب اور دبدبہ تھا، جب جامعہ تشریف لاتے تو طلبہ تو درکنار اساتذہ بھی خائف اور محتاط رہتے تھے'' لیکن حضرت مولانا سید شوکت نظیر صاحب رحمۃ اللہ کے ساتھ وہ شفقت اور محبت کا معاملہ کیا کہ گھر سے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب علاقۂ کوکن میں مدارسِ اسلامیہ کا فقدان تھا، حافظ و عالم اور مفتی و قاری تو کجا، ناظرۂ قرآن کریم پڑھنے والے بھی خال خال ہی نظر آتے تھے، ایسے وقت میں آپ نے ہمت سے کام لیا اور فارسی اول سے لے کر چہارم عربی تک جامعہ حسینیہ راندیر میں طالبِ علمانہ زندگی بسر کی، زمانۂ طالبِ علمی کی ایک وہ بات جو آج ہم سب کے لیے قابلِ اتباع و تقلید ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر قابلِ تعجب ہوگی وہ یہ کہ حضرت مولانا اپنی نازک مزاجی اور اہلِ خانہ و قرابت دار اور والدین کے محبوب و منظورِ نظر ہونے کے باوجود چار سال تک جامعہ ہی میں رہے، تعطیلات میں بھی گھر نہ آئے، اساتذہ کرام کا ادب و احترام، درسی کتابوں کی عظمت اور ہم سبق ساتھیوں سے الفت و محبت آپ کا شیوہ تھا، آپ نے کبھی کسی کا دل نہ دکھایا، لیکن باطل کے سامنے کبھی سر بھی نہ جھکایا، دورانِ تعلیم جب تعطیلات میں گھر تشریف لاتے تو آس پاس کے دیہاتوں اور قرب و جوار کے علاقوں میں مجالس وعظ و تذکیر اور خطباتِ جمعہ کا اہتمام فرماتے، نحیف و نزار جسم، طبیعت میں حد درجہ نظافت، لباس شستہ و شائستہ اور قلب ایمانی کیفیات سے معمور ہوتا، بقول مولانا ارشد صاحب استاذِ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کہ ''دورانِ تعلیم عربی اول یا دوم میں حضرت نے شریوردھن کی مسجد جامع میں خطبۂ جمعہ دیا تھا''۔

جامعہ حسینیہ راندیر کی تعلیم کے بعد آپ نے احمد آباد کا رخ کیا اور وہاں کے ایک ادارہ مدرسہ انوار العلوم (آسٹوریا گیٹ) میں داخلہ لیا، آپ کے ساتھ اسی ادارہ میں آپ کے چند رفقاء نے بھی داخلہ لیا، اس ادارہ میں آپ کے استاذِ عزیز حضرت

مولانا ظریف الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ تھے، جو حضرت والا کو بہت چاہتے اور محبت کرتے تھے، شاگردِ رشید نے بھی ان کی توجہات وعنایات کی خوب خوب لاج رکھی اور استاذ گرامیٔ قدر کی خصوصی نظرِ انتخاب سے استفادہ کیا اور تین سالہ موقوف علیہ درسِ نظامی کی نصابی تعلیم کو —— اپنے ایک دوسرے رفیقِ درس حضرت مولانا محفوظ صاحب جو عمر میں حضرت مولانا سے بہت بڑے تھے، کے ساتھ —— ایک سال میں مکمل کرلیا، استاذ عزیز مولانا ظریف الحسن شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے شاگرد رشید تھے، چنانچہ استاذ نے اپنے محبوب شاگردوں کو بھی اپنے استاذ کی خدمت میں دار العلوم دیوبند روانہ کیا اور ساتھ ہی ناظمِ تعلیمات کی خدمت میں ایک سفارشی رقعہ بھی لکھ دیا، جس میں تحریر تھا: ''دو طالب علم بھیج رہا ہوں جنہوں نے نصابی کورس مکمل کرلیا ہے، امید ہے کہ حضرت والا داخلہ کے سلسلہ میں عنایت فرمائیں گے'' اس تحریر کے جواب میں دار العلوم سے جواب آیا: ''یہاں سفارش کام نہیں کرتی، ہم نے امتحان لیا، لہذا وہ اس قابل نکلے کہ ان کا یہاں داخلہ کردیا گیا۔'' اس طرح حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند میں داخل درس ہوگئے اور قرآن وحدیث کی شمعِ نوری سے فیض یاب ہوتے چلے گئے، آپ نے چار سال دار العلوم میں قیام فرمایا اور اپنے اساتذہ کرام سے خوب خوب اکتسابِ فیض کیا۔

حضرت مولانا کا زمانۂ طالب علمی بہت تنگدستی کی حالت میں گذرا، گھر کے مالی حالات ٹھیک نہیں تھے، بڑے چچا سید محمد صاحب نے جاتے وقت ۷۵/روپے عنایت کیے تھے، نیز انجمن اسلام مروڈ جنجیرہ کی طرف سے بھی کچھ معمولی سا وظیفہ جاری تھا، حضرت فرماتے ہیں کہ ایران میں مولانا عبد الرزاق کے بڑے بھائی اور دیگر کچھ رشتہ دار تھے، ان سب احباب کی طرف سے کچھ روپئے ملا کرتے، جس میں سے آدھے میں خود رکھ لیتا اور آدھے اپنی والدہ کو بھیجا کرتا، یہ کہہ کر خوب رونے لگتے۔

آپ کے اساتذہ کرام میں سرِ فہرست شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا عالی مقام ہے، حضرت شیخ الاسلام کو حضرت مولانا شوکت علی نظیر رحمۃ اللہ علیہ

سے بہت انس ومحبت تھی اور حضرت مولانا سید شوکت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے عظیم المرتبت وجلیل القدر وفقید المثال استاذ، تحریک آزادیٔ ہند کے عظیم مجاہد، تختِ تفسیر وحدیث کے بے تاج بادشاہ، میدانِ علم وعمل کے بے مثال رہبر ورہنما حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ اور بہت ہی گہرا ربط وتعلق تھا، جس کی شہادت کے لیے بہت سے واقعات ہیں، جن میں دو ایک ذکر کئے جاتے ہیں:

(۱) حضرت مولانا کے بمبئی کے قیام میں ایک مرتبہ پاؤں میں کچھ زخم سا ہوا، جس میں شدید درد بھی رہتا، مختلف دوائیں لگوائیں، بہت علاج کروایا، لیکن آرام نہ آیا، ایک رات درد میں کراہتے ہوئے آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھا کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نمودار ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ناریل کا تیل کیوں نہیں لگا لیتے، آرام ہو جائے گا، آنکھ کھلتے ہی ناریل کا تیل لگایا اور اللہ کی قدرت کہ فوراً آرام ہو گیا۔

یہ واقعہ اپنے اساتذہ ورفقاء سے بھی سنا اور ایک مرتبہ حضرت مولانا کی زبانی بھی سنا، ذکر کرتے ہوئے اپنے مشفق ومربی استاذ کو یاد فرما کر خوب خوب رونے لگے۔

(۲) دوسرا ایک واقعہ کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کوکن کے سفر سے لوٹے تو وہاں کے چمپا کے پھول کی خوشبو آپ کو بہت پسند آئی ایک مرتبہ حضرت مولانا شوکت علی صاحب سے فرمایا کہ تمہارے گاؤں میندری گیا تھا وہاں کے چمپا کے پھول کی خوشبو بہت پسند آئی، کسی وقت جب مولانا تعطیلات میں اپنے گھر میندری سے واپس لوٹ رہے تھے تو اپنے محبوب استاذ کے لیے ایک شیشہ میں سرکہ ڈال کر چمپا کا پھول رکھ کر لے گئے، بقول مولانا اسعد صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہ پھول حضرت مدنی کے پاس جوں کا توں محفوظ رہا اور جب وفات ہوئی، اسی دن وہ مرجھا کر کالا ہو گیا۔

(۳) ایک مرتبہ حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے، بہت شدید بخار ہوا، حضرت مدنیؒ نے بڑی شفقت کے ساتھ دیوبند کے ایک حکیم صاحب کے پاس بھیجا جو بڑے نبض شناس تھے، نام غالباً حکیم فخر الدین تھا، نبض

پکڑ کر سوال کیا کہ کہاں سے آئے ہو؟ جواب دیا: دیوبند سے، سوال کیا کہ دیوبند میں کہاں سے آئے تو حضرت مولانا نے جواباً کہا کہ بمبئی کے علاقے سے، پھر سوال کیا کہ بمبئی میں کہاں سے آئے ہو تو اس پر حضرت مولانا سید شوکت صاحب نے سوال کیا کہ اس کا بھی نبض سے کچھ تعلق ہے؟ اس پر حکیم صاحب نے کہا کہ نبض بتاتی ہے کہ عربی النسل ہو، تو پھر حضرت نے فرمایا کہ جی ہاں! تقریباً سات سو سال قبل ہمارے آباء و اجداد یمن کے علاقے حضرموت سے ہندوستان آئے تھے۔

حضرت شیخ الاسلام کے علاوہ دیگر اساتذہ کے صرف نام پیش کئے جاتے ہیں:
(۱) حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری طیب صاحب (۲) حضرت مولانا فخر الحسن صاحب (۳) حضرت مولانا عبد الواحد صاحب (۴) حضرت مولانا ظہور صاحب (۵) شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب (۶) حضرت مولانا سید حسن صاحب (۷) حضرت مولانا بشیر احمد خان صاحب وغیرہم۔

۱۳۷۴ھ بمطابق ۱۹۵۵ء میں حضرت مولانا نے دار العلوم دیوبند سے دورۂ حدیث کی تکمیل سے فراغت حاصل کی، اس زمانے میں دار العلوم دیوبند کے اہتمام باوقار پر حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ جلوہ نشیں تھے، فراغت سے قبل ختم بخاری کے موقع پر ایک واقعہ بھی پیش آیا، جس سے حضرت کی شخصیت باکمال اور مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے، کہ مولانا کی فراغت کے سال ختم بخاری کے لیے حضرت مولانا احمد علی باسکنڈی (آسام) تشریف لائے تھے، آپ رات ہی دار العلوم دیوبند پہنچ گئے تھے، صبح نمازِ فجر کے بعد مولانا احمد علی صاحب رحمہ اللہ کی نظر مولانا سید شوکت علی صاحب پر پڑی، فوراً ہی آواز دے کر بلایا اور نام دریافت کیا، حضرت مولانا نے اپنا نام ذکر کیا تو اس پر حضرت مولانا احمد علی باسکنڈیؒ نے ارشاد فرمایا کہ:

”آج رات ہمیں خواب میں آپ ہی دکھلائے گئے لہذا ختم بخاری کی آخری حدیث آج آپ ہی پڑھیں گے۔“

اور اس طرح ختم بخاری کی آخری حدیث درس گاہ میں تمام طلبہ و حاضرین علماء

کی مجلس میں پڑھنے کی سعادت آپ ہی کے حصہ میں آئی، یہ واقعہ مولانا ذکر بھی نہ فرماتے تھے، خود ایک مرتبہ مولانا احمد علی باسکنڈی اپنی وفات کے آخری زمانے میں ممبئی کے قیام کے موقع پر مسجد جامع میں تشریف لائے تھے، آپ نے خود ہی یہ ذکر فرمایا، جس کے بعد یہ واقعہ لوگوں کے علم میں آیا۔

یہ دراصل اسی صفت کی وجہ سے ہے، جس کا ذکر گذرا کہ آپ اپنے آپ کو مخفی الحال اور پوشیدہ رکھنا پسند فرماتے تھے۔

آپ کے درسی ساتھیوں کی ایک طویل فہرست ہے، حضرت قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب بھی آپکے ہم جماعت ہیں، فرماتے ہیں کہ زمانہ طالبِ علمی میں جب کبھی قضاء حاجت کے لئے ہم طلباء جاتے اور اذان شروع ہوجاتی تو مولوی شوکت اطمینان سے باہر ہی انتظار کرتے رہتے، کبھی بھی اذان کے وقت استنجاء خانہ نہ جاتے یہاں تک کے اذان مکمل ہوجاتی۔

درسِ نظامی سے فراغت کے بعد حضرت مولانا سب سے پہلے اپنی ہی بستی میندری آگئے اور بلا مشاہرہ امامت وخطابت نیز مکتب کی دینی تعلیم کے فرائض انجام دینے لگے، بعد نمازِ جمعہ بیان بھی فرماتے اور لوگوں کو علم وعمل کی دعوت دیتے، بہت ہی حکمت اور مصلحت کے ساتھ امتِ محمدیہ کو تعلیماتِ اسلامی کی طرف توجہ دلاتے، مسائل کے سوال کا اطمینان بخش جواب اور ناقد کے نقد کا منہ توڑ اور خاموش کردینے والے جواب آپ کی اپنی خصوصیت اور خداداد خوبی وصلاحیت تھی۔

ایک سال تک تقریباً بستی ''میندری'' میں خدمت کرنے کے بعد جامع مسجد بمبئی کے امام وخطیب شریوردھن کے رہنے والے حضرت مولانا غلام محی الدین خطیب صاحب رحمہ اللہ نے بلا بھیجا اور بنگالی پورہ مسجد کی امامت کے فرائض سونپ دیئے، تقریباً ایک سال تک حضرت نے بحسن وخوبی امامت کی خدمات انجام دیں جسے آج بھی پرانے لوگ یاد کرتے ہیں۔

پھر جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے مہتمم باصفات حضرت مولانا سعید احمد

بزرگ صاحب کو پتہ چلا کہ حضرت مولانا سید شوکت علی نظیرؒ بمبئی کی مذکورہ مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں تو آپ کی علمی قابلیت وصلاحیت اور اس سے بڑھ کر حکمت عملی اور حسن تدبیر کی خداداد خوبی کی بنا پر آپ کو اپنے ادارے میں تدریسی خدمات کے لیے دعوت دی، بلکہ ساتھ لے گئے اور طلبہ کی نگرانی کے لیے بھی منتخب فرمایا، حضرت مولانا نے بہت ہی قلیل عرصہ میں اساتذہ وطلباء میں خاصی مقبولیت حاصل کر لی اور بہت ہی خوش اسلوبی اور حسنِ تدبیر سے سارا نظام منضبط ومرتب کر دیا، جامعہ میں آپ نے شوال ۱۹۷۹ء سے ذی الحجہ ۱۹۸۰ء تک چودہ ماہ خدمات انجام دیں جماعت عربی اول کی مکمل تدریس آپ ہی کے ذمہ تھی، آپ نے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، میں ''دیوانِ متنبی'' بھی پڑھائی اور اس طرح آپ کا تدریسی مرحلہ بھی بہت ہی کامیاب رہا، ایک مرتبہ حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب رحمہ اللہ نے بمبئی میں فرمایا تھا کہ:

''شوکت علی ابھی تک جامعہ میں ہوتے تو شیخ الحدیث بن چکے ہوتے۔''

**جامع مسجد بمبئی کی امامت وخطابت کے زرین ۵۲ رسال:**

جامع مسجد بمبئی تقریباً ۲۴۰ رسالہ قدیم مسجد ہے، جو اسلامی نقش ونگار اور فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے، اس مسجد کی شان وشوکت کی طرح اس کے ائمہ وخطباء بھی علم وعمل کے میدان میں قابلِ قدر رہے ہیں، ان میں سرفہرست حضرت مولانا سید شوکت علی نظیرؒ کی ذات بابرکت گرامیٔ قدر ہے، جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں تدریس کے بعد جامع مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا غلام محمد محی الدین خطیب صاحب نے حضرت مولانا سعید بزرگ صاحب کو خط روانہ کیا، جس میں یہ تحریر تھی اب مولوی سید شوکت علی کو بمبئی بھیج دیا جائے، ان کی یہاں ضرورت ہے، ایک دو خطوط کے بعد بھی جب مسئلہ حل نہ ہوا، تو خطیب صاحب نے تار بھیجی جس میں حضرت مولانا شوکت صاحب کو جلد از جلد روانہ کرنے کی بات تھی اور لکھا تھا کہ مسجد جامع بمبئی میں مولوی سید شوکت علی کی ضرورت ہے، چنانچہ مولانا سعید احمد بزرگ نے یہ کہتے ہوئے آپ کی

درخواست کو قبول فرمایا کہ ”یہ بڑے میاں ماننے والے نہیں ہیں، اب آپ انہی کے پاس چلے جائیے۔“

یہ کہہ کر آپ کو بمبئی روانہ فرمادیا، ابتداءً دراصل آپ کا مسجدِ جامع کے زیرِ اہتمام چلنے والے محمدیہ اسکول کے دینیات کے استاذ و معلم کی حیثیت سے تقرر عمل میں آیا، ایک زمانہ تک آپ محمدیہ ہائی اسکول کے لائق و فائق استاد رہے، آپ کی آمدورفت کے راستے، گفتار و رفتار آج بھی لوگوں کو اچھی طرح یاد ہے، تقریباً ۱۹۹۲ء میں اسکول سے ریٹائر ہوئے، اسکول کے اس تعلیمی دور میں آپ نے افراد سازی کا زبردست کارنامہ انجام دیا، عصری تعلیم یافتہ طلباء کی ایک طویل فہرست ہے جو حضرت مولانا سے فیض یافتہ ہیں، آپ کا اندازِ تدریس وعظ و حکم سے بھرپور ہوا کرتا تھا، دینیات کے دروس کا تذکرہ تقریباً آپ کے ہر شاگرد کے زبان زد ہے، آپ سے پڑھ کر مختلف میدانوں میں آگے بڑھنے والے تمام ہی مستفیدین آپ کو خوب یاد کرتے ہیں، آپ کے زیرِ تربیت ہونہار طلباء آج دنیا بھر میں موجود ہیں اور مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دے رہے ہیں، اس میں ایک مثال ڈاکٹر شفیع شیخ کی ہے، جنہوں نے محمدیہ ہائی اسکول سے ایس، ایس، سی (SSC) پاس کیا اور پورے مہاراشٹر میں اردو میں اول آکر گولڈ میڈل حاصل کیا، پھر انہوں نے اسمٰعیل یوسف کالج ممبئی سے بی، اے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ۱۹۷۰ء میں وہیں عربی لکچرر مقرر ہوئے، ۱۹۷۳ء میں برہانی کالج ممبئی میں صدر شعبۂ عربی اور ثقافتِ اسلامی کے عہدے پر فائز ہوئے، ۱۹۹۴ء میں ممبئی یونیورسٹی میں صدر شعبۂ عربی کی حیثیت سے ان کا تقرر عمل میں آیا، آپ نے عربی زبان وادب سے متعلق کئی کتابیں انگریزی زبان میں اسی طرح اردو زبان میں تصنیف کی، اردو سیکھنے کیلئے بھی آپ نے انگریزی میں ایک کورس تیار کیا جو کافی مقبول ہے، اردو میں آپ کی کتاب ”عربی زبان وادب کا اردو پر اثر“ اپنے موضوع پر بہت ہی جامع کتاب ہے، اسی طرح آپ کی ایک کتاب میراثِ گمشدہ اور دوسری کتاب ”اسلام میں حسنِ اخلاق کی اہمیت“ ہے، مصنف آخر

الذکر اپنی کتاب کے صفحۂ اول کو ان کلمات سے زیبِ قرطاس کرتے ہیں:

''استاذی محترم مولانا شوکت علی نظیر صاحب کی خدمتِ اقدس میں جن کی شخصیت مجسم حسنِ اخلاق ہے''

حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر رحمۃ اللہ علیہ کے مسجد جامع بمبئی میں تقرری کے مناسبت سے جامع مسجد کے ۱۹۶۳ء کے رجسٹر اور ماہانہ روداد کے مطابق خطیبِ جامع مسجد مولانا حاجی غلام محمد خطیب صاحب ۲۷ر اپریل ۱۹۶۳ء سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت پر حجِ بیت اللہ کیلئے تشریف لے جارہے تھے، اس دوران ان کی نیابت اور پنج وقتہ فرض نمازوں کی امامت کے لئے قاضی امیر الدین کا انتخاب کیا گیا، لیکن جمعہ کی امامت وخطابت کے لئے خطیبِ جامع مسجد مولانا غلام محمد صاحب نے حضرت مولانا سید شوکت صاحب کا انتخاب فرمایا، مذکورہ تاریخ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا سید شوکت صاحب نے جامع مسجد بمبئی میں سب سے پہلی امامت وخطابت ۳ر مئی ۱۹۶۳ء کو فرمائی اور اس طرح آپ کی ان خدمات کا آغاز ہوا، پھر ۱۹۸۲ء میں امام وخطیب مسجد جامع حضرت مولانا غلام محمد خطیب صاحب رحمہ اللہ علیہ نے اپنی ناساز طبیعت کی بنا پر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کا ارادہ ظاہر کرتے ہوئے استعفیٰ نامہ پیش کیا جسے آپ کی طبیعت کا خیال کرتے ہوئے منظور کیا گیا، اور آپ سے استدعا بھی کی گئی کہ آپ اعزازی طور پر منصبِ ہٰذا پر برقرار رہیں نیز مذکورہ استعفیٰ کی قبولیت کے بعد باضابطہ مکمل امامت وخطابت کی ذمہ داری حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر کے سپرد ہوئی، جسے حضرت مولانا نے بحسن وخوبی باتمامِ کمال انجام دی، اور یہ سلسلہ آپ کی زندگی کے آخری لمحات تک باقی رہا۔

مسجد جامع کے سابق امام وخطیب حضرت مولانا غلام محمد خطیب صاحب رحمہ اللہ علیہ کی وفات بتاریخ ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۷ء کو ہوئی، آپ نے اپنی حیات کے آخر میں حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر نور اللہ مرقدہ کے حق میں ایک تاریخی جملہ یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ''عموماً نائب اصل کے مقابلے میں کم علم وفضل اور رتبہ والا ہوتا ہے، لیکن

میں اللہ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا اور میرا نائب صفات وکمالات علم وفضل اور اخلاق وتقویٰ میں مجھ سے کئی گنا لائق وفائق ہے۔

حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر صاحب نور اللہ مرقدہ امامت وخطابت کے اس منصبِ عظمیٰ پر آخری وقت تک فائز رہے، تقرری کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی، حضرت مولانا کو مسجد جامع بمبئی سے بے انتہا لگاؤ اور تعلق تھا، آپ اپنی بیماری کے زمانے میں بھی مسجد جامع کے قیام اور نمازوں کے لیے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے تھے، آپ کو مسجد، اس کے ظاہر وباطن اور اس کی درودیوار سے ایسی انسیت و محبت تھی جیسی عاشق کو معشوق اور حبیب کو محبوب سے ہوجایا کرتی ہے، گویا مسجد جامع آپ کی روح اور جان تھی جس کے بغیر آپ بے چین وبے قرار ہوجاتے، آپ اس حدیث مبارک کے مصداق اور جیتی جاگتی مثال تھے، جس میں فرمایا گیا کہ ''عرش کے سائے میں رہنے والے سات لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جس کا دل مسجد میں لگا رہے'' سوائے ضروری وجہ اور اضطراری کیفیت کے مسجد جامع کے علاوہ کہیں اور نہیں جاتے، حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا علی میاں رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا کہ:

''شوکت ندوہ آیا کرو، وہاں بھی جمعہ پڑھی جاتی ہے۔''

۱۹۹۲ء کے فسادات کے موقع پر جب ہر کوئی گھر سے نکلتے ہوئے لرزتا تھا، حضرت مولانا نے مسجدِ جامع کا ساتھ نہ چھوڑا اور باوجود لوگوں کے اصرار کے وہاں سے کہیں نہیں گئے، زندگی میں کئی سفروں کی پیش کش ہوئی ہوگی، کتنی ہی جگہوں پر مدعو کیا گیا ہوگا، لیکن طبیعت میں بالکل یکسوئی اور بے نیازی تھی، کہیں جانے کو پسند نہیں فرماتے تھے، بلکہ بوقت ضرورت کہیں جانا بھی پڑا تو نماز کے لیے فوراً مسجد آجایا کرتے تھے۔

کبھی کبھار نماز سے قبل وضوء کیلئے آپ مسجد جامع کے حوض پر تشریف لایا کرتے تھے، ایک صاحب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حوض پر مولانا کے بغل میں وضوء کر رہا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مولانا بہت ہی احتیاط سے تھوڑا تھوڑا پانی چلو میں لے کر اپنا چہرہ اور ہاتھ حتیٰ کہ دونوں پیر اس طرح دھو رہے ہیں، جیسے گویا پانی کا بہت قحط

ہو، مجھے بڑا تعجب ہوا اور آج بھی میں مولانا کی طرح عمل کی کوشش کرتا ہوں، یہ دراصل اس حدیثِ مبارکہ پر عمل تھا جس میں ارشادِ نبوی علی صاحبھا التسلیم ہے کہ وضو میں اسراف سے بچو، اگرچہ تم جاری نہر سے وضو ہی کیوں نہ کر رہے ہوں۔

آپ کا ابتدائی دور میں عموماً یہ معمول تھا کہ اکثر نماز کی اذان سے قبل ہی مسجد کے دروازہ تک پہنچ کر باہر ہی انتظار کرتے رہتے اور جیسے اذان مکمل ہوجاتی مسجد میں داخل ہوتے، غالباً دو وجہیں ہوسکتی ہیں ایک مؤذن کے کلماتِ اذان کا جواب اور دعوتِ اذان کی قبولیت کے ساتھ مسجد میں داخلہ اور دوسری وجہ تا کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی نماز ادا کرتے ہوئے تحیۃ المسجد ادا کی جاسکے۔ واللہ اعلم

ایک مرتبہ کوئی ضرورت مند سائل اپنی حاجت مانگنے مسجد میں کھڑا ہوکر اعلان کرنے لگا تو بڑے خاص انداز میں ارشاد فرمایا کہ آپ اور ہم سب فقیر اللہ الغنی کے دربار میں حاضر ہوئے ہیں، کیا کسی مالدار اور سخی کے گھر پر جا کر وہاں آنے والے دیگر واردین سے اس سخی کی موجودگی میں کسی اور سے مانگے گا؟۔۔۔اس کے بعد سے پھر سائلین کا اعلان مسجد جامع میں بالکل بند ہوگیا۔

اپنے ساتھیوں، رفقاء اور مسجد کے دیگر خدام کے ساتھ بھی آپ بہت ہی محبت وشفقت سے پیش آیا کرتے تھے، ۸۰/ کی دہائی میں ایک مؤذن صاحب جو بنگلور کے رہنے والے تھے، اپنی آخری دور میں ذہنی اعتبار سے بیمار ہوگئے تھے، کبھی کبھار اپنی اسی کیفیت میں مولانا کو کچھ کہہ جاتے، لیکن مولانا کبھی بھی ناراض نہیں ہوتے اور نہ ہی منہ چھڑاتے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی شفقت اور خیر خواہی کا معاملہ کرتے۔

حضرت مولانا کے کمرہ سے لگ کر مسجد کے بیت الخلاء کی صفائی کرنے والے رہا کرتے ہیں، مولانا کبھی کبھار ان کو کھانا بھیجتے، کبھی پیسہ دیتے، لوگ مولانا سے کہتے ہیں کہ آپ یہ بھنگن کو کیوں دیتے ہیں؟۔۔۔تو مولانا فرماتے کہ یہ تمہارے لئے بھنگن ہے لیکن میرے لئے پڑوسن ہے۔

مسجد جامع کے باہر کی گلی کی صفائی والا بھی آپ کی اس فراخ دلی وفیاضی اور

سخاوت سے محروم نہ رہتا،لیکن وہ ان روپیوں کو برکۃً اپنے پاس جمع کرتے رہتے یہاں تک کہ آج بھی اس کے پاس ایک پوٹلی میں وہ سارے روپئے جوں کہ توں محفوظ ہیں۔

آپ دوسروں کو خوب نوازتے تھے، چاہے سائل ہو یا محروم، استاذ ہو یا طالب علم، دینی درسگاہ سے منسلک ہو یا عصری اداروں سے ہرکس وناکس کے ساتھ آپ کا یہ عمل تھا،لیکن دوسروں سے ہدایا قبول کرنے میں خود بہت احتیاط سے کام لیتے تھے،کسی کا حق ذمہ میں باقی رہے یہ بالکل گوارا نہ تھا، ایک مرتبہ اسکول سے واپسی پر بس میں سوار ہوئے، بہت بھیڑ تھی، مسجد آنے تک دو ہی اسٹوپ تھے، کنڈیکٹر کے آنے تک آپ کا بس اسٹاپ آ گیا،تو اتر گئے، دوسرے روز صبح بھی بس سے گئے، بس بالکل خالی تھی، کنڈیکٹر سے دو ٹکٹیں خریدیں، اس نے سوال کیا کہ دوسرا کون ہے؟ تو عرض کیا کہ وہ کل کی ٹکٹ ہے۔

مسجدِ جامع بمبئی کی امامت وخطابت کے اس طویل عرصے میں آپ نے بمبئی کے شب وروز کی مختلف جھلکیاں دیکھیں، متنوع شخصیات اور مختلف المزاج افراد سے واسطہ پڑا، حضرت مولانا کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ جو کوئی آپ کو دیکھتا وہ آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، چاہے دینی شخصیت ہو یا دنیوی، ہم مزاج ہو یا مخالف، حتیٰ کہ بعض دیگر مسلک ومشرب سے تعلق رکھنے والے وہ حضرات جن کا یہ عقیدہ ہوا کرتا ہے کہ دیوبندی ائمہ کی اقتداء میں نماز درست نہیں ہوتی، ان کو بھی یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ہماری نماز ان (حضرت مولانا سید شوکت) کے پیچھے ہوجاتی ہے، آپ بھی اپنے مصلیان کے ساتھ بڑی محبت وشفقت کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے، ایک مصلی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ میرا ہاتھ فیکچر ہو گیا، پلاسٹک لگا کر میں نماز کے لئے حاضر ہوا، فرض نماز کے بعد میں اپنی سنتوں میں مشغول ہو گیا، حضرت مولانا نے مجھے دیکھا اور میری نماز کی تکمیل کا انتظار کرتے رہے، پھر خود ہی تشریف لائے اور میرا حال اور سبب دریافت کرنے لگے اس واقعے کا مجھ پر زندگی بھر اثر رہا۔

جمعہ کا دن تو واقعتاً مسجد جامع کی فضاء میں عید کا دن ہوا کرتا تھا، لوگ بہت دور دور مثلاً کرلا، پنویل، اُرن اور کلیان سے جامع مسجد بمبئی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے

حاضر ہوا کرتے تھے۔

''خطباتِ مسجد جامع بمبئی'' حضرت مولانا کا مایہ ناز اور گراں قدر علمی سرمایہ ہے، جس کے سلسلہ میں حضرت خود فرماتے ہیں کہ ''کبھی کبھار میں ساری ساری رات بیٹھ کر خطبہ کو مرتب کرتا ہوں'' آج بھی بے شمار خطبات مخطوطات کی شکل میں آپ کے پاس محفوظ ہیں، جن میں سے چند کو اسلامی مہینوں کی ترتیب پر مفتی رفیق پورکر مدنی حفظہ اللہ نے انجمن دردمندان تعلیم وترقی کے ماتحت ترتیب دے کر بنام ''خطباتِ نظیر'' شائع کروایا ہے، خطبات کی عربی تحریر بہت ہی واضح اور سریع کتابت کی عمدہ واعلیٰ مثال زبان شستہ وشائستہ، حالات حاضرہ پر بہت ہی مرتب ومنظم کلام گویا ہر جمعہ کا خطبہ عامۃ الناس کے لیے ہفتہ واری ایک پیغام ہوتا تھا، وقت اور حالات کے مناسب جامع ترین الفاظ میں امت کی رہبری ورہنمائی فرماتے تھے، چاہے بدعات ورسومات کی اصلاح ہو یا علم وعمل کی ترغیب یا موجودہ وقت کی کوئی اہم ضرورت، انداز اتنا اچھا، دل میں اتر جانے والا کہ مجمع میں موجود ہر شخص ایک نیتِ عمل لے کر اٹھتا، نہ کسی پر نقد ورد، نہ کیچڑ اچھالنے والی باتیں، بلکہ اصلاحِ معاشرہ، ترغیب وتذکیر پیش نظر ہوتی، کبھی کبھار موضوع سلسلہ وار ہوتا تو کئی ہفتے ترتیب وار اس پر بات جاری رہتی،

چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ دشمنِ اسلام، شاتمِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سلمان رشدی نے مقامِ صحابیت پر کیچڑ اچھالا تو حضرت والا نے عظمت صحابہ کے موضوع پر مسلسل ایک سال تک باون ۵۲ رخطبہ دیئے جو آج بھی محفوظ ہیں۔

ایک زمانے تک جمعہ کے روز بعد نمازِ جمعہ حضرت کے کمرہ میں کھانے کا اہتمام ہوا کرتا تھا اور جتنے مہمان تشریف لاتے سب ہی شرکت کیا کرتے تھے۔

مسجد جامع میں نماز ادا کرنے والے مصلیان کے ساتھ ساتھ ان کے گھر کے بچے بھی کبھی کبھار حاضری دیا کرتے تھے، خصوصاً اتوار کی نمازِ ظہر، عصر اور مغرب کے درمیان بچوں کا یک ہجوم ہوا کرتا تھا اور حضرت مولانا ان کو دعاؤں سے نوازتے کسی کے سر پر شفقتاً ہاتھ رکھتے، اور کسی کے ساتھ مزاح بھی فرمایا کرتے تھے، کبھی کبھار تمام

بچوں کو جمع کر کے ان سب کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیتے، ایک مرتبہ باندرہ میں اپنے ایک جاننے والے کے یہاں مولانا تشریف لے گئے، اس گھر میں ایک چار پانچ سالہ چھوٹی بچی تھی، مولانا اسکے ساتھ شفقت ومحبت سے کھیلنے لگے، بچی کے دادا نے اسکو مخاطب کر کے کہا کہ اچھا گھل مل گئی ہے، اس پر بچی نے دادا کو جواب دیا کہ ''آپ بھی ایسے ہو جاؤ، آپ کے ساتھ بھی کھیلنے لگوں گی'' مولانا ان صاحب سے کہنے لگے کہ آپ کو بچی نے طمانچہ لگا دیا۔

اکثر بروز اتوار بعد نماز عصر حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب امام وخطیب چونا بھٹی مرکز تشریف لایا کرتے اور حضرت مولانا شوکت صاحب کے کمرہ میں ایک علمی مجلس ہوا کرتی تھی، بعد نماز مغرب مسجد کے صحن میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب وعظ ونصیحت بھی فرمایا کرتے تھے، حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب سے حضرت مولانا سید شوکت علی صاحب کا بہت ہی گہرا ربط وتعلق تھا۔

رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے والے احباب یہ بیان کرتے ہیں کہ کبھی کبھار حضرت مولانا دیر رات میں تشریف لاتے ہمیں کچھ تذکیر اور نصیحت فرماتے اور ہمارے لئے کھانے پینے کا بھی نظم فرمایا کرتے تھے۔

مسجد جامع بمبئی کے اطراف واکناف میں مقیم بوہرہ جماعت کے اشخاص بھی آپ کو بہت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ جین مذہب کے کچھ اشخاص آپ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگے کہ ہماری ایک بہت بڑے گروہ کئی دنوں سے بستر پر ہیں اور انہیں بہت تکلیف ہے، آپ انکے لئے کوئی نسخہ تجویز فرمادیں کہ وہ یا تو اچھے ہو جائیں یا مالک کے پاس چلے جائیں، مولانا نے ان لوگوں کو ایک چھوٹی سی بوتل میں زمزم پانی دیا اور کہا کہ ''ایک ایک قطرہ انہیں پلاؤ اور بعد میں مجھے اطلاع کرنا'' دو دن بعد وہ لوگ آئے اور اطلاع دی کہ ہمارے گروہ مالک کے پاس چلے گئے۔

مسجد جامع کے مصلی پر آخری نماز کی امامت ۱۵/دسمبر ۲۰۰۷ء نماز ظہر کی

ادا فرمائی، اور اس کے بعد آپ طویل علالت کے شکار ہو گئے۔ اگست ۲۰۰۷ء میں آپ کی شوگر ۵۰۰ سے تجاوز ہو گئی اور آپ سیفی ہاسپٹل میں ۱۵ دن سے زیادہ زیر علاج رہے۔

صحت مندی کے زمانے میں آپ کا یہ معمول تھا کہ مغرب کی نماز سے کچھ قبل صحن میں سنگ مرمر کے تعمیر کردہ نشست گاہ پر جلوہ افروز ہوتے، اس موقعہ کو غنیمت جان کر لوگ دعاؤں کی درخواست اور مشوروں کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے، بمبئی کی مقیم آبادی کی ایک بڑی تعداد ایسی ہوگی جن کے اسماء گرامی مولانا کے تجویز کردہ ہیں، لڑکیوں کے لئے تجویز کردہ ایک مستقل نام عائشہ یا حمیرا ہوا کرتا تھا، ایک مرتبہ ایک صاحب نے اپنی بیٹی کی ولادت کی اطلاع دی اور فوراً یہ بھی خبر کردی کہ گھر والوں نے خدیجہ نام رکھا ہے، بہت ہی خوشی کا اظہار کیا، خوب دعائیں دیں اور پھر فرمایا کہ دوسری بیٹی ہوگی تو عائشہ رکھنا۔

عرب وعجم کے اکابر علماء وصلحاء جب بمبئی آتے تو اہتمام سے حضرت مولانا شوکت صاحب کی ملاقات کے لئے تشریف لایا کرتے تھے، حضرت شاہ وصی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ وقدس سرہ کا معمول تھا کہ نمازِ فجر مسجدِ جامع میں ہی میں ادا فرماتے، اس طرح حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب کا بھی یہی معمول تھا، دو مرتبہ حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب تشریف لا چکے ہیں، ایک مرتبہ مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب کے ساتھ مولانا ارشد مدنی اور مولانا اسجد صاحب بھی حاضر خدمت ہوئے، حضرت قاری صدیق صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر تشریف لایا کرتے تھے، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ مولانا نے دریافت کیا کہ آپ بہت سے لوگوں کو تعویذ دیتے ہیں، اس میں آپ کیا تحریر فرماتے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ تعویذ میں لکھ دیا کرتا ہوں کہ "یا اللہ میں کچھ جانتا نہیں اور تیرا بندہ مانتا نہیں"، مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاںؒ جب بھی ممبئی تشریف لاتے، جمعہ مسجد جامع کے علاوہ کہیں اور نہیں پڑھتے، ایک مرتبہ حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب مدظلہ العالی مسجدِ جامع تشریف لائے اور نماز کے بعد مسجد کے صحن کی نشست گاہ کے قریب آکر اپنے سرخ رومال کو بچھا کر حضرت مولانا سے تشریف رکھنے کی درخواست کی، حضرت مولانا نے

اس رومال کو بڑے سلیقہ سے تہہ کیا اور پھر اپنے سر پر رکھ کر اُس نشست پر بیٹھ گئے۔

ایک مرتبہ ابھی آخری ایام میں مفتی قاسم مظفر پوری صاحب کسی مناسبت سے بمبئی تشریف لائے تھے تو حضرت مولانا شوکت صاحب کے ملاقات کے لئے آپ کمرہ میں حاضر ہوئے مفتی قاسم مظفر پوری صاحب بھی بہت ہی متقی اور پرہیز گار اور اہلِ دل بزرگ ہیں یہ آپ کی حضرت مولانا شوکت صاحب سے پہلی ملاقات تھی، جس وقت آپ حضرت مولانا شوکت صاحب سے مصافحہ کرنے لگے تو بہت دیر تک دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر روتے رہے اور فضاء میں ایک رقت اور گریہ کا ایک عجیب سا بن گیا۔

## جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن سے ربط و تعلق:

ابتداء ہی سے حضرت مولانا کو جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن سے گہرا ربط و تعلق تھا، حضرت اگرچہ جلسہ وجلوس میں شرکت کے عادی نہیں، لیکن اس کے باوجود جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے سالانہ اجلاس میں پابندی سے آمد اور جامعہ کے ہر ہر مشورہ اور فیصلہ میں شریک ہوتے رہتے تھے، حضرت مولانا جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے سرپرست اعلیٰ تھے، جامعہ کی ہر ضرورت کا پاس ولحاظ رکھنا اور اس کی تکمیل کی فکر کرنا، اس کو حضرت مولانا نے ہمیشہ اولین درجہ دیا ہے، اس موقع سے وہ بات یاد آتی ہے جو مہتمم جامعہ حضرت مولانا امان اللہ صاحب مدظلہ العالی نے ذکر فرمائی، کہتے ہیں کہ:

''جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے بانی اور ہمارے سب سے پہلے ذمہ دار والد ماجد مرحوم جناب عبد الرحیم بروڈ صاحب نور اللہ مرقدہ ایک مرتبہ جب اساتذۂ جامعہ کے تعلق سے کچھ مسائل آئے، تو سیدھے حضرت مولانا سید شوکت علی نظیرؒ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب میرا کام ہوگیا، آگے آپ ہی ان حفاظ و علماء کی جماعت کو سنبھالیں، اور اسی واقعہ کے پس منظر میں مدنی مجلس کا انعقاد عمل میں آیا، ۱۹۹۲ء کے فسادات کے موقع پر جب حالات دگرگوں ہوئے، اس وقت بھی جامعہ کے سفر کو مؤخر یا ملتوی نہیں فرمایا، بلکہ ابھی اس آخری پیرانہ سالی کی عمر میں ایک مرتبہ ڈاکٹروں نے سفر سے منع فرمایا تو گھر والوں نے جلسہ میں شرکت کا سفر ملتوی کر دیا، جس

کی وجہ سے حضرت مولانا نے کھانا پینا چھوڑ دیا، لہذا مجبوراً حضرت کو جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن پہنچانا پڑا۔

**حکمت ودانائی اور ذکاوتِ خداوندی:**

حضرت مولانا سید شوکت علی نظیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ **:ومن یؤت الحکمۃ فقد أوتی خیرا کثیرا۔** کے کامل ومکمل مصداق تھے، باری تعالی نے آپ کو حکمت ودانائی اور ذہانت وذکاوت کا وافر حصہ ودیعت فرمایا تھا، حضرت والا کی زندگی کے مختلف واقعات اس کے شاہد ہیں، شروع ہی سے حاضر جواب، فرض شناسی اور معاملہ فہمی کی صفات سے متصف تھے، حضرت کی زندگی میں ایسے کئی موقع آئے جن میں آپ نے مختلف اشخاص کے مابین جاری اختلافات اور تنازعات کو اپنی حسنِ تدبیر اور حکمت ودانائی سے حل کر کے اتحاد واتفاق کی راہ ہموار فرمادی، نبی کریم ﷺ کی ایک عظیم صفت سے جس کو ہم **جوامع الکلم** (یعنی الفاظ کم اور معانی زیادہ) سے یاد کرتے ہیں، حضرت والا کی زندگی میں بہت ہی واضح اور عیاں بیاں نظر آتی ہے، حضرت کے خطاب اور وعظ وتذکیر کے کلمات چاہے جامع مسجد میں بعد نمازِ جمعہ خطبہ کا ترجمہ ہو یا جامعہ حسینیہ عربیہ شیوردھن کے اجلاس کے موقع پر کئے جانے والے ملفوظات ہوں، بہت ہی مختصر اور جامع ہوا کرتے ہیں، دو پانچ منٹ کی تقریر میں پورے مجمع کو اپنی طرف متوجہ کر لینا اسی میں ان کو ہنسانا بھی، رلانا بھی، یہ حضرت کا اپنا خاص فن تھا، اس میں آپ کا کوئی شریک اور ثانی نظر نہیں آتا۔

ہر وقت ہنستے مسکراتے، خندہ پیشانی سے پیش آنے والی اس شخصیت کا یہ پُرنور اور گلاب کی طرح کھلا ہوا چہرہ، اس وقت انتہائی محزون اور مغموم ہوجاتا ہے، جب کوئی بات خلافِ شریعت ہوجاتی ہے، حضرت والا خلافِ شریعت کسی بات کو برداشت نہیں فرماتے تھے، دین کی کسی بھی بات کا استہزاء ومذاق یا دینی جد وجہد میں رخنہ ڈالنے والوں کو آپ فوری تنبیہ فرمادیا کرتے تھے، لیکن اس میں بھی انداز بڑا مخلصانہ وحکیمانہ اور مثبت ہوتا، اس کی اعلیٰ ترین مثال وہ تحریر ہے جو کسی موقع پر ''مسجد جامع بمبئی'' کے

ٹرسٹ کے تحت آنے والے قبرستان میں ایک بددین اور ملحدِ اسلام اور احکاماتِ اسلامیہ سے انکاری کا مقبرہ بنانے اور اس کی اجازت پر غور کرنے والے مشاورین مسجد جامع کو لکھی گئی تھی، جس میں ایک طرف اپنی حمیتِ دینی اور غیرتِ ایمانی کا پرزور اظہار فرمایا، ساتھ ہی ساتھ مسائل شرعیہ کی طرف صحیح رہبری اور رہنمائی فرما کر بڑے پیارے اور محبت بھرے انداز میں اصلاح وتربیت کا کام بھی کیا، گویا سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے کے مصداق آپ نے بڑے حسن وخوبی سے یہ کارنامہ انجام دیا۔

مزاج وطبیعت:

حضرت والا کا مزاج بہت ہی ظریفانہ وخوش طبع تھا، جس کا انداز حضرت سے ملنے جلنے والے ہر ہر شخص وفرد کو اچھی طرح ہے، بات کرنے کا سلیقہ وطریقہ اتنا پیارا اور دل میں سما جانے والا کہ پہلی ہی ملاقات میں انسان آپ کا گرویدہ ہو جاتا، مزاج میں ترش روئی اور بدمزاجی بالکل نہ تھی، اگر کوئی بات خلاف طبیعت پیش آ جائے تو صرف خاموشی اختیار کرتے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، سب وشتم کرنا، سخت وسست جملے کہنا، یا بلا وجہ کسی کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا، حضرت مولانا کی شان کے بالکل خلاف تھا، ہم خیال و ہم مزاج لوگوں کی بات تو درکنار، مخالفین اور بلا وجہ نقد کرنے والوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے، ساتھ ہی طبیعت میں اتنی نفاست اور نظافت ہے کہ جسم یا کپڑوں پر آپ کو کوئی داغ، دھبہ کبھی نہ نظر آئے گا، ایسی شان وشوکت کے ساتھ اللہ نے اپنے اس پیارے کو رکھا کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جائیں۔

ہمت افزائی وپذیرائی:

حضرت والا میں جواں سال فارغین کی ہمت افزائی و پذیرائی والی صفت بدرجۂ اتم موجود تھی، نئے کام کرنے والے افراد، دین کی فکروں اور محنتوں میں وقت دینے والے علماء کرام کو خوب سراہتے تھے، جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن میں ہونے والے اجلاس میں یا مسجد جامع میں کسی نماز کے بعد یا خطبۂ جمعہ کے بعد ان کا تعارف کرانا، ان کے کاموں کو سراہنا اور قدر کی نگاہ ڈالنا یہ حضرت کا شیوہ رہا ہے، اس کی بہت

سی مثالیں مل جائیں گی ، اللہ رب العالمین حضرت مولانا کو انبیاء وصدیقین اور سلفِ صالحین کی مصاحبت میں جنت الفردوس اعلیٰ علیین میں مقام عنایت فرمائیں ، آپ کے درجات بلند فرمائیں اور ہم خاکساروں کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

# محرم الحرام

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ یَنۡصُرُ دِیۡنَہٗ، وَیُعِزُّ حِزۡبَہٗ اَحۡمَدُہٗ سُبۡحَانَہٗ مَنِ اعۡتَصَمَ بِہٖ کَفَاہُ وَرَفَعَ شَأۡنَہٗ، وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ لَا یُذِلُّ مَنۡ وَالَاہُ، وَلَا یُعِزُّ مَنۡ عَادَاہُ، وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ، جَاھَدَ الۡبَاطِلَ وَقَمَعَ جُنۡدَہٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَ صَحۡبِہِ الَّذِیۡنَ قَامُوۡا بِوَاجِبِ مَا اَمَرَھُمُ اللّٰہُ، فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ، وَذَالِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَاتَّقُوا اللّٰہَ، عِبَادَ اللّٰہِ، وَاِنَّکُمۡ فِیۡ عَامٍ جَدِیۡدٍ ھِجۡرِیٍّ، وَ ھُوَ یَمُرُّ عَلٰی مَعَ الۡأَسَفِ الشَّدِیۡدِ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ دُوۡنَ أَنۡ یَفۡطِنُوۡا اِلَیۡہِ، وَاَھۡمَلُوۡا تَارِیۡخَھُمُ الۡھِجۡرِیَّ، مَعَ اَنَّ فِی الۡھِجۡرَۃِ دَرۡسًا وَعِبۡرَۃً، وَمَعَ اَنَّنَا الۡآنَ فِیۡ أَشَدِّ الۡحَاجَۃِ اِلٰی مِثۡلِ ھٰذَا الدَّرۡسِ، وَھٰذِہِ الۡعِبۡرَۃِ {وَذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ} فَاِنَّ سَیِّدَنَا عُمَرَ بۡنَ الۡخَطَّابِ وَ الصَّحَابَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ حِیۡنَ فَکَّرَ فِی اتِّخَاذِ حَادِثَۃٍ ھَامَّۃٍ، مَبۡدَأً لِتَارِیۡخِ الۡاِسۡلَامِ، لَمۡ یَجِدۡ حَادِثَۃً أَھَمَّ وَلَاأَعۡظَمَ مِنَ الۡھِجۡرَۃِ، یَجۡعَلُھَا مَبۡدَأً لِھٰذَا التَّارِیۡخِ، ذَالِکَ لِأَنَّ الۡھِجۡرَۃَ ھِجۡرَۃُ الرَّسُوۡلِ وَصَحَابَتِہٖ مِنۡ مَکَّۃَ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ کَانَتۡ یَبۡرُزُ فِیۡھَا اَعۡظَمُ مَعَانِی التَّضۡحِیَۃِ، وَأَقۡوٰی مَظَاھِرِ التَّصۡمِیۡمِ، وَ الۡعَزۡمُ فِیۡ سَبِیۡلِ عَقِیۡدَۃِ الۡاِنۡسَانِ، وَشُعُوۡرِہٖ بِکِیَانِہٖ وَ کَرَامَتِہٖ، کَانَ فِیۡھَا التَّضۡحِیَۃُ بِرَاحَۃِ

الْإِنْسَانِ الْمُسْتَقِرِّ فِي بَلَدِهِ بَيْنَ أَهْلِهِ وَعَشِيرَتِهِ إِلَى مَكَانٍ غَرِيبٍ عَنْهُ، لَا يَعْلَمُ عَلَى وَجْهِ الْيَقِينِ مَصِيرَهُ فِيهِ، وَكَانَ فِيهَا التَّضْحِيَةُ بِالْمَالِ وَالْمَتَاعِ فِي سَبِيلِ انْتِصَارِ إِرَادَةِ الْمُسْلِمِ، وَاعْتِزَازِهِ بِعَقِيدَتِهِ وَكَرَامَتِهِ ،فَوَضَعُوا بِذَالِكَ كُلِّهِ الْحَجَرَ الْأَسَاسِيَّ لِانْتِصَارِ الدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ، فَلَمْ تَكُنِ الْهِجْرَةُ مُجَرَّدَ انْتِقَالِ الْإِنْسَانِ الْمُسْلِمِ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ، بَلْ كَانَتْ رَمْزًا لِانْتِصَارِ الْعَقِيدَةِ فِي نَفْسِ الْإِنْسَانِ عَلَى كُلِّ مَا يَمْلِكُهُ وَيَتَمَتَّعُ بِهِ مِنْ حُطَامٍ، وَكَانَتْ صُورَةً كَرِيمَةً مُجَسَّمَةً رَسَمَتْهَا الْأَهْوَالُ وَالْمَشَقَّاتُ لِلْإِنْسَانِ الْمُسْلِمِ الَّذِي يُضَحِّي بِكُلِّ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ حُرِّيَّتِهِ، حُرِّيَّةِ الْعَقِيدَةِ الَّتِي يُؤْمِنُ بِهَا، حُرِّيَّةِ التَّعْبِيرِ عَنْ رَأْيِهِ بِالْكَيْفِيَّةِ الَّتِي يُرِيدُهَا لَهُ دِينُهُ، وَتُفْرِضُهَا عَلَيْهِ عَقِيدَتُهُ، حُرِّيَّتِهِ فِي الْجَهْرِ بِالْحَقِّ الَّذِي عَرَفَهُ وَآمَنَ بِهِ، وَأَحَسَّ السَّعَادَةَ تَغْمُرُهُ بِهٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ وَهٰذَا الْإِيمَانِ۔

عِبَادَ اللهِ! وَكَانَتِ الْهِجْرَةُ تَعْبِيرًا عَنِ اخْتِيَارِ الْمُسْلِمِ لِلْعِزَّةِ بَدَلًا مِّنَ الذِّلَّةِ، وَفِرَارًا مِنْ مُّرَارَةِ الْكَبْتِ إِلَى الْحُرِّيَّةِ، فَزَالَ بَعْدَ الْفَتْحِ صُورَةُ الْهِجْرَةِ الْمَكَانِيَّةِ، وَبَقِيَ رُوحُهَا وَمَعْنَاهَا، كَانَ الْإِنْتِقَالُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ضَرُورَةً لَازِمَةً، فَأَصْبَحَ جِهَادُ النَّفْسِ وَانْتِصَارُهَا لِعَقِيدَتِهَا، وَ تَضْحِيَاتُهَا مِنْ أَجْلِ نُصْرَتِهَا هُوَ الضَّرُورَةُ، وَ هُوَ الْفَرْضُ الَّذِي يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَشْعُرُ بِكِيَانِهِ الْقِيَامُ بِهِ۔

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ! أَنَّ مَنْ أَقَامَ فِي دَارِ الْكُفْرِ مُسْلِمًا قَادِرًا عَلَى

عِبَادَةِ رَبِّهٖ، سَالِمًا مِنَ الْاَذٰى فِيْ دِيْنِهٖ، فَإِقَامَتُهٗ أَفْضَلُ مِنْ رِحْلَتِهٖ، وَ خَاصَّةً مَنْ نَوٰى بِإِقَامَتِهٖ إِظْهَارَ الْحَقِّ وَالدَّعْوَةَ إِلَيْهِ، وَكَانَ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَ يُرْجٰى مِنْ وَرَاءِ إِقَامَتِهٖ دُخُوْلُ غَيْرِهٖ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ الْاِسْلَامِ. فَلَا تَحِقُّ عَلَيْهِ الْهِجْرَةُ مَالَمْ يُفْتَنْ۔

عِبَادَ اللّٰهِ! فَلَيْسَ بِمَطْلُوْبٍ مِنَّا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ أَنْ نَهْجُرَ بِلَادَنَا وَ وَطَنَنَا، وَنَتَخَلّٰى عَنْ مَسْئُوْلِيَّاتِنَا إِذَا رَأَيْنَا فِيْهَا فَسَادًا، بَلِ الْمَطْلُوْبُ أَنْ نُصْلِحَ اَنْفُسَنَا، وَنَعْمَلَ لِلْقَضَاءِ عَلٰى هٰذَا الْفَسَادِ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ الْمَطْلُوْبَةَ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ الْاٰنَ هِيَ الْهِجْرَةُ الرُّوْحِيَّةُ، هَجْرُ التَّمَتُّعِ وَ التَّرَفِ، وَحَوْلَنَا إِخْوَانٌ مُسْلِمُوْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يَأْكُلُوْنَ، هَجْرُ الْغَنِيِّ حُبَّهٗ لِمَالِهٖ حُبًّا يَسْتَعْبِدُهٗ وَيَجْعَلُهٗ مَمْلُوْكًا لِمَالِهٖ لَا مَالِكًا، هَجْرُ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا رُوْحَ الْكَسَلِ وَالتَّوَاكُلِ، وَكُلَّ مَا يَعُوْقُ نَهْضَتَهُمْ، أَوْ يَحُوْلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ تَحَرُّرِهِمْ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ! وَرَاجِعُوْا أَنْفُسَكُمْ، وَاعْقِدُوْا عَزْمَكُمْ عَلٰى إِصْلَاحِ أُمُوْرِكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُصْلِحُ شَأْنَنَا، وَيَتَقَبَّلُ أَعْمَالَنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِامْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ"۔(۱)

وَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهٖ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ،

أَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اُولٰئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللهِ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ}(۲) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ ـ بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَ اِيَّاكُمْ بِمَافِيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ـ

(۱)البخاری:۱ (۲)البقرة:۲۱۸

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

# ہجرت کی حقیقت

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ اسلام! اللہ سے ڈرتے رہو، تم نئے ہجری سال میں داخل ہو چکے ہو، لیکن افسوس صد افسوس! امت کا عام طبقہ ہجرت، ہجری سال اور ہجرت کے اسباق سے بالکل غافل ہے، حالانکہ اس وقت ہم اس کے شدید محتاج ہیں، فرمانِ باری ہے: ''اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا ایمان والوں کو کام آتا ہے'' خلافتِ فاروقی میں جب باقاعدہ اسلامی تاریخ کی بنیاد ڈالی گئی تو اس کی ابتداء کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے سب سے موزوں اور مناسب واقعہ ہجرت کا سمجھا، اس طرح ہجری تاریخ و سال کی ابتداء ہوگئی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت میں قربانی، انسان کے صحیح عقیدہ پر جماؤ اور پختگی، اور عزت و شرافت اور فطرت وطبیعت کا صحیح احساس و شعور نمایاں ہو رہا تھا۔

اس میں آبائی وطن اور اہل و عیال کو خیرباد کہہ کر ایک اجنبی علاقہ کی طرف کوچ کرنا تھا، جہاں کے مستقبل کے متعلق کوئی یقینی بات نہیں کہی جاسکتی تھی، اس واقعہ میں ایک مسلمان کا اپنے پختہ ارادہ اور عقیدہ و شرافت کی خاطر مال و متاع کو نچھاور کر دینے کا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے، بہرحال اس ہجرت کے ذریعہ ان حضرات نے گویا اسلامی دعوت کی نصرت کا سنگ بنیاد رکھا، لہذا یہ محض ایک شخص کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا نہیں تھا، بلکہ ایک علامت اور اشارہ تھا کہ صحیح عقیدہ اور اس کی حفاظت تمام دنیوی

اور مادی وسائل واسباب اور علائق پر مقدم ہے، مختلف مصائب وفتن نے مسلمان کی قربانی کی ایک مجسم تصویر کھینچ دی، ایسی قربانی جو وہ اپنی آزادی، اپنے ایمان وعقیدہ کی آزادی وحفاظت، اس کے دین نے جو کچھ اسے سکھایا، برملا اس کے اعلان اور اس پر ایمان کے راستہ میں وہ انجام دیتا ہے۔

سامعین کرام! ہجرت دراصل ایک مسلمان کا ذلت کو چھوڑ کر عزت اور رُسوائی کے بجائے آزادی کو ترجیح دینے کا نام تھا، فتحِ مکہ کے بعد ظاہری ہجرت تو ختم ہوگئی، لیکن اس کی حقیقی روح اور مغز تو تا قیامت باقی ہے، اُس وقت مکہ سے مدینہ منتقل ہونا حالات کے تحت ضروری تھا، لہذا عقیدہ کی نصرت وحفاظت کے لیے نفس کے ساتھ جہاد اور اس کی قربانی ازحد لازمی ہے، پس ہمیں ان امور کی پابندی لازم ہے، البتہ اگر کوئی مسلمان کافروں کے علاقہ میں رہتا ہو، اور کسی تکلیف و پریشانی کے بغیر آزادی کے ساتھ اپنے دینی فرائض وشعائر کو انجام دے سکتا ہو، تو اسے وہیں رہنا افضل ہے، بالخصوص جبکہ اس کی نیت حق کی دعوت کو دوسروں تک پہنچانا ہو، اور اس میں اس کی صلاحیت بھی ہو، نیز اس کی وجہ سے دوسروں کے اسلام میں داخل ہونے کا امکان ہو، تو ایسی صورت میں اس کے لیے ہجرت کرنا مناسب نہیں، جب تک کہ اس کے لیے پریشانی نہ شروع ہو جائے۔

لہذا سامعین کرام! آج ہمارا اصل کام یہ نہیں ہے کہ اپنے علاقوں کو چھوڑ کر چلے جائیں، اور حالات کے بگاڑ کو اپنے حال پر چھوڑ کر اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار ہو جائیں، بلکہ ہماری ذمہ داری ہے کہ خود اپنی بھی اصلاح کریں اور حتی الامکان بگاڑ کے خاتمہ کی کوشش کریں، آج ہر مسلم سے روحانی ہجرت مطلوب ہے، یعنی اپنے آرام

وتعیش سے دست کش ہو جائے، ہمارے اڑوس پڑوس میں ایسے غرباء بستے ہیں، جو نانِ شبینہ کے بھی محتاج ہیں، لہذا ایک مالدار کو اپنے مال کی محبت کو چھوڑ دینا چاہئے اور ایسے غرباء کا خیال رکھنا چاہئے، ورنہ اس محبت نے تو اسے مال کا غلام بنا رکھا ہے، تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ کسل مندی، بزدلی وعاجزی، بے وفائی اور ہر اُس کام کو چھوڑ دیں جو ان کی ترقی اور آزادی کی راہ میں حائل ہو۔

پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اپنے نفس کو ٹٹولتے رہو، اور اپنے تمام اُمور کی اصلاح کا پختہ عزم کرلو تا کہ اللہ تعالی ہمارے تمام امور کی اصلاح فرمائے، اور اعمال قبول فرمائے، کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے، اور ہر کسی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے، پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہوگی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہے، (یہ بڑی قیمتی، قابلِ قدر اور مقبول ہجرت ہے)، اور جس کی ہجرت دُنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو، تو اس کی ہجرت اسی کھاتے میں شمار ہوگی'' اللہ تعالی کا فرمان ہے: ''جس سے لوگ ہدایت پاتے ہیں''۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''حقیقتاً جو لوگ ایمان لائے ہوں، اور جن لوگوں نے راہِ خدا میں ترکِ وطن کیا ہو، اور جہاد کیا ہو ایسے لوگ تو رحمتِ خداوندی کے امیدوار رہا کرتے ہیں، اور اللہ تعالی معاف کردیں گے اور رحمت کریں گے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

دوسرا خطبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ محرم الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يَنْصُرُ دِيْنَهُ، وَيُعِزُّ حِزْبَهُ، اَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ مَنِ اعْتَصَمَ بِهِ كَفَاهُ وَرَفَعَ شَأْنَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، جَاهَدَ الْبَاطِلَ وَقَمَعَ جُنْدَهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَ صَحْبِهِ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

أَمَّا بَعْدُ : فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّ لِلْإِسْلَامِ أَيَّامًا هِيَ مِنْ غُرَرِ الْأَيَّامِ وَأَرْوَعِهَا، شَقَّ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ الطَّرِيْقَ إِلَى الْعِزَّةِ الَّتِيْ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُمْ كَمَا قَالَ تَعَالٰى{ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ}-(۱)، وَمِنْ تِلْكَ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْهِجْرَةِ حَيْثُ اِنْتَقَلَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ رِعَايَةِ اللّٰهِ وَحِمَايَتِهِ وَنَصْرِهِ وَمَنَعَتِهِ، كَمَا قَصَّ اللّٰهُ ذَالِكَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ فَقَالَ{إِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا}-(۲)، وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ مَعَهُ فَهُوَ فِيْ حِصْنٍ مَنِيْعٍ، لَنْ يُّدْرِكَ مِنْهُ الْعَدُوُّ مَارِبَهُ، لَقَدْ أَزْمَعَ خُصُوْمُ دَعْوَتِهِ عَلٰى شَدِّ الْوَثَاقِ عَلَيْهِ أَوْقَتْلِهِ أَوْنَفْيِهِ، فَفَوَّتَ عَلَيْهِمُ الْفُرْصَةَ بِهِجْرَتِهِ، وَخَرَجَ سَاخِرًا مِنْ تَدْبِيْرِهِمْ وَمَكْرِهِمْ كَمَا قَالَ تَعَالٰى: {وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ أَوْ يَقْتُلُوْكَ أَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ}- (۳)،

وَفَوَّتَ عَلَيْهِمُ الْفُرْصَةَ أَيْضًا فِي طَلَبِهِ فِي الطَّرِيقِ فَعَادَ طَالِبُهُ، وَقَدْ رَأَى مِنَ الْعِبَرِ فِي تَأْيِيدِ اللهِ لِنَبِيِّهِ مَا بَهَرَهُ وَجَعَلَهُ يَتَطَامَنُ لِلْمُعْجِزَةِ، وَيَعُودُ زَاهِدًا فِي الْجَائِزَةِ السَّخِيَّةِ الَّتِي جَعَلَتْهَا قُرَيْشٌ لِمَنْ يُحَقِّقُ أَمَلَهَا فِي الْقَبْضِ عَلَى الرَّسُولِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ وَقَدْ أَخَذَ الْأَمَانَ لِنَفْسِهِ مِمَّنْ كَانَ يُطَارِدُهُ، إِذْ أَدْرَكَ مِمَّا رَأَى أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ لَا مَحَالَةَ سَوْفَ يَنْصُرُ دِينَهُ وَيُؤَيِّدُ رَسُولَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔

وَكَمْ فِي الْهِجْرَةِ مِنْ عِبَرٍ لَنْ يَسْتَوْعِبَهَا الْحَصْرُ وَكَمْ فِيهَا مِنْ مُثُلٍ كَرِيمَةٍ ضَرَبَهَا الرَّسُولُ الْكَرِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَجْيَالِ، لِتُتْبَعَ فِيهَا أَثَرُهُ وَ تُقْتَدَى لِمَنْ تَكُونُ الْقُدْوَةُ بِهِ إِلَى الْأَبَدِ دَرْبًا لِلسَّعَادَةِ، وَطَرِيقًا لِلْخَلَاصِ مِنَ الْمِحَنِ وَالْفِتَنِ۔

وَمَا أَحْوَجَ الْمُسْلِمِينَ فِي أَعْقَابِ الزَّمَنِ إِلَى اتِّخَاذِ الْقُدْوَةِ مِنْ رَسُولِ الْهُدَى، وَقَدْ أَحْدَقَ بِهِمُ الْخَطَرُ، وَتَدَاعَتْ عَلَيْهِمُ الْأُمَمُ، يُرِيدُ الْأَعْدَاءُ أَنْ يَبْتَلِعُوا الْمُسْلِمِينَ، كَمَا يَبْتَلِعُ الْبَحْرُ الْغَرِيقَ، وَهُمْ غَرْقَى فِعْلًا فِي بَحْرِ الْفِتَنِ، تَعْصِفُ بِهِمْ رِيحُهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فَلَا مَفَرَّ لَهُمْ إِلَّا إِلَى اللهِ، وَلَا عَاصِمَ لَهُمْ بَعْدَ اللهِ سِوَى التَّمَسُّكِ بِدِينِ اللهِ الَّذِي أَكْمَلَهُ اللهُ لَهُمْ بِهِجْرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتَمَ التَّشْرِيعَ بِرِسَالَتِهِ وَقَالَ الرَّسُولُ الْكَرِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ يَشْكُو إِلَيْهِ سَطْوَةَ الْعَذَابِ الَّذِي يُلَاقِيهِ مِنْ خُصُومِ الدَّعْوَةِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ

صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ أَيْ تَتَّسِعُ رُقْعَةُ الْإِسْلَامِ إِلَى أَبْعَدِ مَدَى، لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ-(۴)، وَ لَقَدْ وَقَعَ مِصْدَاقُ هٰذِهِ الْبِشَارَةِ حِيْنَ بَلَغَتْ فُتُوحَاتُ الْإِسْلَامِ شَرْقًا وَغَرْبًا، وَإِنَّ مِنَ الْمُثُلِ الرَّفِيْعَةِ الَّتِيْ بَلَغَ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ هٰذَا الْفَتْحَ الْعَظِيْمَ، وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِجْرَةِ أَنْ آخَى بَيْنَ الْعَرَبِ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَجْنَاسِ، وَتَقَاسَمُوا الْأَمْوَالَ، وَبَذَلُوا أَقْصَى التَّضْحِيَاتِ فَكَشَفُوْا عَنِ الصُّوْرَةِ الْوَاضِحَةِ لِأُخُوَّةِ الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ذَالِكَ دَرْسًا لِلْأُمَّةِ عَلَى تَعَاقُبِ الْحُقَبِ، يُصَوِّرُ وَاقِعَ الْأُخُوَّةِ فِي الدِّيْنِ بِحَيْثُ لَا يَكُوْنُ الْمُسْلِمُ أَجْنَبِيًّا عَنْ أَخِيْهِ فِيْ أَيِّ بُقْعَةٍ مِنْ بِقَاعِ الدُّنْيَا، فَهَلْ آنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَقَدْ تَجَدَّدَتْ ذِكْرَى هٰذِهِ الْمُؤَاخَاةِ بِتَجَدُّدِ ذِكْرَى الْهِجْرَةِ، أَنْ يُصَوِّرُوا الْوَاقِعَ الْإِسْلَامِيَّ الَّذِيْ صَوَّرَهُ فِيْ أَوْضَحِ صُوْرَةٍ سَلَفُهُمُ الْكِرَامُ، وَأَنْ يَشُدَّ الْمُسْلِمُ عَلَى يَدِ أَخِيْهِ، وَيَحْمِيْ سِيَاجَهُ وَ يَنْتَصِرَ لَهُ كُلَّمَا سَمِعَ الصَّرِيْخَ أَنَّهُمْ لَوْ صَنَعُوْا ذَالِكَ لَأَضْحَتْ لَهُمْ مَكَانَتُهُمْ تَحْتَ الشَّمْسِ كَأَسْلَافِهِمْ، وَ لَتَغَلَّبُوْا عَلَى أَعْدَائِهِمْ وَأَعْدَاءِ الدِّيْنِ۔

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ! وَجَدِّدُوْا فِيْ أَنْفُسِكُمْ ذِكْرَى الْهِجْرَةِ بِالشَّدِّ عَلَى الرَّوَابِطِ بَيْنَكُمْ، كَمَا هُوَ الْمَفْرُوْضُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ، وَ أَقِيْمُوْا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَتَجَافَوْا عَنِ الْمَعْصِيَةِ فَتِلْكَ هِيَ الْهِجْرَةُ بِالنِّسْبَةِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ}۔ (۵)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ، بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ نَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)المنافقون: ۸

(۲)التوبة: ۴۰

(۳)الأنفال: ۳۰

(۴)البخاری: ۳۴۱۶

(۵)العنكبوت: ۶۹

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

# ہجرت کی اہمیت

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین، امّا بعد!

اللہ کے بندو! اسلام کی تاریخ کے بعض ابواب بڑے روشن اور تابناک ہیں، جن میں امتِ مسلمہ نے شرف وعزت کی چوٹی کو سر کرلیا، جو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے حق میں مقرر فرمایا تھا، جیسا کہ فرمانِ باری ہے: ''اور عزت اللہ کے لیے، اس کے رسول کے لیے اور مؤمنین کے لیے ہے''۔

اس سلسلہ کی ایک کڑی ہجرت کا واقعہ ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے اللہ کی خصوصی نصرت وحمایت میں مدینہ منورہ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس خصوصی نصرت کا نقشہ قرآن مجید یوں کھینچ رہا ہے: ''اگر تم لوگ پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو یاد رکھو اللہ ان کی اس نازک وقت میں مدد کرچکا ہے، جب کافروں نے ان کو اس حال میں جلاوطن کیا تھا کہ دو شخصوں میں سے وہ ایک تھے، جس وقت یہ دونوں غارِ (ثور) میں تھے، اس وقت پیغمبر اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے: کچھ غم نہ کر، یقینا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے'' اور یہ ظاہر ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، وہ تو ایسے مضبوط قلعہ میں محفوظ ہے کہ دشمن کبھی بھی اس کے خلاف اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہیں ہوسکتا، دعوتِ اسلام کے مخالفین تو طیش میں آپے سے باہر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید وبند میں جکڑ دینے یا قتل کرنے یا جلاوطن کرنے کے ناپاک ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا پختہ عزم کرچکے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل محفوظ مدینہ پہنچ گئے، تقدیرِ الٰہی نے کافروں کی تدبیر کے پرخچے اُڑا دیئے، ارشادِ باری ہے: ''اور اس وقت کو یاد کیجئے

جب کافر آپ کے متعلق مختلف تدبیریں کررہے تھے کہ آپ کو قید کردیں یا آپ کو قتل کردیں یا آپ کو جلاوطن کردیں اور حالت یہ تھی کہ ایک طرف وہ اپنی چال چل رہے تھے اور دوسری طرف اللہ ان کے توڑ کے لیے ایک اور چال چل رہا تھا اور سب داؤں کرنے والوں سے اللہ تعالی بہترین داؤ کرنے والا ہے‘‘۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں پیچھا کرنے والے بھی ناکام و نامراد واپس لوٹے، بلکہ بعضوں نے قریب پہنچ کر اس قافلہ کے ساتھ اللہ کی تائید و نصرت کا ایسا منظر دیکھا کہ ہوش اُڑ گئے، اور اس معجزہ کے آگے پسیج گئے، اور قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گرفتار کرنے والے کے لیے جو انعام طے کیا تھا، اس سے بے رغبت اور لاپرواہ ہوکر خود اپنے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امان کا پروانہ لے کر لوٹے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزہ کو دیکھ کر اسے اندازہ ہوچلا تھا کہ اللہ تعالی کی خصوصی نصرت قدم قدم پر آپ کے شاملِ حال ہے، اور بہت جلدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دینِ اسلام غالب ہوکر رہے گا، اللہ کی نصرت کا عجیب کرشمہ تھا کہ دشمن اور مخالف بن کر پیچھا کررہا تھا، چند ہی لمحات میں وہ دیگر مخالفین کو واپس کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ہتھیار بن چکا تھا۔

ہجرت کے واقعہ میں بے انتہا عبرت و سبق موجود ہیں، تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں سعادت کی تحصیل اور مختلف فتنوں اور مصیبتوں سے نجات کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بے مثال نمونہ کی پیروی کرسکیں، آج چاروں طرف سے امتِ مسلمہ کو مختلف خطرات نے گھیر رکھا ہے، تمام دشمنانِ اسلام، اسلام کے خلاف متحد ہوکر نئے نئے محاذ قائم کررہے ہیں، ان کی نیت یہ ہے کہ امت کو نگل جائیں، جیسا کہ گہرا سمندر ڈوبنے والے کو نگل جاتا ہے، آج یہ امت فتنوں کے سمندر میں غرقاب ہورہی ہے، فتنوں کی موجیں اور لہریں ہر طرف سے تھپیڑے دے رہی ہیں، ایسے وقت تو امت سب سے

بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ کی پیروی کی محتاج ہے، اللہ کی ذات کے علاوہ کہیں جائے پناہ اور فرار نہیں، انہیں چاہئے کہ اللہ کے اس دینِ اسلام کو مضبوطی سے تھامے رہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے ذریعہ پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اور آپ کی رسالت پر تشریعی سلسلہ کو پایۂ اختتام تک پہنچایا، بعض صحابۂ کرام نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مخالفینِ اسلام کے نت نئے ظلم وستم کی شکایت کی تو ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اللہ کی! اللہ تعالیٰ اس (دینِ اسلام کے) معاملہ کو ضرور پورا کریں گے'' یہاں تک ایک سوار مقامِ صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا (یعنی اسلامی حدود وسیع علاقہ پر محیط ہوجائیں گی) سوائے اللہ کے، اور بکریوں کے ریوڑ پر بھیڑیئے کے اور کسی کا خوف نہ ہوگا (یعنی اسلام کی وجہ سے بالکل امن وامان کا دور شروع ہوجائے گا) لیکن تم لوگ جلد بازی کررہے ہو'' (مطلب یہ تھا کہ اچھے انجام اور نتائج سے قبل اس طرح آزمائش کے دور سے تو گزرنا ہی پڑے گا) تمہیں چاہئے کہ اس پر صبر کرو (مستقبل میں اسلامی فتوحات کی تاریخ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشین گوئی پر مہرِ تصدیق ثبت کردی)۔

ایک عظیم صفت اور مثال جس کی بدولت مسلمانوں کو اس طرح عظیم فتح نصیب ہوئی اور ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی داغ بیل ڈالی، وہ یہ تھی کہ عرب اور دیگر اقوام کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤاخات (بھائی چارگی) کا بڑا مضبوط رشتہ قائم فرمایا، یہاں تک کہ انصار اموال وباغات سمیت ہر چیز میں مہاجرین کو شریک کرنے کے خواہاں ہوئے، اور دوسرے مسلمان بھائی کے حق میں محبت وہمدردی اور قربانی کی ایسی مثال قائم کردی کہ رہتی دنیا تک تاریخ اس کا ثانی پیش کرنے سے عاجز ہے۔

اس میں ہر زمانہ کے فرزندانِ اسلام کے لیے درس ہے، اسلامی اُخوت کس چیز کا نام ہے؟ اس کا کیا تقاضہ ہے؟ لہذا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے اجنبی اور

پرایا نہ ہوگا، گو دونوں میں بُعد المشرقین ہو، آج ہجرت کی یاد نے صحابہ کرامؓ کے اس عظیم مؤاخات کی یاد کو تازہ کر دیا ہے تو کیا اب بھی اُمت کے لیے وقت نہیں آیا کہ اپنے ان اسلاف کی زندگی کے آئینہ کو دیکھ کر آج بگڑی ہوئی صورت کو سنوارے اور اپنے مسلمان بھائی کی نصرت و مدد کے لیے کمر کس لے، اگر امت نے اتحاد و اتفاق اور آپسی محبت کا وہ نمونہ پیش کر دیا تو آج پھر اس روئے زمین پر اپنا کھویا ہوا وقار اور مقام حاصل کریگی، اپنے اور دین کے دشمنوں پر غالب آجائے گی۔

پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اپنے دل و دماغ میں ہجرت کے واقعہ اور اس کے درس کو تازہ کرلو، آپسی تعلقات اور روابط کو مضبوط کرلو، جیسا کہ ہر مسلمان پر ضروری ہے، اور پابندی سے اللہ کی اطاعت کرتے رہو، اور ہر گناہ سے اپنا دامن بچائے رکھو کہ یہی ہر مسلمان کی حقیقی ہجرت ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ’’اور جو لوگ ہمارے لیے مشقتیں برداشت کرتے ہیں، تو ہم ضرور ان کو اپنی راہیں دکھا دیں گے، اور یقینا اللہ تعالی ایسے نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

تیسرا خطبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ محرم الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَتَبَ الْعِزَّةَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ،أَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَهُوَ الْقَائِلُ{فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ}-(۱).أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،أَحْمَدُ بِسَيْفِ الْحَقِّ عُدْوَانَ الْمُعْتَدِيْنَ،أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ !اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاعْلَمُوْا:أَنَّ الْمَعْرَكَةَ الَّتِیْ لَا تَخْبُوْ نَارُهَا،بَلْ لَا تَزَالُ مُسْتَعِرَّةً اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ،هِیَ مَعْرَكَةُ الْحَقِّ مَعَ الْبَاطِلِ،مَعْرَكَةُ الْاِيْمَانِ مَعَ الْكُفْرِ{أَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ،وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ، فَقَاتِلُوْا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ،اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا}-(۲).

عِبَادَاللّٰهِ!اِنَّ مَعْرَكَةَ الْحَقِّ مَعَ الْبَاطِلِ لَمْ تَكُنْ وَلِيْدَةَ الْيَوْمِ، وَاِنَّمَا فُصُوْلٌ يَقُصُّهَا الْقُرْاٰنُ فِیْ أَدْوَارٍ مُخْتَلِفَةٍ، يَقُصُّهَا فِیْ اِنْتِفَاضَةِ الْخَلِيْلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى نَبِيِّنَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَتَمُّ التَّسْلِيْمِ، فَلَقَدْ قَامَ سَيِّدُنَا الْخَلِيْلُ بِتَحْطِيْمِ أَصْنَامِ قَوْمِهٖ لِيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ، وَقَابَلَ الْبَاطِلَ بِحَمْلَةٍ عَنِيْفَةٍ حَتّٰى بَاءَ بِالْفَشَلِ، وَسَجَّلَ اللّٰهُ عَلَى الْمُبْطِلِيْنَ ذَالِكَ فِیْ قُرْاٰنٍ يُتْلٰى، يُذَكِّرُ اِلَى الْأَبَدِ بِأَنَّ الْبَقَاءَ لِلْأَصْلَحِ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ،قَالَ تَعَالٰى: {وَأَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِيْنَ }-(٣)، يَقُصُّ الْقُرْآنُ الْحَكِيْمُ مَعْرَكَةَ الْحَقِّ مَعَ الْبَاطِلِ بَيْنَ مُوْسىٰ وَفِرْعَوْنَ، وَكَمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ فَرَاعِنَةٍ لَا يَعْتَبِرُوْنَ بِمَصِيْرِ رَائِدِهِمُ الْأَوَّلِ، الَّذِيْ يُمَثِّلُ الْبَاطِلَ فِيْ أَبْعَدِ حُدُوْدِهِ كَمَا قَالَ تَعَالىٰ حِكَايَةً عَنْهُ {مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرِيْ}-(٤)، وَقَالَ {أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلىٰ} - (٥)، وَقَالَ عَنْ مُطَارَدَتِهِ لِلْحَقِّ وَالتَّنْكِيْلِ بِأَهْلِهِ {سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَ نَسْتَحْيِيْ نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ}-(٦)، وَيُرِيْدُ اللهُ لِلْحَقِّ أَنْ يَنْتَصِرَ عَلَى الْبَاطِلِ ،وَكَانَتِ النَّتِيْجَةُ نَصْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَإِهْلَاكَ فِرْعَوْنَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْكَافِرِيْنَ كَمَا قَالَ تَعَالىٰ {فَأَوْحَيْنَا إِلىٰ مُوْسىٰ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِيْنَ وَأَنْجَيْنَا مُوْسىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِيْنَ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِيْنَ}-(٧)، وَمَنَّ اللهُ عَلَى الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا قَالَ تَعَالىٰ {وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ۔(٨)۔

عِبَادَ اللهِ! وَكَذَالِكَ كَانَتْ مَعْرَكَةُ الْحَقِّ مَعَ الْبَاطِلِ عَلىٰ أَشَدِّهَا بَيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَبِيْ جَهْلٍ وَشِيْعَتِهِ مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ الَّذِيْنَ أَرَادُوا الْقَضَاءَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ، وَ الْفَتْكَ بِسَيِّدِ الْأَنَامِ، وَ كَذَالِكَ كَانَتِ الْمَعْرَكَةُ بَيْنَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْيَهُوْدِ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ، فَتَآمَرُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى التَّحَزُّبِ ضِدَّ الْإِسْلَامِ، وَمُنَازَلَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِكَسْرِ شَوْكَتِهِمْ، وَيُرِيْدُ

اللهُ أَنْ يُّظْهِرَ دِيْنَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى{هُوَالَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ-(۹)، وَكَانَتِ النَّتِيْجَةُ أَنِ انْتَصَرَ الْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ وَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ فِيْ زَجْرِ الْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الْمُتَحَزِّبِيْنَ ضِدَّ الْإِسْلَامِ فِيْ قَوْلِهِ{وَرَدَّاللهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْاخَيْرًاوَ كَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا، وَأَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًاوَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًالَمْ تَطَاؤُهَاوَكَانَ اللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا} (۱۰)وَكَانَتْ خَاتِمَةُ الْمَطَافِ أَنْ وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْحُ بِأَصْنَامِ الْوَثْنِيَّةِ إِلٰى غَيْرِ رَجْعَةٍ وَيَقُوْلُ{وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا}-(۱۱)۔

فَاتَّقُوْاللهَ عِبَادَاللهِ! وَأَحْزِمُوْا أَمْرَكُمْ وَكُوْنُوْاعَلٰى أَتَمِّ اسْتِعْدَادٍ لِخَوْضِ الْمَعْرَكَةِ الْفَاصِلَةِ،مَعْرَكَةِ الْإِسْلَامِ ضِدَّ الْكُفْرِوَالْإِلْحَادِ وَالْبِدْعَةِ وَالطُّغْيَانِ وَجَاهِدُوْاأَعْدَاءَ اللهِ بِكُلِّ وَسِيْلَةٍ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَ الْقَلَمِ، كُلٌّ بِحَسَبِهِ تَفُوْزُ بِإِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ بِالنَّصْرِ وَعِزِّ الدُّنْيَا، أَوِالشَّهَادَةِ وَنُزُوْلِ مَنَازِلِ الرِّضْوَانِ،فَلَقَدْ وَعَدَ بِذٰلِكَ الْمَلِكُ الدَّيَّانِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔

أَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ{إِنَّ اللهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَ ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ}-(۱۲). صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ. بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱)هود: ۴۹
(۲)النساء: ۷۶
(۳)الانبياء: ۷۰
(۴)قصص: ۳۸
(۵)النازعات: ۲۴
(۶)الأعراف: ۱۲۷
(۷)الشعراء: ۶۴-۶۵
(۸)قصص: ۵
(۹)الصف: ۹
(۱۰)الأحزاب: ۲۵-۲۶
(۱۱)بنی اسرائيل: ۸۱
(۱۲)التوبة: ۱۱۱

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

# حق وباطل میں معرکہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ اسلام! اللہ سے ڈرتے رہو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ معرکۂ کارزار جس کی آگ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوگی، بلکہ تا قیامت بھڑکتی رہے گی، وہ ہے حق و باطل کے درمیان معرکہ، ایمان وکفر کا معرکہ، ارشادِ باری تعالی ہے: ''مؤمنین اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، اور کفار اپنے بتوں کے نام پر، سوتم لوگ شیطان کے دوستوں سے قتال کرو، یقینا شیطانی مکاری وچالبازی بالکل کمزور ہے''۔

اللہ کے بندو! حق وباطل کا معرکہ آج کوئی نئی چیز نہیں ہے، بلکہ ہر دور میں مختلف انداز میں باطل سر اٹھاتا رہا، اور حق اس کے ساتھ برسرِ پیکار رہا، ان واقعات کو قرآن کے صفحات نے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دینی تحریک وبیداری کے واقعات کی منظر کشی بھی قرآن مجید کر رہا ہے، حضرت خلیلؑ نے اپنے قوم کے بتوں کو چکنا چور کر دیا، تاکہ دین صرف ایک اللہ کے لیے رہے، باطل کو ایسی ضرب لگادی کہ وہ پاش پاش ہو گیا، ان واقعات کی روشنی میں ہمیشہ کے لیے قرآن یہ درس دے رہا ہے کہ حقیقی بقا صرف اصلح اور دینِ حق کے لیے ہے، اور اللہ تعالی یقینا مؤمنوں کے ساتھ ہے، ارشادِ باری ہے: ''اور (کفار) نے ان کا (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) کا برا چاہا، پھر انہیں کو ہم نے نقصان میں ڈالا''۔

قرآنِ کریم کئی مقامات میں اپنے مخصوص اور بلیغ پیرایہ میں حضرت موسیٰ علیہ

السلام اور فرعون ملعون کے درمیان معرکہ کا نقشہ کھینچ رہا ہے، تاکہ ایمان کی اہمیت اور کفر کی مذمت دل میں نقش ہوجائے، لیکن دُنیا میں کتنے ہی فرعون موجود ہیں، جو اپنے اس پہلے پیشوا اور گرو کے انجامِ بد سے کوئی نصیحت نہیں حاصل کرر ہے ہیں، اس کمبخت نے تو باطل کی نمائندگی میں حد کردی، وہ کہہ رہا ہے کہ میرے علم میں تمہارا میرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے، (نعوذ باللہ) حق کی مخالفت اور حق پرستوں کی سزا متعین کرتے ہوئے کہتا ہے: ''ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور عورتوں کو زندہ رکھیں گے، اور ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ باطل پر حق کے غلبہ کا ارادہ فرماتے ہیں، نتیجہ میں مومنین کی نصرت ہوئی، اور فرعون اپنی کافر قوم سمیت ہلاک ہوا، جیسا کہ ارشاد ہے: ''پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ اپنے عصا سے دریا کو مار، پھر دریا پھٹ گیا تو ہر پھاٹک ایسے ہوگئی جیسے بڑا پہاڑ، اور پار پہنچادیا ہم نے اسی جگہ دوسروں کو، اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے سب کو بچادیا، پھر ہم نے ان دوسروں کو ڈوبادیا، اور اللہ تعالیٰ نے کمزور مسلمانوں پر احسان فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے: ''اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو کمزور ہوئے پڑے تھے ملک میں، اور ان کو سردار کردیں، اور ان کو قائم مقام کردیں، اور ان کو ملک میں جمادیں''۔

سامعینِ کرام! اسی طرح حق وباطل کا یہ معرکہ اپنی پوری شدت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوجہل اور اس کے ہمنوا قریش سرداروں کے ساتھ رونما ہوتا ہے، ان بدبختوں کا ارادہ تھا کہ اسلام ومسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) شہید کردیں، نیز یہ معرکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہودیوں کے درمیان بھی قائم

رہا، انہوں نے مشرکین کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے اسلام اور مسلمانوں کی شان وشوکت کو مٹی میں ملانا چاہا، لیکن اللہ تعالی تو تمام مذاہب پر دین اسلام کو غالب کرنا چاہتے ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ''وہی جس نے ہدایت (راہ کی سوجھ) اور سچا دین دے کر اپنا رسول بھیجا، تاکہ اس کو سب دینوں سے اوپر کرے (یعنی تمام باطل ادیان پر غالب رکھے) اگرچہ مشرک کتنا ہی بُرا مانیں'' اور انجام یہی ہوا کہ حق کو باطل پر غلبہ نصیب ہوا اور اللہ تعالی اسلام کے خلاف متحد یہود ومشرکین کے متعلق فرمارہے ہیں: ''اور اللہ تعالی نے کافروں کو ان کے غضب آلود حالت میں واپس کردیا، ان کی یہ حالت ہوگئی کہ وہ بھلائی حاصل نہیں کرسکے، اور اللہ تعالی جنگ میں مسلمانوں کے لیے خود ہی کافی ہوا، اور اللہ تعالی بڑی قوت کا مالک، بڑا زبردست ہے، اور جن اہلِ کتاب نے ان مشرکین کی مدد کی تھی (اللہ تعالی نے) ان کو قلعوں سے نیچے اُتار دیا اور ان کے دِلوں میں تمہارا ایسا رُعب ڈال دیا کہ بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو تم نے قیدی بنالیا'' اور تم کو ان کی زمین کا اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا مالک بنادیا، اور اس زمین کا بھی تم کو مالک بنادیا جس پر تم نے قدم بھی نہ رکھے تھے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے'' اس معرکہ آرائی کی انتہا اِس پر ہوئی کہ کعبۃ اللہ اور مسجدِ حرام کو ہمیشہ کے لیے بتوں سے پاک کردیا، ان بتوں کو پامال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کہہ دیجئے کہ حق (اسلام) آپہنچا، باطل (شرک) گیا گزرا ہوا، اور واقعی باطل تو زائل ہوجانے والی ہی چیز ہے''۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور احتیاط، دور اندیشی اور پختہ عزم کے ساتھ حق وباطل اور اسلام وکفر والحاد، بدعت وسرکشی کے درمیان فیصلہ کن جنگ میں کود پڑنے کے لیے تیار رہو، ہر ممکن طریقہ سے اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرو، اپنی جان، مال، قلم

اور تمام قوتوں کو بروئے کار لاؤ، جس کے جتنا بس میں ہے، اس کے مطابق مشق کرے، یا تو دنیوی عزت ونصرت تمہارے قدم چومے گی، یا جامِ شہادت سے سرفراز ہو جاؤ گے، اور اللہ کی رضامندی کے منازل حاصل کرلو گے، یہ اللہ عزوجل کا وعدہ ہے، ارشاد ہے: ''بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس قیمت پر خرید لیے ہیں کہ جنت ان مسلمانوں کے لیے ہے، وہ اللہ کے راہ میں جنگ کیا کرتے ہیں، سو کبھی دشمنوں کو قتل کرتے ہیں، اور کبھی خود شہید کر دیئے جاتے ہیں، اس امر پر توریت، انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ کیا جا چکا ہے، اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے، سوائے مسلمانو! اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے، اظہارِ مسرت کرو، اور یہ معاملہ ہی بڑی کامیابی ہے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا لِلدِّیۡنِ الۡاِسۡلَامِ، وَأَكۡرَمَنَا بِاتِّبَاعِ خَيۡرِ الۡأَنَامِ، وَشَرَّفَنَا بِمَا كَلَّفَنَا بِهٖ مِنَ الۡأَحۡكَامِ، أَحۡمَدُهٗ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَأَشۡكُرُهٗ وَأَتُوۡبُ إِلَيۡهِ وَأَسۡتَغۡفِرُهٗ وَهُوَ السَّتَّارُ الۡغَفَّارُ لِلذُّنُوۡبِ وَالۡآثَامِ، وَ أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلَّامُ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الشَّافِعُ لِأُمَّتِهٖ يَوۡمَ الۡمَحۡشَرِ وَ النَّاسُ قِيَامٌ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحۡبِهِ الۡبَرَرَةِ الۡكِرَامِ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ أُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِيَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَى اللّٰهِ ذِي الۡجَلَالِ وَالۡإِكۡرَامِ، وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ حَيۡثُ فَسَّحَ لَكُمۡ فِي الۡآجَالِ وَأَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَةَ الۡوُجُوۡدِ وَالۡإِفۡضَالِ، وَأَمَرَكُمۡ أَنۡ تَتُوۡبُوۡا مِنۡ سَيِّئَاتِ الۡأَعۡمَالِ فَقَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ طُوۡلَ الۡعُمۡرِ نِعۡمَةً لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصَّالِحَاتِ، وَنِقۡمَةً فِيۡ حَقِّ مَنۡ يَسۡتَرۡسِلُ فِي الۡمَعَاصِيۡ وَالشَّهَوَاتِ، وَ لَقَدۡ أَجَابَ النَّبِيُّ الۡكَرِيۡمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حِيۡنَ سُئِلَ، أَيُّ النَّاسِ خَيۡرٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: خَيۡرُ النَّاسِ مَنۡ طَالَ عُمۡرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ، وَحِيۡنَمَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ شَرُّ النَّاسِ مَنۡ طَالَ عُمۡرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ. (۱) عَنۡ أَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرِكُمۡ؟ قَالُوۡا: نَعَمۡ،

قَالَ: خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالاً"(۲)

عِبَادَاللهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ الْكَرِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَنَا بِوُجُودِ طَائِفَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ يُحِبُّهَا اللهُ وَ يُنْعِمُ عَلَيْهِمْ بِنَضَارَةِ الْحَيَاةِ وَ لَذِيذِهَا وَعَظِيمِهَا، فَيَعِيشُونَ مُكَرَّمِينَ مُعَزَّزِينَ مُطَاعِنِينَ لِتَقْوَاهُمْ وَوَرَعِهِمْ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يَضِنُّ بِهِمْ عَنِ الْقَتْلِ وَيُطِيلُ أَعْمَارَهُمْ فِي حُسْنِ الْعَمَلِ، وَيُحْسِنُ أَرْزَاقَهُمْ، وَ يُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَةٍ، وَ يَقْبِضُ أَرْوَاحَهُمْ فِي عَافِيَةٍ عَلَى الْفُرُشِ، وَ يُعْطِيهِمْ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ"(۳) أَيْ أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يُبْعِدُهُمْ عَنْ سَبَبِ الْقَتْلِ فَيَحْفَظُ صِحَّتَهُمْ، وَيَقِيهِمْ شَرَّ الْمَكَارِهِ وَيَبْسُطُ لَهُمُ الْأَرْزَاقَ تَفَضُّلاً مِّنْهُ جَلَّ وَعَلاَ، وَيَقْبِضُ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَمْنٍ وَاطْمِئْنَانٍ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَيُعْطِيهِمُ اللهُ الدَّرَجَاتِ السَّامِيَةَ فِي الْجَنَّةِ بِجِوَارِ مَنَازِلِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ {وَيُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ}-(۴)، فَالرَّجُلُ الَّذِي مَدَّ اللهُ فِي عُمْرِهِ فَشَغَلَ فِي طَاعَةِ رَبِّهِ وَأَدَّى الْفَرَائِضَ وَصَلَّى النَّوَافِلَ وَعَمِلَ صَالِحًا رَجَاءَ نَيْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّهُ يَفُوقُ صَدِيقَهُ الَّذِي يَمُوتُ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَلِيٍّ (حَيٌّ مِنْ قُضَاعَةَ) أَسْلَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُشْهِدَ

أَحَدُهُمَا وَأُخِّرَ الْآخَرُ سَنَةً قَالَ: طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ الْمُؤَخَّرَ مِنْهُمَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الشَّهِيْدِ، فَتَعَجَّبْتُ لِذَالِكَ فَأَصْبَحْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَ لَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ وَصَلّٰى سِتَّةَ آلَافِ رَكْعَةٍ وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَةً صَلَاةَ سَنَةٍ، فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ" (٥)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ! اَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ جِيْرَانُهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ قِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ" (٦) وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا عَسَلَهُ، قَالُوْا: مَا عَسَلَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: يُوَفِّقُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ رِحْلَتِهِ، حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ جِيْرَانُهُ أَوْ قَالَ: مَنْ حَوْلَهُ" صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا عُمُرًا وَتَوْفِيْقًا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَأَحْيِنَا مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لَنَا وَتَوَفَّنَا إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لَنَا آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَإِنَّكَ سُبْحَانَكَ تَقُوْلُ وَبِقَوْلِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} (٧)۔صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(١)الترمذی: ٢٢٢٣-٢٢٢٩

(٢)احمد: ٧٢١١

(٣)الطبرانی فی الکبیر: ١٠٣٧١

(٤)أحمد: ٨٣٨٠ وابویعلی:٦٤٨

(٥)أحمد: ١٢٠٥٥

(٦)حاکم: ٢٥٨

(٧)النحل:٩٧

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ محرم الحرام

# لمبی عمر اور نیک عمل

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین

محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امّا بعد!

اللہ کے بندو! میں آپ لوگوں کو اور خود اپنے خطا کار نفس کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تمہیں زندگی اور وجود بخشا، تمہیں برائیوں سے تائب ہونے کا حکم دیا، جو نیک عمل کرے، اس کے حق میں لمبی زندگی اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے، اور معاصی اور نفسانی خواہشات میں غرق فساق کے لیے یہ ایک مصیبت وبلا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''بہترین شخص وہ ہے جو نیک ہو اور لمبی عمر پائے، اور بدترین شخص وہ ہے جو لمبی عمر پائے اور اُسے برائیوں اور گناہوں کی نذر کردے'' ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: ''تم میں بہترین افراد وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اعمال نیک ہوں'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''تم میں بہترین اشخاص طویل العمر ہیں، جبکہ راہِ راست پر چلیں''۔

سامعینِ کرام! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ایسے طبقہ سے ہمیں آگاہ فرمایا ہے کہ جسے اللہ تعالی نے دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے، ان کے تقوی کی وجہ سے بڑے اکرام واعزاز کی زندگی گزارتے ہیں، ارشاد نبوی ہے: ''اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالی ان کی قتل سے حفاظت کرتے ہیں، لمبی عمریں اور نیک اعمال کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں، ان کو بہترین رزق عطا فرماتے ہیں، اور عافیت میں رکھتے

ہیں، اپنے بستروں پر ان کو عافیت کی موت دے دیتے ہیں، اور (ان تمام راحتوں کے باوجود) ان کو شہداء کا مرتبہ عنایت فرماتے ہیں'' یعنی اللہ تبارک وتعالی ان لوگوں کو قتل کے اسباب سے دور رکھتے ہیں، لہذا ان کی صحت کی حفاظت فرماتے ہیں، اور خطرات سے دور رکھتے ہیں، اپنے فضل وکرم سے رزق میں کشادگی عطا کرتے اور بڑے امن اور اطمینان کی حالت میں ان کی روح قبض کرتے ہیں، فرشتے اس بشارت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں کہ تمہیں نہ کوئی خوف ہے نہ غم، اور اللہ تعالی شہیدوں کے پڑوس میں جنت میں ان کو اعلی درجات عنایت فرمائیں گے، نیز ان کو اپنے رحمت، رضامندی اور ہمیشہ کی نعمت والی جنت کی خوشخبری دینگے، جن میں وہ ابد الآباد رہا کریں گے، یقیناً اللہ کے پاس اجرِ عظیم ہے، لہذا جس شخص کو اللہ تعالی لمبی عمر عطا کرے، پھر وہ اسے اپنے مولی کی اطاعت میں لگا دے، فرائض ونوافل کی پابندی کرے اور جنت کی اُمید میں نیک اعمال کرتا رہا، تو یہ اپنے اس ساتھی سے بھی بڑھ جائے گا جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو افراد اسلام لائے، پھر ان میں کا ایک شہید ہو گیا، اور دوسرے کا انتقال ایک سال بعد ہوا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں انتقال ہونے والا، شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوا، مجھے اس پر تعجب ہوا، صبح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا سنایا تو ارشاد فرمایا: کیا اس نے اس شہید کے بعد ایک ماہ کا روزہ نہیں رکھا، اور چھ ہزار رکعت اور اتنی اتنی رکعتیں نماز ادا کی، یعنی سال بھر کی نمازیں، پس دونوں میں آسمان وزمین کے فاصلہ سے بڑھ کر فرق ہے۔

حاضرینِ کرام! دیکھو! اللہ تبارک وتعالی جب کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ

فرماتے ہیں، تو موت سے پہلے اسے نیک اعمال کی توفیق عطا کرتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش ہوجاتے ہیں، ارشادِ نبوی ہے: ''جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے عمل کے راستے پر ڈالتے ہیں، یعنی موت سے قبل نیک اعمال کی توفیق عطا کرتے ہیں'' ایک اور حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو وِصال سے پہلے اسے نیک اعمال کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش و راضی ہوجاتے ہیں۔

یا اللہ! ہمیں زندگی اور زندگی میں آپ کے پسند کے اعمال کی توفیق دے، اور جب تک زندگی ہمارے لیے بہتر ہو، ہمیں زندہ رکھ اور جب ہمارے حق میں موت بہتر ہو، موت دیدے، آمین یارب العالمین۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''جو شخص نیک کام کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ صاحبِ ایمان ہو، تو اس کو زندگی دیں گے، ایک پاکیزہ زندگی، اور ان کے کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے، بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ یَغۡفِرُ ذُنُوۡبَ عِبَادِہٖ وَھُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ، وَأَشۡھَدُ أَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہُ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ، وَھُوَ الۡقَھَّارُ وَعَذَابُہٗ أَلِیۡمٌ، وَأَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ الرَّؤُفُ الرَّحِیۡمُ، أَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ أَجۡمَعِیۡنَ

أَمَّا بَعۡدُ! فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! أُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَۃَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ وَاعۡلَمُوۡا عِبَادَ اللّٰہِ! أَنَّ أَحَدَ الصَّحَابَۃِ أَبَا رَزِیۡنٍ الۡعُقَیۡلِیِّ قَالَ: أَتَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! مَا الۡاِیۡمَانُ؟ قَالَ: أَنۡ تَشۡھَدَ أَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَتَشۡھَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ وَأَنۡ یَکُوۡنَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ أَحَبَّ اِلَیۡکَ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَأَنۡ تُحۡرَقَ بِالنَّارِ أَحَبَّ اِلَیۡکَ مِنۡ أَنۡ تُشۡرِکَ بِاللّٰہِ، وَأَنۡ تُحِبَّ غَیۡرَ ذِیۡ نَسَبٍ لَا تُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِذَا کُنۡتَ کَذٰلِکَ فَقَدۡ دَخَلَ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قَلۡبِکَ کَمَا دَخَلَ حُبُّ الۡمَاءِ لِلظَّمۡاٰنِ فِی الۡیَوۡمِ الۡقَائِظِ قُلۡتُ: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَیۡفَ لِیۡ بِأَنۡ أَعۡلَمَ أَنِّیۡ مُؤۡمِنٌ؟ قَالَ مَا مِنۡ أُمَّتِیۡ أَوۡ ھٰذِہِ الۡأُمَّۃِ عَبۡدٌ یَعۡمَلُ حَسَنَۃً فَیَعۡلَمُ أَنَّھَا حَسَنَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَازِیۡہٖ بِھَا خَیۡرًا، وَ لَا یَعۡمَلُ سَیِّئَۃً فَیَعۡلَمُ أَنَّھَا سَیِّئَۃٌ وَاسۡتَغۡفَرَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ مِنۡھَا وَیَعۡلَمُ أَنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ اِلَّا ھُوَ، اِلَّا وَھُوَ مُؤۡمِنٌ" (١)

عِبَادَ اللهِ ! هٰذَا مِصْدَاقُ قَوْلِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى {وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ اللهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أُوْلٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ۔ (٢)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ! أَنَّ سَيِّدَنَا النَّبِيَّ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَؤُفٌ بِأُمَّتِهٖ يُرَغِّبُ فِي التَّوْبَةِ ابْتِغَاءَ نَيْلِ ثَوَابِ اللهِ تَعَالٰى، وَلِذَا كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الْإِسْرَاعَ إِلَى الْإِنَابَةِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى، وَ تَجْدِيْدِ التَّوْبَةِ، وَعَدَمِ التَّسْوِيْفِ فِيْ فِعْلِ الصَّالِحَاتِ خَشْيَةَ الْإِحْتِضَارِ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يُّطَوَّلَ عُمْرُهُ وَيَرْزُقَهُ اللهُ الْإِنَابَةَ" (٣) أَيْ أَلرُّجُوْعَ إِلَى اللهِ تَعَالٰى بِالتَّوْبَةِ وَإِخْلَاصِ الْعَمَلِ۔ قَالَ تَعَالٰى: {وَأَنِيْبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُوْنَ}۔ (٤)

فَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يُحِبُّ الَّذِيْنَ يَنْدَمُوْنَ عَلٰى جَرِيْرَتِهِمْ وَ يَذُمُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ عَلٰى تَقْصِيْرِهَا، وَيُكَثِّرُوْنَ التَّضَرُّعَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْغُفْرَانِ، وَطَلَبِ الرِّضْوَانِ وَالْعَفْوِ عَمَّا اقْتَرَفُوْهُ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: يَارَبِّ إِنِّيْ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا

فَاغْفِرْلِیْ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ،عَلِمَ عَبْدِیْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ (أَیْ يُعَاقِبُ عَلَيْهِ) فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وَ رُبَمَا قَالَ: "ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا آخَرَ"، فَقَالَ: يَارَبِّ إِنِّیْ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْلِیْ، قَالَ رَبُّهُ: عَلِمَ عَبْدِیْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُبِهِ فَقَالَ رَبُّهُ: غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْيَعْمَلْ مَاشَاءَ(٥) أَیْ غَفَرْتُ الذُّنُوْبَ الثَّلاَثَةَ وَعَفَوْتُ عَنْهُ تَفَضُّلاً"۔ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ وَاللهُ أَعْلَمُ إِذَا كَانَ هٰذَا دَأْبُ الْعَبْدِ يَذْنِبُ فَيَتُوْبُ مِنْهُ وَيَسْتَغْفِرُ وَلَمْ يُعِدْ إِلَيْهِ، لَا أَنَّهُ يَذْنِبُ الذَّنْبَ وَيَتُوْبُ ثُمَّ يَعُوْدُ إِلَيْهِ فَإِنَّ هٰذِهِ تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ۔

عِبَادَاللهِ! وَهٰذَا الْحَدِيْثُ النَّبَوِیُّ يَدُلُّ عَلَى عَظِيْمِ فَائِدَةِ الْإِسْتِغْفَارِ، وَ كَثْرَةِ فَضْلِ اللهِ وَسَعَةِ رَحْمَتِهِ، وَحِلْمِهِ وَ كَرَمِهِ،لٰكِنَّ هٰذَا الْإِسْتِغْفَارَ هُوَالَّذِیْ يُثْبِتُ مَعْنَاهُ فِی الْقَلْبِ مُقَارِنًا لِلِّسَانِ لِتَحُلَّ بِهِ عُقْدَةُ الْإِصْرَارِ وَيَحْصُلُ مَعَهُ النَّدَمُ وَيَشْهَدُ لَهُ حَدِيْثُ النَّبِیِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خِيَارُكُمْ كُلُّ مُفْتِنٍ تَوَّابٍ"(٦)

وَ يَقُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ"(٧) أَیْ الَّذِیْ يَتَكَرَّرُ مِنْهُ الذَّنْبُ وَالتَّوْبَةُ فَكُلَّمَا وَقَعَ فِی الذَّنْبِ عَادَ إِلَى التَّوْبَةِ، لَامَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ بِلِسَانِهِ وَقَلْبُهُ مُصِرٌّ عَلَى الْمَعْصِيَةِ فَهُوَ مُسْتَهْزِءٌ بِرَبِّهِ۔

فَأَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا }(٨)

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱)احمد:۱۶۲۳۹

(۲)آل عمران:۱۳۵

(۳)مستدرك للحاكم:۷۶۰۲

(۴)الزمر:۵۴

(۵)أحمد:۷۹۰۳۵

(۶)البزار: ۷۰۰

(۷)الترمذی:۲۴۹۹ وابن ماجة:۴۲۵۱

(۸)التحریم:۸

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ محرم الحرام

# توبہ واستغفار

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، امّا بعد!

برادرانِ اسلام! میں تمہیں اور میرے گہنگار نفس کوتقوی کی وصیت کرتا ہوں، دیکھئے! حضرت ابو رزین عُقَیلی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندہ اور رسول ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول تمہارے نزدیک دیگر تمام مخلوق کے مقابلہ میں محبوب تر ہوں، اور آگ میں جلایا جانا شرک کے مقابلہ میں محبوب تر ہو، اور کسی گھٹیا نسب والے سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرنا، اگر تمہاری یہ کیفیت ہوگئی تو سمجھ لو کہ ایمان تمہارے دل میں داخل ہو چکا، جیسا کہ سخت گرمی کے ایام میں پیاسے شخص میں پانی کی محبت داخل ہوتی ہے'' انہوں نے پوچھا کہ مجھے یہ کیسے پتہ چلے گا کہ میں مؤمن ہوں؟ تو فرمایا: میری امت کا جو بھی فرد کوئی نیکی کرے اور اُسے نیکی سمجھے اور یہ یقین ہو کہ اللہ تعالی اس پر اسے بہترین جزا دیں گے، اور کوئی بھی برائی کرے تو اسے برائی سمجھے اور اللہ تعالی سے اس سے استغفار کرے، اور اسے یقین ہو کہ صرف اللہ تعالی ہی گناہ معاف کر سکتے ہیں، تو ضرور وہ مؤمن ہے''۔

سامعین! یہ اس فرمانِ الٰہی کے مصداق ہے: اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں، جس میں زیادتی ہو یا اپنے ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالی کو

یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالی کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں ان لوگوں کی جزا و بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور ایسے باغ ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں چلتی ہونگی، ان میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے، اور اچھا حق الخدمت ہے ان کام کرنے والوں کا۔

سامعینِ کرام، دیکھیے! سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر بڑے شفیق ہیں، امت اللہ تعالی کے ثواب سے مستفید ہو سکے، اس مقصد سے اُسے توبہ کی ترغیب دیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی طرف جلد از جلد رجوع ہونا اور توبہ کی تجدید پسند فرماتے تھے، نیک اعمال میں ٹال مٹول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ تھا، پتہ نہیں کب موت گلے لگ جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آدمی کی سعادت کی بات ہے کہ لمبی عمر ملے اور اللہ کی طرف انابت ورجوع کی توفیق ملے'' یعنی کوتاہیوں سے توبہ کر کے مخلصانہ عمل میں لگ جائے، ارشادِ باری ہے: ''اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو (اسلام قبول کرنے میں) اس کی فرمانبرداری کرو، قبل اس کے کہ تم پر عذابِ الٰہی واقع ہونے لگے (اور پھر اس وقت کسی کی طرف سے) تمہاری کوئی مدد نہ کی جاوے'' پس جو افراد اپنے گناہوں پر نادم وپشیمان ہوتے ہیں، کوتاہیوں پر اپنے نفس کو ملامت کرتے ہیں، اور اللہ سے مغفرت ورضامندی اور عفو درگزر کے لیے گڑگڑا کر دُعا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالی پسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بندہ نے گناہ کا ارتکاب کیا تو کہنے لگا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا، بس تو مجھے بخش دے، تو اس کے متعلق اس کے رب نے فرمایا کہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر گرفت

کرتا ہے، لہذا اسے بخش دیا، پھر کچھ مدت کے بعد دوسرا گناہ اس سے سرزد ہوا تو کہنے لگا: اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کیا، بس تو اسے بخش دے، اس کے رب نے فرمایا: میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور اس پر سزا دیتا ہے (یعنی دونوں اس کے اختیار میں ہے) سو اس کے رب نے فرمایا: میں نے اپنے بندہ کی مغفرت کردی، پس وہ جو چاہے کرے یعنی اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے اس کے گناہوں کو معاف کیا، حدیث کا منشا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی گناہ ہو اور سچے دل سے اُس پر نادم وتائب ہوکر مغفرت کی دُعا کرے تو وہ گناہ معاف ہوجائے گا، یہ منشا نہیں کہ گناہ کرتا رہے اور (برائے نام) توبہ بھی کرتا رہے، یہ تو جھوٹوں کی توبہ ہے۔

سامعینِ کرام! مذکورہ بالا حدیث استغفار کے عظیم فائدہ اور اللہ تعالی کے بے انتہا فضل وکرم اور وسیع رحمت پر دلالت کررہی ہے، لیکن استغفار ایسا پختہ ہو کہ اس کا مفہوم دل پر ثبت ہوجائے اور دل بھی زبان کا ساتھ دے تاکہ اصرار سے باز آجائے اور ندامت حاصل ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''تم میں بہترین وہ ہے جو توبہ کرنے والا گہنگار ہو'' نیز فرمایا: ''ہر آدم زادہ گناہوں کا پتلا ہے اور بہترین گنہگار وہ ہے جو خوب توبہ کرے''، یعنی جب گناہ کا صدور ہو، دل متنبہ ہوجائے اور توبہ واستغفار میں لگ جائے، ورنہ زبان سے تو استغفر اللہ پڑھے، لیکن دل گناہ پر جما ہوا ہو تو یہ شخص اللہ تعالی سے (نعوذ باللہ) مذاق کررہا ہے، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں: ''گناہ پر برقرار رہتے ہوئے استغفار کرنے والا اپنے رب سے استہزاء کررہا ہے'' ارشاد باری ہے: ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو''۔

یا اللہ! ہم تمام معاصی اور گناہوں سے تیری بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہیں، یقینا تو تواب، رحیم اور غفور ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

# صفر المظفر

- پہلا خطبہ : مومن کی صفات
- دوسرا خطبہ : علم، مال اور نیت
- تیسرا خطبہ : انسانی زندگی کا اصل مقصد
- چوتھا خطبہ : اسلام اور نظافت کی تعلیم وترغیب
- پانچواں خطبہ : راستے کے حقوق

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُوَفِّقُ مَن يَّشَاءُ لِطَاعَتِهِ، وَيَهْدِي مَن يُّرِيدُ لِعِبَادَتِهِ، سُبْحَانَهُ يُقَرِّبُ إِلَيْهِ أَهْلَ مَحَبَّتِهِ، وَأَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَصَدَقُوا فِي إِيمَانِهِمْ، وَأَخْلَصُوا لِلّٰهِ فِي سِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ! وَتَدَبَّرُوا فِي مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ الْمَجِيدِ {إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ، أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا، لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ}.

(۱) عِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى خَتَمَ هٰذِهِ الْآيَةَ بِوَصْفِ الْمُؤْمِنِ الْحَقِّ بِوَصْفَيْنِ: أَحَدُهُمَا صِلَةُ الْعَبْدِ بِاللّٰهِ، وَالثَّانِي صِلَةُ الْعَبْدِ بِالْمُجْتَمَعِ: أَمَّا الْأَوَّلُ: فَهُوَ إِقَامَةُ الصَّلٰوةِ فِي خُشُوعٍ وَ كَمَالٍ بِأَنْ يُّوَاظِبَ عَلٰى هٰذِهِ الشَّعِيرَةِ مِنْ غَيْرِ مَلَلٍ، وَأَن يُّحِبَّ أَدَاءَهَا كَحُبِّهِ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَن يَّتَشَوَّقَ إِلَيْهَا تَشَوُّقَ الظَّمْآنِ لِلْمَاءِ، فَإِنَّ الْإِهْمَالَ فِيهَا دَلِيلُ النِّفَاقِ، وَالْمُوَاظَبَةَ عَلٰى أَدَائِهَا دَلِيلُ الْإِيمَانِ،

فَعَيبٌ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ يُّفرِطَ فِيْ هٰذِهِ الصِّلَةِ، وَتَرْكُهَا ذَنْبٌ كَبِيْرٌ فَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ والْكَافِرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ، وَكَانَ الرَّسُوْلُ صلى الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ، وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ، وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ، وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ" (٢)

أَمَّا الْوَصْفُ الثَّانِيْ: اَلَّذِيْ يَصِلُ الْعَبْدَ بِالْمُجْتَمِعِ فَهُوَ الْإِنْفَاقُ عَلٰى عِبَادِ اللهِ، وَالتَّصَدُّقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالدَّعْوَةُ إِلٰى إِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ، وَالتَّيْسِيْرُ عَلَى الْمُعْسِرِيْنَ، فَإِنَّ إِطْعَامَ الطَّعَامِ، وَإِيْتَاءَ الزَّكَاةِ، وَالنَّفَقَةَ عَلَى الْمُحْتَاجِيْنَ مِنْ اَسْمٰى آيَاتِ الْمُؤْمِنِ الْحَقِّ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُؤْمِنًا يُصَلِّيْ كَثِيْرًا، وَيَذْكُرُ اللهَ طَوِيْلًا، وَلٰكِنَّهُ بَخِيْلٌ وَمُمْسِكٌ، يَجُوْعُ الْفَقِيْرُ بِجِوَارِهِ، وَلَا يَحِنُّ إِلَيْهِ، وَيَرَى الْأَرْمَلَةَ الْفَقِيْرَةَ، وَيُعْرِضُ عَنْهَا، فَاعْلَمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مُؤْمِنًا حَقًّا، مِصْدَاقُ ذَالِكَ قَوْلُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا آمَنَ بِيْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ" (٣) فَمَنِ اتَّصَفَ بِتِلْكَ الصِّفَاتِ كَانَ مُؤْمِنًا حَقًّا، فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ، وَلَهُ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ، وَلَهُ دَرَجَاتٌ عَالِيَاتٌ، فِيْ جَنَّةٍ عَرْضُهَا الْأَرْضُ وَالسَّمَاوَاتِ۔

فَاتَّقُوا اللهَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ! وَ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثَةُ؟ قَالَ أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَإِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ"

قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ الرَّحْمٰنِ بَارِزًا وَإِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ، وَإِلَى أَهْلِ النَّارِ وَهُمْ يَتَضَاغُوْنَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْصَرْتَ يَا حَارِثَةُ: فَالْزَمْ۔ (۴)

وَقِيْلَ لِسَيِّدِنَا الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ تَطْلُبُنِي ثَمَانِيَةٌ، اللهُ تَعَالٰى بِالْفَرْضِ، وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّنَّةِ، وَالدَّهْرُ بِصُرُوْفِهِ، وَالْعِيَالُ بِقُوْتِهِمْ، وَالْحَفَظَةُ بِمَا يَنْطِلِقُ بِهِ لِسَانِي، وَالشَّيْطَانُ بِالْمَعَاصِي، وَالنَّفْسُ بِالشَّهَوَاتِ، وَمَلَكُ الْمَوْتِ بِقَبْضِ رُوْحِي۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاَقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ } (۵)

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِي هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) الأنفال: ۲-۴ (۲) مسند حارث: ۴۸-۴۹ (۳) معجم الکبیر: ۴۰۱

(۴) مسند عبد الرزاق: ۲۰۱۱ (۵) المزمل: ۲۰

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

# مؤمن کی صفات

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

سامعینِ کرام! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور قرآنِ کریم کی اس آیت میں غور وفکر کرو، ارشاد ہے: ایمان والے تو بس ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالی کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں جو نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور ہم نے جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

سامعین! اللہ تعالی نے اس آیت کے آخر میں ایک حقیقی مؤمن کے دو وصف بیان کئے، ایک کا تعلق براہِ راست اللہ تعالی سے ہے اور دوسرا معاشرہ سے متعلق ہے، پہلی صفت خشوع وخضوع اور کمال کے ساتھ نماز کی ادائیگی و پابندی ہے، یعنی بلا کسی اُکتاہٹ اور بار کے خوش دلی کے ساتھ اُسے پابندی کے ساتھ انجام دیتا رہے، نماز کی ادائیگی کھانے پینے کی طرح محبوب ہو، نماز کا ایسا شوق سما جائے جیسے ایک پیاسے کو پانی کا شوق ہوتا ہے، کیونکہ نماز میں کوتاہی ولا پرواہی نفاق کی دلیل ہے اور اس کی صحیح پابندی ایمان کی دلیل ہے، لہذا اللہ تعالی سے جوڑنے والی اس عبادت میں کوتاہی کرنا بڑے عیب کی بات ہے، نماز کو چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے، ایک مسلمان اور کافر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے، جس نے نماز چھوڑ دی تو سمجھو کہ وہ کافر ہوگیا، آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں دُعا کرتے: ’’اللہ! میں آپ سے پوری وضو، پوری نماز، آپ کی پوری رضامندی اور آپ کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں، دوسری صفت جو بندہ کو اپنے معاشرہ سے جوڑنے والی ہے وہ اللہ کے رزق میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے، یعنی اللہ کے بندوں پر خرچ کرنا، غریبوں کو صدقہ دینا، مسکین کو کھلانے کی فکر کرنا اور تنگدستوں کے ساتھ سہولت ونرمی کا برتاؤ کرنا، کیونکہ دوسروں کو کھلانا، زکاۃ ادا کرنا اور محتاجوں کی فکر کرنا حقیقی مؤمن کی ایک اعلی اور نمایاں علامت ہے، اگر تم کسی مسلمان کو بکثرت نماز وذکر میں مشغول دیکھو، لیکن وہ بخیل اور مال روک کر رکھنے والا ہو، اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اُسے اس پر ترس نہ آئے، غریب بیوہ کو دیکھ کر منہ پھیر لے تو سمجھ جاؤ کہ وہ ایک حقیقی مسلمان نہیں ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان اس دعوی کی تصدیق کر رہا ہے: ’’لہذا جو اِن مذکورہ بالا صفات سے متصف ہو وہ حقیقی مؤمن ہوگا، اس کے لیے اللہ کے پاس ثواب اور مغفرت اور رزقِ کریم ہے، اس کے لیے جنت میں اونچے درجات ہیں، اور جنت کی چوڑائی آسمان وزمین کے مثل ہے۔

لہذا، برادرانِ ملت! تقوی اختیار کرو، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حارث بن مالک کے پاس سے گزرے تو خیر خیریت دریافت فرمائی، انہوں نے جواب دیا کہ ایمان کی حالت میں صبح کی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی کہ اچھی طرح سوچ لو کہ کیا دعوی کر رہے ہو، کیونکہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوا کرتی ہے، بتاؤ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دن میں پیاسا رہتا ہوں (یعنی روزہ رکھتا ہوں) شب بیداری کرتا ہوں، اور یوں معلوم ہوتا ہے گویا کہ میں رحمان کا عرش سامنے دیکھ رہا ہوں، جنتیوں کو آپس میں ملاقات کرتے ہوئے دیکھتا

ہوں اور جہنمیوں کو اس میں بلبلاتے دیکھ رہا ہوں، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بڑی بصیرت حاصل ہے، اس پر جمے رہو، سیدنا امام شافعیؒ سے پوچھا گیا کہ صبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: اس حال میں کہ آٹھ طالب میرے پیچھے ہیں، اللہ تعالی کی طرف سے فرض کا مطالبہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سنت کا مطالبہ، زمانہ کی نیرنگیاں، اہل وعیال اور ان کا خرچ، محافظ فرشتے زبان پر جاری ہونے والے الفاظ کے طالب ہیں، شیطان گناہوں میں پھانسنے کا طالب، نفس شہوتوں کے ساتھ مسلط، اور ملک الموت روح قبض کرنے کے در پہ، ارشادِ باری تعالی ہے: ''اور نماز کی پابندی رکھو، اور زکوۃ دیتے رہو، اور اللہ تعالی کو اچھا قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اُسے اللہ تعالی کے یہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے، اور اللہ تعالی سے معافی مانگتے رہو، یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربان ہے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھُوَ الۡغَنِیُّ وَنَحۡنُ الۡفُقَرَاءُ، وَنَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ، یُعۡطِیۡ مَنۡ یَّشَاءُ وَمَا یَشَاءُ، وَنَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ كَانَ عَائِلًا فَرَبُّهٗ أَغۡنَاهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِیۡنَ كَانُوۡا لَا یَسۡأَلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡكُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، وَاعۡلَمُوۡا عِبَادَ اللّٰه: أَنَّ طَلَبَ الۡمَعِیۡشَةِ فَرۡضٌ عَلَی الۡعِبَادِ مِنۡ أَجۡلِ التَّقۡوٰی عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّ ذَالِكَ یُصۡبِحُ حَرَامًا وَیَكُوۡنُ مَذۡمُوۡمًا إِذَا كَانَ شَاغِلًا عَنۡ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالۡاِسۡتِعۡدَادِ لِلدَّارِ الۡأُخۡرٰی وَقَدۡ بَیَّنَ الرَّسُوۡلُ الۡكَرِیۡمُ صَلَی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَم رَغَبَاتِ الۡاِنۡسَانِ فِی الۡحَیَاةِ، كَمَا رَوَاهُ أَبُوۡ كَبۡشَةَ الۡأَنۡمَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: ثَلَاثٌ أُقۡسِمُ عَلَیۡهِنَّ، وَأُحَدِّثُكُمۡ حَدِیۡثًا فَاحۡفَظُوۡهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبۡدٍ مِنۡ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبۡدٌ مَظۡلِمَةً صَبَرَ عَلَیۡهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبۡدٌ بَابَ مَسۡأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ بَابَ فَقۡرٍ أَوۡ كَلِمَةً بِنَحۡوِهَا. (۱) وَأُحَدِّثُكُمۡ حَدِیۡثًا فَاحۡفَظُوۡهُ، قَالَ صَلَی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَمَ: "إِنَّمَا الدُّنۡیَا لِأَرۡبَعَةِ نَفَرٍ عَبۡدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلۡمًا فَهُوَ یَتَّقِیۡ فِیۡهِ رَبَّهٗ وَیَصِلُ فِیۡهِ رَحِمَهٗ وَیَعۡلَمُ لِلّٰهِ فِیۡهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَفۡضَلِ الۡمَنَازِلِ، وَعَبۡدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلۡمًا وَلَمۡ یَرۡزُقۡهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ

النِّيَّةِ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ۔ (۲)

عِبَادَ اللهِ! وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ بَيَّنَ طَبِيْبُ النُّفُوْسِ سَيِّدُنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغَبَاتِ الْإِنْسَانِ فِي الْحَيَاةِ، أَوَّلًا: رَجُلٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدُ الْخُطُوَاتِ بَرٌّ صَالِحٌ، وَغَنِيٌّ، وَعَالِمٌ، فَاسْتَعْمَلَ بِمَالِهِ مَا يُشَيِّدُ لَهُ الْمُكَرَّمَاتِ الصَّالِحَاتِ، وَنَفَعَهُ اللهُ بِعِلْمِهِ، فَأَثْمَرَ فِيْ غَرْسِ الْمَحَامِدِ وَفِعْلِ الْمَكَارِمِ، فَأَفَادَ وَاسْتَفَادَ۔

ثَانِيًا: عَالِمٌ وَفَقِيْرٌ، فَعَمِلَ بِعِلْمِهِ وَتَمَنّٰى لَوِ اغْتَنٰى لَفَعَلَ خَيْرًا، فَثَوَابُهُ ثَوَابُ مَنْ فَعَلَ۔

ثَالِثًا: غَنِيٌّ شَرِيْرٌ، أَطْلَقَ عِنَانَ مَالِهِ فِيْ فِعْلِ الْمَفَاسِدِ وَارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ، وَطَغٰى وَبَغٰى وَقَطَعَ أَقَارِبَهُ وَحَرَمَ الْمَسَاكِيْنَ، فَهٰذَا فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ، وَأَرْدَأُ عَاقِبَةً، وَبِئْسَ مَآلُهُ۔

رَابِعًا: رَجُلٌ فَقِيْرٌ، وَلٰكِنْ نِيَّتُهُ خَبِيْثَةٌ، مَنَعَهُ عَنِ الْمُوْبِقَاتِ ضِيْقُ يَدِهِ، وَلَمْ يَخْشَ اللهَ، وَيَتَمَنّٰى لَوْ يَغْتَنِيْ لَأَجْرَمَ وَسَلَكَ سَبِيْلَ الدَّعَارَةِ، فَكَأَنَّهُ فَعَلَ ذَالِكَ وَعُوْقِبَ أَشْنَعَ عِقَابٍ، وَبَاءَ بِسُوْءِ الْعَاقِبَةِ، نَسْأَلُ اللهَ السَّلَامَةَ آمِيْنَ، يَقُوْلُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔(۳)

عِبَادَ اللهِ! وَقَدْ بَيَّنَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَوَابَ الصَّدَقَةِ الْخَارِجَةِ مِنْ مَالِ الْفَقِيْرِ يُضَاعَفُ أَجْرُهَا مِئَاتٍ، لِأَنَّ الْغَنِيَّ يَجُوْدُ عَنْ سَعَةٍ وَيُنْفِقُ مِنْ كَثْرَةٍ، وَلٰكِنَّ الْفَقِيْرَ يَدْعُوْهُ إِيْمَانُهُ بِرَبِّهِ إِلَى الْإِنْفَاقِ وَيَنْتَظِرُ رِزْقَ اللهِ۔

وَأَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ}(۴) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)احمد: ۱۸۰۶۰ مسند شهاب: ۸۱۹

(۲)ترمذی: ۲۳۲۵، احمد: ۱۸۰

(۳)بخاری: ۲۰۱۲

(۴)التغابن: ۱۶، الحشر: ۹

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

# علم، مال اور نیت

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین

محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

سامعین! میں تمہیں اور اپنے گنہگار نفس کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کی اطاعت وعبادت کی خاطر قوت حاصل کرنے کے لیے اپنے معاش کی فکر کرنا بندوں پر فرض ہے، لیکن اگر یہ معاشی فکر اللہ کی عبادت اور آخرت کی تیاری سے غافل کر دے تو حرام ہو جائے گی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ قسم کھا کر بڑی تاکید کے ساتھ فرمایا: ''صدقہ کی وجہ سے کسی بندہ کا مال کم نہیں ہوتا، کسی پر ظلم وستم ہو اور وہ اس پر صبر کرے تو یقیناً اللہ تعالی اس کی عزت بڑھا دیں گے اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا (یعنی دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا شروع کرے گا) تو بس پھر اللہ تعالی اس پر فقر (یعنی احتیاج وذلت، حقارت وپستی) کا دروازہ کھول دیتے ہیں'' پھر فرمایا: ''یہ دنیا تو چار لوگوں کے لیے ہے:

(۱) ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالی مال اور علم عنایت فرمائے، پھر وہ اس میں اللہ سے ڈرے (یعنی اللہ سے ڈر کر علم کی روشنی میں صحیح زندگی گزارے اور مال صحیح استعمال کرے) اور صلہ رحمی کرے اور اس مال میں اللہ کے حق کو جانے، تو وہ سب سے بلند درجہ میں ہے۔

(۲) دوسرے وہ بندہ جسے علم تو عطا ہوا، لیکن مال سے محروم ہے، لیکن اس کی نیت بڑی صاف ہے، کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا

(مختلف کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا) تو اُسے نیت کے مطابق ثواب ملے گا اور یہ دونوں بھی اجر میں مساوی ہونگے۔

(۳) ایک وہ بندہ ہے کہ مال تو اُسے ملا، لیکن علم سے محروم ہے، لہذا بلا علم کے اپنے مال میں من مانی تصرف کرتا ہے، نہ اللہ سے مال کے بارے میں ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ اس میں اللہ کا کوئی حق جانتا ہے، لہذا یہ بدترین درجہ میں ہے۔

(۴) ایک وہ بندہ ہے جو علم اور مال دونوں سے محروم ہے، اور یہ کہتا ہے: ''اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح برباد کرتا، تو اُسے اس کی نیت کے مطابق گناہ ہوگا، اور اس طرح یہ دونوں بھی گناہ میں ہم پلّہ ہوں گے''۔

سامعینِ کرام! اس مبارک حدیث میں نفس وروح کے عظیم ترین معالج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیوی زندگی میں انسانی رُجحان کی تشریح فرمائی ہے، پہلا وہ شخص ہے کہ عالم اور دولت مند ہے، اس نے مال اور دولت کو نیکیوں میں صرف کیا، اور علم پر عمل کرتے ہوئے اِفادہ واِستفادہ کا سلسلہ جاری رکھا، دوسرا وہ ہے جو عالم لیکن غریب ہے، وہ بھی اپنے علم پر عمل پیرا ہے، اور اس کے جذبات یہ ہیں کہ اگر مال ہوتا تو خوب راہِ خیر میں خرچ کرتا، لہذا محض اس خلوص ونیت کی وجہ سے مال خرچ کرنے والے کے مثل اسے بھی ثواب ملے گا، تیسرا شخص بدکار مالدار ہے، جس نے نفس کی لگام بالکل ڈھیلی چھوڑ دی ہے، اور اپنا یہ مال مختلف برائیوں اور حرام ماحول میں صرف کر رہا ہے، سرکشی وبغاوت اور قطع رحمی جیسے برائیوں میں گرفتار ہے، یہ تو جہنم کے بالکل نچلے درجہ میں ہوگا، اس کا انجام اور حال سخت برا ہے، اور چوتھا شخص غریب وجاہل ہے، اس کی نیت بھی خبیث ہے، مالی مجبوری کی وجہ سے گناہوں سے رُکا ہوا ہے، ورنہ خشیتِ

الٰہی کا کوئی نام ونشان نہیں ہے، بلکہ تمنا و نیت تو یہ ہے کہ مال مل جائے تو خوب فسق و فجور میں اُڑائے، تو سمجھ لو کہ گویا اس نے گناہوں کا اِرتکاب کرلیا، لہٰذا اس کا بھی بدترین انجام ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمیں سلامتی عطا فرمائے، (آمین)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوگوں کو (قبروں سے بروزِ قیامت) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

سامعینِ کرام! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف بتلا دیا ہے کہ غریب کی طرف سے صدقہ میں نکلنے والے مال میں بے حد ثواب ملے گا، کیونکہ مالدار تو اپنے بکثرت مال میں سے خرچ کررہا ہے، لیکن غریب کا ایمان اسے خرچ کرنے کی توفیق دے رہا ہے اور وہ اللہ کے رزق کا منتظر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے اپنے بکثرت مال میں سے ایک لاکھ درہم نکال کر صدقہ کئے، اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم تھے اس نے ایک درہم اٹھا کر صدقہ کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات بالکل سچی ہے، اور حق سبحانہ تعالیٰ جو کہ سب سے سچے ہیں ان کا فرمان ہے۔ اور واقعی جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الْقَائِلُ "أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ حَكَيْتَ عَنْهُمْ فِي كِتَابِكَ الْكَرِيْمِ قَوْلَهُمْ هٰذَا {إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوْرًا}۔ (۱)

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى خَلَقَ الْاِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، وَ اسْتَخْلَفَهُ فِي أَرْضِهِ، وَ كَرَّمَهُ وَفَضَّلَهُ عَلٰى سَائِرِ مَخْلُوْقَاتِهِ، وَزَيَّنَهُ بِالْعَقْلِ وَهُوَ نُوْرٌ يُهْتَدٰى بِهِ فِي ظُلُمَاتِ حَيَاتِهِ، وَوَهَبَهُ صِفَاتٍ يَمْتَازُ بِهَا عَنْ كُلِّ مَا خَلَقَ فِي هٰذَا الْكَوْنِ، اِنْ أَحْسَنَ اسْتِغْلَالَهَا وَتَوْجِيْهَهَا بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ، كَانَتْ لَهُ مِرْقَاةٌ يَرْتَقِي بِهَا اِلٰى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ الْاِنْسَانِيِّ وَالرِّضَا الرَّبَّانِيِّ، وَاِنْ أَسَاءَ تَصَرُّفَهَا كَانَتْ وَبَالًا عَلَيْهِ وَغَضَبًا مِنْ رَّبِّهِ۔

عِبَادَ اللّٰهِ ! اِنَّ الْاِنْسَانَ هُوَ وَحْدَهُ الْمَسْئُوْلُ عَنْ سُوْءِ الْاِسْتِعْمَالِ وَالتَّصَرُّفِ الطَّائِشِ { اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا} (۲) وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِنَّ الْحَيَاةَ الدُّنْيَوِيَّةَ

مَلِيئَةٌ بِالْمَفَاتِنِ وَ الْمَشَاكِلِ، وَلِأَمْرٍ حَذَّرَ اللهُ عِبَادَهُ مِنِ اتِّبَاعِ الشَّيْطَانِ الَّذِي يَفْتِنُ الْإِنْسَانَ عَنْ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ، وَتِلْكَ هِيَ الْمُصِيبَةُ الْعُظْمَى الَّتِي لَا مَخْرَجَ مِنْهَا لِلْإِنْسَانِ إِلَّا بِالرُّجُوعِ فَوْرًا إِلَى رَبِّهِ، وَالْإِتِّبَاعِ لِأَوَامِرِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى طَوْعًا وَّ كَرْهًا، وَفِي ذَالِكَ خَلَاصَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ الَّذِي يَعِدُهُ وَيُمَنِّيهِ وَمَا يَعِدُهُ إِلَّا غُرُورًا۔

عِبَادَ اللهِ! وَحَقِيقَةُ الْإِنْسَانِ فِي الْحَيَاةِ كَوْنُهُ يَعِيشُ دَوَامًا بَيْنَ قُوَّتَيْنِ مُتَصَارِعَتَيْنِ، خَيْرٌ يَدْفَعُهُ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَالْحِفَاظِ عَلَى حَيَاتِهِ، وَ شَرٌّ يَجُرُّهُ إِلَى هَلَاكِ نَفْسِهِ، وَالْقَضَاءِ عَلَيْهَا، فَنَجَاةُ الْعَبْدِ مِنْ شَرِّ نَفْسِهِ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوءِ مُتَوَقِّفٌ عَلَى يَقِينِهِ بِرَبِّهِ، وَإِيمَانِهِ بِقُدْرَةِ خَالِقِهِ لِيُنْتَظَمَ فِي صِنْفِ مَنْ تَخْتَصُّ بِهِمْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمٰنِ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمْ لِإِسْعَادِهِمْ دَاخِلِيًّا وَمُسَاعَدَتِهِمْ خَارِجِيًّا فِي كُلِّ مَا يَرُومُونَ مِنْ أَعْمَالِ الْخَيْرِ، وَتَحُولُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْخَوْفِ عَلَى مَا يُصَابُ بِهِ الْإِنْسَانُ وَتُثِيرُ فِيهِمُ الْبُشْرٰى، وَمَا أَجْمَلَهَا وَأَعْظَمَهَا مِنْ بُشْرٰى، اَلْبُشْرٰى بِالْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ بِنَصِّ الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ {إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ} (٣) أَلَا يَا عِبَادَ اللهِ! فَلَا حَيَاةَ لِلْإِنْسَانِ يَعِيشُ هَائِمًا كَالْبَهَائِمِ، يَأْكُلُ وَيَتَمَتَّعُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ، بَلْ غَايَةُ وُجُودِهِ أَسْمٰى مِنْ ذَالِكَ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ! أَنَّهُ لَاحَيَاةَ لِلْإِنْسَانِ بِدُوْنِ إِيْمَانٍ، وَلَا عَيْشَ لَهُ بِدُوْنِ دِيْنٍ، وَلَاسَعَادَةَ لَهُ إِلَّا فِي ظِلِّ الْقُرْآنِ، وَإِنَّ الْحَيَاةَ لَقَصِيْرَةٌ جِدًّا، مَهْمَا تَعَدَّدَتِ الشُّهُوْرُ وَالْأَعْوَامُ. فَالسَّعِيْدُ مَنْ وُفِّقَ فِيْهَا لِمَا يُرْضِى اللهَ تَعَالٰى. فَالْحَيَاةُ جَدِيْرَةٌ بِأَنْ نَحْيَاهَا. لٰكِنْ فِي نِظَامٍ وَتَرْتِيْبٍ مَعَ الْكَوْنِ الْمَسِيْرِ بِأَدَقِّ وَأَبْدَعِ تَنْسِيْقٍ لَاخَلَلَ فِيْهِ وَلَا فُتُوْرَ. رَغْمَ تَعَاقُبِ اللَّيَالِي، وَالْأَيَّامِ، وَالشُّهُوْرِ، وَالْأَعْوَامِ، وَالدُّهُوْرِ وَالْأَزْمَانِ: لِأَنَّهُ مَسِيْرٌ بِأَمْرِ الْخَالِقِ الْمُبْدِعِ الْوَاحِدِ فِي تَصَرُّفِهِ، وَتَقْدِيْرِهِ. يَفْعَلُ مَايَشَاءُ فِي مِلْكِهِ فَلَا شَرِيْكَ لَهُ وَلَا مُعِيْنَ، وَلِهٰذَا النِّظَامِ الْبَدِيْعِ، وَ التَّرْتِيْبِ الْمُحْكَمِ، خَلَقَ الْانْسَانَ وَالْحَيَاةَ لِغَرَضٍ سَامٍ، نَجْهَلُ سِرَّهُ، وَ نَعْلَمُ ظَاهِرَهُ كَمَا قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى وَ بِقَوْلِهِ يَهْتَدِى الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ}(۴) وَيَقُوْلُ: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ}(۵) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ. وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) الدھر: ۹ (۲) الدھر: ۳ (۳) حم سجدۃ: ۳۰-۳۱

(۴) المؤمنون: ۱۱۵ (۵) الذاریات: ۵۶

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

# انسانی زندگی کا اصل مقصد

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! میں تمہیں اور مجھے اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں اور تم یہ جان لو کہ اللہ تعالی نے انسان کو بہترین شکل وصورت اور صلاحیتوں کے ساتھ پیدا فرمایا ہے، اسے اس روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے اور دیگر تمام مخلوق پر تفوق بخشا، نور عقل سے مزین کیا جس سے زندگی کی تاریکی میں ہدایت کی روشنی حاصل ہوتی ہے، اسے بعض ایسی صفات عطا فرمائیں کہ اس کائنات کی دیگر مخلوقات میں ایک امتیازی شان قائم ہوئی، اگر اس عظیم پونجی کو صحیح ڈھنگ سے استعمال کر کے صالح اعمال انجام دیتا رہا تو یہ اسے انسانی کمال اور رضاءِ الٰہی کے اعلی مراتب سے ہمکنار کرنے کے لیے زینہ ثابت ہوگا، اور اس کے برعکس اس پونجی کا غلط استعمال کیا تو اس پر وبال اور اللہ کے غصہ کا سبب بن جائے گا۔

سامعین! انسان ہی وہ مخلوق ہے جس سے بالخصوص ان مواہبِ ربانی کے اچھے برے استعمال کے متعلق باز پرس ہوگی، اسے دونوں راستے سمجھا دیئے گئے ہیں، اب اس کی مرضی ہے کہ شکر گزاری کے راستہ پر چلے یا ناشکری کے راستہ پر، یہ تو واضح ہے کہ دُنیا مختلف فتنہ سامانیوں سے بھری پڑی ہے، کچھ تو بات ہے جس کی وجہ سے اللہ نے شیطان کی پیروی سے منع فرمایا ہے، جو انسان کے دین اور دنیا دونوں کی بربادی کے درپے رہتا ہے، اور یہ ایسی عظیم مصیبت ہے کہ اس سے نجات کا صرف ایک ہی راستہ

ہے یعنی فی الفور اللہ تعالی کی طرف رُجوع کرنا، اور تمام احکام میں اس کی اطاعت کرنا، اس طرح شیطان کے فتنوں سے حفاظت ہوتی ہے، جو انسان کو ہرے باغ دِکھاتا رہتا ہے، جو دھوکہ کا بازار ہے۔

سامعین! انسان ہمیشہ دو متضاد قوتوں کے درمیان گھرا رہتا ہے، ایک طرف سے خیر کی قوت، نیک عمل اور زندگی کی حفاظت کی ترغیب دیتی ہے، تو دوسری طرف شر کی قوت اس کے نفس کی ہلاکت و بربادی کے درپے رہتی ہے، لہذا ایک انسان کو اپنے نفس اَمّارہ سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے رب پر یقینِ کامل رکھے، اس کی قدرت پر ایمان لائے، تاکہ اس گروہ میں شامل ہو جائے جن کے اوپر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، جو داخلی سعادت اور تمام مطلوبہ امورِ خیر میں خارجی تعاون کا باعث بنتا ہے، مختلف مصیبتوں پر خوف کے درمیان حائل ہوتا اور خوشخبری دیتا ہے، وہ بھی کیسی خوشگوار اور بہترین خوشخبری، جنت کی خوشخبری، جیسا کہ آیت صراحت کررہی ہے: ’’واقعی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو، بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو، جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو، تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے‘‘۔

سامعین! کسی جانور کی طرح کھا پی کر مرجانا بھی کوئی انسانی زندگی ہے؟ انسانی زندگی کا مقصد تو بہت عظیم اور اُونچا ہے، دیکھئے! بغیر ایمان کے انسانی زندگی کسی کام کی نہیں، دینِ اسلام سے ہٹ کر بھی کسی انسان کو کبھی چین وسکون کی زندگی میسر ہو سکتی ہے، ایک انسان کے لیے صرف اور صرف قرآنی سایہ میں ہی ایک سعادتمند اور پُرلطف

زندگی مل سکتی ہے، یہ زندگی یقیناً بہت مختصر سی زندگی ہے، گو مہینوں اور سالوں کا یہ چکر کتنا ہی چلتا رہے، سو نیک بخت وہی ہے جسے اپنی زندگی میں اللہ تعالی کی مرضیات پر چلنے کی توفیق ہو، یہ زندگی تو درحقیقت اس کی مستحق ہے کہ ہم اسے ایک صحیح زندگی بنا کر گزاریں، جو کسی خلل اور فتور و بگاڑ کے بغیر بالکل منظم و مرتب طریقے پر آگے بڑھتی رہے، شب و روز اور ماہ و سال کی گردش اس کی صحت پر اثر انداز نہ ہو، وہ تو اپنے خالق کے حکم کے تابع چلتی رہتی ہے، اپنی سلطنت کا وہ تنہا مالک و مختار، وہ جو چاہے انجام دے، اس کا کوئی شریک اور مددگار نہیں، کائنات کے عجیب و غریب اور منظم و مرتب کارخانہ میں حضرتِ انسان اور اس کی یہ حیاتِ مستعار ایک عظیم مقصد کے لیے ہے، جس کی گہرائی سے ہم ناواقف اور صرف ظاہر سے واقف ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: جس کا ارشاد سراپا رُشد وہدایت ہے: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے، اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟ نیز ارشاد ہے: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صفر المظفر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَنَا فَسَوّٰی خَلۡقَنَا، وَصَوَّرَنَا فَاَحۡسَنَ صُوَرَنَا وَاَرۡشَدَنَا اِلٰی مَافِیۡهِ صِحَّتُنَا وَ قُوَّتُنَا، سُبۡحَانَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ۔ أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِیۡكَ لَهُ، اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَرَسُوۡلُه الۡبَشِیۡرُ النَّذِیۡرُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهِ وَصَحۡبِهِ الَّذِیۡنَ اهۡتَدَوۡا بِهَدۡیِه، فَلَهُمۡ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا، وَذَالِكَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ، اَمَّا بَعۡدُ:

عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، اِنَّ الۡاِسۡلَامَ قَدۡ عَنٰی بِالصِّحَّةِ بِأَنَّهُ وَضَعَ لَهَا الۡوَسَائِلَ الۡوِقَائِیَّةَ، وَالۡمَنَاهِجَ الۡعِلَاجِیَّةَ، وَقَصَدَ بِالۡوَسَائِلِ الۡوِقَائِیَّةِ الۡمُحَافَظَةَ عَلَی الصِّحَّةِ وَتَوَقِّی الۡاَمۡرَاضِ قَبۡلَ حُدُوۡثِهَا، فَالۡوِقَایَةُ خَیۡرٌ مِنَ الۡعِلَاجِ، وَمِنۡ هٰذِهِ الۡوَسَائِلِ النَّظَافَةُ إِذۡ جَعَلَهَا الدِّیۡنُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ، اَلطُّهُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِیۡمَانِ، وَاَوۡجَبَ فِی الۡعِبَادَاتِ نَظَافَةَ الثَّوۡبِ وَالۡبَدَنِ وَالۡمَکَانِ، قَالَ سُبۡحَانَهُ وَتَعَالٰی: {وَثِیَابَكَ فَطَهِّرۡ} (۱) وَقَالَ: {خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ} (۲) وَرَأَی النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَیۡهِ ثِیَابٌ وَ سِخَةٌ، فَقَالَ: اَمَا یَجِدُ هٰذَا مَا یَغۡسِلُ بِهٖ ثَوۡبَهُ، (۳) وَقَدۡ دَعَا الۡاِسۡلَامُ اِلَی النَّظَافَةِ فِی الۡاِجۡتِمَاعَاتِ فَسَنَّ الۡغُسۡلَ وَالتَّطَیُّبَ یَوۡمَ الۡجُمُعَةِ، وَکَانَ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَأۡمُرُ اَصۡحَابَهُ

بِالنَّظَافَةِ، وَجَمَالِ الْهَيْئَةِ، وَطِيبِ الرَّائِحَةِ، فَقَدْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَمَاعَةٍ قَادِمِينَ لِسَفَرٍ: إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ۔(۴)

عِبَادَ اللهِ! وَإِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَثَّ عَلَى تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِحُسْنِ الْمَلَابِسِ، غَيْرَ مَلْبُوسِ سَائِرِ الْأَيَّامِ، فَإِنَّهَا عِيدُ الْأُسْبُوعِ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوِ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبِ مِهْنَتِهِ۔(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدٌ يَلْبَسُهُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ۔(۶)

عِبَادَ اللهِ! وَقَدْ قَصَدَ الْإِسْلَامُ بِالْمَنَاهِجِ الْعِلَاجِيَّةِ، التَّطَبُّبَ وَتَعَاطِيَ الْأَدْوِيَةِ بَعْدَ نُزُولِ الْمَرَضِ بِالْجِسْمِ، فَبَيَّنَ لِلنَّاسِ أَنَّ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً وَأَنَّ التَّدَاوِيَ لَا يُنَافِي التَّوَكُّلَ، وَحُسْنَ الْاِعْتِمَادِ عَلَى اللهِ، بَلْ لَا يَصِحُّ التَّوَكُّلُ إِلَّا إِذَا اتَّخَذَ الْمَرِيضُ الْأَسْبَابَ لِلشِّفَاءِ، فَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَدْ رَبَطَ الْمُسَبَّبَاتِ بِأَسْبَابِهَا، وَالنَّتَائِجَ بِمُقَدِّمَاتِهَا، وَإِهْمَالُ الْأَسْبَابِ مُخَالِفٌ لِأَوَامِرِ اللهِ تَعَالَى، وَلِذَالِكَ فَقَدْ أَمَرَ الرَّسُولُ الْكَرِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطِّبِّ وَالْعِلَاجِ حِينَ جَاءَهُ الْأَعْرَابُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَتَدَاوِي؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: نَعَمْ! تَدَاوُوْا، فَإِنَّ اللهَ تَعَالىٰ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، قَالُوْا: مَاهُوَ يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: اَلْهَرَمُ.(۷) وَبِذَالِكَ وَضَعَ الرَّسُوْلُ الْكَرِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْهَجًا لِلشِّفَاءِ مِنَ الْاَمْرَاضِ، وَالْعِلَلِ، وَجَعَلَ لِلْمُدَاوَاةِ قِيْمَتَهَا، وَحَضَّ عَلَيْهَا بَلْ بَاشَرَهَا بِنَفْسِهٖ۔

فَيَا عِبَادَ اللهِ! حَافِظُوْا عَلىٰ صِحَّتِكُمْ بِاسْتِعْمَالِ الْوَسَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ تَنَعَّمُوْا بِسَعَادَةِ الصِّحَّةِ وَالْعَافِيَةِ، وَاسْأَلُوا اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالىٰ مِنْ صِحَّةٍ وَقُوَّةٍ وَمُعَافَاةٍ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيْمَانٍ، وَإِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا تُتْبِعُهُ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً، وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَ الرِّضٰى بِالْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا ضُعَفَاءُ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفَنَا، آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَإِنَّكَ يَارَبَّنَا تَقُوْلُ وَبِقَوْلِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {اَللهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ}(۸) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ۔

بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ۔

(۱)المدثر: ۴

(۲)الأعراف: ۳۱

(۳)ابوداؤد: ۴۰۶۲،احمد: ۱۴۳

(۴)ابوداؤد: ۴۰۸۹

(۵)ابن ماجه: ۱۰۹۵

(۶)البیهقی فی الکبریٰ: ۵۷۷۹

(۷)ابوداؤد: ۳۸۵۵

(۸)الروم: ۵۴

چوتھا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　صفر المظفر

# اسلام اور نظافت کی ترغیب وتعلیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین

محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

سامعینِ کرام! میں اپنے گہنگار نفس سمیت آپ تمام حضرات کوتقوی کی وصیت کرتا ہوں، برادرانِ ملت! اسلام نے صحت کی طرف خصوصی توجہ دی ہے، اس کے مناسب احتراز وپرہیز اور علاج کے طریقوں کی طرف توجہ دِلائی، پرہیزی اصول میں درحقیقت یہ بات ملحوظ ہے کہ صحت برقرار رہے، اورحتی الامکان بیماری میں گرفتار ہونے کی نوبت ہی نہ آئے، سو پرہیز علاج سے بہتر ہے، صحت کی حفاظت کے انہیں وسائل میں سے ایک نظافت اور صفائی وستھرائی ہے، کیونکہ نظافت کو دین اسلام میں داخل مانتا ہے، اوراس نے پاکیزگی اور طہارت کو نصفِ ایمان (یعنی ایمان کا ایک اہم حصہ اور شعبہ) قرار دیا، عبادات کے لیے لباس، جسم اور جگہ کی پاکی وصفائی کوضروری قرار دیا، ارشادِ باری ہے: ''اور اپنے کپڑوں کو پاک کرو'' نیز ہر نماز کے لیے زینت کے اختیار کرنے کا حکم دیا، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص پر میلے کچیلے کپڑے دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا اس کے پاس اپنے کپڑے دھونے کا انتظام نہیں ہے؟ لوگوں کے اجتماع کے موقع پر اسلام نظافت کو بڑی اہمیت دیتا ہے، لہذا جمعہ کی حاضری کے لیے غسل اور خوشبو وغیرہ کو مشروع قرار دیا، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو نظافت، ظاہری شکل وصورت کی اصلاح، تجمل اور خوشبو کے استعمال کا حکم فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سفر سے لوٹ رہی تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات سے

ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اپنے بھائیوں کی خدمت میں پہنچ رہے ہو، لہذا اپنے کجاؤں اور لباسوں کو درست کرلو، اور تم یوں معلوم ہونے لگو گویا کہ لوگوں کے درمیان تِل (مَسے) ہوں۔

سامعینِ کرام! جمعہ کے دن حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیگر ایام کے پوشاک سے ہٹ کر بہتر کپڑے پہننے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہ ہفتہ واری عید کا دن ہے، ایک مرتبہ بروز جمعہ منبر پر ارشاد فرمایا: ''اپنے عام کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ اگر جمعہ کی خاطر دو الگ کپڑے خرید و تو اس میں کیا حرج ہے'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک چادر ایسی تھی جس کو خصوصاً عید اور جمعہ کے لیے زیبِ تن فرماتے۔

سامعینِ کرام! اگر کوئی بیماری کی مصیبت میں پھنس جائے، تو اسلام نے مناسب طریقہ سے اس کے علاج و معالجہ اور دوائی کے استعمال کی طرف توجہ دِلائی ہے، اور لوگوں کو یہ بتلا دیا کہ ہر بیماری کا علاج موجود ہے، نیز معالجہ کرنا کوئی توکل کے منافی نہیں ہے، بلکہ ایسی صورت میں صحیح توکل یہی ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے شفاء کے اسباب اختیار کئے جائیں، (اور حصولِ شفاء اور نتیجہ کے ترتب کے متعلق صرف اور صرف اللہ تعالی کے اوپر اعتماد و بھروسہ کرے) کیونکہ اِس دُنیا میں اللہ نے عموماً اسباب کا مسببات کے ساتھ اور نتائج کا مقدّمات کے ساتھ ربط و تعلق رکھا ہے، اور اسباب سے بالکل قطع نظر کرلینا احکامِ الٰہی کے خلاف ہے، اسی لیے جب بعض صحابۂ کرام نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے علاج کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: ''جی ہاں! دوائی استعمال کریں، کیونکہ اللہ تعالی نے ہر بیماری کے مقابلہ میں شفاء بھی رکھی ہے، بجز ایک بیماری کے'' پھر بتایا کہ ''وہ بیماری پیری اور بڑھاپا ہے'' اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علاج کی مشروعیت کو سمجھایا، اور اس کی اہمیت بھی بتلادی، بلکہ خود بھی اس پر عمل کیا۔

لہذا، سامعینِ کرام! شرعی طریقے سے اسباب ووسائل کو اپناتے ہوئے اپنی صحت کی حفاظت وفکر کیجئے، صحت وعافیت بڑی نعمت ہے، اور صحت وعافیت اور قوت کے لیے اللہ تعالی سے دُعا بھی کرتے رہیے، کہ یا اللہ! ہمیں ایمان میں صحت، حسن اخلاق میں ایمان، صحت وعفت، امانت، حسنِ اخلاق اور تقدیر پر رضامندی نصیب فرما، یا اللہ! دین، دُنیا اور آخرت میں معافی اور سلامتی عطا فرما، یا اللہ! ہم کمزور بندے ہیں، تو اپنے فضل وکرم سے تیری رضامندی کے کاموں کے لیے ہمارے ضعف کو قوت سے بدل دے، آمین یا رب العالمین۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالی وہ ہے جس نے تم کو کمزوری کی حالت میں پیدا فرمایا، پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی، پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ صفر المظفر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُوَفِّقُ مَن يَّشَاءُ لِطَاعَتِهِ، وَيَهۡدِيۡ مَن يُّرِيۡدُ لِعِبَادَتِهِ وَيُقَرِّبُ اِلَيۡهِ أَهۡلَ مَحَبَّتِهِ،أَشۡهَدُأَنۡ لَّااِلٰهَ اِلَّااللهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيۡكَ لَهُ وَأَشۡهَدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَرَسُوۡلُهُ: اَمَّا بَعۡدُ:

فَيَاعِبَادَ اللهِ ! اِتَّقُوا اللهَ تَعَالٰى، وَاعۡمَلُوۡا بِمَا هُوَ الۡمَرۡوِيُّ عَنۡ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "اِيَّاكُمۡ وَ الۡجُلُوۡسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ، قَالُوۡا يَا رَسُوۡلَ اللهِ ! مَالَنَا بُدٌّ مِنۡ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيۡهَا، قَالَ: فَاَمَّا اِذَا اَبَيۡتُمۡ فَاَعۡطُوۡا الطَّرِيۡقَ حَقَّهُ قَالُوۡا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ غَضُّ الۡبَصَرِ وَ كَفُّ الۡاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالۡاَمۡرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّهۡيُ عَنِ الۡمُنۡكَرِ۔ (۱)

وَ مِنَ الۡمَعۡلُوۡمِ عِبَادَاللهِ ! اَنَّ الطُّرُقَ اِنَّمَا جُعِلَتۡ لِيَسۡلُكَهَا النَّاسُ فِيۡ ذَهَابِهِمۡ وَاِيَابِهِمۡ،وَتَرَدُّدِهِمۡ لِقَضَاءِ مَصَالِحِهِمۡ وَسَائِرِ اَعۡمَالِهِمۡ فَلَمۡ تَكُنِ الۡغَايَةُ مِنۡهَا اَنۡ تَكُوۡنَ مَجَالِسَ يَجۡلِسُ فِيۡهَا النَّاسُ لِلۡحَدِيۡثِ اَوۡغَيۡرِهِ وَحِيۡنَئِذٍ يَكُوۡنُ اتِّخَاذُهَا لِغَيۡرِ السَّيۡرِ وَالۡمُرُوۡرِ فِيۡهَا اسۡتِعۡمَالًا لَهَا فِيۡ غَيۡرِ الۡمَنَافِعِ الۡاَصۡلِيَّةِ الۡمَقۡصُوۡدَةِ مِنۡ اِنۡشَائِهَا، بَلۡ قَدۡ يَجُرُّ اتِّخَاذُهَا مَجَالِسَ اِلٰى اِضۡرَارٍ وَ مَفَاسِدَ كَثِيۡرَةٍ،لِهٰذَا اَرۡشَدَ النَّبِيُّ الۡكَرِيۡمُ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِلٰى عَدَمِ اتِّخَاذِهَا مَجَالِسَ لَهُمۡ بَعۡدَ هٰذَا اِعۡتَذَرَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلَى الرَّسُوۡلِ الۡكَرِيۡمِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ

وَسَلَّمَ فَبَيَّنُوا لَهُ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْصِدُوا بِجُلُوسِهِمْ فِي الطُّرُقَاتِ شَرًّا وَلَا أَمْرًا مُنْكَرًا، بَلْ إِنَّهُمْ قَدِ اضْطَرَّهُمْ إِلَى ذَالِكَ عَدَمُ وُجُودِ مَجَالِسَ أُخْرَى يَجْمَعُونَ فِيهَا لِلْحَدِيثِ فِي شُؤُونِهِمْ وَمَهَامِّ أُمُورِهِمْ فَلِهٰذَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ غِنًى عَنْ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ۔

عَلِمَ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِحَّةَ هَذَا الْعُذْرِ وَقَبِلَهُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْهُمْ يَجْلِسُونَ دُونَ أَنْ يُرْشِدَهُمْ إِلَى مَا يَفْعَلُونَهُ، وَمَا يَتَّقُونَهُ أَثْنَاءَ جُلُوسِهِمْ، فَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ لِلطَّرِيقِ حُقُوقًا يُؤَدُّونَهَا، وَلَيْسَ مِنْ شَأْنِ الْمُؤْمِنِينَ الإِخْلَالُ بِهَا، وَلَا التَّفْرِيطُ فِيهَا، عَلَّمَهُمْ مِنْ حُقُوقِ الطَّرِيقِ خَمْسَةَ حُقُوقٍ اَلْأَوَّلُ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَصَرْفُهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى مَالَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ مَايَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ وَفَسَادُ الْأَخْلَاقِ وَانْتِهَاكُ الْحُرُمَاتِ وَالْآدَابِ۔

اَلثَّانِي: كَفُّ الْأَذَى وَمَنْعُ الضَّرَرِ عَنِ الْمَارِّينَ فِي الطَّرِيقِ، سَوَاءٌ أَكَانَ ذَالِكَ بِالْقَوْلِ كَأَنْ يَغْتَابَهُمْ أَوْيَسُبَّهُمْ، أَوْ يَحْتَقِرَهُمْ بِكَلَامٍ يَحُطُّ مِنْ أَقْدَارِهِمْ، أَمْ بِالْفِعْلِ كَأَنْ يَضْرِبَهُمْ أَوْ يَقْذِفَهُمْ بِشَيْءٍ أَوْ يُشِيرَ إِلَيْهِمْ إِشَارَةَ امْتِحَانٍ وَسُخْرِيَّةٍ،

اَلثَّالِثُ : رَدُّ السَّلَامِ عَلَى الْمَارِّ الَّذِي سَلَّمَ عَلَى الْجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ فَإِنَّ مِنْ آدَابِ السَّلَامِ أَنْ يُسَلِّمَ الْمَارُّ عَلَى الْجَالِسِ، فَالسَّلَامُ مِنَ الْمَارِّ تَحِيَّةٌ وَ تَوْقِيرٌ وَتَأْمِينٌ مِنْهُ لِلْجَالِسِ وَالرَّدُّ مِنَ الْجَالِسِ إِجَابَةٌ لِلْمَارِّ وَ مُعَامَلَةٌ لَهُ بِمِثْلِ مَا عَمِلَ، وَ حِينَئِذٍ تَتَوَثَّقُ بَيْنَ الْمَارِّ وَالْجَالِسِ صِلَةُ الْأُخُوَّةِ الدِّينِيَّةِ، وَتَقْوَى بَيْنَهُمَا الرَّابِطَةُ

الْاِسْلَامِيَّةُ۔

اَلرَّابِعُ: اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ يَطْلُبَ الْجَالِسُ اِلَى الْمَارِّ فِي الطَّرِيْقِ اَنْ يَّفْعَلَ الْفِعْلَ الْمَحْمُوْدَ النَّافِعَ الَّذِي يَرْضَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَعْرِفُهُ الْفُضَلَاءُ ذُو الْمُرُوْءَاتِ وَالتَّقْوٰى وَيَحْمَدُوْنَهُ۔ اَمَّا الْمُنْكَرُ الذَّمِيْمُ فَاِنَّهُمْ يَجْهَلُوْنَهُ لِاَنَّهُ مَرْذُوْلٌ مَمْقُوْتٌ وَهُمْ عَنْهُ مُبْعَدُوْنَ، مَثَلًا: اِذَا مَرَرْتَ بِهٖ فَاَدْرَكَ اَنَّكَ مِنْ طُلَّابِ الْعِلْمِ اَمَرَكَ اَنْ تُبَالِغَ فِي طَاعَةِ وَالِدَيْكَ اللَّذَيْنِ يُرَبِّيَانِكَ، وَفِي طَاعَةِ مُعَلِّمِيْكَ وَاَنْ تُثَابِرَ عَلَى الْجِدِّ وَالْاِقْبَالِ عَلٰى عُلُوْمِكَ فَعَسٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَجْعَلُ لَكَ مِنْ كُلِّ ذَالِكَ مَا يَنْفَعُكَ وَيَنْفَعُ الْاُمَّةَ الْاِسْلَامِيَّةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَلْخَامِسُ: اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَهُوَ اَنْ يَطْلُبَ اِلَى السَّائِرِ فِي الطَّرِيْقِ اَنْ يَكُفَّ عَنِ الْاَمْرِ الْمُسْتَقْبَحِ الَّذِي ارْتَكَبَهُ مُبَيِّنًا لَهُ مَا يَعُوْدُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الضَّرَرِ وَالْاَذٰى، سَوَاءٌ اَكَانَ ذَالِكَ لِضَرَرٍ عَاجِلًا اَوْ آجِلًا فِي الْآخِرَةِ۔

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا } (۲) صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) بخاری: ۲۳۲۳، مسلم: ۱۱۴ (۲) الفرقان: ۶۳

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ صفر المظفر

# راستے کے حقوق

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر عمل پیرا رہو: ''تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو'' صحابۂ کرام نے عرض کیا، اس کے بغیر ہمیں چارہ نہیں، ہماری ان مجلسوں میں بیٹھ کر ہم کچھ گفتگو کرتے رہتے ہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا تو اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کیا کرو'' پوچھا کہ راستے کا کیا حق ہے؟ تو فرمایا: ''اپنی نگاہ کو پست رکھنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا''۔ (بخاری، مسلم)

برادرانِ اسلام! یہ تو واضح ہے کہ ان راستوں کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ لوگوں کی آمد ورفت میں استعمال ہو، اپنے مختلف اعمال کی انجام دہی کے لیے اس پر چلتے پھرتے رہیں، لہٰذا آمدورفت کے علاوہ دیگر اُمور میں اس کا استعمال اس کے اصل منفعت اور مقصود سے ہٹ کر استعمال شمار ہوگا، بلکہ راستوں پر اپنی مجلس جما کر بیٹھنا مختلف مفاسد کا باعث بن سکتا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اس مضر اور موذی عمل سے منع فرمایا، لیکن جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ عذر پیش کیا کہ ہمارا مقصد ان نشستوں سے کسی شر اور برائی کا ارادہ نہیں ہے، بلکہ اپنی زندگی کے مختلف اہم اُمور پر تبادلۂ خیال کے لیے یوں بیٹھا کرتے ہیں، کوئی دوسری مناسب جگہ اس کے لیے دستیاب نہیں، لہٰذا ہم ان راستوں پر بیٹھنے پر مجبور ہیں، تب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا یہ

معقول عذر قبول کرتے ہوئے انہیں اس کی اجازت تو مرحمت فرمائی، لیکن ساتھ ساتھ اس مجلس اور نشست کے آداب اور حقوق سے بھی انہیں مطلع فرمایا۔

ایک مؤمن کو چاہئے کہ ان آداب کی مکمل رعایت کرے، اس کی ادائیگی میں ذرہ برابر کوتاہی سے کام نہ لے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ راہ کے پانچ حقوق بیان فرمائے:

(۱) اپنے نگاہوں کی حفاظت، کسی بھی ایسی چیز کی طرف نگاہ نہ اُٹھائے جس کی طرف دیکھنا حلال نہ ہو، بلکہ اُدھر دیکھنا مختلف فتنوں کو دعوت اور آداب واخلاق کو پامال کر کے رکھ دے۔

(۲) کسی بھی راہ گیر کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچائے، نہ تو اپنی زبان سے مثلاً گالی دینا، غیبت کرنا یا حقارت آمیز گفتگو کرنا، اور نہ فعل سے مثلاً کسی کو مارنا، بطور ٹھٹھے اور مذاق کے اشارہ بازی کرنا۔

(۳) راہ گیر کے سلام کا جواب دینا، کیونکہ سلام کا اصل ادب یہ ہے کہ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، لہذا ایک راہ گیر کی طرف سے سلام بیٹھنے والے کے حق میں اعزاز واکرام اور اپنی جانب سے امن کا اعلان ہے، اور بیٹھنے والے کا جواب دینا بھی انہیں مقاصد پر دلالت کرتا ہے، اس صورت میں فریقین کے درمیان دینی اُخوت اور اسلامی روابط کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوں گی۔

(۴) امر بالمعروف، یعنی بیٹھا ہوا شخص اس بات کی کوشش کرے کہ ہر گزرنے والا ایسا کام کرے جو نفع بخش ہو، جس سے اللہ خوش ہو، اہلِ فضل وتقوی کے نزدیک جو اعمال معروف اور قابلِ تعریف ہوں، کیونکہ منکر اور برائی سے وہ ناواقف اور دُور رہتے ہیں، مثلاً آپ اس کے پاس سے گزریں، اور اُسے یہ اندازہ ہو جائے کہ آپ ایک

طالب علم ہیں، تو آپ کو یہ حکم دے کہ اپنے والدین کی خوب اطاعت وفرمانبرداری کرتے رہو جو تمہاری پرورش میں دن رات ایک کر دیتے ہیں، نیز اپنے اساتذہ کی بھی اطاعت واکرام کا خیال رکھو اور بڑی محنت اور توجہ وصبر کے ساتھ تحصیلِ علم میں لگے رہو، انشاء اللہ یہ بات مستقبل میں آپ سمیت تمام امتِ مسلمہ کے حق میں سودمند ثابت ہوگی۔

(۵) نہی عن المنکر: راہ گیر سے کوئی قبیح اور نامناسب حرکت کا صدور ہو، تو اُسے اس عمل کے نقصانات سمجھا کر اس سے روکنے کی کوشش کرے، خواہ وہ نقصانات فی الحال حاصل ہوں یا آئندہ۔

سامعینِ کرام! یہ ہیں راستے کے حقوق جن کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے، اور ان پر عمل ضروری ہے، ارشادِ باری ہے: اور اللہ کے بندے زمین پر عاجزی وانکساری کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو ان سے اُلجھتے نہیں (بلکہ سلام کر کے اپنی راہ لیتے ہیں)۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

# ربیع الاول

- پہلا خطبہ : رحمۃ للعالمین
- دوسرا خطبہ : مدینہ منورہ میں آ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی جمعہ
- تیسرا خطبہ : درود شریف کی حقیقت اور اس کی اہمیت
- چوتھا خطبہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور آپ کے کلام کی عظمت
- پانچواں خطبہ : رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

پہلا خطبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ربیع الاول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اصْطَفٰی مِنْ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدًا خَیْرَ عِبَادِہٖ، وَجَعَلَہٗ لِلْأَنْبِیَاءِ خَاتِمًا، وَلِلْأُمَمِ هَادِیًا، وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْعَالَمِیْنَ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا، وَدَاعِیًا إِلَى اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ الرَّءُوْفُ بِالْعِبَادِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ الْهَادِی إِلٰى طَرِیْقِ الرَّشَادِ، اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَیَّدُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِی اُنْزِلَ مَعَهٗ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ:

فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! أُوْصِیْكُمْ وَنَفْسِیَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَى اللّٰہِ، أَیُّهَا النَّاسُ لَقَدْ كَانَ لِهٰذَا الشَّهْرِ الْمُبَارَكِ فِی أَدْوَارِ حَیَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَظٌّ لَمْ یُشَارِكْهُ فِیْہِ غَیْرُہٗ مِنَ الشُّهُوْرِ، فَفِیْہِ اَشْرَقَ نُوْرُ جَبِیْنِہٖ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْوُجُوْدِ، وَفِیْہِ اَشْرَقَ نُوْرُ الْوَحْیِ عَلٰى نَفْسِہِ الشَّرِیْفَةِ، وَفِیْہِ اَشْرَقَ نُوْرُ الْعِزَّةِ وَالنَّصْرِ عَلَیْہِ وَعَلٰى أُمَّتِہٖ بِالْهِجْرَةِ، وَفِیْہِ انْتَقَلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِلَى الْمَقَامِ الْاَعْلٰى وَالْمَكَانِ الْأَسْمٰى حِیْنَ اخْتَارَهُ الرَّفِیْقُ الْأَعْلٰى لِجِوَارِہٖ، حِیْنَ قَامَ بِمَا عَهِدَ إِلَیْہِ، وَحِیْنَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ نِعْمَةُ الْهِدَایَةِ الْعُظْمٰى عَلٰى یَدَیْہِ وَ كَمُلَتِ السَّعَادَةُ الْكُبْرٰى لِلنَّوْعِ الْاِنْسَانِیِّ بِبِعْثَتِہٖ، وَتَجَلَّتْ رَحْمَةُ اللّٰہِ بِذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ، وَتَحَقَّقَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا اَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ} (۱) نَشَأَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَاعَةِ ذِي الْجَلَالِ، مَعْرُوفًا فِي قَوْمِهِ بِحُسْنِ الْخِلَالِ، مَشْهُورًا بِالْأَمَانَةِ وَالْعِفَّةِ وَالصِّيَانَةِ، مَجْبُولاً عَلَى كَرَمِ السَّجَايَا، وَشَرَفِ الْمَزَايَا، وَالْعَدْلِ فِي الْقَضَايَا، مُمْتَطِيًا صَهْوَةَ السِّيَادَةِ، رَافِلًا فِي حُلَلِ السَّعَادَةِ، وَلَمَّا أَكْمَلَ مِنْ أَعْوَامِ عُمْرِهِ الشَّرِيْفِ أَرْبَعِيْنَ، بَعَثَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، فَبَلَّغَ عَنِ اللهِ وَحْيَهُ، وَامْتَثَلَ أَمْرَهُ وَنَهْيَهُ، وَصَدَعَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ، وَبَالَغَ فِي نُصْحِ الْخَلْقِ، وَدَعَاهُمْ إِلَى الْهُدٰى، وَأَنْقَذَهُمْ مِنْ مَهَاوِي الرَّدٰى، وَدَلَّهُمْ عَلَى الْفَلَاحِ، وَسُلُوْكِ طَرِيْقِ الصَّلَاحِ، وَأَرْشَدَهُمْ إِلَى عِبَادَةِ رَبِّ الْأَنَامِ وَتَرْكِ الْهَوٰى وَمَا عَكَفُوا عَلَيْهِ مِنَ الْأَوْثَانِ وَالْأَصْنَامِ، وَأَيَّدَهُ بِالْآيَاتِ الظَّاهِرَةِ، وَالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَةِ الدَّالَّةِ عَلَى صِدْقِهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم، وَامْتَنَّ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ {وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ} (۲) فَهُوَ النَّبِيُّ الَّذِيْ ظَلَّلَهُ الْغَمَامُ، وَنَبَعَ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ الْمَاءُ الْمُرْوِيْ لِلْأَنَامِ، وَأَظْهَرَهُ اللهُ غَايَةَ الْإِظْهَارِ، وَنَوَّهَ بِمَا لَهُ مِنْ عُلُوِّ الْمِقْدَارِ، وَأَوْدَعَهُ مَا أَوْدَعَهُ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَالْأَسْرَارِ، وَنَشَرَ دِيْنَهُ فِي جَمِيْعِ الْأَقْطَارِ وَالْأَمْصَارِ، وَخَصَّهُ بِالْمَقَامِ الْأَعْلٰى وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى، وَأَتَمَّ بِهِ النِّعْمَةَ۔

فَاتَّقُوا لِلّٰهِ، وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الرَّسُوْلِ، وَاعْتَصِمُوا بِسُنَّتِهِ، وَاعْمَلُوا بِمَا يُظْفِرُكُمْ مِنْ شَفَاعَتِهِ بِبُلُوْغِ الْمَسْئُوْلِ، فَكَأَنَّكُمْ وَقَدْ وَقَفْتُمْ لِلْحِسَابِ جَمِيْعًا، وَنَظَرْتُمْ فَلَمْ

تَجِدُوْا غَيْرَهٗ شَفِيْعًا، وَ أَلْزِمُوْا عَلَيْكُمْ اتِّبَاعَ شَرِيْعَتِهٖ، وَاتْرُكُوْا مَامَالَ اِلَيْهِ هَوَاكُمْ، فَمَنْ آثَرَ عِبَادَةَ نَفْسِهٖ وَتَرَكَ طَاعَةَ رَبِّهٖ وَرَسُوْلِهٖ حُشِرَ مَعَ الْأَشْقِيَاءِ، وَمَنِ اتَّبَعَهٗ حُشِرَ مَعَ نَبِيِّهٖ وَنَالَ الرِّفَاقَةَ الْعَالِيَةَ۔

وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا، وَدَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًا} (۳)

بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)الأنبياء:۱۰۷

(۲)النساء:۱۱۳

(۳)الأحزاب:۴۴-۴۷

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ربیع الاول

# رحمۃ للعالمین

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

برادرانِ اسلام! میں آپ لوگوں کو اور خود اپنے گنہگار نفس کو تقوی کی وصیت کرتا ہوں، حاضرین گرامی! اس ماہِ مبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے واقعات سے کچھ ایسا خصوصی تعلق ہے جو کسی اور مہینہ کو حاصل نہیں، اس فانی دُنیا میں اسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک نور طلوع ہوا، اور اسی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کی برکت سے آپ کی رسالت کے لیے عزت وغلبہ اور نصرتِ خداوندی کے دروازے کھل گئے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کارِ نبوت کو تکمیل تک پہنچایا اور بعثت کا مقصدِ تام وکمال حاصل ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے نوعِ انسانی سعادتِ کبری کی دولت سے مالامال ہوئی اور رحمۃ للعالمین کی رحمت ساری کائنات پر سایہ فگن ہو چکی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفاقتِ اعلی کو اختیار کیا، لہذا اسی ماہ میں یہ شمسِ نبوت جوارِ رحمتِ الٰہی میں چلا گیا۔

ابتداء سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی اطاعت میں وقت گزارتے رہے، آپ کے بہترین اخلاق اور اعلی کردار کی وجہ سے قوم آپ کی امانت داری وصداقت اور عظمت وعفت کی قائل رہی، آپ کی فطرت وطبیعت ہمیشہ کرم وسخاوت اور شرف وعدل کی طرف مائل رہی، آپ سیادت وسرداری کے شہسوار اور جامۂ سعادت سے مزین تھے، اپنی عمرِ مبارک کے چالیس سال مکمل کر چکے، تو اللہ عزوجل نے تمام انسانیت کے لیے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا، لہذا اللہ تعالی کی طرف سے امانت داری کے ساتھ وحی کی دولت کو بلا کم وکاست اپنی اُمت تک پہنچایا اور اللہ تعالی کے تمام احکام کی مکمل پابندی کی، حق بات کو ڈنکے کی چوٹ پر علی الاعلان لوگوں تک پہنچایا اور مخلوق کی خیر خواہی میں کوئی کسر باقی نہ رکھی، لوگوں کو ہدایت کی دعوت دی اور ان کو ہلاکت کے گڑھے سے باہر نکالا، فلاح وکامرانی کا راستہ بتایا، صلاح وپاکیزگی کے طریقے سے آشنا کیا، اور رب حقیقی کی عبادت کی طرف رہنمائی فرمائی، لوگوں کو اپنے نفس کی پیروی اور بت پرستی کی تمام شکلوں سے رُکنے اور بچنے کی تعلیم دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی دلیل کے طور پر اللہ عزوجل نے انواع واقسام کے واضح اور حیرت انگیز معجزات اور عجائبات سے آپ کی تائید فرمائی، اور آپ پر اپنے احسان کا یوں اظہار فرمایا: ''اور آپ کو سکھایا وہ جس کو آپ نہیں جانتے تھے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان تھی کہ بادل آپ پر سایہ فگن ہوجاتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اُنگلیوں کے درمیان سے پانی کے ایسے چشمے رواں ہوئے کہ ایک مخلوق اس سے سیراب ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلی ترین مقام سے امت کو مطلع فرماتے ہوئے اللہ تعالی نے آپ کو غایت درجہ کا غلبہ عنایت فرمایا، عجیب وغریب معارف واسرار اُس سینۂ اطہر میں ودیعت فرمائے اور چپہ چپہ کو آپ کے دینِ حق کی روشنی سے منور فرمایا، اعلی ترین درجہ اور شفاعتِ عُظمی کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت فرمایا، خلاصہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالی نے دینِ اسلام کی شکل میں نعمت کو مکمل کیا، پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے طُفیل میں جس عظیم الشان نعمت کا ہم پر فیضان فرمایا ہے، اُس کا شکر ادا کرو، آپ کی مبارک سنتوں پر پابندی سے چلتے رہو،

اور ایسی عملی راہ اختیار کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بن جاؤ، میدانِ حساب میں ہر طرف سے نا اُمید ہو جاؤ گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارشی اور شفیع بن کر حاضر ہو جائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن شریعت کو اپنے اوپر لازم کرلو، خواہشات کے راستوں کو چھوڑ دو، کیونکہ جو اپنے نفس کی عبادت واطاعت کو ترجیح دے گا اور اللہ ورسول کی اطاعت سے منہ موڑے گا، بدبختوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا، اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا، اس کا حشر اپنے نبی کے ساتھ ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کے اعلی مقام سے سرفراز ہوگا۔

باری تعالی کا ارشاد ہے: اے نبی! یقینا ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا، اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا، اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے، آپ مؤمنوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

دوسرا خطبہ　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　ربیع الاول

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ أَحۡمَدُہٗ وَ أَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ أَسۡتَغۡفِرُہٗ وَ أَسۡتَھۡدِیۡہِ وَ أُوۡمِنُ بِہٖ وَلَا أَکۡفُرُہٗ، وَأُعَادِیۡ مَنۡ یَّکۡفُرُہٗ. وَأَشۡھَدُ أَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ أَرۡسَلَہٗ بِالۡھُدٰی وَالنُّوۡرِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ عَلٰی فَتۡرَۃٍ مِنَ الرُّسُلِ، وَقِلَّۃٍ مِنَ الۡعِلۡمِ، وَضَلَالَۃٍ مِنَ النَّاسِ، وَانۡقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ، وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ وَقُرۡبٍ مِّنَ الۡأَجَلِ، مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ رَشَدَ، وَمَنۡ یَّعۡصِھِمَا فَقَدۡ غَوٰی وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِیۡدًا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ أَجۡمَعِیۡنَ۔ أَمَّا بَعۡدُ:

أُوۡصِیۡکُمۡ بِتَقۡوَی اللّٰہِ، فَإِنَّہٗ خَیۡرُ مَا أَوۡصٰی بِہِ الۡمُسۡلِمُ الۡمُسۡلِمَ أَنۡ یَّحُضَّہٗ عَلَی الۡآخِرَۃِ، وَأَنۡ یَّأۡمُرَہٗ بِتَقۡوَی اللّٰہِ، فَاحۡذَرُوۡا مَا حَذَّرَکُمُ اللّٰہُ مِنۡ نَفۡسِہٖ، وَلَا أَفۡضَلُ مِنۡ ذَالِکَ نَصِیۡحَۃً، وَلَا أَفۡضَلُ مِنۡ ذَالِکَ ذِکۡرًا، وَأَنَّ تَقۡوَی اللّٰہِ لِمَنۡ عَمِلَ بِہٖ عَلٰی وَجَلٍ وَمَخَافَۃٍ مِنۡ رَّبِّہٖ عَوۡنُ صِدۡقٍ عَلٰی مَا تَبۡغُوۡنَ مِنۡ أَمۡرِ الۡآخِرَۃِ، وَمَنۡ یُّصۡلِحِ الَّذِیۡ بَیۡنَہٗ وَبَیۡنَ اللّٰہِ مِنۡ أَمۡرِہٖ فِی السِّرِّ وَالۡعَلَانِیَّۃِ لَا یَنۡوِیۡ بِذٰلِکَ اِلَّا وَجۡہَ اللّٰہِ، یَکُنۡ لَہٗ ذِکۡرًا فِیۡ عَاجِلِ أَمۡرِہٖ، وَذُخۡرًا فِیۡمَا بَعۡدَ الۡمَوۡتِ حِیۡنَ یَفۡتَقِرُ الۡمَرۡءُ اِلٰی مَا قَدَّمَ، وَمَا کَانَ مِنۡ سِوٰی ذَالِکَ یَوَدُّ لَوۡ أَنَّ بَیۡنَہٗ وَبَیۡنَہٗ أَمَدًا بَعِیۡدًا، وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفۡسَہٗ وَاللّٰہُ رَؤُفٌ بِالۡعِبَادِ، (۱) وَالَّذِیۡ صَدَقَ قَوۡلَہٗ أَنۡجَزَ وَعۡدَہٗ لَا

خَلْفَ لِذٰلِكَ فَإِنَّهُ يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ { مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ} (٢) فَاتَّقُوااللّٰهَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِكُمْ وَآجِلِهٖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَّةِ فَإِنَّهُ {مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا} (٣) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا، وَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُوَقِّيْ مَقْتَهٗ، وَيُوَقِّيْ عُقُوْبَتَهٗ وَيُوَقِّيْ سَخَطَهٗ، وَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُبَيِّضُ الْوُجُوْهَ، وَيُرْضِي الرَّبَّ، وَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ، خُذُوْا بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ قَدْ عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ كِتَابَهٗ وَنَهَجَ لَكُمْ سَبِيْلَهٗ، لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَيَعْلَمَ الْكَاذِبِيْنَ، فَأَحْسِنُوْا كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَ عَادُوْا أَعْدَائَهٗ، هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَسَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ {لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ} (٤) وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَأَكْثِرُوْا ذِكْرَاللّٰهِ وَاعْمَلُوْا لِمَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّهُ مَنْ يُّصْلِحْ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ، ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَقْضُوْنَ عَلَيْهِ، وَيَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ صَدَقَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! أَنَّ هٰذِهٖ أَوَّلُ خُطْبَةٍ قَدْ خَطَبَهَا الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُصُوْلِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَقَامَ بِهَا أَوَّلَ جُمُعَةٍ، حِيْنَمَا أَدْرَكَتْهُ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ فِيْ دِيَارِ بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ، فَنَزَلَ وَ صَلَّاهَا، وَهٰذِهٖ أَوَّلُ جُمُعَةٍ صَلَّاهَا جَمَاعَةً، فَفَكِّرُوْا عِبَادَاللّٰهِ أَنَّ

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا سِوَىٰ تَقْوَىٰ اللهِ وَ ذِكْرِهٖ، وَلَمْ يَسُبَّ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْتُمْ وَلَمْ يَلْعَنْ بِأَيِّ كَلِمَةٍ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِهٖ وَأَ زَّرُوْهُ وَأَخْرَجُوْهُ مِنْ مَكَّةَ، فَفِيْهَا عِظَةٌ لِمَنِ اتَّعَظَ بِهَا، وَعِبْرَةٌ لِأُوْلِي الْأَلْبَابِ، فَعَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَّجْعَلَ خُطْبَةَ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ نُصْبَ عَيْنَيْهِ، وَيَعْمَلَ بِهٖ، لِيَفُوْزَ وَيَسْعَدَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

وَأَنَّهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا} (۵)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) آل عمران:۳۰

(۲) ق:۲۹

(۳) طلاق:۵

(۴) الأنفال:۴۲

(۵) الأحزاب:۲۱

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاول

## مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی جمعہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

فرزندانِ اسلام! میں آپ لوگوں کو تقوی الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں بہترین وصیت یہی ہے کہ وہ اسے آخرت کی زندگی سنوارنے کی ترغیب دے اور تقوی کا حکم دے، اللہ تعالی نے اس سے ڈرنے کا حکم کیا ہے، لہذا اس سے اور اس کے غضب سے ڈرتے اور بچتے رہو، اس سے بڑی نصیحت نہیں ہوسکتی، جو اللہ سے ڈرتے ہوئے تقوی پر عمل کرے، یہ اس کے حق میں آخرت کی تیاری کا بہترین سچا ساتھی ثابت ہوگا، جو محض اللہ کی رضامندی کے لیے اپنے اور اللہ کے تعلقات کی ظاہر و باطن میں اصلاح کرے، اس کے لیے فی الحال اور آخرت میں توشہ بنے گا، جبکہ آدمی اپنے آگے بھیجے ہوئے ذخیرۂ اعمال کا محتاج ہوگا، اس کے علاوہ چیزوں کے بارے میں اس کی تمنا ہوگی کہ کاش مجھ میں اور اُن میں بے اِنتہا فاصلہ ہوجاتا اور اللہ تعالی تم کو اپنے نفس سے ڈراتے ہیں، وہ اپنے بندوں پر بڑے شفیق اور مہربان ہیں، ان کی بات بالکل سچی اور وعدہ یقینی ہے، کیونکہ ارشادِ عزوجل ہے: ''میرے یہاں مقررہ بات بدل نہیں جاتی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا'' سو تم لوگ فی الحال اور آئندہ ظاہراً بھی اور تنہائی میں بھی اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اُس کے گناہ معاف فرماتے ہیں اور بے انتہا اجر فرماتے ہیں، جو تقوی اختیار کریں گے، عظیم کامیابی سے ہمکنار ہونگے، تقوی کی وجہ سے اللہ تعالی کی ناراضگی سے اور سزا سے نجات حاصل ہوتی ہے، یہ صفت اللہ کی رضامندی، سُرخروئی اور

درجات کی بلندی کا باعث ہے، تقوی کا اپنا حصہ لینا مت بھولو، اور اللہ کے حقوق میں کوتاہی مت کرو، اللہ تعالی تم کو اپنی کتاب کا علم عطا کر چکے ہیں، اور اپنا راستہ واضح کر کے بتلا چکے ہیں، تا کہ سچوں اور جھوٹوں میں فرق سمجھ میں آجائے، سو جس طرح اللہ تعالی نے تم پر احسان فرمایا ہے، تم بھی اس کے احکام کی بجا آوری میں مستعدی بتاؤ، اور اس کے دُشمنوں سے دُشمنی رکھو، اس نے تمہیں منتخب کر کے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، تا کہ جو ہلاک ہونا چاہے، اس کے سامنے دلیل آجائے اور جو دلیل کی روشنی میں حیاتِ نو (نئی زندگی) حاصل کرنا چاہے، اس کا موقع فراہم ہو، اللہ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا، لہٰذا اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو، اور کل کی تیاری میں لگے رہو، کیونکہ جو اپنے اور اللہ کے درمیان تعلقات کو دُرست کرے گا، اس کے اور لوگوں کے درمیانی معاملات کے لیے اللہ کافی ہو جائیں گے، کیونکہ سارے فیصلے اسی کے قبضہ میں ہیں، اس کے خلاف کوئی دم بھی نہیں مار سکتا، لوگوں پر اُسے پورا اختیار حاصل ہے اور لوگوں کا اس کے خلاف بالکل کوئی اختیار نہیں، اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل سچ اور برحق بات ارشاد فرمائی، سامعین! مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت، جب بنو سالم بن عوف میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی نماز کے خاطر وہاں نزول فرمایا اور جمعہ کی نماز ادا کی، یہ پہلی نمازِ جمعہ ہے جو باقاعدہ باجماعت ادا ہوئی اور مذکورہ بالا خطبہ مدینہ پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اولین خطبۂ جمعہ ہے، لیکن ــــــــ!

سامعینِ کرام! اس میں خاص نقطہ اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اللہ تعالی کے تقوی اور ذکر کے علاوہ کسی اور چیز کا قطعا کوئی ذکر نہیں چھیڑا، مکہ مکرمہ جیسی عظیم اور مبارک سرزمین سے آخری حد تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستا کر وہاں

سے نکلنے پر مجبور کرنے والے کافروں اور کفار کے ایجنٹوں کے خلاف ایک حرف تک برائی اور ملامت اور سبّ وشتم کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نہیں نکلا، اس میں عقلمندوں اور نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے بڑی عبرت ونصیحت ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اول خطبہ کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھے، اور اسی اصول کو اپنا کر زندگی بسر کرے، باری تعالیٰ کا فرمان ہے درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخر کا امید وار ہو کثرت سے اللہ کو یاد کرے، تاکہ دارین کی سعادت سے فائز المرام (مقصد میں کامیاب) ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تیسرا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربیع الاول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَظَّمَ شَأْنَ نَبِیِّہٖ بِأَنْ صَلّٰی وَسَلَّمَ عَلَیْہِ، وَأَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ کَانُوا الْأَوَّلِیْنَ وَالْمُتَسَابِقِیْنَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ۔ اَمَّا بَعْدُ:

فَیَا عِبَادَ اللہِ! اِتَّقُوا اللہَ تَعَالٰی وَأَنَّہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی قَدْ اَثْنٰی بِنَفْسِہٖ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَثَنّٰی بِہٖ مَلَائِکَتَہٗ وَثَلَّثَ بِنَا مَأْمُوْرِیْنَ بِہٖ فَقَالَ: {اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا} اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللہِ! اِنَّ فَضْلَ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُنْکِرُہٗ أَحَدٌ، وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِیْثُ بِذَالِکَ، وَلٰکِنَّ الَّذِیْ خَفِیَ عَلَی النَّاسِ ھُوَ مَا مَعْنٰی "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ؟" ھَلِ اللہُ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ صَلَاۃً ذَاتَ رُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ، أَمْ ھَلْ یُصَلِّیْہِ اللہُ بِصَلَاۃٍ کَالْفَضِیْلَۃِ وَالدَّرَجَۃِ الرَّفِیْعَۃِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ، وَھَلِ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ صَلَّی اللہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجٌ لِأَنْ نَدْعُوَ لَهُ بِأَنْ يُعْطِيَهُ اللهُ كَذَا وَكَذَا، أَمْ هَلِ الْمَقْصُوْدُ مِنْ صَلَاتِنَا عَلَيْهِ تَقَرُّبُنَا إِلَيْهِ. فَاعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ : إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مِنَ اللهِ تَعَالٰى ذَاتَ رَكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ أَوْحَرَكَةٍ مِّنَ الْحَرَكَاتِ فَهِيَ مُحَالٌ فِي حَقِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى، لِأَنَّ الْحَرَكَاتِ مِنْ صِفَاتِ الْأَجْسَامِ وَاللهُ تَعَالٰى مُنَزَّةٌ عَنِ الْجِسْمَانِيَّةِ، {لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْئٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ} (۱) فَمَعْنَاهُ مَا رَوَاهُ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ " إِنَّ الصَّلَاةَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهَا ثَنَاءُهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عِنْدَ مَلَائِكَتِهِ، وَتَعْظِيْمُهُ تَعَالٰى إِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهِ وَإِظْهَارِ دِيْنِهِ فَقَالَ تَعَالٰى {وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} (۲)

وَقَالَ تَعَالٰى { هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ} وَمَعْنَى الصَّلَاةِ مِنَ اللهِ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ إِبْقَاءُ الْعَمَلِ بِشَرِيْعَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بِتَشْفِيْعِهِ فِيْ أُمَّتِهِ، وَإِجْزَالُ أَجْرِهِ وَمَثُوْبَتِهِ، وَإِبْدَاءُ فَضْلِهِ لِلْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ، وَأَمَّا مَعْنٰى صَلٰوةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مَارَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ رَضِيَ اللهِ عَنْهُمْ " إِنَّ الصَّلٰوةَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، اَلدُّعَاءُ لِلرَّسُوْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، وَأَمَّا طَلَبُ الصَّلَاةِ مِنَّا عَلَى

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ تَکْرِیْمٌ لَہٗ، وَزَکَاۃٌ لَنَا، وَتَأْدِیْبٌ لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَتَعْوِیْدٌ لَھُمْ عَلٰی مَکَارِمِ الْأَخْلَاقِ، لِیَشْکُرُوْا لِکُلِّ مَنْ یُّسْدِیْ اِلَیْھِمْ مَعْرُوْفًا.

اِعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰہِ! اَنَّ الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْجَامِعَۃُ لِاَرْکَانِ الْاِیْمَانِ وَالدِّیْنِ: اَلتَّوْحِیْدِ وَالرِّسَالَۃِ وَالْعِبَادَۃِ وَالدُّعَاءِ وَ مَحَبَّۃِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَالَّذِیْ یُصَلِّیْ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ "اَللّٰھُمَّ" فَاِنَّہٗ یُقِرُّ وَیَعْتَرِفُ بِہٖ أَنَّہٗ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اِلٰہٌ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ، وَیَقُوْلُ "صَلِّ وَسَلِّمْ" اِظْھَارًا لِعَجْزِہٖ مُتَوَاضِعًا لِلّٰہِ تَعَالٰی أَنَّہٗ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّ نَبِیِّہٖ فَیَدْعُوْہُ جَلَّ وَعَلَا أَنْ یُّعْطِیَ نَبِیَّہٗ جَزَاءً عَنْہُ بِمَا ھُوَ أَھْلُہٗ کَمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی، وَیُوْقِنُ أَنْ لَا یَسْتَجِیْبَ دُعَائَہٗ اِلَّا اللّٰہُ، لِأَنَّہٗ تَعَالٰی یَقُوْلُ {اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ} (۴) وَأَنَّ سَیِّدَنَا الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ" (۵) فَالَّذِیْ یُصَلِّیْ وَ یُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُظْھِرُ أَنَّہٗ لَا یَسْأَلُ عَنْ أَحَدٍ غَیْرَ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فِیْ حَقِّ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَیْفَ فِیْ غَیْرِہٖ.

وَاِنَّ الدُّعَاءَ مُخُّ الْعِبَادَۃِ، فَالَّذِیْ یَدْعُوْ یَکُوْنُ عَبْدًا لِلّٰہِ، وَلَا یَکُوْنُ لَہُ الْمَعْبُوْدُ اِلَّا اللّٰہُ، وَیَقُوْلُ "عَلٰی مُحَمَّدٍ" فَبِذِکْرِہٖ اِسْمَ مُحَمَّدٍ یُؤْمِنُ بِرِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَکُلُّ اُولٰئِکَ دِیْنٌ لَا یَکْمُلُ اِیْمَانُ الْعَبْدِ اِلَّا بِہٖ، أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ {اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا} (٦)
بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)الشوریٰ:۱۱

(۲)البخاری:۳۱۸۹ ومسلم،باب الصلاۃ علی النبی ۴۰۷

(۳)الصف:۹

(۴)المؤمن:۶۰

(۵)الترمذی:۱۵۱۶

(۶)الاحزاب:۵۶

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاول

## درود شریف کی حقیقت اور اس کی اہمیت

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے بذاتِ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا فرمائی، اس کے بعد فرشتوں کا ذکر فرمایا، پھر تیسرے نمبر پر ہمیں بھی اس بات کا حکم دیا، ارشاد ہے: "ان الله وملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنو صلوا عليه وسلموا تسليما" (اللہ اور اس کے فرشتے رسول پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! اس پر رحمت بھیجو اور سلام بھیجو سلام کہہ کر)۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

سامعینِ کرام! درود شریف کی فضیلت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا، اس کے متعلق تواتر کے ساتھ احادیث وارد ہیں، تاہم لوگ اس کے صحیح مفہوم سے ناواقف ہیں، کیا اللہ کی صلوۃ (درود) رکوع وسجدہ والا ہے؟ فضلیت، رفیع درجہ اور مقامِ محمود تک پہنچا دیتا ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف مراتب وفضائل کے لیے ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں؟ یا ہمارے درود کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہمیں آپ کا قرب حاصل ہوجائے؟

تو تم یہ سمجھ لو کہ اللہ کی طرف سے رکوع وسجدہ یا کسی اور طرح کی حرکت (نعوذ باللہ) محال ہے، کیونکہ حرکت کرنا اجسام کی صفت ہے، اور اللہ کی ذات جسمانیت (جسم والی ہونے) سے منزہ اور پاک ہے، اس کے مثل کوئی نہیں، وہ سننے اور

دیکھنے والا ہے، تب پھر درود کا مطلب جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا ہے یہ ہے کہ ''آپ پر اللہ کا درود یعنی فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی تعریف کرنا اور دُنیا میں آپ کی تعظیم، یعنی آپ کے ذکر کو بلند فرمانا اور دین کو غالب فرمانا، ارشادِ باری ہے: ''(اور ہم نے آپ کا مذکور بلند کیا)'' اور ارشادِ الٰہی ہے: ''وہی جس نے اپنا رسول بھیجا، ہدایت (راہ کی سوجھ) اور سچا دین دے کر کہ اس کو سب دینوں سے اوپر کرے (غلبہ دے)'' آپ ﷺ پر اللہ کے درود کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں ہمیشہ آپ کی شریعت پر عمل ہوتا رہے گا، آخرت میں اُمت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول ہوگی، آپ کو بے انتہا ثواب عطا ہوگا، مقامِ محمود کے عظیم الشان مقام پر فائز ہوں گے اور اس طرح تمام اوّلین و آخرین کے سامنے آپ کا مرتبہ کھل کر آجائے گا۔

فرشتوں کے درود کے متعلق ابو العالیہ نے فرمایا کہ اس سے ان کا آپ کے حق میں دُعا کرنا مراد ہے، رہا ہم سے درود کا مطالبہ، تو یہ آپ ﷺ کے اکرام کے طور پر ہے، اور تاکہ ہمیں پاکیزگی حاصل ہو، اور مسلمانوں کی تادیب اور مکارمِ اخلاق کی تعلیم و مشق ہے، تاکہ کوئی احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کریں۔

برادرانِ اسلام! درود تو دین و ایمان کے تمام شعبوں اور ارکان کی جامع ہے، یعنی توحید، رسالت، عبادت، دعاء اور آپ ﷺ کی محبت، کیونکہ درود پڑھنے والا جب اللھم (یا اللہ) کہتا ہے، تو وہ یہ اقرار کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے معبود ہیں، اور کوئی معبود نہیں ہے، جب اللہ سے درود و سلام کی دُعا کرتا ہے تو اس میں اپنے عجز اور تواضع کا اظہار ہے کہ ہم تو اپنے نبی کا حق ادا کرنے سے عاجز ہیں، آپ ہی اپنی مرضی کے

مطابق آپ ﷺ کے شایانِ شان بدلہ عنایت فرمائیں، اسے یہ یقین ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دعا قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اللہ نے خود دعا کا حکم دیا اور قبول کا وعدہ فرمایا ہے، اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب مانگنا ہو تو اللہ تعالی سے مانگو، تو درود پڑھنے والا اس کا اظہار کر رہا ہے کہ میں اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں مانگتا، جب آپ ﷺ کے سلسلہ میں یہ معاملہ ہے، تو دوسروں کا کیا سوال، اور دعا تو عبادت کا لُبّ لباب ہے، پس اللہ سے دعا کرنے والا صرف اللہ کا بندہ ہوگا، اس کے علاوہ کوئی اس کا معبود نہ ہوگا، جب درود میں ''محمد'' کہہ کر آپ ﷺ کا نام لیتا ہے تو آپ ﷺ کی رسالت پر اس کے ایمان وسعادت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ تمام اُمور ایمان ودین میں داخل ہیں۔

سامعینِ کرام! درود کے بڑے فضائل ہیں، جن کا کوئی شمار نہیں، خود باری تعالی کا فرمان ہے: ''اللہ اور اس کے فرشتے رسول پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! اس پر رحمت بھیجو اور سلام بھیجو سلام کہہ کر''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی هَدَانَا لِهٰذَا، وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰہُ اشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ خَلِیْلُهٗ وَحَبِیْبُهُ الْمُصْطَفٰی، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

فَاتَّقُوا اللّٰہَ عِبَادَ اللّٰہِ! وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ کَانُوا لَا یَرْفَعُوْنَ أَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، فَقَدْ جَلَسَ ثَابِتٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ بَاکِیًا مُتَخَوِّفًا عَلٰی نَفْسِهٖ أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، لِأَنَّهٗ کَانَ صَیِّتًا فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَخْبَرَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَالَهٗ دَعَابِهٖ، وَبَشَّرَهٗ مُخَاطِبًا قَائِلًا لَهٗ یَا ثَابِتُ! أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَعِیْشَ حَمِیْدًا، وَتُقْتَلَ شَهِیْدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَضِیْتُ بِبُشْرٰی اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ لَا ارْفَعُ صَوْتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا۔ (۱)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰہِ! أَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی قَدْ صَدَّقَ مَا بَشَّرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْیَمَامَةِ خَرَجَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلٰی مُسَیْلَمَةَ، فَرَأٰی ثَابِتٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بَعْضَ انْکِسَارٍ، وَ انْهَزَمَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ، فَقَالَ: أُفٍّ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ ثَابِتٌ لِسَالِمٍ مَوْلٰی حُذَیْفَةَ: مَا کُنَّا نُقَاتِلُ أَعْدَاءَ اللّٰہِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا، ثُمَّ ثَبَتَا وَقَاتَلَا حَتّٰى قُتِلَا، وَاسْتُشْهِدَ ثَابِتٌ وَعَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ دِرْعٌ، فَرَاٰهُ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي الْمَنَامِ وَأَنَّهُ قَالَ لَهُ: اِعْلَمْ: أَنَّ فُلَانًا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ نَزَعَ دِرْعِيْ فَذَهَبَ وَهُوَ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْعَسْكَرِ عِنْدَ فَرَسٍ يَسْتَنُّ فِيْ طِيَلِهِ قَدْ وَضَعَ عَلٰى دِرْعِيْ بُرْمَةً، فَأْتِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَأَخْبِرْهُ حَتّٰى يَسْتَرِدَّ دِرْعِيْ، وَأْتِ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْ لَهُ: اَنَّ عَلَيَّ دَيْنًا حَتّٰى يَقْضِيَهُ عَنِّيْ، وَفُلَانٌ مِّنْ رَقِيْقِيْ عَتِيْقٌ، فَأَخْبَرَ الرَّجُلُ خَالِدًا فَوَجَدَ الدِّرْعَ وَالْفَرَسَ عَلٰى مَا وَصَفَهُ، فَاسْتَرَدَّ الدِّرْعَ، وَأَخْبَرَ خَالِدٌ أَبَا بَكْرٍ بِتِلْكَ الرُّؤْيَا، فَأَجَازَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصِيَّتَهُ، قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَا أَعْلَمُ وَصِيَّةً أُجِيْزَتْ بَعْدَ مَوْتِ صَاحِبِهَا اِلَّا هٰذِهٖ۔ (۲)

عِبَادَ اللهِ! وَكَانَ كَثِيْرٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اِذَا ذَكَرُوْا النَّبِيَّ الْكَرِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ خَشَعُوْا وَاقْشَعَرَّتْ جُلُوْدُهُمْ، وَكَذَا فَعَلَ كَثِيْرٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، تَأَمَّلُوْا مَا رُوِيَ مِنْ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ كَثِيْرَ الْمِزَاحِ وَالدُّعَابَةِ، فَاِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْفَرَّ لَوْنُهُ، وَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَفِيْدَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَانَ اِذَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ لِسَانُهُ فِيْ فَمِهٖ هَيْبَةً لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، كَأَنَّهُ نَزَفَ مِنْهُ الدَّمُ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَكٰى حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِي عَيْنِهٖ دُمُوْعٌ، وَجَاءَ سَلَفُنَا الصَّالِحُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَعَظَّمُوْا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ الصَّحِيْحَ، وَتَلَقَّوْا مَا وَصَلَ إِلَيْهِمْ مِنْ سُنَّتِهِ الشَّرِيْفَةِ بِكُلِّ صَدْرٍ فَسِيْحٍ، وَأَنْصَتُوْا إِلٰى سَمَاعِ أَقْوَالِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَأَدَّبُوْا بِأَوْصَافِهٖ وَأَفْعَالِهٖ، فَمِنْهُمْ مَنِ ارْتَدٰى بِالْخُضُوْعِ وَالْخُشُوْعِ، وَمِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ مِنْ عَيْنَيْهِ شَآبِيْبُ الدُّمُوْعِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ، وَمِنْهُمْ مَنِ امْتَنَعَ أَنْ يَّقْرَأَ حَدِيْثَهٗ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، وَكَانَ هٰذَا حَالُهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فِيْ تَوْقِيْرِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاِسْتِجَابَةِ إِلَيْهِ، لِأَنَّهُمْ عَرَفُوْا حَقَّ قَدْرِهٖ.

عِبَادَ اللّٰهِ! وَلَنَا فِيْهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَعِظَةٌ، وَقَدْ أَثْنَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ فَيَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ}(۳) وَقَالَ تَعَالٰى {أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا}(۴) وَقَالَ تَعَالٰى {أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ} (۵) بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) ابن حبان:۱۶۷، مستدرک:۵۰۳۶ (۲) الطبرانی فی الکبیر بمعناہ:۱۳۲

(۳) الأنعام:۹۰ (۴) الأنفال:۴ (۵) الحجرات:۳

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاول

# نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور آپ کے کلام کی عظمت

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، تم اچھی طرح جانتے ہو کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کبھی آواز بلند نہ کرتے تھے، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی آواز بہت اونچی تھی، اس لیے اپنے گھر میں روتے دھوتے بیٹھ گئے کہ میں تو دوزخی ہوں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی یہ کیفیت معلوم ہوئی، تو بلا کر انہیں تین بشارتیں دیں، قابلِ تعریف زندگی، شہادت کی موت اور جنت کا داخلہ، اللہ اور اس کے رسول کی اس بشارت پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ طے کرلیا کہ اب میں کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کروں گا، اب ظاہر ہے کہ آپ کی بات کبھی غلط نہیں ہوسکتی، لہٰذا یمامہ کے میدان میں قدرت نے آپ کی اس بشارتِ شہادت پر مہرِ تصدیق ثبت کردی، لہٰذا حضرت خالدؓ کے ساتھ جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لیے میدان میں حاضر ہوئے، بعض مسلمان کچھ پیچھے ہٹنے اور شکست کھانے لگے تو حضرت ثابت نے کہا کہ ان پر بڑا افسوس ہے، ہم لوگ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دشمنوں سے اس طرح نہیں لڑتے تھے، پھر یہ اور سالم ثابت قدمی سے لڑتے لڑتے شہید ہوگئے، شہادت کے وقت ان کے بدن پر ایک زِرہ تھی، لہٰذا شہادت کے بعد ایک صحابی نے ان کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے اس صحابی کو یہ اطلاع دی کہ فلاں مسلمان نے میری زِرہ لے لی ہے، جو فوج کے ایک کنارہ اپنی رسی میں اُچھل کود کرنے والے

گھوڑے کے پاس ہے، اُس نے میری زِرَہ پر ہانڈی رکھدی ہے، حضرت خالد کو اس کی اطلاع دو تاکہ زرہ واپس لے لیں، اور خلیفۂ وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کہ مجھ پر قرض ہے، تاکہ وہ چُکا دیں، اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے، ان صحابی نے حضرت خالد کو اطلاع دی تو خواب کے مطابق زرہ اور گھوڑا موجود تھا، لہذا زرہ واپس لی گئی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خواب سے آگاہ کیا تو انہوں نے ان کی وصیت کو نافذ کیا، میرے علم میں اس کے علاوہ کوئی اور وصیت موت کے بعد نافذ نہیں ہوئی۔

سامعینِ کرام! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جب ذکر آتا تو کئی صحابۂ کرام پر خوف وخشیت اور کپکپی طاری ہوجاتی، یہی حال بہت سے تابعین اور بعد والوں کا تھا، غور کرو کہ حضرت جعفر بن محمد بڑے خوش مزاج اور مذاق کرنے والے شخص تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام آجاتا تو رنگ زرد پڑ جاتا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتے امام عبدالرحمن بن قاسم جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہیبت سے ان کی زبان خشک ہوجاتی اور رنگ بدل جاتا، گویا سارا خون نچوڑ لیا گیا ہو، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر آتا تو اِتنا روتے کہ آنکھوں میں آنسو ختم ہوجاتے اور آنسوؤں کے سوتے خشک ہوجاتے، ان حضرات کے بعد ہمارے صالح اسلاف اور پیش رو حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وارد معتبر احادیث کی عظمت کا پوار پاس رکھا، بڑی کشادہ دِلی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کو یاد کرلیا، اور ان احادیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا، اور اپنے آپ کو اسی سانچے میں ڈھالنے اور اسی رنگ میں رنگنے کی کوشش کی، بعض سراپا خشوع وخضوع کے پیکر بن گئے، بعض حضرات کے آنکھوں سے ہمیشہ آنسوؤں کے چشمے رَواں رہتے تھے، بعضوں نے اس کا اہتمام رکھا کہ بِلا وضو آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی حدیث کو نہ لکھتے، بعضوں نے لیٹ کر احادیث سنانے سے انکار کیا، بہرحال یہ تھا ہمارے اسلاف کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر کے سلسلہ میں معاملہ۔

سامعینِ کرام! انہیں حضرات کو نمونہ بنا کر اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنا چاہیے، یہ حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر ومنزلت سے واقف تھے، خود اللہ تبارک وتعالی نے قرآنِ کریم میں ان حضرات کی تعریف فرمائی ہے، ان کو برحق مؤمن قرار دیا ہے، ان کے قلوب کو تقوی کے لیے منتخب بنایا اور ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا۔ارشاد باری ہے ''وہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ تھے، انہی کے راستہ پر تم چلو'' نیز ارشاد ہے: ''ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہے'' نیز فرمایا: ''وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے، ان کے لئے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم ہے''۔

اللہ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ربیع الاول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا لِلدِّیْنِ الْاِسْلَامِ وَأَمَرَنَا بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَافَّةِ الْأَنَامِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهِ السَّادَةِ الْکِرَامِ. أَمَّا بَعْدُ:

فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ أَنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْآیَاتِ الْبَیِّنَةِ وَالْأَحَادِیْثِ الْقَیِّمَةِ الَّتِیْ تُوَجِّهُ الْمُسْلِمِیْنَ أَنَّ بِرَّ الْأَقْرِبَاءِ وَصِلَتَهُمْ مِنْ أَکْبَرِ الْقُرُبَاتِ اِلَی اللّٰهِ، وَأَنَّهٗ مِنْ خَیْرِ مَا یَعْمَلُهُ الْمَرْءُ فِیْ هٰذِهِ الْحَیَاةِ، وَأَنَّ بِرَّهُمْ طُرُقُهٗ عَدِیْدَةٌ وَسُبُلُهٗ کَثِیْرَةٌ، فَقَدِّمُوْا لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِکُمْ مَا یُنْفِقُوْنَهَا عَنْ نُفُوْسِهِمْ وَ یَقْضُوْنَ بِهَا حَاجَاتِهِمْ، وَوَصُّوْا لَهُمْ بِبَعْضِ أَمْوٰلِکُمْ اِنْ کَانُوْا غَیْرَ وَارِثِکُمْ، وَاِنْ کَانَ أَقْرِبَائُکُمْ أَغْنِیَاءَ فَتَقَدَّمُوْا اِلَیْهِمْ بِالْهَدَایَا تُوْثِقُ الصِّلَةَ بِهِمْ وَتَفُوْزُ جَمِیْلَ وُدِّهِمْ وَحُسْنَ صَنِیْعِهِمْ۔

عِبَادَ اللّٰهِ! وَسَاعِدُوْهُمْ عَلَی التَّرْبِیَةِ وَالتَّعْلِیْمِ وَأَرْشِدُوْهُمْ اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿ یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَکُمْ وَأَهْلِیْکُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ (۱) وَیَقُوْلُ ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ﴾ (۲) وَ کُوْنُوْا مَعَهُمْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ کَمَا کَانَ سَیِّدُنَا اِسْمَاعِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ مَعَ أَهْلِهِ {وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا} (۳) وَسَاعِدُوهُمْ عَلٰى بُلُوْغِ الدَّرَجَاتِ الْعَالِيَةِ وَالْمَنَازِلِ السَّامِيَةِ مَادَامَ فِي ذَالِكَ صَلَاحُ الْأُمَّةِ مِنْ صَالِحِهَا وَمَادَامَ ذَالِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ، لَا مِنْ طَرِيْقِ الْمُحَابَاةِ وَالظُّلْمِ. أَلَاتَرَوْنَ عِبَادَاللهِ إِلَى النَّبِيِّ سَيِّدِنَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ لِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ {وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ هٰرُوْنَ اَخِي اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ، وَاَشْرِكْهُ فِيْ اَمْرِيْ، كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا، وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا، اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا} (۴).

عِبَادَاللهِ! وَكُوْنُوْا لِأَرْحَامِكُمْ كَمَا كَانَ سَيِّدُنَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبَوَيْهِ وَإِخْوَتِهِ، لَمْ يُنْسِهِ مُلْكُهُ الْعَظِيْمُ عَنْ وَاجِبِهِ نَحْوَ الْأَقْرَبِيْنَ وَلَمْ تَمْنَعْهُ إِسَائَةُ إِخْوَتِهِ إِلَيْهِ فِي الصِّغَرِ عَنِ الْبِرِّبِهِمْ فِي الْكِبَرِ بَلْ قَالَ لَهُمْ {اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَأْتِ بَصِيْرًا وَأْتُوْنِيْ بِأَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ} ۔ (۵)

عِبَادَاللهِ! وَإِنْ رَأَيْتُمْ فِي قَرَابَتِكُمْ وَأُسْرَتِكُمْ مَنْ يُّخْشٰى عَلَيْهِ مِنْ مُّخَالَطَةِ الْأَشْرَارِ فَجَنِّبُوْهُ طَرِيْقَهُمْ وَحِلُّوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَيَقُوْلُ كُلٌّ مِّنْكُمْ {رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ} (۶) وَيَقُوْلُ {اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ} (۷) وَقَدْ عَلِمْتُمْ عِبَادَاللهِ! أَنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تُقَرِّبُ الْعَبْدَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَتُبَاعِدُهُ مِنَ النَّارِ، وَأَنَّ قَطْعَ الرَّحِمِ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ لِأَنَّهُ يَمْنَعُ الرَّحْمَةَ عَنْهُ وَعَمَّنْ كَانَ

جَلِيسَهُ، فَالْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَتُوبَ مِنْ قَطْعِ الرَّحِمِ، وَيَسْتَغْفِرَ اللهَ، وَيَصِلَ رَحِمَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجَالِسُنِي مَنْ أَمْسَى قَاطِعَ الرَّحِمِ لِيَقُمْ عَنَّا فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ مِنْ أَقْصَى الْحَلْقَةِ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَالَكَ لَمْ يَقُمْ أَحَدٌ مِنَ الْحَلْقَةِ غَيْرُكَ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! سَمِعْتُ الَّذِي قُلْتَ أَتَيْتُ خَالَةً لِي كَانَتْ تُصَارِمُنِي أَيْ تُقَاطِعُنِي فَقَالَتْ: مَا جَاءَ بِكَ؟ مَا هٰذَا دَأْبُكَ؟ فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي قُلْتَ، فَاسْتَغْفَرَتْ لِي، وَاسْتَغْفَرْتُ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ اِجْلِسْ، أَلَا إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ (۸)

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ، وَصِلُوا الرَّحِمَ فَإِنَّهُ أَبْقٰى لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَخَيْرٌ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ عِبَادَ اللهِ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عِنْدَ قَرَابَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ غَائِبًا عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ أَنْ يَصِلَهُمْ بِالْهَدِيَّةِ وَالزِّيَارَةِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الصِّلَةِ بِالْمَالِ فَلْيَصِلْهُمْ بِالزِّيَارَةِ وَالْإِعَانَةِ فِي أَعْمَالِهِمْ إِنِ احْتَاجُوا، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا يَصِلُهُمْ بِالْكِتَابِ إِلَيْهِمْ، فَإِنْ قَدَرَ عَلَى الْمَسِيرِ كَانَ الْمَسِيرُ أَفْضَلَ، وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَا خَطَا عَبْدٌ خُطْوَتَيْنِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ تَعَالٰى مِنَ الْخُطْوَةِ إِلٰى صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ وَالْخُطْوَةِ إِلٰى ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ"۔ (۹)

فَتَحَابُّوا يَاعِبَادَاللهِ وَلَا تَبَاغَضُوا، وَصِلُوا وَلَا تُقَاطِعُوا، يَقُوْلُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِلُوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْبِالسَّلَامِ "(۱۰) قَالَ سِيِّدُنَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللهِ عليهِ "إِذَا أَظْهَرَ النَّاسُ الْعِلْمَ وَ ضَيَّعُوا الْعَمَلَ وَتَحَابُّوا بِالْأَلْسُنِ وَتَبَاغَضُوابِالْقُلُوْبِ وَتَقَاطَعُوا بِالْأَرْحَامِ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ"۔

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: وَهُوَأَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ : فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْافِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ﴾(۱۱) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)التحریم:۶ (۲)طہ:۱۳۲

(۳)مریم:۵۵ (۴)طہ:۲۹-۳۵

(۵)یوسف:۹۳ (۶)شعراء:۱۶۹

(۷)أحقاف:۱۵ (۸)الادب المفرد:۶۳

(۹) کنز العمال:۴۳۴۷۵ (۱۰)الکبائر للذہبی:الکبیرۃ التاسعة

(۱۱)محمد:۲۲-۲۳

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاول

## رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ تعالی کے بندو! میں تمہیں اور خود اپنے گنہگار نفس کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، دیکھیے! قرآنِ کریم کی بکثرت آیات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث امتِ مسلمہ کی توجہ اس طرف مبذول کر رہی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کا عظیم نیکیوں میں شمار ہے، اور یہ عمل اس دُنیا سے آخرت کے لیے بہترین توشہ ہے، ان کے ساتھ حسنِ سلوک کے مختلف راستے اور انواع ہیں، مثلاً اپنے امکان کے مطابق ان کا مالی تعاون فرمائیں، اگر وہ آپ کے وارث کی فہرست میں نہیں ہیں تو ان کے حق میں کچھ مال وصیت کر جاؤ، اگر وہ مالدار ہیں تو ان کی خدمت میں مناسب ہدیہ پیش کرو جس سے آپسی محبت ومودت اور اتحاد واُلفت کے روابط مضبوط ہونگے، نیز رشتہ داروں کی تعلیم وتربیت اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی فکر کیجیے، مؤمنوں کو قرآنی حکم ہے کہ خود اپنی ذات اور اہل وعیال کو اس آگ سے بچائیں جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے، نیز خود نماز پر صبر کرنے کا اور گھر والوں کو اس کا حکم کرنے کا حکم دیا، اور رزق کو اللہ نے اپنے ذمہ لیا، اور بتلایا کہ بہتر انجام کی بنیاد تقوی ہے۔

سامعین! اپنے اہلِ خانہ کے حق میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نمونہ بننے کی کوشش کرو، جو کہ بقولِ قرآن انہیں نماز وزکوۃ کا حکم دیا کرتے، اور بارگاہِ الٰہی میں بڑے پسندیدہ شخص تھے، اپنے رشتہ داروں کو اعلی مقامات ومراتب کی تحصیل میں پورا

تعاون دیجیے، جبکہ اس میں اُمت کی صلاح ہو، اور یہ تعاون برحق اور بطریقِ عدل ہو، نہ کہ ظلم اور طرفداری کے طور پر، آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے حق میں یہ دُعا نہیں سنی جس میں وہ اپنے کارِ نبوت اور بارِ نبوت کی ادائیگی میں اپنے بھائی ہارون کو بھی ایک معاون کی حیثیت سے شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی بکثرت تسبیح وذکر کرسکیں۔

سامعین! اپنے رشتہ داروں کے حق میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زرین مثال وکردار کو زندہ کرنے کی کوشش کرو، ایک عظیم سلطنت کی فرمانروائی کی وجہ سے انہوں نے اپنے والدین اور بھائیوں کو بھلا نہیں دیا، ان کی کم سنی میں بھائیوں کی جانب سے اُن پر ڈھائے گئے ظلم وستم کے باوجود اُنہوں نے اپنی عظمت کے دور میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک میں کوئی دریغ نہ کیا، بلکہ والدمکرم کے چہرۂ انور پر ڈالنے کے لیے اپنی قمیص عطا کردی تاکہ وہ بینا ہوجائیں، اور کہا کہ تمام کنبہ کو لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔

سامعین! اگر آپ کے رشتہ دار غلط لوگوں کی دوستی وصحبت میں مبتلا ہوں تو حتی الامکان ان کو اس سے بچانے کی کوشش کرو، اور ہر ایک کو یوں دعا کرتے رہو کہ یا اللہ! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے اعمال سے نجات عطا فرما، نیز یوں کہ یا اللہ! میری ذُرِّیت کی اصلاح فرما، میں تیری بارگاہ میں تائب ہوتا ہوں، اور میں مسلمانوں میں داخل ہوں۔

سامعینِ کرام! دیکھئے، آپ کو معلوم ہے کہ صلہ رحمی انسان کو اللہ کی رحمت سے قریب اور جہنم سے دور کرتی ہے، اس کے برعکس قطع رحمی اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کے ساتھ

ہم نشینوں کو بھی رحمت سے محروم کر دیتی ہے، لہذا ایک مسلمان پر لازم ہے کہ قطع رحمی سے توبہ واستغفار کرے، اور صلہ رحمی پر عمل شروع کرے، ایک مرتبہ عرفہ کی شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صحابۂ کرام تشریف فرما تھے، تو آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ ایسا شخص نہ بیٹھے جو قاطعِ رحم ہو، ایسا آدمی یہاں سے اُٹھ جائے'' لہذا حلقہ کے آخر سے صرف ایک شخص اُٹھ کر چل دیئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد لوٹ آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبب پوچھا، تو اس نے عرض کیا: میری خالہ کا مجھ سے تعلق نہ تھا، آپ کی بات سن کر میں ان کی خدمت میں پہنچا، اُنہوں نے اس کا سبب پوچھا تو میں نے آپ کے مذکورہ فرمان سے اُنہیں مطلع کیا، تو اُنہوں نے میرے لیے اور میں ان کے حق میں استغفار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہت خوب، اب بیٹھ جاؤ۔

پس اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو، اور صلہ رحمی کی فکر کرو، جو تمہارے لیے دنیا وآخرت کی بہتری کا سامان ہے، سامعین! اگر رشتہ دار قریب ہوں تو اُن کی ملاقات اور ان کی خدمت میں ہدیے تحائف پیش کرو، اگر مالی حیثیت نہ ہو تو ملاقات کیا کرو، اور کسی کام کی ضرورت ہو تو اس میں تعاون کرو، اگر وہ دور دراز ہوں، تو خط وکتابت کا سلسلہ رکھو، اگر خدمت میں پہنچ سکتے ہو تو بڑی اچھی بات ہے، حدیث کی رو سے بندہ کے دو قدم اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں: (۱) فرض نماز کے لیے اُٹھنے والے، (۲) کسی ذُورحم محرم کی ملاقات کے لیے اُٹھنے والے قدم۔

پس اللہ کے بندو! آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھو، کینہ وبغض نہ رکھو، صلہ رحمی کرو، تعلقات اور رشتہ کو منقطع مت کرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''اپنے رشتے کو جوڑے رکھو، گرچہ سلام کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو'' حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

ہے: جب لوگ علم کا اِظہار کریں، عمل کو برباد کریں، زبانی محبت کا دعویٰ ہو، دل میں ایک دوسرے سے بغض ہو، اور رِشتوں کو قطع کریں، تو اللہ تعالیٰ اُن پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس طرح اُنہیں اندھا، بہرہ کردیتے ہیں۔

باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ''سو اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دُنیا میں فساد مچادو، اور آپس میں قطع قرابت کردو، یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کردیا ہے، پھر ان کو بہرہ کردیا اور اُن کی آنکھوں کو اَندھا کردیا''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

# ربیع الآخر

- پہلا خطبہ : محبت والفت کے جذبات
- دوسرا خطبہ : چانداور سورج گہن کی حقیقت
- تیسرا خطبہ : اللہ کی عطا اور ہماری طلب
- چوتھا خطبہ : حسنِ ظن اور بدگمانی
- پانچواں خطبہ : نماز میں لوگوں کی کوتاہیاں

پہلا خطبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ربیع الآخر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی یَرْحَمُ عَلٰی عِبَادِہٖ وَیُحِبُّ الرَّاحِمِیْنَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الْمَبْعُوْثُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی، وَتَدَبَّرُوْا فِیْمَا رَوَاہُ أَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ، وَعِنْدَہُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِیْمِیُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ"۔ (۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟۔ (۲)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰہِ! اَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كَانَ مِنْ سَادَاتِ الْعَرَبِ وَحُكَّامِهِمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ، قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِیْ وَفْدٍ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَأَسْلَمُوْا، وَكَانَ مِنَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ، وَبَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّةً بَصَرَہٗ

يُقَبِّلُ سِبْطَهُ وَرَيْحَانَتَهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مُدَاعَبَةِ الْأَبِ الرَّحِيمِ، وَحَنَانِ الْجَدِّ الْكَرِيمِ فَقَالَ الْأَقْرَعُ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِالْإِسْلَامِ، وَكَانَ فِيهِ مَعَ حُسْنِ إِسْلَامِهِ نَزْعَةٌ مِّنْ خُشُونَةِ الْبَادِيَةِ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِّنَ الْأَوْلَادِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ الْمُتَعَجِّبِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا الرَّدَّ الْحَكِيمَ "مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ" وَأَجَلُّ مَا يُعِينُكُمْ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْتَفِ بِالدَّعْوَةِ الْعَمَلِيَّةِ إِلَى الْحَنَانِ وَالرَّحْمَةِ حَتّٰى أَرْسَلَهَا حِكْمَةً جَامِعَةً وَشِرْعَةً سَاطِعَةً وَقَانُونًا عَامًّا خَالِدًا "مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ" أَيْ مَنْ لَا يَتَّصِفُ بِالرَّحْمَةِ أَوْ مَنْ لَا يَرْحَمُ خَلْقَ اللهِ فَلَيْسَ أَهْلًا لِأَنْ تَنَالَهُ رَحْمَةُ اللهِ، لِأَنَّهَا وَإِنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَشْقِيَاءِ الَّذِينَ نُزِعَتْ مِنْ قُلُوبِهِمْ فَلَمْ تَجِدْ إِلَيْهَا سَبِيلًا، فَلَيْسَتِ الرَّحْمَةُ إِذًا مَقْصُورَةً عَلَى الْوَلَدِ وَالْأَهْلِ وَالْأَحِبَّةِ، بَلْ لَيْسَتْ مَقْصُورَةً عَلَى الْأَنَاسِيِّ وَإِنَّمَا هِيَ عَامَّةٌ شَامِلَةٌ لِجَمِيعِ الْخَلْقِ، فَتَتَنَاوَلُ جَمِيعَ النَّاسِ مُؤْمِنَهُمْ وَ كَافِرَهُمْ كَمَا تَتَنَاوَلُ الْبَهَائِمَ وَالطُّيُورَ وَكُلَّ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ، وَيَدْخُلُ فِي الرَّحْمَةِ بِهَا تَعَهُّدُهَا بِالْإِطْعَامِ وَالسَّقْيِ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهَا فِي الْحَمْلِ وَعَدَمِ الْعُدْوَانِ عَلَيْهَا بِالْأَذٰى وَالضَّرْبِ وَمَا إِلٰى ذٰلِكَ مِمَّا يَتَّصِلُ بِالرِّفْقِ وَالْعَدْلِ.

عِبَادَ اللهِ! وَإِذَا طُلِبَ مِنَ الْعَبْدِ الرَّحْمَةُ بِجَمِيعِ الْخَلْقِ فَأَوْلَاهُمْ بِهَا نَفْسُهُ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ، وَرَحْمَتُهَا بِامْتِثَالِ أَوَامِرِ اللهِ، وَاجْتِنَابِ

نَوَاهِيهِ وَالْوُقُوفِ عِنْدَ حُدُودِهِ، حَتّٰى يَكُونَ ذَالِكَ وِقَايَةً لَهَا مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ وَغَضَبِهِ، وَسَبِيلًا إِلٰى رَحْمَتِهِ وَرِضْوَانِهِ، وَمِنَ الْحَمَاقَةِ أَنْ يَّرْحَمَ الْمَرْءُ غَيْرَهُ وَلَا يَرْحَمَ نَفْسَهُ ثُمَّ يَزْعَمُ لَهَا أَنَّهَا أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ وَآثَرُهَا لَدَيْهِ.

عِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّ تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ مَبْدَؤُهَا الرَّحْمَةُ وَعَلَيْهَا تَعْتَمِدُ سَعَادَةُ الْفَرْدِ وَالْجَمَاعَةِ، وَجَعَلَ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعَادَةِ مَنْ رُزِقَهَا، وَالشَّقَاوَةَ كُلَّ الشَّقِيِّ مَنْ حَرَمَهَا، وَجَعَلَ حَظَّ الْأَفْرَادِ وَالْأُمَمِ مِنَ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ عَلٰى حَسَبِ نَصِيبِهِمْ مِنْهَا، وَكَفَا بِكُمْ دَلَالَةً عَلٰى ذَالِكَ مِنْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ الَّتِي غَلَبَتْ غَضَبَهُ، وَالَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَوَصَفَ نَفْسَهُ وَنَبِيَّهُ بِهَا وَدَعَانَا إِلٰى أَنْ نُسَمِّيَهُ بِاسْمِهِ مَقْرُونًا بِرَحْمَتِهِ فِي طَعَامِنَا وَشَرَابِنَا وَمَنَامِنَا وَسَائِرِ شُئُونِنَا وَأَحْوَالِنَا وَمَا ذَالِكَ إِلَّا لِنَتَرَبّٰى عَلَى الرَّحْمَةِ تَرْبِيَةً عَمَلِيَّةً حَتّٰى تَخْتَلِطَ بِهَا قُلُوبُنَا وَتَمْتَزِجَ بِهَا نُفُوسُنَا، فَلَا نَصْدُرُ إِلَّا عَنْهَا وَلَا تَنْتَهِي إِلَّا إِلَيْهَا، وَفَّقَنِيَ اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ إِلَيْهَا وَأَنَّهُ تَعَالٰى يَقُولُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ.

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ {إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ}(۳) بَارَكَ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(۱)مسلم: ۶۵-۲۳۱۸ (۲)ایضا (۳)الأعراف: ۵۶

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاخر

# محبت واُلفت کے جذبات

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور ذرا اس حدیث پر غور کرو "ایک مرتبہ اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، تو اقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں، میں نے اُن میں سے کسی کا بھی بوسہ نہیں لیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف نگاہ اُٹھا کر فرمایا: "جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں ہوگا" ایک دیہاتی نے آ کر عرض کیا کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو؟ ہم تو نہیں کرتے، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ میرے بس میں ہے، جبکہ اللہ تعالی نے تمہارے دِل سے رحمت کو نکال لیا ہو"۔ (شیخین)

سامعین! دراصل اقرع عرب کے سرداروں میں سے تھا اور بنوتمیم کے وفد کے ساتھ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تھا، یہ تمام حضرات اسلام لا چکے تھے، اور مؤلفۃ القلوب میں شامل تھے، ایک مرتبہ وہ مسجدِ نبوی میں حاضر تھے تو دیکھا کہ آپ اپنے نواسے کو ایک دل بہلانے والے باپ اور شفیق نانا جان کی طرح پیار کر رہے ہیں تو اپنے ماحول کے اعتبار سے اُنہیں یہ بات بڑی عجیب لگی، نیز وہ ابھی تازہ ہی اسلام لائے تھے اور ابھی ان میں دیہات کا اُجڈپن موجود تھا، اسی لیے وہ جملہ کہا جو اوپر گزر چکا، جس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا حکیمانہ جواب دیا، کہ جو خود رحم سے عاری ہو، وہ رحم سے محروم ہوگا، اس حدیث میں اہم قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ رحمت وشفقت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اپنے عمل سے دعوت پر اکتفا

نہیں کیا، بلکہ ایک جامع حکمت، روشن شریعت اور ایک دائمی عام قانون کی شکل میں پیش فرمایا کہ: ''جو رحم نہیں کرتا، وہ خود بھی رحم سے محروم رہے گا''، یعنی ایک آدمی دوسروں پر رحم نہ کرے تو اس قابل نہیں کہ اُسے رحمتِ الٰہی کا حق حاصل ہو، کیونکہ رحمتِ الٰہی ہر چیز کو شامل ہونے کے باوجود سنگدل بدبختوں پر حرام ہے، تو یہ رحمت کی صفت صرف اولاد اور گھر والوں تک، بلکہ صرف انسانوں تک محدود نہیں، بلکہ بڑی عام اور تمام مخلوق کو شامل ہے، سو اس میں مؤمن و کافر، اور چرند و پرند وغیرہ سب داخل ہیں، اس میں جانوروں کے کھانے پینے کی فکر کرنا، ان سے کام لینے میں اعتدال کا خیال کرنا اور اُن کو بلاوجہ مارنے اور تکلیف پہنچانے سے گریز کرنا، اور نرمی اور انصاف کے دیگر کام داخل ہیں۔

سامعین! جب تمام مخلوق کے ساتھ رحمت مطلوب ہے، تو سب سے بڑھ کر خود اپنی جان پر رحم کرنا ضروری ہے، اور اس رحم کا تقاضہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام فرائض کو پابندی سے ادا کرے، تمام ممنوعہ اعمال سے رُک جائے اور شریعت کے حدود کی پابندی کرے تاکہ اس کی جان اللہ کی ناراضگی اور غصہ سے نجات پا کر اس کی رضامندی و رحمت کی مستحق بن جائے، یہ بڑی حماقت ہے کہ آدمی دوسروں پر رحم کرے اور خود کو بھول بیٹھے اور اس غلط فہمی کا شکار رہے کہ اپنی جان کی اُسے بڑی فکر اور محبت ہے۔

سامعینِ کرام! اسلامی تعلیمات کی اِبتدا و اِنتہا دونوں رحمت پر ہے، اس پر ہر فرد و جماعت کی سعادت موقوف ہے، جسے رحمت مل گئی وہ بڑا ہی نیک بخت ہے، اور جو اس سے محروم ہو وہ سراپا بدبخت ہے، افراد و جماعت کے لیے خیر اور سعادت مندی کا حصہ رحمت میں سے ان کے حصے کے تناسب سے ہوگا، ان اُمور کی دلالت کے لیے یہ کافی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے آپ پر رحمت کو لکھ دیا ہے، نیز اس کی رحمت اس کے غضب پر

غالب ہے، اور وہ ہر چیز کو شامل ہے اور اللہ نے اپنے لیے اور اپنے نبی کے لیے رحمت کی صفت بیان کی، نیز ہمیں اس کی دعوت دی کہ ہم کھاتے پیتے اور سوتے وقت اور دیگر اوقات واحوال میں اس کا نام رحمت کی صفت کے ساتھ لیں، یہ سب اسی لیے ہے کہ ہماری عملی تربیت رحمت کی بنیاد پر ہو، یہاں تک کہ وہ ہمارے دل ودماغ میں رچ بس جائے، اس طرح ہماری ہر ابتداء اور انتہاء رحمت کے ساتھ ہو، اللہ مجھے اور آپ حضرات کو رحم کی توفیق دے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: ''بے شک اللہ تعالی کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاخر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ أَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ، وَأَشۡھَدُ أَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَھُوَ الۡحَقُّ، وَأَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ قَمَعَ الۡبَاطِلَ وَنَشَرَ الۡحَقَّ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا عَلَی الۡحَقِّ وَنَطَقُوۡا بِالۡحَقِّ۔ أَمَّا بَعۡدُ:

فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِتَّقُوۡا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاعۡلَمُوۡا: أَنَّ مَنۡ یَّعۡتَرِفُ بِالۡحَقِّ فِیۡ ھٰذَا الۡعَصۡرِ یَقُوۡلُوۡنَ عَنۡہُ عِنۡدَہٗ شُجَاعَةٌ أَدَبِیَّةٌ، وَلٰکِنَّ ھُنَاكَ أُنَاسًا لَا یَعۡتَرِفُوۡنَ بِالۡحَقِّ بَلۡ یُحَاوِلُوۡنَ أَنۡ یَّصِلُوۡا اِلٰی أَغۡرَاضِھِمۡ مِنۡ أَیِّ طَرِیۡقٍ، وَ لٰکِنۡ سَیِّدُ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ، الۡمَبۡعُوۡثُ رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الۡمَعۡصُوۡمُ وَلَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی، وَلَا یَتَحَرَّكُ لِسَانُہٗ اِلَّا بِالۡاِلۡھَامِ مِّنۡ رَّبِّہٖ، وَلَا تَنۡفَرِجُ شَفَتَاہُ اِلَّا عَنِ الصِّدۡقِ وَالۡحَقِّ، حَدَثَ بَعۡدَ ھِجۡرَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِلَی الۡمَدِیۡنَةِ أَنِ انۡکَسَفَتِ الشَّمۡسُ یَوۡمَ مَوۡتِ ابۡنِہٖ اِبۡرَاھِیۡمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنۡکَسَفَتِ الشَّمۡسُ لِمَوۡتِ اِبۡرَاھِیۡمَ۔

عِبَادَ اللّٰہِ! فَلَوۡ کَانَ النَّبِیُّ کَذَّابًا، أَوۡ دَجَّالًا، أَوۡ مُوَشِّحًا فِیۡ دَائِرَةٍ اِنۡتِخَابِیَّةٍ، وَیُرِیۡدُ أَنۡ یَّکۡسِبَ أَصۡوَاتَ النَّاخِبِیۡنَ لَقَالَ: صَحِیۡحٌ، اِبۡنِیۡ مَقَامُہٗ کَبِیۡرٌ عِنۡدَ اللّٰہِ، وَالشَّمۡسُ انۡکَسَفَتۡ حُزۡنًا عَلَیۡہِ، کَأَنَّ الشَّمۡسَ تَبۡکِیۡ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ ابۡنِ الرَّسُوۡلِ، وَلٰکِنَّ الرَّسُوۡلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

وَسَلَّمَ أَزَالَ هٰذَا الظَّنَّ مِنْ أَذْهَانِ الصَّحَابَةِ، لِأَنَّهُ صَادِقٌ أَمِيْنٌ، وَلَا يَنْطِقُ إِلَّا حَقًّا، قَالَ لَهُمْ: كَلَّا إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاةِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِهِمَا. (۱) هٰذِهِ هِيَ الْأَخْلَاقُ الْعَظِيْمَةُ، الْأَخْلَاقُ السَّامِيَةُ الَّتِي هَدَفُهَا الْحَقُّ، لَمْ يَنْتَهِزْ فُرْصَةَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ يَوْمَ مَوْتِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ، وَيَقُوْلُ: إِنَّهَا كُسِفَتْ مِنْ أَجْلِهِ، وَإِنَّمَا كَشَفَ الْحَقِيْقَةَ أَمَامَ الصَّحَابَةِ، وَأَمَامَ الْأَجْيَالِ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْصُوْمٌ وَمُؤَيَّدٌ بِاللهِ۔

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ، وَاعْتَبِرُوْا يَا أُوْلِي الْأَبْصَارِ، وَلَا تَقُوْلُوْا إِلَّا حَقًّا، وَلَا تَكْتُمُوْا حَقًّا، وَأَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ} (۲) بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ نَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) بخاری: ۹۹۳ و ۱۰۱۱، مسلم: ۹۰۱ (۲) البقرۃ: ۴۲

دوسرا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　ربیع الآخر

# چاند اور سورج گہن کی حقیقت

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ہر معاملہ میں ڈرتے رہو، اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آج بھی حق پرست جماعت ڈنکے کے چوٹ پر حق بات کی اعلان کرتی ہے، لیکن ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کا اعتراف نہیں کرتی، بلکہ ان کا مقصد ہوتا ہے کہ کسی بھی طریقہ سے اپنے اغراض حاصل کر سکیں، تاہم سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل معصوم شخصیت ہے، جو اپنی خواہشات سے کبھی کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک صرف وحی اور الہام کی روشنی میں ہی حرکت کرتی ہے، اور دہنِ مبارک سے صرف سچ اور حق بات ہی نکلتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وِصال کے دن سورج گہن ہوا، تو لوگوں میں یہ گفتگو ہونے لگی کہ حضرت ابراہیمؓ کی موت کے سبب گہن کا واقعہ پیش آیا ہے۔

سامعینِ کرام! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ) جھوٹے ہوتے، مکار ہوتے، یا کسی انتخابی حلقہ اور دائرہ میں اپنی نمائندگی اور لیڈرشپ کے خواہاں ہوتے، اور رائے دہندگان (ووٹروں) کے نظریات کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتے تو فوراً ان کی بات کی تصدیق کرتے، اور فرماتے: آپ لوگوں نے بجا فرمایا، میرے صاحبزادہ کا بارگاہِ الٰہی میں بڑا مرتبہ ہے، اور سورج اسی سوگ میں آنسو بہا رہا ہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے ذہن سے اس غلط فہمی کا قلع قمع فرمایا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو الصادق الامین (بالکل

سچے اور امانتدار) ہیں، حق کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ اقدس سے کیسے نکل سکتا ہے؟ لہٰذا صحابہ کرام سے فرمایا: ''ہرگز ایسی بات نہیں، سورج اور چاند تو اللہ (کی قدرت اور عجائبات) کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کے گہن کا کسی کی زندگی یا موت سے کوئی تعلق نہیں ہے، سو جب تم یہ (یعنی گہن) دیکھو تو نماز پڑھو، یہاں تک کہ یہ کیفیت ختم ہو جائے''۔

یہ ہیں آپ کے عظیم اخلاق جس کے پیشِ نظر ہمیشہ حق بات رہی، بیٹے کی موت کے دن سورج گہن سے غلط فائدہ اُٹھاتے ہوئے لوگوں کے ذہن میں کوئی غلط بات نہیں بٹھائی، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے حق کو کھول کر رکھ دیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو معصوم اور حق سے مؤید ہیں۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اصحابِ بصیرت کو چاہیے کہ عبرت ونصیحت حاصل کریں، ہمیشہ حق بات کریں، کبھی بھی حق پر پردہ نہ ڈالیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور حق میں باطل نہ ملاؤ اور نہ چھپاؤ سچی بات کو ایسی حالت میں کہ تم جانتے ہو''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

تیسرا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربیع الآخر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ مَا يَشَاءُ وَيُعْطِيْهِ وَهُوَ الْمُعْطِيْ الْوَهَّابُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ التَّوَّابُ الْأَوَّابُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَقَدْ اَمَرَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِدُعَائِهٖ بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى {وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا} (۱) وَكَمَا قَالَ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ" (۲) عِبَادَ اللّٰهِ! وَلِكُلِّ اِسْمٍ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى صِفَةٌ لَيْسَتْ فِيْ غَيْرِهٖ، أَوْصِفَةٌ يَتَمَيَّزُ بِهَا عَنْ غَيْرِهٖ مِنَ الْأَسْمَاءِ فَالْعَبْدُ يَدْعُو اللّٰهَ بِاسْمِهِ الشَّافِيْ عِنْدَ طَلَبِ الشِّفَاءِ مِنَ الْمَرَضِ {وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ} (۳) وَيَدْعُوا اللّٰهَ "الْغَفُوْرَ الرَّحِيْمَ" عِنْدَ طَلَبِ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ {رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ} (۴) وَكَذَالِكَ يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا يُخَاطِبُ رَبَّهُ دَاعِيًا بِاسْمِ الْوَهَّابِ عِنْدَ طَلَبِ الرَّحْمَةِ خَوْفًا مِنَ الزَّيْغِ وَالْغَوَايَةِ وَالضَّلَالَةِ:

وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: إِلٰهِي هٰذَا الَّذِي طَلَبْتُهُ مِنْكَ فِي هٰذَا الدُّعَاءِ، عَظِيمٌ بِالنِّسْبَةِ لِي، لٰكِنَّهُ حَقِيرٌ بِالنِّسْبَةِ إِلٰى كَمَالِ كَرَمِكَ، وَغَايَةِ جُوْدِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ الَّذِي مِنْ هِبَتِكَ حَصَلَتْ حَقَائِقُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعًا، مَالِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْبِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ، يَاوَهَّابُ لَا تُخَيِّبْ رَجَاءَ هٰذَا الْمِسْكِيْنِ، وَلَا تَرُدَّ دُعَاءَهُ وَاجْعَلْهُ بِفَضْلِكَ أَهْلًا لِرَحْمَتِكَ، يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَيَاأَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ ! اَنَّ الْهِبَةَ هِيَ عِبَارَةٌ عَنِ التَّمْلِيْكِ بِغَيْرِ عِوَضٍ، فَقَدْ يَهَبُ الْعَبْدُ أَخَاهُ شَيْئًا بِدُوْنِ عِوَضٍ أَوْمُقَابِلٍ وَهُوَ بِذَالِكَ يَكُوْنُ وَاهِبًا، وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُوْنُ وَهَّاباً لِأَنَّ الْوَهَّابَ هُوَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَحْدَهُ، وَهُوَ الَّذِي يَهَبُ الْهُدٰى لِمَنْ ضَلَّ وَغَوٰى وَ الْعَافِيَةَ لِذِي الْبَلَاءِ، وَالْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ لِمَنْ يَّشَاءُ، إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ۔

عِبَادَاللهِ ! اللهُ هُوَ الْوَهَّابُ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يَّهَبَ رَحْمَةً وَّمَغْفِرَةً لِأَيِّ مَخْلُوْقٍ فِي أَيِّ لَحْظَةٍ، بَلْ لِكُلِّ الْمَخْلُوْقَاتِ فِي آنٍ وَاحِدٍ، فَقَبْلَ اَنْ تَدْعُوا اللهَ الْوَهَّابَ تَسْتَغْفِرُوْهُ، فَلِلِاسْتِغْفَارِ قَبْلَهُ أَهَمِيَّةٌ كُبْرٰى فَهٰذَا دُعَاءُ سَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى { قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ} (۵)

فَقَدْ رَأَيْتُمْ عِبَادَاللهِ ! اَنَّ سَيِّدَ نَا سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَلَبَ

الْمَغْفِرَةَ أَوَّلًا ثُمَّ تَوَسَّلَ بِه إِلَى طَلَبِ الْمَمْلَكَةِ فِي الدُّنْيَا ، وَعَنْ سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا إِلٰهَ اَنْتَ سُبْحَانَكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۔(۵)

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ! وَاحْرِصُوْا عَلَى الْإِسْتِغْفَارِ، وَادْعُوا اللهَ الْوَهَّابَ أَنْ يُّوَفِّقَنَا جَمِيْعًا لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى، وَاسْأَلُوْهُ مَا حَكَاهُ فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِبَادِهِ الصَّادِقِيْنَ الصَّالِحِيْنَ، إِذْهُمْ قَالُوْا: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ} (۶) وَقَالَ تَعَالٰى: {رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا} (۷) بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔

(۱) الأعراف: ۱۸۰ (۲) بخاری: ۲۰۵۸ ۳۰ ومسلم: ۲۶۷۷

(۳) الشعراء: ۸۰ (۴) ص: ۳۵

(۵) أبوداؤد: ۵۰۶۱ (۶) ال عمران: ۸ (۷) فرقان: ۷۴

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاخر

## اللہ کی عطا اور ہماری طلب

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد

اللہ کے بندو! میں تم لوگوں کو اور خود اپنے گنہگار نفس کو تقوی کی وصیت کرتا ہوں، اللہ تبارک وتعالی نے ہمیں قرآن مجید میں اللہ کے اسماءِ حُسنی کے ذریعے اسے پکارنے اور دُعا کرنے کا حکم دیا ہے، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''یقینا اللہ تعالی کے ننانوے (۹۹) اسماء ہیں، جو انہیں یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا''۔

سامعین! اللہ کے ہر نام کی اپنی ایک امتیازی صفت اور خاصیت ہے، جو دوسرے میں نہیں ہے، لہذا جب بندہ بیماری میں شفا کا طلبگار ہوتا ہے تو ''اللہ شافی'' کہہ کر ایک نام ''شافی'' سے دُعا کرتا ہے، لہٰذا جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے، مغفرت ورحمت کی طلب کے لیے ''غفور رحیم'' نام استعمال کرتا ہے کہ اے رب! میں نے اپنے نفس پر بے انتہا ظلم کیا ہے، اور گناہوں کو صرف آپ ہی معاف کر سکتے ہیں، لہٰذا اپنی خصوصی مغفرت کے ذریعہ میری بخشش فرمائیں، اور مجھ پر رحم فرمائیں، یقینا آپ ہی غفور ورحیم ہیں، اسی طرح گمراہی اور کجی کے خطرے سے بچنے کے لیے اسم ''وہاب'' کہہ کر اسے پکارتا ہے کہ ہدایت کے بعد پھر میرے دل کو گمراہ نہ کیجئے، اپنی خصوصی رحمت کا مجھ پر فیضان کیجئے، یقینا آپ وہاب (بہت ہبہ کرنے والے اور عنایت فرمانے والے) ہیں، گویا اس دعا میں وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ جو میں نے مانگا ہے، میری نسبت سے تو بہت بڑی چیز ہے، لیکن آپ کے کمالِ کرم اور غایت درجہ

کے جود و سخا کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ آپ ہی یقیناً وہاب ہیں، اور تمام اشیاء کے حقائق آپ ہی کی دَین کی بدولت ہے، مجھ پر یا کسی بھی مخلوق پر جن نعمتوں کا فیضان ہو رہا ہے وہ صرف آپ کی وحدہ لاشریک لہ ذات کی جانب سے ہے، پس حمد وشکر تیرے ہی لیے ہے، اے وہاب! اس مسکین کی اُمیدوں پر پانی نہ پھیر، اور اس کی دُعا کو رد نہ کر، محض اپنے فضل وکرم سے اس ناچیز کو اپنی رحمت کا مستحق بنا۔ یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین۔

سامعین! ہبہ دراصل بلاعوض کسی کو کسی چیز کا مالک بنانے کو کہتے ہیں، کبھی کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو بلاعوض کوئی چیز دے دیتا ہے تو اُسے آپ واہب (ہبہ دینے والا) تو کہہ سکتے ہیں، لیکن وہّاب نہیں کہہ سکتے، کیونکہ وہاب تو صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے، وہی گمراہوں کو ہدایت اور پریشان حال لوگوں کو عافیت وسلامتی بخشتا ہے اور جسے چاہے علم وحکمت سے نوازتا ہے، یقیناً آپ اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ تعالی جسے چاہے ہدایت دیتے ہیں۔

سامعین! وہ تو ایسا وہاب ہے کہ جب چاہے رحمت ومغفرت سے سرفراز کرے، بلکہ ایک ہی لمحہ میں تمام مخلوقات کو اس دولت سے سرفراز کرے، لہٰذا اس وہاب سے دُعا کرنے سے پہلے چاہئے کہ ہم استغفار کریں، کیونکہ استغفار کو مقدم کرنے کی بڑی اہمیت ہے، دیکھئے! حضرت سلیمان علیہ السلام کیا دُعا کر رہے ہیں: "اے رب! میری مغفرت فرما اور مجھے ایسی سلطنت عنایت فرما کہ میرے بعد کسی دوسرے کو نہ ملے، یقیناً تو ہی وہّاب ہے، آپ نے دیکھ لیا کہ حضرت سلیمانؑ جیسی شخصیت نے پہلے مغفرت وبخشش مانگی، پھر دنیوی سلطنت کی دُعا کی، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب رات کو بیدار ہوتے تو کہتے: لا الہ الا انت سبحانك، اپنے گناہوں پر تجھ سے استغفار کرتا ہوں، اور تیری رحمت کا سائل ہوں، یا اللہ! میرے علم میں اضافہ کر، میری ہدایت کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر، اپنی بارگاہِ عالی سے میرے لیے اپنی خصوصی رحمت کا نزول فرما، یقیناً تو ہی وہّاب ہے۔

سامعینِ کرام! پس آپ لوگوں کو چاہئے کہ اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو، خوب استغفار کرتے رہو، اور اللہ تعالی کی وہاب ذات سے دُعا کرتے رہو کہ ہم سبھی کو اپنی مرضیات پر اور پسندیدہ راستے پر چلائے، اور قرآنِ مجید میں اپنے نیک اور سچے بندوں کی زبانی جس دُعا کو نقل فرمایا ہے اُسے پڑھتے رہو۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: ''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے، اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے''، نیز فرماتے ہیں: اے رب ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرما، اور ہم کو پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

چوتھا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربیع الاخر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَوَّرَ أَصْنَافَ الْخَلِيقَةِ فَأَبْدَعَ فِي تَصْوِيرِهَا، وَقَدَّرَ اخْتِلَافَ أَجْنَاسِهَا فَأَحْسَنَ فِي تَقْدِيرِهَا، وَ نَشَرَ رَحْمَتَهُ عَلَى قَوِيِّهَا وَ ضَعِيفِهَا، وَصَغِيرِهَا وَ كَبِيرِهَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَحْمَدُهُ وَهُوَ الَّذِي بِيَدِهِ تَصَارِيفُ أُمُورِهَا، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَهُوَ الَّذِي أَعْلَمَنَا أَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ مُبْتَدَئِهَا وَمَصِيرِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَا قَامَتِ الْأَشْيَاءُ بِرَبِّهَا۔ أَمَّا بَعْدُ:

فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالَى وَتَدَبَّرُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوبَ غَيْرِكَ فَاذْكُرْ عُيُوبَ نَفْسِكَ" (۱)۔ يَقُولُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوبَ غَيْرِكَ أَيْ بِأَنْ سَوَّلَتْ لَكَ نَفْسُكَ ذَالِكَ، فَاذْكُرْ عُيُوبَ نَفْسِكَ أَيْ اِسْتَحْضِرْهَا فِي ذِهْنِكَ، فَعَسَى أَنْ يَّكُونَ ذَالِكَ مَانِعًا لَكَ عَنِ التَّكَلُّمِ فِي غَيْرِكَ۔

فَاعْلَمُوا عِبَادَ اللّٰهِ! أَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْعَاقِلِ لُزُومُ السَّلَامَةِ بِتَرْكِ التَّجَسُّسِ عَنْ عُيُوبِ النَّاسِ مَعَ الْاِشْتِغَالِ بِإِصْلَاحِ عُيُوبِ نَفْسِهِ، لِأَنَّ مَنِ اشْتَغَلَ بِعُيُوبِهِ عَنْ غَيْرِهِ أَرَاحَ بَدَنَهُ وَلَمْ يَتْعَبْ قَلْبُهُ، فَالتَّجَسُّسُ مِنْ شُعَبِ النِّفَاقِ، كَمَا أَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ شُعَبِ

الْإِيْمَانِ، وَالْمُؤْمِنُ الْعَاقِلُ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِإِخْوَانِهِ، وَيَتَفَرَّدُ بِغُمُوْمِهِ وَأَحْزَانِهِ، وَالْكَافِرُ وَالْجَاهِلُ كُلٌّ مِّنْهُمَا يُسِيْئُ الظَّنَّ بِإِخْوَانِهِ وَلَا يُفَكِّرُ فِيْ جِنَايَاتِهِ وَأَشْجَانِهِ۔

يَقُوْلُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ"(۲) وَكَانَ سَيِّدُنَا الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ يَقُوْلُ: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّخْتَمَ لَهُ بِخَيْرٍ، فَلْيُحْسِنْ ظَنَّهُ بِالنَّاسِ"۔

وَقَالَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ: "مَنْ أَرَادَ أَنَّ الْوُجُوْدَ كُلَّهُ يُمِدُّهُ بِالْخَيْرِ، فَلْيَجْعَلْ نَفْسَهُ تَحْتَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ فِي الدَّرَجَةِ، فَإِنَّ الْمَدَدَ الَّذِيْ مَعَ الْخَلْقِ كَالْمَاءِ، وَالْمَاءُ لَا يَجْرِيْ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الْمُنْخَفِضَةِ دُوْنَ الْعَالِيَةِ وَالْمُتَسَاوِيَةِ، وَلَا يَرَى الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ كَذَالِكَ إِلَّا إِنْ أَحْسَنَ ظَنَّهُ بِالْخَلْقِ، وَقَالَ بَعْضُ آخَرُ: "عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِهِمْ فَضْلًا عَنِ الصَّالِحِيْنَ بَابٌ كَبِيْرٌ مِّنْ أَبْوَابِ الْخَيْرِ وَالنَّفْعِ فِي الْجَلْبِ وَالدَّفْعِ، أَعْنِيْ جَلْبَ الْمَحْمُوْدَاتِ الْمَحْبُوْبَاتِ، وَدَفْعَ الْمَكْرُوْهَاتِ الْمَذْمُوْمَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ۔

فَاحْذَرُوْا عِبَادَ اللهِ بِسُوْءِ الظَّنِّ بِالنَّاسِ، بَلْ حَسِّنُوْهُ بِهِمْ وَبِرَبِّ النَّاسِ، وَفِي الْحَدِيْثِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: "أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ" فَلْيَظُنَّ بِيْ مَاشَاءَ،(۳) جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى إِمَامٍ كَبِيْرٍ وَقَالَ لَهُ: إِنِّيْ لَا أَعْتَقِدُ فِيْ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ، فَقَالَ لَهُ: مَابَدَالَكَ مِنْ كُفْرِهِ، فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ الْإِكْثَارَ مِنْ ذِكْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابٌ، فَقَالَ

لَهُ: قَوْلٌ صَحِيحٌ، اَلْإِكْثَارُ مِنْ ذِكْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَحِجَابٌ مِّنَ النَّارِ، فَمَا أَحْسَنَ هٰذَا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ، فَاقْتَدُوْا بِهِمْ فَمَنِ اقْتَدٰى بِهِمْ فَهُوَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهٖ، وَهُوَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ۔

وَاللهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوْا} (۴) بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) الدارمی: ۶۴۹ وحیلة الاولیاء ۱۱/۷ وهو بلاغات الثوری

(۲) ابوداؤد: ۴۹۹۳، أحمد: ۷۹۴۳

(۳) بخاری: ۷۰۶۶، مسلم: ۲۶۷۵

(۴) الحجرات: ۱۲

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاخر

# حسنِ ظن اور بدگمانی

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں غور وتدبر کرو، ''جب کسی دوسرے کے عیوب کے ذکر کا اِرادہ ہو تو خود اپنے عیوب یاد کرو، یعنی تمہارا نفس کسی دوسرے کے عیب کی طرف متوجہ ہو، تو اپنے ذہن میں خود اپنے عیوب کو یاد کرو، یہ بات دوسروں کے عیوب کے پیچھے پڑنے اور اسے کھولنے سے روکے گی۔

سامعینِ کرام! پس ایک عقلمند شخص کو یہ ضروری ہے کہ لوگوں کے عیوب کی تحقیق اور ٹوہ میں نہ رہے، اس سے محفوظ رہے اور خود اپنے نفس کی کمزوریوں اور برائیوں کی اصلاح کی فکر کرے، جو اپنی فکر میں دوسروں کی عیب بینی سے محفوظ رہے گا، وہ بلا وجہ کی پریشانی سے نجات حاصل کر کے راحت وچین کی زندگی گزارے گا، لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنا نفاق کا شعبہ ہے، جیسا کہ حسنِ ظن ایمان کا شعبہ ہے، ایک عقلمند مسلمان اپنے بھائیوں کے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے، اور اپنے اعمال اور آخرت کی فکر میں رہتا ہے، اس کے برعکس ایک کافر اور جاہل دونوں بھی اپنے بھائیوں کے بارے میں برا گمان رکھتے ہیں، اور خود اپنے عیوب اور کمزوریوں سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''حسنِ ظن حسنِ عبادت میں داخل ہے'' اور سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: ''جو خاتمہ بالخیر چاہتا ہو، اُسے لوگوں کے

ساتھ حسنِ ظن رکھنا چاہئے“۔

بعض صالحین نے فرمایا: ”جو یہ چاہتا ہو کہ سارا عالم اس کے ساتھ خیر کا سلوک کرلے، تو اپنے آپ کو تمام مخلوق سے کمتر درجہ میں رکھے، کیونکہ اس کی مثال پانی کی طرح ہے، جو ہمیشہ پستی کی طرف رہتا ہے نہ کہ بلندی یا مساوات کی طرف، اور اس درجہ کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ تمام مخلوق کے ساتھ حسنِ ظن رکھے“۔

پس اللہ کے بندو! لوگوں کے متعلق بدگمانی سے بچو، بلکہ اچھا گمان رکھو اور پرودگار کے ساتھ بھی حسنِ ظن رکھو، کیونکہ ایک حدیث میں اللہ تعالی کا یہ فرمان موجود ہے: ”میں میرے بندے کے میرے ساتھ گمان کے مطابق ہوں، اب وہ میرے ساتھ جیسا چاہے گمان رکھے“۔

ایک شخص ایک امام سے جا کر کہنے لگا کہ میں فلاں کا قائل نہیں ہوں، وہ تو کافر ہے، پوچھا کہ اس کا کونسا کفر تم کو نظر آیا؟ تو جواب دیا کہ وہ کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کثرت سے ذکر کرنا حجاب کا باعث ہے، تو اُنہوں نے سمجھایا کہ یہ تو بالکل صحیح بات ہے، کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بکثرت ذکر شیطان اور جہنم سے حجاب و آڑ کا سبب ہے، اے اصحابِ بصیرت، دیکھو! کیسی اچھی بات کہی، سو ان حضرات کی پیروی کرو، ایسی صورت میں ہدایت و فلاح سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ”اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو، یقین مانو بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ربیع الاخر

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ أَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ، یَدۡعُوا النَّاسَ أَنۡ یَّعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیۡمُوا الصَّلَاةَ وَیُؤۡتُوا الزَّکَاةَ وَذَالِكَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَةِ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَ أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الۡمَبۡعُوۡثُ بِالشَّرِیۡعَةِ السَّمۡحَةِ السَّهۡلَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ الَّذِیۡنَ أَفۡلَحُوۡا فِیۡ صَلَاتِهِمۡ بِخُشُوۡعٍ وَّطُمَانِیۡنَةٍ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِتَّقُو اللّٰہَ تَعَالٰی، وَاعۡلَمُوۡا: أَنَّ الۡمَشۡرُوۡعَ لَکُمۡ فِیۡ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ هُوَ الۡاِقۡبَالُ عَلٰی صَلَاتِکُمۡ بِالۡخُشُوۡعِ فِیۡهَا وَ الطُّمَانِیۡنَةِ فِی الۡقِیَامِ وَالۡقُعُوۡدِ وَالرُّکُوۡعِ وَالسُّجُوۡدِ وَتَرۡتِیۡلِ التَّلَاوَةِ وَعَدَمِ الۡعُجۡلَةِ، اِنَّ رُوۡحَ الصَّلٰوةِ هُوَ الۡاِقۡبَالُ عَلَیۡهَا بِالۡقَلۡبِ وَالۡقَالِبِ، وَالۡخُشُوۡعِ فِیۡهَا، وَأَدَاءِ هَا کَمَا شَرَعَ اللّٰہُ بِالۡاِخۡلَاصِ وَصِدۡقٍ وَّ رَهۡبَةٍ وَّ حُضُوۡرِ قَلۡبٍ، وَلٰکِنَّ الۡأَسَفَ عَلٰی مَنۡ یُّصَلُّوۡنَ وَلٰکِنَّهُمۡ یُسِیۡؤُنَ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ، کَتَبَ سَیِّدُ نَا الۡاِمَامُ أَحۡمَدُ بۡنُ حَنۡبَلَ رَحِمَهُ اللّٰہُ رِسَالَةَ الصَّلٰوةِ اِلٰی قَوۡمٍ صَلّٰی مَعَهُمۡ فَرَءَاهُمۡ یُسِیۡؤُنَ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ وَبَعۡضُ مَا کَتَبَ فِیۡهِ هٰذَا: " یَا قَوۡمُ! اِنِّیۡ صَلَّیۡتُ مَعَکُمۡ، فَرَأَیۡتُ مِنۡ أَهۡلِ مَسۡجِدِ کُمۡ مَنۡ یُّسَابِقُ الۡاِمَامَ فِی الرُّکُوۡعِ وَالسُّجُوۡدِ وَالۡخَفۡضِ وَالرَّفۡعِ، وَلَیۡسَ لِمَنۡ سَبَقَ الۡاِمَامَ صَلَاةٌ، قَالَ النَّبِیُّ صَلی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وسَلَّمَ: "

أَمَا يَخَافُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ"(۱)

عِبَادَ اللهِ! وَالنَّاسُ يُخْطِئُونَ فِي أَخْذِهِمْ فِي التَّكْبِيرِ مَعَ الْإِمَامِ، يَقُولُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا" (۲) مَعْنَاهُ أَنْ تَنْتَظِرُوا الْإِمَامَ حَتّٰى يُكَبِّرَ وَيَفْرُغَ مِنْ تَكْبِيرِهِ، وَيَنْقَطِعَ صَوْتُهُ ثُمَّ تُكَبِّرُونَ بَعْدَهُ، وَيَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ (الإِمَامُ) فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا" أَيْ أَنْ يَنْتَظِرُوا الْإِمَامَ حَتّٰى يُكَبِّرَ وَيَرْكَعَ وَيَنْقَطِعَ صَوْتُهُ وَهُمْ قِيَامٌ ثُمَّ يُتْبِعُونَهُ، قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللهُ: وَالْإِمَامُ لَا يَكُونُ مُكَبِّرًا حَتّٰى يَقُولُ "اللهُ أَكْبَرُ" لِأَنَّ الْإِمَامَ لَوْ قَالَ: اللهُ، ثُمَّ سَكَتَ لَمْ يَكُنْ مُكَبِّرًا حَتّٰى يَقُولَ: "اللهُ أَكْبَرُ".

وَالَّذِي يُكَبِّرُ مَعَ الْإِمَامِ رُبَمَا جَزَمَ التَّكْبِيرَ، فَفَرَغَ مِنَ التَّكْبِيرِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ الْإِمَامُ، فَقَدْ صَارَ هٰذَا مُكَبِّرًا قَبْلَ الْإِمَامِ، وَمَنْ كَبَّرَ قَبْلَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ لَهُ صَلَاةٌ، لِأَنَّهُ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْإِمَامِ وَكَبَّرَ قَبْلَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ۔

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ وَقَالَ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" فَارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ وَقُولُوا "اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" مَعْنَاهُ: أَنْ تَنْتَظِرُوا الْإِمَامَ وَتَثْبُتُوا رُكُوعًا حَتّٰى يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ، وَيَقُولَ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" وَيَنْقَطِعَ صَوْتُهُ وَهُمْ رَاكِعُونَ ثُمَّ يُتْبِعُونَهُ

فَيَرْفَعُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ: "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا" مَعْنَاهُ: أَنْ يَّكُوْنُوْا قِيَامًا حَتّٰى يُكَبِّرَ وَيَنْحَطَّ لِلسُّجُوْدِ وَيَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهُمْ قِيَامٌ ثُمَّ يُتْبِعُوْنَهُ، جَاءَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا انْحَطَّ مِنْ قِيَامِهِ لِلسُّجُوْدِ لَا يَنْحَنِيْ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ، وَهٰذَا كُلُّهُ مُوَافِقٌ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْإِمَامُ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَسْجُدُ قَبْلَكُمْ".

وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَارْفَعُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَكَبِّرُوْا" مَعْنَاهُ: أَنْ يَّثْبُتُوْا سُجُوْدًا حَتّٰى يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ وَيُكَبِّرَ فَإِذَا انْقَطَعَ صَوْتُهُ وَهُمْ سُجُوْدٌ أَتْبَعُوْهُ فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ، وَجَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوْا: لَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِيْ قَائِمًا وَإِنَّا لَسُجُوْدٌ بَعْدُ.

عِبَادَ اللّٰهِ ! وَأَحْسِنُوا السُّجُوْدَ وَلَا تُضَيِّعُوْا شَيْئًا فَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ: "إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، وَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا"

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَحْكِمُوْا صَلَاتَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَاَصْحَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. إِنَّ

اللہ تعالیٰ یقول ، وھو اصدق القائلین، أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم {وَاَقِیۡمُوا الصَّلَاۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرَّاکِعِیۡنَ۔ وَقَالَ: قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خَاشِعُوۡنَ}(۳)

بَارَکَ اللہُ لِیۡ وَلَکُمۡ فِی الۡقُرۡآنِ الۡعَظِیۡمِ وَنَفَعَنِیۡ وَاِیَّاکُمۡ بِمَا فِیۡہِ مِنَ الۡآیَاتِ وَالذِّکۡرِ الۡحَکِیۡمِ، أَقُوۡلُ قَوۡلِیۡ ھٰذَا، وَأَسۡتَغۡفِرُ اللہَ لِیۡ وَلَکُمۡ وَ لِسَائِرِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ فَاسۡتَغۡفِرُوۡہُ اِنَّہٗ ھُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔

(۱)بخاری: ۶۰۹ ومسلم: ۴۲۷-۱۱۴

(۲)بخاری: ۷۰۰-۷۰۱

(۳)المؤمن: ۱

پانچواں خطبہ　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　ربیع الاخر

# نماز میں لوگوں کی کوتاہیاں

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد!

اللہ کے بندو! تم جانتے ہو کہ نماز میں اصل مقصد یہ ہے کہ پوری توجہ، خشوع، اطمینان کے ساتھ قیام، رُکوع، سجدہ اور تلاوت کو ادا کیا جائے، جلد بازی نہ ہو، اللہ کے حکم کے مطابق جسم وروح کے ساتھ اس کی طرف توجہ، خشوع، اخلاص وخشیت اور حضورِ قلبی ہی تو اصل نماز کی جان ہے، لیکن بڑے صدمہ کی بات یہ ہے کہ بہت سے نمازی اپنی نمازوں میں بڑی گڑبڑ اور کوتاہی کرتے ہیں۔

امام احمدؒ نے ایک قوم کو دیکھا کہ نماز میں کوتاہی کر رہے ہیں، تو ان کی خدمت میں نماز کے موضوع پر ایک رِسالہ قلمبند کر کے پیش کیا، جس کے بعض مندرجات یہ ہیں:

''میں نے تمہارے ساتھ نماز پڑھی تو دیکھا کہ بعض مقتدی رُکوع وسجود وغیرہ میں امام سے آگے بڑھ جاتے ہیں، ایسے آدمی کی نماز کہاں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''کیا جو امام سے پہلے (رُکوع یا سجدہ سے) سر اُٹھاتا ہے، اُسے یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے''۔

سامعینِ کرام! لوگ امام کے ساتھ ہی تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں، یہ بڑی غلطی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب اِمام تکبیر کہے تب تم کہو'' یعنی امام اپنی تکبیر سے پوری طرح فارغ ہو جائے تو اس کے بعد تم اپنی تکبیر شروع کرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام تکبیر کہے اور رُکوع کرے تب تم تکبیر کہو اور رُکوع کرو'' یعنی انتظار کریں،

جب امام تکبیر کہہ کر رُکوع میں جائے تو مقتدی کھڑے رہیں، جب اس کی تکبیر ختم ہو جائے تب مقتدی رُکوع میں جائیں، امام احمدؒ فرماتے ہیں: اس لیے کہ جب امام کی اللہ اکبر مکمل ہو تبھی مکبر (یعنی تکبیر کہنے والا) شمار ہوگا، کیونکہ اگر وہ ''اللہ'' کہہ کر خاموش ہو جائے تو اُسے مکبر (یعنی تکبیر کہنے والا) نہیں کہیں گے، امام کے ساتھ تکبیر کہنے والی کی نماز دُرست نہ ہوگی، کیونکہ امام سے پہلے ہی وہ نماز میں داخل ہو رہا ہے، اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''پھر جب امام (رُکوع) سے سر اُٹھائے، سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اپنا سر اُٹھاؤ اور اللهم ربنا لك الحمد کہو، یعنی امام سمع اللہ لمن حمدہ کہنے سے فارغ ہو کر رُکوع سے قیام میں پہنچ جائے، تو اس کے بعد تم رُکوع سے سر اُٹھاؤ اور آپ ﷺ کے فرمان ''اور جب تکبیر کہہ کر سجدہ میں جائے تو تم تکبیر کہہ کر سجدہ میں جاؤ'' کا مطلب یہ ہے کہ امام سجدہ میں پہنچ جائے، جب تک اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دے، مقتدی اعتدال میں کھڑا رہے، جب امام پہنچ چکا تو اب مقتدی جھکنا شروع کر دے، نماز کے ہر فعل میں بس اسی ترتیب وتفصیل کو مدنظر رکھنا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہو جاتے، اور ہم لوگ ابھی سجدہ ہی میں ہوتے۔

حاضرینِ کرام! سجدہ کو صحیح ڈھنگ سے ادا کرو، کسی عمل کو ضائع نہ کرو، حدیث میں ہے کہ جس طرح چہرہ کا سجدہ ہے اسی طرح ہاتھ کا بھی سجدہ ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی چہرہ زمین پر رکھے تو ہاتھوں کو بھی رکھے، اور جب چہرہ سجدہ سے اُٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھائے''۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور پختہ اور اچھی نماز پڑھو، آپ ﷺ اور صحابۂ

کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر چلنے کی کوشش کرو، فرمانِ باری ہے: ''اور تم نماز کو قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کیا کرو، اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: ''یقیناوہ ایمان والے کامیاب ہونگے، جو نماز میں اظہارِ عجز ونیاز کرنے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

# جمادی الاولیٰ

- پہلا خطبہ : عیب بینی وعیب جوئی
- دوسرا خطبہ : نعمتوں پر شکر
- تیسرا خطبہ : آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نسب سب سے بہتر نسب ہے
- چوتھا خطبہ : حضورؐ کے چند خصائص

پہلا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جمادی الاولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَوَّرَ أَصْنَافَ الْخَلِيْقَةِ فَأَبْدَعَ فِيْ تَصْوِيْرِهَا، وَقَدَّرَ اخْتِلَافَ أَجْنَاسِهَا فَأَحْسَنَ فِيْ تَقْدِيْرِهَا، وَنَشَرَ رَحْمَتَهُ عَلٰى قَوِيِّهَا وَضَعِيْفِهَا، وَصَغِيْرِهَا وَ كَبِيْرِهَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَحْمَدُهُ وَهُوَ الَّذِيْ بِيَدِهِ تَصَارِيْفُ أُمُوْرِهَا، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَهُوَ الَّذِيْ أَعْلَمَنَا أَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ مُبْتَدَئِهَا وَمَصِيْرِهَا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَا قَامَتِ الْأَشْيَاءُ بِرَبِّهَا.

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَدَبَّرُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوْبَ غَيْرِكَ، فَاذْكُرْ عُيُوْبَ نَفْسِكَ" (١) يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوْبَ غَيْرِكَ أَيْ بِأَنْ سَوَّلَتْ لَكَ نَفْسُكَ ذَالِكَ، فَاذْكُرْ عُيُوْبَ نَفْسِكَ أَيْ اِسْتَحْضِرْهَا فِيْ ذِهْنِكَ، فَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ ذَالِكَ مَانِعًا لَكَ عَنِ التَّكَلُّمِ فِيْ غَيْرِكَ.

فَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! أَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْعَاقِلِ لُزُوْمُ السَّلَامَةِ بِتَرْكِ التَّجَسُّسِ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ مَعَ الْاِشْتِغَالِ بِإِصْلَاحِ عُيُوْبِ نَفْسِهِ، لِأَنَّ مَنِ اشْتَغَلَ بِعُيُوْبِهِ عَنْ غَيْرِهِ أَرَاحَ بَدَنَهُ وَلَمْ يَتْعَبْ قَلْبُهُ، فَالتَّجَسُّسُ مِنْ شُعَبِ النِّفَاقِ، كَمَا أَنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ، وَ الْمُؤْمِنُ الْعَاقِلُ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِإِخْوَانِهِ، وَيَتَفَرَّدُ بِغُمُوْمِهِ

وَأَحْزَانِهِ، وَ الْكَافِرُ وَالْجَاهِلُ كُلٌّ مِنْهُمَا يُسِيئُ الظَّنَّ بِإِخْوَانِهِ وَلاَيُفَكِّرُ فِي جِنَايَاتِهِ وَ أَشْجَانِهِ، يَقُوْلُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ"(۲) وَكَانَ سَيِّدُنَا الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّخْتَمَ لَهُ بِخَيْرٍ فَلْيُحْسِنْ ظَنَّهُ بِالنَّاسِ" وَقَالَ بَعْضُ الصَّالِحِيْنَ: "مَنْ أَرَادَ أَنَّ الْوُجُوْدَ كُلَّهُ يُمِدُّهُ بِالْخَيْرِ، فَلْيَجْعَلْ نَفْسَهُ تَحْتَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ فِي الدَّرَجَةِ، فَإِنَّ الْمَدَدَ الَّذِيْ مَعَ الْخَلْقِ كَالْمَاءِ، وَالْمَاءُ لاَيَجْرِيْ إِلاَّ فِي الْمَوَاضِعِ الْمُنْخَفِضَةِ دُوْنَ الْعَالِيَةِ وَالْمُتَسَاوِيَةِ، وَلاَ يَرَى الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ كَذَالِكَ إِلاَّ إِنْ أَحْسَنَ ظَنَّهُ بِالْخَلْقِ۔

فَاعْلَمُوْا ذَالِكَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ وَاعْمَلُوْا بِهِ وَلاَ يَغُرَّنَّكُمْ حَدِيْثُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِحْتَرِسُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ" (۳) فَإِنَّ مَعْنَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنَّ الْإِنْسَانَ يَنْبَغِيْ لَهُ أَن يُعَامِلَ النَّاسَ وَهُوَ مُحْتَرِسٌ مِنْهُمْ كَمُعَامَلَةِ مَنْ يُسِيئُ الظَّنَّ بِهِمْ وَإِلاَّ كَانَ غِرًّا مَخْدُوْعًا، فَالنَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ مِنَّا أَنْ نَكُوْنَ حَازِمِيْنَ عَاقِلِيْنَ، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَعْنَى حَدِيْثِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَرِسُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ بِأَنْفُسِكُمْ، لاَبِالنَّاسِ، كَمَا أَوْضَحَهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: "

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ" (۴) أَيْ إِنَّ الْإِنْسَانَ يَكُوْنُ مُحْتَاطًا إِذَا أَسَاءَ الظَّنَّ، كَمَا أَنَّ الْمُصَلِّيْ حِيْنَمَا يَدْخُلُ فِي الْمَسْجِدِ يَضَعُ نَعْلَيْهِ نُصْبَ

عَيْنَيْهِ لِأَنَّهُ يُسِيئُ الظَّنَّ بِاللِّصِّ بِأَنَّهُ يَسْرِقُهُ فَبِذَا يَتَحَوَّطُ نَعْلَيْهِ. فَهٰذَا هُوَ مَعْنٰى قَوْلِ سَيِّدِنَا الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ"

فَاحْذَرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ بِسُوْءِ الظَّنِّ بِالنَّاسِ بَلْ حَسِّنُوْهُ بِهِمْ وَبِرَبِّ النَّاسِ. وَفِي الْحَدِيْثِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: "أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ" (۵) فَلْيَظُنَّ بِيْ مَاشَاءَ. جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى سَيِّدِنَا الْإِمَامِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَهُ: مَاعُدْتُّ أَعْتَقِدُ فِيْ فُلَانٍ أَبَدًا. فَقَالَ لَهُ: لِمَا ذَا ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "غَالِبُ فُقَهَاءِ الْعَصْرِ يَكْرَهُوْنَ الْحَقَّ وَيُحِبُّوْنَ الْفِتْنَةَ" فَقَالَ لَهُ: "يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ مُرَادُهُ بِالْحَقِّ الْمَوْتُ، وَبِالْفِتْنَةِ الْمَالُ وَالْوَلَدُ. وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} (۶) وَجَاءَ آخَرُ لِإِمَامٍ آخَرَ وَقَالَ لَهُ: إِنِّيْ لَا أَعْتَقِدُ فِيْ فُلَانٍ فَإِنَّهُ كَافِرٌ. فَقَالَ لَهُ: مَابَدَا لَكَ مِنْ كُفْرِهِ. فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ الْإِكْثَارَ مِنْ ذِكْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابٌ. فَقَالَ لَهُ: قَوْلٌ صَحِيْحٌ، اَلْإِكْثَارُ مِنْ ذِكْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَحِجَابٌ مِّنَ النَّارِ. فَمَا أَحْسَنَ هٰذَا يَا أُوْلِي الْأَبْصَارِ. فَاقْتَدُوْا بِهِمْ فَمَنِ اقْتَدٰى بِهِمْ فَهُوَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِ. وَهُوَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ.

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوْا } (۷)

بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَ

لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)الجامع الکبیر للسیوطی: (۱۳۰۵)

(۲)مسند احمد: (۹۲۶۹)

(۳)السنن الکبریٰ للبیہقی: (۲۰۹۱۸)

(۴)مسند الشہاب القضاعی: (۱۳۹)

(۵)مسند احمد: (۱۶۱۱۲)

(۶)التغابن: ۱۵

(۷)الحجرات: ۱۲

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الاولیٰ

# عیب بینی وعیب جوئی

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں غور وتدبر کرو، ''جب کسی دوسرے کے عیوب کے ذکر کا ارادہ ہو تو خود اپنے عیوب یاد کرو، یعنی تمہارا نفس کسی دوسری کے عیوب کی طرف متوجہ ہو، تو اپنے ذہن میں خود اپنے عیوب کو یاد کرو، یہ بات دوسروں کے عیوب کے پیچھے پڑنے سے روکے گی۔

سامعینِ کرام! پس ایک عقلمند شخص کو یہ ضروری ہے کہ لوگوں کے عیوب کی تحقیق اور ٹوہ میں نہ رہے، اس سے محفوظ رہے اور خود اپنے نفس کی کمزوریوں اور برائیوں کی اصلاح کی فکر کرے، جو اپنی فکر میں دوسروں کی عیب بینی سے محفوظ رہے گا، وہ بلا وجہ کی پریشانی سے نجات حاصل کر کے راحت وچین کی زندگی گذارے گا، لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنا نفاق کا شعبہ ہے، جیسا کہ حسن ظن ایمان کا شعبہ ہے، ایک عقلمند مسلمان اپنے بھائیوں کے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے، اور اپنے حزن وغم کی فکر میں رہتا ہے، اس کے برعکس ایک کافر اور جاہل دونوں بھی اپنے بھائیوں کے بارے میں برا گمان رکھتے ہیں، اور خود اپنے عیوب اور کمزوریوں سے بے پرواہ ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''حسنِ ظن حسنِ عبادت میں داخل ہے''، اور سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''جو خاتمہ بالخیر چاہتا ہو، اسے لوگوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا چاہیے''، بعض صالحین نے فرمایا: ''جو یہ چاہتا ہو کہ ساری مخلوق اس کے ساتھ خیر کا

سلوک کرے تو اپنے آپ کو تمام مخلوق سے کمتر درجہ میں رکھے''، کیونکہ اس کی مثال پانی کی طرح ہے، جو ہمیشہ پستی کی طرف بہتا ہے، نہ کہ بلندی یا مساوات کی طرف، اور اس درجہ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ تمام مخلوق کے ساتھ حسنِ ظن رکھے۔[۱۷۲]

سامعینِ کرام! اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو اور اس پر عمل پیرا رہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس حدیث سے کہیں تمہیں غلط فہمی اور دھوکہ نہ ہو، جس میں ارشاد ہے کہ: بدگمانی کے سلسلہ میں لوگوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو، کیونکہ اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشا یہ ہے کہ آدمی کو لوگوں کے ساتھ احتیاط کے ساتھ معاملات کرنا چاہیے، گویا کہ ان کے متعلق بدگمان ہو، ورنہ بڑی آسانی سے دھوکہ کا شکار ہو جائے گا، لہٰذا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصل مقصود یہ ہے کہ ہم ہر معاملہ میں محتاط رہیں اور ناپ تول کر قدم آگے رکھیں، بعض علماء کا خیال ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ خود اپنے نفس کے ساتھ بدگمانی کرو نہ کہ دوسروں کے ساتھ، جیسا کہ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضاحت فرمائی ہے: ''بدگمانی دانائی ہے'' یعنی انسان جیسا بدگمان ہوگا تو محتاط رہے گا، جیسا کہ ایک نمازی مسجد میں اپنے چپل بالکل سامنے رکھتا ہے، کیونکہ اسے یہ بدگمانی ہے کہ کہیں چور چپل اڑا نہ لیجائے، اس لئے اسے احتیاط سے رکھتا ہے، یہی تشریح ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ فرمان کی۔

اللہ کے بندو! لوگوں کے متعلق بدگمانی سے بچو، بلکہ اچھا گمان رکھو اور پروردگار کے ساتھ بھی حسنِ ظن رکھو، کیونکہ ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان موجود ہے: ''میں میرے بندے کے، میرے ساتھ گمان کے مطابق ہوں، اب وہ میرے ساتھ جیسا چاہے گمان رکھے''، ایک شخص سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر

ہو کر کہنے لگا کہ فلاں کے متعلق میری رائے کبھی بھی اچھی نہیں رہتی انھوں نے سبب پوچھا تو کہا: میں نے اسے یہ کہتے سنا کہ عصرِ حاضر کے اکثر و بیشتر فقہاء حق سے نفرت اور فتنہ سے محبت رکھتے ہیں، تو انھوں نے جواب دیا کہ ممکن ہے کہ حق سے اس کی مراد موت اور فتنہ سے مال و اولاد مراد ہو، کیونکہ قرآن میں مال و اولاد کو فتنہ قرار دیا ہے، ایک اور شخص ایک دوسرے امام سے جا کر کہنے لگا کہ میں فلاں کا قائل نہیں ہوں، وہ تو کافر ہے، پوچھا کہ اس کا کونسا کفر تم کو نظر آیا؟ تو جواب دیا کہ وہ کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کثرت سے ذکر کرنا حجاب کا باعث ہے، تو انھوں نے سمجھایا کہ یہ تو بالکل صحیح بات ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بکثرت ذکر شیطان اور جہنم سے حجاب و آڑ کا سبب ہے، اے اصحابِ بصیرت! دیکھو کیسی اچھی بات کہی، سو ان حضرات کی پیروی کرو، ایسی صورت میں ہدایت و فلاح سے ہمکنار ہو جاؤ نگے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والوں بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الاولیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡبَاهِرَةُ حِكۡمَتُهٗ، اَلۡقَاهِرَةُ سَطۡوَتُهٗ، اَلۡكَافِيَةُ نِعۡمَتُهٗ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَحۡمَدُهٗ، وَهُوَ الشَّافِيَةُ رَحۡمَتُهٗ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ، وَهُوَ الۡبَالِغَةُ حُجَّتُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِكۡ عَلٰى عَبۡدِكَ وَرَسُوۡلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصۡحَابِهِ الَّذِيۡنَ مَدُّوۡا بِمَدَدِهٖ وَشَمَلَتۡهُمۡ بَرَكَتُهٗ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَدَبَّرُوۡا قَوۡلَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهٗ قَالَ: "أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغۡذُوۡكُمۡ بِهٖ مِنۡ نِعَمِهٖ، وَأَحِبُّوۡنِيۡ لِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوۡا أَهۡلَ بَيۡتِيۡ لِحُبِّيۡ"(۱) وَقَوۡلُ الرَّسُوۡلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ "أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغۡذُوۡكُمۡ بِهٖ" أَيۡ غِذَاءً حِسِّيًّا أَوۡ مَعۡنَوِيًّا مِنۡ نِعَمِهٖ وَهِيَ مُلَائِمٌ لِلنَّفۡسِ تُحۡمَدُ عَاقِبَتُهٗ. "وَأَحِبُّوۡنِيۡ لِحُبِّ اللّٰهِ" اِذۡ لَا يَصِحُّ أَنۡ تَكُوۡنَ مُحِبًّا لِلّٰهِ بَاغِضًا لِحَبِيۡبِهٖ، فَإِنَّ مَنۡ اَحَبَّ أَحَدًا يُحِبُّ مَحۡبُوۡبَهٗ، وَ كَذٰلِكَ تُحِبُّ أَهۡلَ بَيۡتِهٖ لِحُبِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، وَلِذَا قَالَ "وَاَحِبُّوۡا أَهۡلَ بَيۡتِيۡ لِحُبِّيۡ" قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى { وَاٰتَاكُمۡ مِنۡ كُلِّ مَا سَأَلۡتُمُوۡهُ وَإِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ كَفَّارٌ }(۲) وَقَالَ جَلَّ شَأۡنُهٗ { قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِيۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ } (۳) وَقَالَ أَيۡضًا جَلَّ شَأۡنُهٗ وَتَعَالَتۡ عَظۡمَتُهٗ وَبَقِيَتۡ كَلِمَتُهٗ { قُلۡ لَاۤ أَسۡئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ

أَجْرًا اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ} (۴)

فَيَا أَيُّهَا الْمُكَلَّفُ: قَدْ سَمِعْتَ أَنَّ النِّعْمَةَ مُلاَ ئِمٌ لِلنَّفْسِ تُحْمَدُ عَاقِبَتُهٗ وَهِيَ لاَ تَكُوْنُ مَحْمُوْدَةَ الْعَاقِبَةِ اِلاَّ إِذَا وُفِّقْتَ لِلْحَمْدِ عَلَيْهَا، وَحَيْثُ وَفَّقَكَ اللّٰهُ لِحَمْدِهٖ فَقَدْ اَحَبَّكَ، لِأَنَّ حُبَّهٗ سَابِقٌ، وَحُبَّكَ لاَحِقٌ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى {يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ} (۵) فَحَقٌّ عَلٰى مَنْ تَظَاهَرَتْ عَلَيْهِ النِّعَمُ أَنْ يُكْثِرَ مِنَ الْحَمْدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى، فَقَدْ وَرَدَ أَنَّ مُوْسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلاَمِ، قَالَ: "يَارَبِّ كَيْفَ اِسْتَطَاعَ آدَمُ أَن يُّؤَدِّيَ شُكْرَ مَاصَنَعْتَ اِلَيْهِ، خَلَقْتَهٗ بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِكَ، وَاَسْكَنْتَهٗ جَنَّتَكَ، وَأَمَرْتَ الْمَلاَ ئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَهٗ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَامُوْسٰى عَلِمَ آدَمُ أَنَّ ذَالِكَ مِنِّيْ فَحَمِدَنِيْ عَلَيْهِ، فَكَانَ ذَالِكَ شُكْرًا لِمَا صَنَعْتُ اِلَيْهِ، (٦) وَقَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ وَلاَسِيَّمَا اِشْتَغَلْتُ بِشُكْرِ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: أَوَّلُهَا: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ أَصْنَافًا كَثِيْرَةً مِنَ الْخَلْقِ وَرَأَيْتُهٗ جَعَلَ بَنِيْ آدَمَ أَكْرَمَ الْخَلْقِ فَجَعَلَنِيْ مِنْ بَنِيْ آدَمَ، ثَانِيْهَا: رَأَيْتُهٗ فَضَّلَ الرِّجَالَ عَلَى النِّسَاءِ فَجَعَلَنِيْ مِنَ الرِّجَالِ، وَ ثَالِثُهَا: رَأَيْتُهٗ فَضَّلَ الإِسْلاَمَ عَلٰى سَائِرِ الْأَدْيَانِ، فَهُوَ أَحَبُّهَا اِلَيْهِ، فَجَعَلَنِيْ مُسْلِمًا مُوَحِّدًا، وَرَابِعُهَا: رَأَيْتُهٗ فَضَّلَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ، فَجَعَلَنِيْ مِنْ أُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ أَنَّ يَحْمَدَ اللّٰهَ عَلٰى هٰذِهٖ

النِّعْمَةِ،وَيَعْلَمَ أَنَّ اللهَ قَدِاخْتَارَهُ وَجَعَلَهُ مِنْ صِنْفِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُحِبِّيْنَ لِسَيِّدِالْخَلْقِ الْمُرْسَلِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ الْقَائِلِ "لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ"(۷) وَمِنْ حَقِّهٖ بَعْدَ حُبِّهٖ أَنْ تَرْضٰى بِرِضَاهُ وَتَغْضَبَ بِغَضَبِهٖ وَتُحِبَّ أَوْلِيَائَهُ وَأَبْنَاءَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهٖ وَتَتَعَادٰى أَعْدَائَهُ، وَتُكْرِمَ وَرَثَتَهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَطَلَبَةِ الدِّيْنِ وَ الْفُقَهَاءِ، وَمِنْ حَقِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا ذُكِرَ بَيْنَ يَدَيْكَ، لاسِيَّمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَتَهَا۔

عِبَادَاللهِ ! اِتَّقُوا اللهَ تَعَالٰى وَاحْذَرُوا الْبَطَرَ عِنْدَ حُلُوْلِ النِّعَمِ، فَإِنَّهُ مِنَ الْمَهَالِكِ الَّتِيْ تُسْرِعُ بِمَنْ سَلَكَهُ إِلٰى مَالِكٍ خَازِنِ النَّارِ وَصَاحِبِ دَارِ الْبَوَارِ، وَمَحَلِّ سَخَطِ الْجَبَّارِ، صَرَفَنِيَ اللهُ وَإِيَّاكُمْ عَنْ طَرَائِقِهَا وَجَعَلَنِيْ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ سَلِمَ مِنْ بَوَائِقِهَا فَأَخْلِصْ لِلّٰهِ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَتَذَكَّرْ قَوْلَ مَنْ لَمْ يَزَلْ عَلِيًّا حَكِيْمًا {مَا يَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا}(۸)

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ : أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ} (۹)

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(۱) المعجم الکبیر: ۳۴۶
(۲) ابراھیم: ۳۴
(۳) آلِ عمران: ۳۱
(۴) الشوریٰ: ۲۳
(۵) المائدۃ: ۵۴
(۶) شعب الایمان: ۶۲۴۵
(۷) النسائی: ۵۰۱۳
(۸) النساء: ۱۴
(۹) آلِ عمران: ۳۰

دوسرا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جمادی الاولیٰ

# نعمتوں پر شکر

الحمدللہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ و صحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ کا تقوی اختیار کرو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں غور وفکر کرو کہ: ''اللہ کی لاتعداد نعمتیں جوتم کو حاصل ہے، اس بناء پر اس سے محبت رکھو، اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو، اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''، اللہ کی ان نعمتوں میں حسی اور معنوی دونوں نعمتیں داخل ہیں، اور نعمت کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ چیز تمہارے لئے مناسب ہو اور اس کا انجام بہتر اور قابل تعریف ہو، اور تم اللہ سے محبت کی وجہ سے اس کے محبوب سے محبت کرو، کیونکہ یہ بات صحیح نہیں ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا، اُسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض ونفرت رکھے، اور یہ اصول ہے کہ جب کسی سے محبت ہوگی تو اس کے محبوب سے بھی محبت ہوگی، اسی اصول کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کی محبت بھی ضروری ہے، ارشادِ ربانی ہے: ''اور تم کو ہر وہ چیز عطا کی جوتم نے مانگی، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر شمار کرنے لگو تو شمار میں نہیں لاسکتے، سچ یہ ہیکہ آدمی بہت ہی بے انصاف، بڑا ہی ناشکرا ہے'' نیز فرمایا: ''آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو، تو تم لوگ میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے، اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کردیں گے، اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑی عنایت فرمانے والے ہیں'' نیز ارشاد فرمایا کہ: ''آپ یوں کہیئے کہ بجز رشتہ داری کی محبت کے میں تم سے اور کچھ نہیں چاہتا،، اور جو

عطا فرما کر مخلصین میں شامل فرمائے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو، تو میری راہ پر چلو، تاکہ اللہ تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔

یا اللہ ہمیں آپ کی محبت اور جن کی محبت آپ کے یہاں مقبول ہو ان کی محبت نصیب فرما، یا اللہ آپ کی محبت کو ہماری نگاہ میں ہمارے جی، ہمارے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب تر بنا دیجیئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَصِهۡرًا وَ خَیۡرَ الۡأَنۡسَابِ سَیِّدَ الۡأَنۡبِیَاءِ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ يَهَبُ لِمَنۡ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَاءُ ذُكُوۡرًا، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ خَیۡرُ مَنِ اجۡتَبَاهُ اللّٰهُ وَاصۡطَفَاهُ۔ أَمَّا بَعۡدُ!

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ، وَقَدۡ جَاءَ فِيۡ صَحِيۡحِ مُسۡلِمٍ أَنَّ رَسُوۡلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَإِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى مِنۡ وُّلۡدِ إِبۡرَاهِيۡمَ إِسۡمَاعِيۡلَ، وَاصۡطَفٰى مِنۡ بَنِيۡ إِسۡمَاعِيۡلَ بَنِيۡ كِنَانَةَ، وَاصۡطَفٰى مِنۡ بَنِيۡ كِنَانَةَ قُرَيۡشًا، وَاصۡطَفٰى مِنۡ قُرَيۡشٍ بَنِيۡ هَاشِمَ، وَاصۡطَفَانِيۡ مِنۡ بَنِيۡ هَاشِمَ۔" (۱)

إِعۡلَمُوۡا عِبَادَ اللّٰهِ! أَنَّ هٰذَا الۡحَدِيۡثَ يُبَيِّنُ لَنَا شَرَفَ نَسَبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَعُلُوَّ حَسَبِهٖ، وَيَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ سَلِيۡلُ نُخۡبَةٍ كَرِيۡمَةٍ وَحَفِيۡدُ صَفۡوَةٍ مُخۡتَارَةٍ، وَأَنَّهٗ تَعَالٰى قَدۡ أَنۡبَتَهٗ مَنۡبَتًا كَرِيۡمًا فِيۡ أَكۡرَمِ مَوۡطِنٍ وَ أَطۡيَبِ مَعۡدَنٍ، وَأَنَّهٗ سُبۡحَانَهٗ ظَلَّ يَنۡقُلُهٗ فِي الۡأَصۡلَابِ الۡحَسِيۡبَةِ، وَالۡأَرۡحَامِ الطَّاهِرَةِ، حَتّٰى انۡتَهٰى بِهٖ إِلٰى أَبِيۡهِ وَأُمِّهٖ، فَأَخۡرَجَهٗ مِنۡ بَيۡنِهِمَا نَقِيًّا سَلِيۡمًا، لَمۡ يَمَسَّهٗ شَيۡءٌ مِنۡ أَوۡشَابِ الۡجَاهِلِيَّةِ وَأَوۡضَارِهَا وَيُؤَيِّدُ هٰذَا قَوۡلُهٗ تَعَالٰى {اَللّٰهُ أَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ} (۲) فَإِنَّهٗ لَا يَجۡعَلُهَا إِلَّا فِي الۡخِيَرَةِ الۡأَطۡهَارِ وَالشُّرَفَاءِ الۡأَبۡرَارِ، وَيُشۡهِدُ بِهٖ مَا جَاءَ فِيۡ حَدِيۡثِ هِرَقۡلَ مَلِكِ الرُّوۡمِ حِيۡنَ سَأَلَ أَبَا سُفۡيَانَ بۡنَ حَرۡبٍ تِلۡكَ الۡأَسۡئِلَةَ

الدَّقِيقَةَ عَنْ صِفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يَقُوْلُ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ فَيَقُوْلُ أَبُو سُفْيَانَ: هُوَ فِيْنَا ذُوْنَسَبٍ. فَيَقُوْلُ هِرَقْلُ: وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَنْسَابِ قَوْمِهَا يَعْنِي فِي أَكْرَمِهَا أَحْسَابًا وَأَكْثَرِهَا قَبِيلَةً.(۳) وَيُشْهِدُ بِهِ كَذَالِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَوْمَ خَلَقَ الْخَلْقَ جَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ لَمَّا فَرَّقَهُمْ قَبَائِلَ جَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ ثُمَّ حِيْنَ جَعَلَ الْبُيُوْتَ جَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ.(۴) وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (۵) وَالسَّيِّدُ هُوَ الَّذِي يَفُوْقُ قَوْمَهُ فِي الْخَيْرِ أَوْ هُوَ الَّذِي يَفْزَعُوْنَ إِلَيْهِ فِي النَّوَائِبِ وَالشَّدَائِدِ فَيَقُوْمُ بِأَمْرِهِمْ، وَيَتَحَمَّلُ مَكَارِهَهُمْ وَيَدْفَعُهَا عَنْهُمْ. وَهٰذَا يَقْتَضِي أَنَّهُ أَفْضَلُهُمْ فَهُوَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلَاصَةُ الْبَشَرِيَّةِ وَصَفْوَتُهَا، وَلُبُّ الْإِنْسَانِيَّةِ وَزُبْدَتُهَا، وَسَيِّدُ الْكَائِنَاتِ وَفَخْرُهَا، وَأَكْرَمُ الْخَلِيْقَةِ وَأَفْضَلُهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَإِنَّمَا خَصَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالذِّكْرِ مَعَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُهُمْ فِي الدَّارَيْنِ لِأَنَّهُ يَظْهَرُ فِيْهِ سُؤْدَدُهُ لِكُلِّ أَحَدٍ وَلَا يَبْقَى لَهُ مُنَازِعٌ وَلَا مُعَانِدٌ، بِخِلَافِ الدُّنْيَا فَقَدْ نَازَعَهُ ذَالِكَ فِيهَا مُلُوْكُ الْكُفَّارِ وَزُعَمَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَمَهْمَا يَكُنْ مِنْ أَمْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ ذَالِكَ كُلَّهُ فَخْرًا وَلَا مُبَاهَاةً، بَلْ أَنَّهُ قَدْ صَرَّحَ بِنَفْيِ الْفَخْرِ فِي الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِي يَقُوْلُ فِيهِ: "أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ" (۶) وَإِنَّمَا

قَالَهُ إِمْتِثَالاً لِقَوْلِهِ تَعَالىٰ{ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ}(٧) وَلِأَنَّهُ مِنَ الْبَيَانِ الَّذِیْ يَجِبُ عَلَيْهِ تَبْلِيْغُهُ إِلىٰ أُمَّتِهِ لِيَعْرِفُوْهُ. وَ يَعْتَقِدُوْهُ وَيَعْمَلُوْا بِمُقْتَضَاهُ وَيُوَقِّرُوْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا تَقْتَضِی مَرْتَبَتُهُ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ تَعَالىٰ۔

اِعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ ! أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْنَهٰى أُمَّتَهُ عَنِ التَّفْضِيْلِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ " لاَ تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ"(٨) وَ قَالَ لاَ تُفَضِّلُوْنِیْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَلاَ عَلىٰ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَإِنَّهُ كَانَ يُرْفَعُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلُ عَمَلِ أَهْلِ الْأَرْضِ (٩) وَالسَّبَبُ فِیْ هٰذَا النَّهْيِ هُوَ سَدُّ الذَّرِيْعَةِ وَإِغْلاَقُ الْبَابِ فِیْ وُجُوْهِ ضُعَفَاءِ الْعُقُوْلِ الَّذِيْنَ رُبَمَا اَوْقَعَهُمْ جَهْلُهُمْ فِیْ تَنْقِيْصِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ ،وَنَظِيْرُ هٰذَا مَا وَقَعَ فِيْهِ الْمُبْتَدِعَةُ وَالْغُلاَةُ الَّذِيْنَ خَاضُوْا فِی التَّفْضِيْلِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ بِأَهْوَاءِهِمْ حَتّٰى اَفْضٰى ذَالِكَ بِبَعْضِهِمْ إِلَى الْفِسْقِ بَلِ الْكُفْرِ،وَإِنَّمَا خَصَّ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَنَا يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالذِّكْرِ نَظَرًا إِلىٰ قِصَّةِ الْوَارِدَةِ فِی الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ فَقَدْ يَظُنُّهَا بَعْضُ الْحُمَقَاءِ مِدْعَاةً لِنَقْصِ دَرَجَتِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ۔ حَاشَ لِلّٰهِ !وَهٰذِهِ غَفْلَةٌ قَبِيْحَةٌ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ فِیْ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ {وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ اَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ}(١٠)فَأَنْتُمْ تَرَوْنَهُ اَنَّ اللهَ تَعَالىٰ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْهِ بِالرِّسَالَةِ فِیْ وَقْتِ إِبَاقِهِ الَّذِیْ رُبَّمَا زَعَمَهُ الْأَحْمَقُ مُنَافِيًا لِجَلاَلِ الرِّسَالَةِ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ! أَنْ لاَ تُفَاضِلَ فِي أَصْلِ النُّبُوَّةِ، وَلاَ نُفَرِّقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ؛ وَإِنَّمَا التَّفَاضُلُ بِحَسْبِ الْخَصَائِصِ وَالْفَضَائِلِ الْأُخْرَى الَّتِيْ لاَ بُدَّ مِنِ اعْتِقَادِ التَّفْضِيْلِ فِيْهَا. فَقَدْ قَالَ تَعَالَى: { تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ }(۱۱) فَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَفْضَلُ الْخَلْقِ جَمِيْعًا، وَ إِنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِنَّ نَسَبَهُ خَيْرُ نَسَبِ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْإِطْلاَقِ، وَإِنَّهُ فِيْ أَعْلَى ذِرْوَةٍ مِّنَ الشَّرَفِ، وَ السُّؤْدَدِ وَالنَّقَاوَةِ وَالطَّهَارَةِ. فَأَشْرَفُ الْقَوْمِ قَوْمُهُ، وَأَسْمَى الْقَبَائِلِ قَبِيْلَتُهُ، وَأَطْيَبُ الْأَعْرَاقِ عِرْقُهُ، مَعَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَفْخَرُ أَبَدًا بَلْ شَكَرَ رَبَّهُ مَادَامَ حَيًّا فِي الدُّنْيَا، وَعَبَدَ إِيَّاهُ وَخَدَمَ دِيْنَهُ، فَمَنْ فَوْقَهُ بَعْدَ ذَالِكَ. فَيَا مَنْ اَسْلَمَ لِلّٰهِ وَأَنَّهُ تَعَالَى قَدْ اَعْطَاهُ شَرَفَ نَسَبِهٖ وَعُلُوَّ حَسَبِهٖ أَنْ يَشْكُرَ نِعَمَ رَبِّهٖ وَيُطِيْعَهُ وَيُطِيْعَ رَسُوْلَهُ وَيَخْدِمَ لِدِيْنِهٖ۔

مَدَحَ أَعْرَابِيٌّ هِشَامَ بْنَ عَبْدِالْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ هِشَامٌ: "يَاهٰذَا إِنَّ مَدْحَ الرَّجُلِ فِيْ وَجْهِهٖ غَيْرُمَرْغُوْبٍ فِيْهِ، وَمَنْهِيٌّ عَنْهُ، فَلاَ تَمْدَحِ النَّاسَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ" فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللهِ يَاهِشَامُ إِنِّيْ لَسْتُ أَمْدَحُكَ وَلٰكِنَّنِيْ أُذَكِّرُكَ بِنِعَمِ الْمَوْلَى تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْكَ حَتّٰى لاَ تَنْسَاهَا فَتَجَدَّدَ لَهَا شُكْرًا، وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَدْ ذَكَرَ دَعْوَةَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلاَمُ إِذْ دَعَا مُبْتَهِلاً ضَارِعاً مَائِلاً فَقَالَ: { رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ، يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} (۱۲)

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ {يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ} (۱۳)۔

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱) صحیح البخاری: ۲۲۷۶ (۲) الانعام: ۱۲۲

(۳) صحیح البخاری: ۷ (۴) الترمذی: باب المناقب (۳۶۰۷)

(۵) صحیح مسلم: ۲۲۷۸ (۶) ابن ماجه: ۴۳۰۸

(۷) الضحیٰ: ۱۱ (۸) المسند الجامع: ۴۲۶۴۴

(۹) تخریج احادیث الکشاف ۴/۱۶۴، تفسیر ابن کثیر: ۴/۷۳۳

(۱۰) الصافات: ۱۴۰ (۱۱) البقرة: ۲۵۳

(۱۲) البقرة: ۱۲۹ (۱۳) الحجرات: ۱۳

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الاولیٰ

# آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب سب سے بہتر نسب ہے

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین، و علی الہ و صحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام کی اولاد میں حضرت اسماعیل عَلَیۡہِ السَّلام کو چن لیا، اولادِ اسماعیل میں سے بنو کنانہ کو منتخب کرلیا، بنو کنانہ میں سے قریش کا انتخاب کیا، قریش سے بنو ھاشم کو چن لیا، اور بنو ھاشم میں مجھے برگزیدہ فرمایا'' اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کا شرف اور حسب کی بلندی معلوم ہوئی، اور یہ کہ آپ بڑے اعلیٰ اور عزت دار خاندان سے ہیں، اللہ رب العزت نے بڑے ہی مکرم و پاکیزہ ماحول میں آپ کو پیدا فرمایا، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین حسب والے پشتوں اور پاکیزہ ارحام میں منتقل کرتے رہے حتی کہ آپ اپنے والدین تک پہنچے، پھر بڑی پاکیزہ اور ستھری حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا، جاہلیت کی برائیاں اور غیر مناسب حرکتیں آپ کو چھو کر بھی نہیں گذریں، خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منصبِ رسالت کے مستحق کو اللہ اچھی طرح جانتے ہیں، اس منصب کو اللہ تعالیٰ پاکیزہ اور شریف و ستھرے اور نیک لوگوں کو ہی عنایت فرماتے ہیں، ہرقل کے جملے سے بھی اس کی وضاحت ہوتی ہے، اس نے ابو سفیان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کے متعلق بڑی باریکی سے سوالات کئے، اس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ تمہارے درمیان ان کے نسب کا کیا حال ہے؟ تو ابو سفیان کا جواب تھا: (جو ابھی اسلام بھی نہ لائے تھے) کہ وہ

بڑے اچھے نسب والے ہیں، اس پر ہرقل نے کہا: کہ رسولوں کو اپنی قوم کے سب سے اشرف و بہتر نسب میں ہی مبعوث کیا جاتا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کے وقت مجھے سب سے بہتر طبقہ میں رکھا، پھر یہ قبائل میں منقسم ہوئے تو مجھے سب سے اچھے قبیلہ میں رکھا، پھر خاندانوں کی تقسیم عمل میں آئی تو مجھے بہترین خاندان میں رکھا''۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''میں تمام اولادِ آدم کا بروز قیامت سید رہوں گا'' سیّد یعنی جو اچھے کاموں اور اوصاف میں قوم پر فائق ہو، جس کی طرف مصیبت اور پریشانی کے وقت قوم رجوع کرتی ہو، اور وہ ان کے مسائل کو حل کرتا ہے اور وہ انکی ناگواری کو برداشت کرتا ہے اور ان سے امورِ مکروہ کا دفع کرتا ہو، تو وہ ان میں افضل ترین ہوگا، معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری انسانیت کا خلاصہ و چنندہ اور بہترین ہستی ہیں، انسانیت کا لب لباب اور مغز ہیں، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، دنیا و آخرت میں تمام مخلوق سے افضل و برتر اور مکرم ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دونوں جہاں میں سیادت کے مرتبہ پر فائز ہیں، لیکن بلا کسی اختلاف و دشمنی اور نزاع کے اس کا واضح ظہور میدان حشر میں ہوگا، اسی لئے حدیث میں قیامت کا ذکر کیا، اس کے برعکس دنیا میں کفار و مشرک بادشاہوں نے اپنی بے وقوفی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مرتبہ کا انکار کیا ہے، بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان فخر وغرور اور مباہات کے طور پر نہ تھا، بلکہ خود مذکورہ حدیث میں آگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فخر کی نفی بھی فرمائی ہے، بلکہ اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے تحدیث بالنعمہ (نعمت الٰہی کے تذکرہ) کے طور پر اپنی امت کو اپنے مقامِ عظیم سے آگاہ فرمایا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ کے متعلق امت کو اطلاع دینا بھی آپ کی

تبلیغی ذمہ داری میں داخل ہے، تاکہ امت انہیں جان جائے، ان پر ایمان لائے، کما حقہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر کرے اوراس کے تقاضوں پر عمل کرے۔

سامعینِ کرام! ایک بات یاد رکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کرام کے مابین تفضیل (ایک دوسرے پر فضیلت دینے) سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے: ''انبیاء کرام کے درمیان تفضیل نہ کرو'' نیز ارشاد ہے: ''مجھے دیگر انبیاء کرام پر اور حضرت یونس بن متی پر فضیلت نہ دو، کیونکہ ان کے لئے ہر روز تمام زمین والوں کے عمل کے برابر ثواب عنایت کیا جاتا تھا'' اس ممانعت کا اصل سبب یہ تھا کہ کہیں اس تفضیل کے بہانے بیوقوف اور جاہل لوگ دیگر انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے مرتکب نہ ہوجائیں، لہٰذا احتیاطاً اس راستہ کو ہی بند کر دیا، (جیسے بعض بدعتی اور غلو کرنے والے فرقے اس کا شکار ہوئے کہ اپنی خواہش کے مطابق صحابہ کے درمیان تفضیل کرنے لگے اور اس طرح نعوذ باللہ بعض صحابہ کو فاسق حتی کہ بعض کو کافر قرار دے ڈالا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالخصوص حضرت یونس عَلَیہِ السَّلام کا تذکرہ کیا، کیونکہ قرآن حکیم میں ان کے قصہ کے انداز سے بعض احمقوں کو ان کی تنقیص کا شبہ ہوسکتا تھا، (نعوذ باللہ) حالانکہ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تاکید سے ان کی رسالت کی صراحت فرمائی ہے، اس عظیم منصبِ رسالت سے بڑھ کر اور کس فضیلت کی ضرورت ہے؟

سامعین کرام! دیکھئے انبیاء کرام علیہ الصلاۃ والسلام میں نفسِ نبوت کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے، جیسا کہ قرآنی صراحت سے ثابت ہے، تاہم دیگر خصائل اور فضائل کے اعتبار سے تفاوت ہے، جو خود قرآن مجید سے ہی ثابت ہے: اللہ فرماتے ہیں ''ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے''، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق میں افضل

ترین، اور تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں ، اور آپ کا نسب روئے زمین پر تمام انسانوں سے بہتر وافضل اور پاکیزہ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیادت وسیادت ، اور عزت وعفت اور پاکیزگی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں، آپ کی قوم سب سے اشرف قوم، آپ کا قبیلہ تمام قبائل سے فائق ، اور آپ کا نسب سب سے پاکیزہ نسب ہے، اسکے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان امور پر کبھی فخر نہیں کیا، بلکہ تادمِ حیات ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے، اسی کی عبادت میں لگے رہے، اور دینِ اسلام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا، بھلا بتلایئے کہ: اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچا اور بڑا کون ہے؟

لہٰذا جن مسلمانوں کو حسب نسب وغیرہ کا شرف وکمال حاصل ہو، ان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اللہ ورسول کی اطاعت اور دین اسلام کی خدمت میں اپنی عمر صرف کرنی چاہیے۔

ایک دیہاتی نے ہشام بن عبدالملک کی تعریف کی تو ہشام نے اس سے کہا: اجی، رو بروکسی کی تعریف کرنا پسندیدہ نہیں ہے، اس سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا لوگوں کے سامنے ان کی تعریف نہ کیا کرو، تو اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم، ہشام! میں تمہاری تعریف نہیں کر رہا ہوں ، بلکہ حقیقتاً آپ کو اپنے حقیقی مولیٰ کی نعمتیں یاد دلا رہا ہوں ، کہ تم اُسے بھلا نہ دو، اور تمہیں شکر گذاری کی توفیق ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام کی عاجزانہ دعا کا ذکر کر رہے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ: اے ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کو پاکیزہ بنائے ، بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو، یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الاولیٰ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اخْتَارَمِنْ خَلْقِہٖ مُحَمَّداً اَمِیْنَہٗ، وَجَعَلَ الْحَنِیْفِیَّۃَ شَرِیْعَتَہٗ وَدِیْنَہٗ، فَھِیَ بَیْنَ الْأَدْیَانِ عَلَمٌ وَزِیْنَۃٌ، وَأَشْھَدُأَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَأَحْمَدُہٗ حَمْدًا نَنَالُ بِہٖ الْوَقَارَ وَالسَّکِیْنَۃَ وَأَشْھَدُأَنَّ سَیِّدَنَامُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِجَلْبِ الْخَیْرِلَنَا ضَمِیْمَۃً، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ سَارُوْا وَاتَّبَعُوْا نَھْجَہٗ وَسُنَنَہٗ۔

أَمَّا بَعْدُ ! فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ شَأنِ حَبِیْبِہٖ "وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "(۱)، عِبَادَاللّٰہِ اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْ النَّاسِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ ھٰذِہِ الآیَۃَ سَمَطاً مِنْ دَرَارِیْ اَخْلَاقِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ عَلَّمَہٗ رَبُّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَاَنْ یُفَاضِلَ بَیْنَ یَوْمِہٖ وَاَمْسِہٖ، وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ حَقَّ الْمَعْرِفَۃِ عَرَفَ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ اَشْرَفِ نَفْحَاتِہٖ وَاَتَمِّ صِفَاتِہٖ، ثُمَّ اتَّصَلَ بِہٖ حَتّٰی یُرْشِدَہٗ کَیْفَ یَعْمَلُ لِیَتَکَمَّلَ بِالْفَضَائِلِ وَیَتَطَھَّرَ مِنْ أَدْرَانِ الرَّذَائِلِ وَیَتَجَلّٰی بِجَمِیْعِ الشَّمَائِلِ، وَقَدْ اَجْمَعَ النَّاسُ الْمُحِبُّ مِنْھُمْ وَالْمُبْغِضُ وَالْکَاشِحُ وَالْوَامِقُ عَلٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اَکْمَلَ النَّاسِ خُلُقًا وَاَصْفَاھُمْ نَفْساً(۲) خَصَّہٗ اللّٰہُ بِمَنَاقِبَ لَا یُحْصِیْ اَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَمَحَاسِنَ لَمْ تَتَھَیَّأْ لِسِوَاہُ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ، کَیْفَ لَا ، وَقَدْ جَعَلَہٗ اللّٰہُ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَآتَاہُ عِلْمَ

الاَوَّلِیْنَ وَالآخِرِیْنَ، وَفَضَّلَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ تَفْضِيْلاً، وَمَنَحَهٗ مِنَ الْعَزْمِ مَا لَمْ يَمْنَحْهُ سِوَاهُ، وَمِنَ الْفَضْلِ مَالاَ يُدْرِكُهٗ سِوَاهُ، حَتّٰى اَظْهَرَ هٰذَا الدِّيْنَ الْقَوِيْمَ وَاَنَارَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. فَكُلُّ فَضْلٍ مَنْسُوْبٌ إِلٰى فَضْلِهٖ، وَكُلُّ عِلْمٍ مُسْتَضَاءٌ مِنْ عِلْمِهٖ، وَمِنْ اَحْسَنِ مِمَّا اخْتَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ مَارُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ يَوْمَ وَفَاتِهٖ يَقُوْلُ وَهُوَ يَبْكِي، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ اَنْ جَعَلَ طَاعَتَكَ طَاعَتَهٗ، فَقَالَ تَعَالٰى "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ(۳) بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ اَنْ اَخْبَرَكَ بِالْعَفْوِ عَنْكَ قَبْلَ اَنْ يُخْبِرَكَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ يَعْفُو، فَقَالَ تَعَالٰى: عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ، (۴) بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَهٗ اَنْ جَعَلَكَ آخِرَ الاَنْبِيَاءِ وَذَكَرَكَ فِيْ اَوَّلِهِمْ فَقَالَ تَعَالٰى: وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (۵) بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَهٗ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ يَوَدُّوْنَ لَوْ كَانُوْا اَطَاعُوْكَ وَهُمْ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا يُعَذَّبُوْنَ يَقُوْلُوْنَ، يَالَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَ(۶) بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ اِتَّبَعَكَ فِيْ قِلَّةِ سِنِّكَ وَقِصَرِ عُمُرِكَ مَالَمْ يَتَّبِعْ نُوْحاً فِيْ كِبَرِ سِنِّهٖ وَطُوْلِ عُمُرِهٖ فَلَقَدْ آمَنَ بِكَ الْكَثِيْرُ وَمَا آمَنَ مَعَهٗ اِلاَّ الْقَلِيْلُ(۷)۔

وَمِنْ اَخْلاَقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا

تَحَدَّثَ بِهِ الْوَاصِفُوْنَ عَنْ حِلْمِهِ وَاحْتِمَالِهِ وَعَفْوِهِ عِنْدَ الْمَقْدُوْرَةِ وَصَبْرِهِ عَلٰى مَا يَكْرَهُ وَهٰذَا مِمَّا اَدَّبَهُ بِهِ رَبُّهُ كَمَا وَرَدَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبِيْ (۸)

رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهُ وَشُجَّ وَجْهُهُ يَوْمَ اُحُدٍ شَقَّ ذَالِكَ عَلٰى اَصْحَابِهِ شَقًّا شَدِيْداً وَقَالُوْا لَوْ دَعَوْتَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّاناً (۹) وَلٰكِنْ بُعِثْتُ دَاعِياً وَرَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْراً (۱۰)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) القلم: ۴ (۲) صحیح البخاری: ۶۲۰۳ (۳) النساء: ۸۰

(۴) التوبۃ: ۴ (۵) الاحزاب: ۷ (۶) الاحزاب: ۶۶

(۷) جامع لطائف التفسیر: ۴۲۰۱۴

(۸) الجامع الکبیر للسیوطی: ۱۲۵۰۱

(۹) صحیح مسلم: ۱۷۹۰ و ۲۵۹۹ (معنی) (۱۰) الاحزاب: ۱۰

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الاولیٰ

# حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند خصائص

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

سامعینِ کرام! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شان میں فرمارہے ہیں کہ: بیشک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔

یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کے موتیوں کی ایک لڑی ہے، اللہ تعالیٰ کی حضور کو یہ تعلیم ہے کہ اپنے نفس کی طرف نظر رکھیں، اور آج اور کل میں فرق ہو، جو اپنے نفس کی حقیقت کو صحیح پہچان لے گا، وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اعلیٰ دائم صفات کے ساتھ پہچانے گا۔ پھر آپ کی مزید تعلیم وتربیت فرما کر تمام فضائل وخصائل میں کمال تک پہنچادیا، تمام انسانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور کے اخلاق کامل ترین اور نفس پاکیزہ ترین تھا، حضور سے محبت کرنے والے اور بغض ونفرت رکھنے والے اور دوست ودشمن سب اس پر متفق ہیں آپ کو اللہ نے ایسے مناقب کے ساتھ مختص فرمایا کہ کوئی شمار نہیں کرسکتا، حضور کی طرح کمالات ومحاسن کسی اور کوراست نہ آسکے، اور ایسا کیوں نہ ہو، جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین، سید المرسلین اور اولین وآخرین کے علوم کے جامع تھے، اور آپ کو تمام مخلوق پر خصوصی فضیلت عطا فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال عزم سے نوازا، اور ایسے فضائل عطا فرمائے کہ دوسروں کے لئے اس کا ادراک ممکن نہیں، یہاں تک کہ اس دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور صراطِ مستقیم روشن ہوگئی، لہٰذا ہر فضل کا انتساب آپ کے فضل کی طرف ہوگا، اور ہر علم اسی منبعِ علم سے مستفاد ہوگا، آپ کے اہم

ترین خصوصیات میں سے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے منقول یہ بات ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن روتے ہوئے انھوں نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ کے رسول ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، بارگاہِ الٰہی میں آپ کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جو رسول کی اطاعت کرے تو اس نے اللہ کی اطاعت کی'' اے اللہ کے رسول ! میرے باپ اور ماں آپ پر قربان اپنے رب کے حضور آپ کا یہ مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی معافی کا اعلان پہلے کیا، بعد میں بتایا کہ کس بات پر یہ معافی ہے، لہٰذا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا، آپ نے ان لوگوں کو کیوں اجازت دی، آپکے مرتبہ کا یہ عالم ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کے آخر میں مبعوث فرمایا اور سب سے اول آپ کا ذکر فرمایا، سو ارشاد ہے: ''اور جبکہ ہم نے تمام پیغمبروں سے انکا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰؑ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے بھی، (میرے والدین آپ پر قربان کی فضیلت کی بلندی کا یہ عالم ہے کہ دوزخی عذاب کی بلندی میں پسے جارہے ہوں گے اور تمنا کریں گے کہ کاش ! ہم نے آپ کی اطاعت کی ہوتی ) اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، اور ارشاد ہے ''جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرے رب نے میری تادیب فرمائی اور بہترین تادیب فرمائی'' میرے والدین آپ پر نچھاور، آپ کی فضیلت کا اللہ کے نزدیک یہ عالم ہے کہ جہنمی لوگ جہنم کے طبقات میں زیرِ عذاب وآتش یہ تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش! آپ کی اطاعت کی ہوتی، ان کی زبانی ارشاد ہے: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول ! آپ کی کمسنی اور مختصر سی عمر میں اتنے لوگ آپ کی اتباع کرنے لگے ہیں کہ حضرت نوح

عَلَیْہِ السَّلَام کی طویل المدت عمر میں ان کو یہ نصیب نہ ہوا، آپ پر تو ایک جمِ غفیر ایمان لے آیا، اور ان کے ساتھ تو مسلمانوں کی ایک قلیل سی جماعت تھی، آپ کے عظیم اخلاق کا ایک پرتو یہ تھا کہ آپ حلم و برد باری سے پیش آتے، باوجود قدرت کے معاف کر دیتے، اور نا گوار باتوں پر صبر اختیار کرتے، درحقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ کی بہترین تادیب فرمائی تھی، قرآن کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے متبعین کو معافی کا حکم دیا ہے، مروی ہے کہ جب غزوہ احد میں حضور کے دندانِ مبارک شہید ہوئے، اور چہرہ اقدس زخمی ہوا تو یہ بات صحابہ کو بہت گراں گزری، اور انھوں نے ان کافروں پر بد دعا کی درخواست کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہی عجیب وغریب اور بے مثال جواب دیا: ''مجھے لعنت بھیجنے اور بد دعا کرنے کے لئے نہیں مبعوث کیا گیا، بلکہ مجھے دعا دینے والا اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے''۔ لہٰذا ستانے والے دشمنوں کے حق میں یہ مجسم رحمت یوں دعا کر رہا ہے: ''اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ ناسمجھ ہے''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

# جمادی الثانی

- پہلا خطبہ : اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ
- دوسرا خطبہ : قناعت واستغناء کی فضیلت
- تیسرا خطبہ : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خشیت الٰہی
- چوتھا خطبہ : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت
- پانچواں خطبہ : صبر کی فضیلت

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الثانی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ یَهَبُ لِمَنۡ یَّشَاءُ وَیُعۡطِیۡهِ مَا یَشَاءُ وَهُوَ الۡمُعۡطِیۡ الۡوَهَّابُ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡوَهَّابُ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ التَّوَّابُ الۡاَوَّابُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِكۡ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ، الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ(۱)۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡكُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَى اللّٰهِ وَ قَدۡ اَمَرَنَا اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنۡ نَدۡعُوۡهُ بِاَسۡمَائِهِ الۡحُسۡنٰى فِیۡ قَوۡلِهٖ تَعَالٰى {وَ لِلّٰهِ الۡاَسۡمَاءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا }(۲) وَ كَمَا قَالَ الرَّسُوۡلُ الۡكَرِیۡمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ لِلّٰهِ تِسۡعَةً وَتِسۡعِیۡنَ اِسۡمًا مَنۡ أَحۡصَاهَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ" (۳)۔

عِبَادَ اللّٰهِ! وَلِكُلِّ اِسۡمٍ مِنۡ اَسۡمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى صِفَةٌ لَیۡسَتۡ فِیۡ غَیۡرِهٖ، أَوۡ صِفَةٌ یَتَمَیَّزُ بِهَا عَنۡ غَیۡرِهٖ مِنَ الۡاَسۡمَاءِ فَالۡعَبۡدُ یَدۡعُوۡ اللّٰهَ بِاِسۡمِهٖ "الشَّافِیۡ" عِنۡدَ طَلَبِ الشِّفَاءِ مِنَ الۡمَرَضِ "وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ" (۴) وَ یَدۡعُوۡ اللّٰهَ الۡغَفُوۡرَ الرَّحِیۡمَ " عِنۡدَ طَلَبِ الۡمَغۡفِرَةِ وَالرَّحۡمَةِ، " اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا كَثِیۡرًا وَلَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡ لِیۡ مَغۡفِرَةً مِنۡ عِنۡدِكَ وَارۡحَمۡنِیۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ "(۵) وَ كَذٰلِكَ یَا عِبَادَ

اللهِ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَاطَبَ رَبَّهُ دَاعِيًا بِاسْمِ الْوَهَّابِ عِنْدَ طَلَبِ الرَّحْمَةِ خَوْفًا مِنَ الزَّيْغِ وَالْغَوَايَةِ وَالضَّلَالَةِ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: إِلٰهِي هٰذَا الَّذِي طَلَبْتُهُ مِنْكَ فِي هٰذَا الدُّعَاءِ عَظِيمٌ بِالنِّسْبَةِ لِي وَلٰكِنَّهُ حَقِيرٌ بِالنِّسْبَةِ إِلَى كَمَالِ كَرَمِكَ وَغَايَةِ جُودِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ الَّذِي مِنْ هِبَتِكَ حَصَلَتْ حَقَائِقُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعاً، مَا لِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، "وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ".(٦) يَا وَهَّابُ لَا تُخَيِّبْ رَجَاءَ هٰذَا الْمِسْكِينِ وَلَا تَرُدَّ دُعَائَهُ وَاجْعَلْهُ بِفَضْلِكَ أَهْلاً لِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ۔

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ! أَنَّ الْهِبَةَ هِيَ عِبَارَةٌ عَنِ التَّمْلِيكِ بِغَيْرِ عِوَضٍ، فَقَدْ يَهَبُ الْعَبْدُ أَخَاهُ شَيْئاً بِدُونِ عِوَضٍ أَوْ مُقَابِلٍ وَهُوَ بِذَالِكَ يَكُونُ وَاهِباً وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ وَهَّاباً لِأَنَّ الْوَهَّابَ هُوَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى وَحْدَهُ، وَهُوَ الَّذِي يَهَبُ الْهُدٰى لِمَنْ ضَلَّ وَغَوٰى وَالْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ لِمَنْ يَشَاءُ، إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ.(٧) أَمَّا الْبَشَرُ يَا عِبَادَ اللهِ فَقَدْ يَهَبُونَ بَعْضاً مِنَ الْمَالِ أَوِ الْعَطَاءِ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَمْلِكُونَ أَنْ يَهَبُوا شِفَاءً لِسَقِيمٍ وَلَا وَلَداً لِعَقِيمٍ۔ وَلٰكِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثاً وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَاناً وَإِنَاثاً وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيماً(٨) يَهَبُ هٰذَا كُلَّهُ خَالِيَةً

مِنَ الْاَعْوَاضِ وَ الْاَغْرَاضِ،اَمَّا الْبَشَرُ فَقَدْ يَهَبُوْنَ وَيَنْتَظِرُوْنَ حُسْنَ الثَّنَاءِ مِنَ النَّاسِ وَ الْجَزَاءِ مِنَ اللهِ تَعَالٰى۔

عِبَادَاللهِ! "اللهُ" وَهُوَالْوَهَّابُ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يَّهَبَ رَحْمَةً وَمَغْفِرَةً لِأَيِّ مَخْلُوْقٍ فِيْ اَيِّ لَحْظَةٍ بَلْ لِكُلِّ الْمَخْلُوْقَاتِ فِيْ آنٍ وَاحِدٍ،فَقَبْلَ اَنْ تَدْعُوا اللهَ الْوَهَّابَ تَسْتَغْفِرُوْهُ. فَذٰلِكَ الْاِسْتِغْفَارُ قَبْلَهٗ لَهٗ أَهَمِيَّةٌ كُبْرٰى فَهٰذَا دُعَاءُ سَيِّدِنَا سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى،{قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكاً لَايَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ إِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ}(۹) فَقَدْ رَأَيْتُمْ عِبَادَاللهِ اَنَّ سَيِّدَنَا سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةَ اَوَّلاً ثُمَّ تَوَسَّلَ بِهٖ إِلٰى طَلَبِ الْمَمْلَكَةِ فِي الدُّنْيَا۔ وَعَنْ سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ الَّيْلِ قَالَ: لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْماً،وَلاَ تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ(۱۰)

اِتَّقُوااللهَ عِبَادَ اللهِ! وَاحْرِصُوْا عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ وَادْعُوااللهَ الْوَهَّابَ اَنْ يُّوَفِّقَنَا جَمِيْعاً لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى، وَاسْأَلُوْا مِنَ اللهِ بِمَا حَكَاهُ فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِبَادِهِ الصَّادِقِيْنَ الصَّالِحِيْنَ، اِذْهُمْ قَالُوْا: رَبَّنَالاَ تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ(۱۱)

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا

وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا} (۱۲)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ وَأَسْتَغْفِرُهُ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱) آل عمران: ۸ (۲) الاعراف: ۱۸

(۳) صحیح البخاری: ۶۴۱۰

(۴) صحیح البخاری: (۸۳۴) وصحیح مسلم (۷۰۴۴)

(۵) النحل: ۵۳ (۶) القصص: ۵۶

(۷) الشوریٰ: ۵۰ (۸) الشوریٰ: ۵۰

(۹) سورہ ص: ۹ (۱۰) ابو داود: ۵۰۶۳

(۱۱) آل عمران: ۸ (۱۲) الفرقان: ۷۴

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الثانی

# اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! میں تم لوگوں کو اور خود اپنے گنہگار نفس کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں اللہ کے اسماءِ حسنیٰ کے ذریعے اسے پکارنے اور دعا کرنے کا حکم دیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) اسماء ہیں جو انھیں یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا''۔

سامعینِ کرام! اللہ کے ہر نام کی اپنی ایک امتیازی صفت اور خاصیت ہے، لہٰذا جب بندہ بیماری میں شفا کا طلبگار ہوتا ہے تو اللہ کے ایک نام 'شافی' سے دعا کرتا ہے، آیتِ قرآنی کا ترجمہ ہے کہ ''جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے'' مغفرت ورحمت کی طلب کے لئے غفور ورحیم نام استعمال ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے، ''اے رب میں نے اپنے نفس پر بے انتہا ظلم کیا ہے، اور گناہوں کو صرف آپ ہی معاف کرتے ہیں، لہٰذا اپنی خصوصی مغفرت کے ذریعہ میری بخشش فرمائیں، اور مجھ پر رحم فرمائیں، یقینا آپ ہی غفور ورحیم ہیں'' اسی طرح گمراہی اور کجی کے خطرے سے بچنے کے لئے اسم ''وَہّاب'' کہکر اسے پکارنا ہے، ارشاد ہے: ''ہدایت کے بعد پھر میرے دل کو گمراہ نہ کیجئے اپنی خصوصی رحمت کا مجھ پر فیضان کیجئے یقینا آپ ''وَہّاب'' (بہت ہبہ کرنے اور عنایت فرمانے والے) ہیں''، گویا اس دعا میں وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ جو میں نے مانگا ہے، میری نسبت سے تو بہت بڑی چیز ہے، لیکن آپ کے کمالِ کرم اور غایت درجہ کے جود وسخا اور رحمت کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ آپ ہی یقینا وہاب

ہیں اور تمام اشیاء کے حقائق آپ ہی کے دَین کے بدولت ہے، مجھ پر یا کسی بھی مخلوق پر جن نعمتوں کا فیضان ہورہا ہے وہ صرف آپ کی وحدہ لاشریک لہ ذات کی جانب سے ہے، بس حمد وشکر آپ ہی کے لئے ہے، ہماری تمام نعمتیں اللہ ہی کی طرف سے ہیں اے وہاب اس مسکین کے امیدوں پر پانی نہ پھیر، اور اس کی دعا کو رد نہ کر، محض اپنے فضل وکرم سے اس ناچیز کو اپنی رحمت کا مستحق بنا، یاارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین۔

سامعین! ہبہ دراصل بلاعوض کسی کو کسی چیز کا مالک بنانے کو کہتے ہیں، کبھی کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو بلاعوض کوئی چیز دے دیتا ہے تو اسے آپ واہب تو کہہ سکتے ہیں، لیکن وھّاب نہیں کہہ سکتے، کیونکہ وھّاب تو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے، وہی گمراہوں کو ہدایت اور پریشان حال لوگوں کو عافیت وسلامتی بخشتا ہے، اور جسے چاہے علم وحکمت سے نوازتا ہے، حتی کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کسی کو اپنی مرضی سے ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دیتے ہیں، بندے آپس میں ایکدوسرے کو مال جیسی چیزیں تو دے سکتے ہیں، لیکن حقیقتاً کسی بیمار کو شفا یا کسی بانجھ کو اولاد دینا کسی بندہ کے بس کی بات نہیں، اللہ جسے چاہتے ہیں بیٹیاں عنایت فرماتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں بیٹے دیتے ہیں اور جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہے بانجھ رکھتے ہیں یہ سب بلاکسی عوض وغرض کے ہوتا ہے، اس کے برخلاف بندے اپنے عطاؤں پر تعریف اور ثواب کے امیدوار رہتے ہیں۔

سامعین! وہ تو ایسا ''وَھَّابٌ'' ہے کہ جب چاہے جسے چاہے رحمت ومغفرت سے سرفراز کردے، بلکہ ایک ہی لمحہ میں تمام مخلوقات کو اِس دولت سے سرفراز کردے، لہٰذا اس کلمہ ''وہاب'' سے دعا کرنے سے پہلے ہم استغفار کرلیں، کیونکہ استغفار کو مقدم کرنے کی بڑی اہمیت ہے، دیکھئے حضرت سلیمان کیا دعا کررہے ہیں: رَبِّ اغْفِرْلِيْ

وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّاب ''اے رب میری مغفرت فرما اور مجھے ایسی سلطنت عنایت فرما کہ میرے بعد کسی دوسرے کو نہ ملے، یقینا تو ہی وھاب ہے'' دیکھا آپ نے کہ حضرت سلیمان جیسی شخصیت نے پہلے مغفرت و بخشش مانگی پھر دنیوی سلطنت کی دعا کی، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو کہتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اے اللہ میں اپنے گناہوں پر تجھ سے استغفار کرتا ہوں، اور تیری رحمت کا سائل ہوں، یا اللہ میرے علم میں اضافہ کر، میری ہدایت کے بعد مجھے گمراہ نہ فرما اور اپنی بارگاہِ عالی سے میرے لئے اپنی خصوصی رحمت کا نزول فرما، یقینا تو ہی وھاب ہے۔

سامعین کرام! ہمیں چاہئے کہ اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہیں، خوب استغفار کرتے رہیں، اور اللہ تعالیٰ کی وھاب ذات سے دعا کرتے رہیں کہ ہم سبھی کو اپنی مرضیات پر اور پسندیدہ راستے پر چلائیں اور قرآن مجید میں اپنے نیک اور سچے بندوں کی زبانی جس دعا کو نقل فرمایا ہے، اسے پڑھتے رہیں، وہ دعا یہ ہے، ''رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ'' اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بیشک تیری، اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ جمادی الثانی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ یُدۡخِلُ مَنۡ یَّشَاءُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ، وَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَاءُ بِعَفۡوِهٖ فَذَالِكَ الۡمَرۡحُوۡمُ وَالۡمَغۡفُوۡرُ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِیۡكَ لَهٗ وَهُوَ الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اِنَّهٗ عَبۡدٌ شَكُوۡرٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِكۡ عَلٰی عَبۡدِكَ وَرَسُوۡلِكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَیَا عِبَادَ اللهِ! اتَّقُوا اللهَ تَعَالٰی وَاعۡلَمُوۡا أَنَّ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنۡ كِنۡدَةَ بِالۡیَمَنِ وَفَدُوۡا عَلٰی رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتۡ مَعَهُمۡ صَدَقَاتُ أَمۡوَالِهِمُ الَّتِیۡ فَرَضَ اللهُ عَلَیۡهِمۡ فَسُرَّ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِهِمۡ، وَاَكۡرَمَهُمۡ وَاَنۡزَلَ لَهُمۡ مَنۡزِلًا حَسَنًا وَ اَمَرَ بِلَالًا اَنۡ یُّحۡسِنَ ضِیَافَتَهُمۡ وَلَمَّا سُئِلُوۡا عَمَّا جَاءُوۡا بِهٖ قَالُوۡا: یَا رَسُوۡلَ اللهِ، سُقۡنَا اِلَیۡكَ حَقَّ اللهِ فِیۡ أَمۡوَالِنَا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوۡهَا، فَاقۡسِمُوۡهَا عَلٰی فُقَرَائِكُمۡ، قَالُوۡا یَا رَسُوۡلَ اللهِ: مَا قَدِمۡنَا عَلَیۡكَ اِلَّا بِمَا فَضَلَ عَنۡ فُقَرَائِنَا فَقَالَ اَبُوۡبَكۡرٍ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ: یَا رَسُوۡلَ اللهِ! مَا وَفَدَ مِنَ الۡعَرَبِ بِمِثۡلِ مَا وَفَدَ بِهٖ هٰذَا الۡحَیُّ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الۡهُدٰی بِیَدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنۡ أَرَادَ بِهٖ خَیۡرًا شَرَحَ صَدۡرَهٗ لِلۡاِیۡمَانِ، هُنَالِكَ تَقَدَّمَ اَحَدُ رِجَالِ الۡوَفۡدِ وَ سَأَلَ النَّبِیَّ الۡكَرِیۡمَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ أَشۡیَاءَ فَكَتَبَ

لَهُمْ بِهَا وَجَعَلَ يَسْأَلُهُ عَنِ الإِسْلاَمِ وَالْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالأَحْكَامِ، فَازْدَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَغْبَةً فَأَقَامُوْا أَيَّامًا وَلَمْ يُطِيْلُوا اللُّبْثَ فَقِيْلَ لَهُمْ: مَا يُعْجِلُكُمْ؟ فَقَالُوْا: نَرْجِعُ إِلٰى مَنْ وَرَاءَنَا مِنْ قَوْمِنَا فَنُخْبِرُهُمْ بِرُؤْيَتِنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُوَالاَتِنَا لَهُ وَكَلاَمِنَا إِيَّاهُ وَمَا رَدَّ بِهِ عَلَيْنَا، فَلَمَّا جَاءُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوْهُ فِي الْعَوْدَةِ إِلٰى بِلاَدِهِمْ، عِنْدَ ذَالِكَ دَعَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلاَلاً وَقَالَ لَهُ: أَجْزِهِمْ يَا بِلاَلُ بِأَرْفَعِ مَا تُجِيْزُ بِهِ الْوُفُوْدَ. وَلَمَّا جَاءُوا لِيُوَدِّعُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَأَلَهُمْ هَلْ بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، غُلاَمٌ خَلَّفْنَاهُ عَلٰى رِحَالِنَا وَهُوَ أَحْدَثُنَا سِنًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلُوْهُ إِلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعُوْا إِلٰى رِحَالِهِمْ قَالُوْا لِلْغُلاَمِ: اِنْطَلِقْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ حَاجَتَكَ مِنْهُ فَإِنَّا قَدْ قَضَيْنَا حَوَائِجَنَا مِنْهُ وَوَدَّعْنَاهُ، فَأَقْبَلَ الْغُلاَمُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ: أَنَا مِنَ الرَّهْطِ الَّذِيْ أَتَوْكَ آنِفاً. فَقَضَيْتَ حَوَائِجَهُمْ فَاقْضِ حَاجَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ إِنَّ حَاجَتِيْ لَيْسَتْ كَحَاجَةِ أَصْحَابِيْ وَإِنْ قَدِمُوْا رَاغِبِيْنَ فِي الإِسْلاَمِ وَسَاقُوْا مَا سَاقُوْا مِنْ صَدَقَاتِهِمْ وَاللهِ مَا أَعْمَلَنِيْ (مَا أَخْرَجَنِيْ) مِنْ بِلَادِيْ إِلَيْكَ إِلَّا أَنْ تَسْئَلَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَغْفِرَ لِيْ وَيَرْحَمَنِيْ وَأَنْ يَجْعَلَ

غِنَایَ فِیْ قَلْبِیْ" فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغُلَامِ وَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ"۔

ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَنْ حَوْلَهٗ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ اللهُ بِهٖ خَيْراً جَعَلَ غِنَاهُ فِیْ نَفْسِهٖ وَتُقَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ شَرًّا جَعَلَ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ" ثُمَّ أَمَرَلَهٗ بِعَطَاءٍ مِثْلَ مَا أُعْطِیَ أَصْحَابُهٗ،وَشُدَّتْ رِحَالُ الْقَوْمِ وَعَادُوْا إِلٰى بِلَادِهِمْ وَفِیْ رِحَالِهِمُ الْغُلَامُ الْحَدِيْثُ الزَّاهِدُ الْوَرِعُ الْفَائِزُ بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عِبَادَاللهِ !وَقَدْ وَفَدَ هٰذَا الْوَفْدُ مَرَّةً أُخْرٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْسِمِ الْحَجِّ بِمِنٰى اِلَّاذَالِكَ الْغُلَامُ ،فَسَأَلَهُمُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ،فَقَالَ:مَا فَعَلَ الْغُلَامُ الَّذِیْ جَاءَ نَا مَعَكُمْ ؟ قَالُوْا يَارَسُوْلَ الله:مَارَأَيْنَا مِثْلَهٗ قَطُّ، وَلَاأَحَداً بِأَقْنَعَ مِنْهُ بِمَا رَزَقَ اللهُ،لَوْ أَنَّ النَّاسَ اِقْتَسَمُوْا الدُّنْيَا مَانَظَرَ نَحْوَهَا وَلَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا،فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْأَنْ يَّمُوْتَ جَمِيْعاً" فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، اَوَلَيْسَ يَمُوْتُ الرَّجُلُ جَمِيْعاً يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَاَجَابَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَتَشَعَّبُ أَهْوَائُهٗ وَهُمُوْمُهٗ فِیْ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا فَلَعَلَّ أَجَلَهٗ أَنْ يُدْرِكَهٗ فِیْ بَعْضِ تِلْكَ الْاَوْدِيَةِ فَلَايُبَالِی اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ أَيِّهَا هَلَكَ"، قَالُوْا:فَعَاشَ ذَالِكَ الْغُلَامُ فِيْنَا عَلَى الْفَضْلِ وَ اَزْهَدَهٗ فِی الدُّنْيَا وَاَقْنَعَهٗ بِمَا رُزِقَ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَامَ هٰذَا الْفَتٰى فِيْ قَوْمِهٖ خَطِيْباً فَذَكَّرَهُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ. فَلَمْ يَرْجِعْ وَلَمْ يَرْتَدَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ عَنِ الْإِسْلَامِ. وَلَمَّا وُلِّيَ أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَنْسَهُ وَدَأَبَ يَسْأَلُ عَنْهُ. وَلَمَّا بَلَغَهٗ مَوْقِفُ الطَّيِّبِ وَمَاقَامَ بِهٖ مِنْ نُصْحِ قَوْمِهٖ، كَتَبَ إِلٰى زِيَادِبْنِ وَلِيْدٍ يُوْصِيْهِ بِهٖ خَيْراً"۔(۱) جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْأُمَّةِ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔

عِبَادَاللّٰهِ! إِنَّ الْغُلَامَ الْحَدِيْثَ قَدْ عَلَّمَنَا الْأَدَبَ وَالطَّرِيْقَ إِذَا نَحْضُرُ أَحَداً مِنْ عِبَادِاللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ يَقُوْلُ لَهٗ أَنْ يَسْأَلَ اللّٰهَ لَنَا بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ۔

فَعَلِّمُوْا إِخْوَانِيْ هٰذَا أَوْلَادَكُمُ الصِّغَارَ لِيَهْتَدُوْا بِهَدْيِ مَنْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ" وَعَلٰى كُلِّ أَحَدٍ مِنَّا أَنْ يَسْأَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ مِمَّا سَأَلَهٗ مِنْهُ أَنْبِيَائُهٗ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، "رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ"(۲)۔

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ"(۳)۔

وَنَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا فِيْ أَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَ كُوْنُوْا مَعَ الْمَمْدُوْحِيْنَ الَّذِيْنَ اَثْنَاهُمُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ اِذْهُوَ يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهٖ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ:

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ(۴)۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُهُ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)طبقات ابن سعد:۳۲۳۱، الخصائص الکبریٰ: ۴۵۲

(۲)الحج:۱۱۸

(۳)الاعراف:۲۳

(۴)المؤمنون:۱۰۹

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ جمادی الثانی

# قناعت واستغناء کی فضیلت

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اوراس واقعہ کوغور سے سنو کہ ایک مرتبہ یمن کے قبیلہ کندہ کے ''۱۳'' افراد پر مشتمل ایک وفد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کی زکاۃ لیکر حاضر ہوا، ان کی آمد سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مسرور ہوئے، ان کا خوب اعزاز واکرام کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنے کا حکم دیا، جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا لے آئے ہو؟ تو عرض کیا کہ ہمارے مال میں جو اللہ کا حق تھا وہ لے آئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اسے واپس لے جاکر اپنے ہی غریبوں کے درمیان تقسیم کردو، انھوں نے عرض کیا: ہم نے غریبوں کی ضروریات سے زائد رقم ہی لائی ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیگر عربی وفود کے مقابلہ میں اس وفد کی بہت تعریف فرمائی، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بلا شبہ ہدایت تو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے، جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کا سینہ ایمان کے لئے کھول دیتے ہیں''، پھر وفد میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند سوالات پوچھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوابات تحریر کروائے، وہ شخص اسلام، قرآن، سنت اور احکام کے متعلق سوالات کرتا رہا، ان سب باتوں کو دیکھ کر ان کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شوق میں اضافہ ہوا، ان کا قیام چند ایام رہا، طویل مدت تک ان کا قیام نہ تھا، ان سے جلد واپسی کا سبب پوچھا گیا، تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم اپنی قوم کے دیگر

افراد کے پاس جاکر ہمارے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے کی انکو خبر دیں گے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلقات، شرفِ گفتگو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوال وجواب سے بھی ان حضرات کو آگاہ کریں گے، پھر ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے وطن واپسی کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلاکر ان حضرات کو عمدہ انعامات سے نوازنے کا حکم دیا، جب الوداعی ملاقات کے لئے وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی اور بھی بچا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ ہاں، ایک نوجوان ہے، جسے ہم نے اپنی قیامگاہ کے پاس چھوڑا ہے جو ہم میں سب سے کم عمر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اسے ہمارے پاس بھیج دو، انھوں نے جاکر اسے پیغام سنایا کہ ہم اپنے انعامات حاصل کر چکے، اب تم بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا حصہ لے لو، تو وہ نوجوان خدمتِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ اس نے کہا: "میری ضرورت میرے ساتھیوں کی ضرورت سے جداگانہ ہے، گرچہ وہ بھی اسلام کے شوق میں حاضر ہوئے ہیں اور اپنے قوم کی زکاۃ لے کر آئے ہیں، لیکن قسم بخدا میں تو محض اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ رب العالمین مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرمائے اور میرے دل کو غنی اور بے نیاز فرمادے" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی درخواست کے مطابق اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجلس میں حاضر صحابۂ کرام کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اُس کو متقی اور مستغنی بنادیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ

شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا فقر اس کے سامنے کر دیتے ہیں''، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نوجوان کے لئے بھی اس کے ساتھیوں کی طرح نوازنے کا حکم دیا، پھر وہ وفد سامانِ سفر تیار کر کے اپنے وطن لوٹ گیا، مذکورہ کمسن متقی نوجوان بھی ان کے ساتھ لوٹ گیا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعاؤں کی برکتیں حاصل ہو چکی تھی۔

سامعین! پھر دوسرے موقع پر ایامِ حج کے درمیان میدانِ منٰی میں یہ وفد دوبارہ خدمتِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا، لیکن وہ مذکورہ نوجوان ان کے ساتھ نہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق تحقیق کی تو انھوں نے کہا کہ: اس جیسا آدمی تو ہم نے کبھی نہیں دیکھا، اللہ کی تقسیم پر اتنا قانع اور راضی شخص ہم نے نہیں سنا، اگر لوگ تمام دنیا کو آپس میں بانٹ لیں اور اسے کچھ نہ دیں تو یہ اس طرف التفات کرنا اور دیکھنا بھی گوارا نہ کرے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ! مجھے توقع ہے کہ وہ پوری موت مرے گا، تو ایک شخص نے پوچھا کہ کیا دوسرے لوگ پوری موت نہیں مرتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''آدمی کے خواہشات اور فکریں دنیا کی مختلف وادیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں، ممکن ہے کہ ان میں سے کسی وادی میں اس کا وقتِ موعود (موت کا وقت) آ پہنچے، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں کہ کس جگہ وہ ہلاک ہو گیا''، وہ نوجوان بڑی بہترین، زاہدانہ اور قناعت پسند زندگی گذارتا رہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اہلِ یمن میں جب ارتداد کا فتنہ اٹھا تو اس نوجوان نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ اور اسلام کے متعلق بیان دیا اور لوگوں کو سمجھایا، اس کے اس سمجھانے کا یہ اثر ہوا کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس فتنہ میں شامل نہ ہوا، (اللہ تعالیٰ اسے ہماری اور تمام امت کی طرف سے بہترین بدلہ عنایت کرے)، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو نہ

صرف اسے یاد رکھا، بلکہ اس کے متعلق پوچھتے رہے، اور جب فتنۂ ارتداد کے وقت اس کی ثابت قدمی اور اپنی قوم کے ساتھ خیر خواہی کے واقعہ کو سنا تو یمن کے علاقے حضر موت پر متعین عامل زیاد بن الولید کی خدمت میں ایک مکتوب روانہ فرمایا کہ اس کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کریں۔

سامعینِ کرام! اس کم عمر نوجوان نے ہمیں ادب کا راستہ بتایا کہ جب کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان سے اپنی مغفرت اور رحمت کے لئے درخواست کریں، نیز اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اور اپنی اولاد و نسل کو بھی ایسے ہی آداب سے مزین کریں تا کہ یہ بچے بھی اُس نوجوان کی طرح عمل کر کے نبی ﷺ کی دعا کے مستحق بنیں۔ نیز ہم سبھی کو انبیاءِ کرام کی طرح اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ:

''اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور رحم فرما، تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے،

''اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اب اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ فرمایا تو یقیناً ہم نقصان میں رہیں گے''، اے اللہ ہم آپ سے ان چیزوں کو مانگتے ہیں جو نبی کریم ﷺ نے مانگی کہ: ''ہمیں غنا عطا فرما، یا اللہ ہمیں اپنا فضل عنایت فرما اور رزق سے محروم نہ کر، اور رزق میں برکت عطا فرما، اور ہمیں مستغنی بنادے اور تیرے پاس جو نعمتیں ہیں اس کا شوق عطا فرما''، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میرے بندوں میں سے ایک جماعت یوں دعا کرتی تھی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمیں بخش دیجیئے اور ہم پر رحم فرمایئے، اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں،

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

تیسرا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جمادی الثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ ! وَاعْلَمُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَبَّانِيّاً فِيْ كُلِّ شَأْنٍ مِنْ شُؤُوْنِ حَيَاتِهِ وَدَائِمَ الْمُرَاقَبَةِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعَمَلِ عَلٰى مَرْضَاتِهِ فَكَانَ نُطْقُهُ ذِكْراً وَصَمْتُهُ فِكْراً وَحَدِيْثُهُ عِبْرَةً. كَمَا كَانَ دَائِمَ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ، فَلَقَدْ عَبَدَهُ فِيْ خُشُوْعٍ وَخُضُوْعٍ، وَكَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، وَلَمَّا سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ، قَالَ: "أَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْراً" (۱) وَلِمَعْرِفَتِهِ الْكَامِلَةِ بِرَبِّهِ أَصْبَحَ يَخَافُ مِنْهُ وَقَدْ وَرَدَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهُ" (۲) فَكَانَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ، لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ. فَكَانَ دَائِمَ الْخَشْيَةِ مِنْ رَبِّهِ، وَرَوٰى لَنَا أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَقُوْلُ: كُنْتُ نَائِمَةً إِلٰى جَنْبِ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ، فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" (۳)، وَلَمْ يَكُنِ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَجِدُ اللَّذَّةَ وَالسَّعَادَةَ وَالنَّعِيمَ إِلَّا فِي عِبَادَتِهِ لِرَبِّهِ حِينَ يَتَضَرَّعُ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ وَيُنَاجِيهِ فَإِذَا سَجَدَ أَطَالَ السُّجُودَ وَخَشِعَتْ جَوَارِحُهُ، وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ أَوْ سَمِعَهُ مِنْ غَيْرِهِ. وَقَدْ رُوِيَ فِي صَحِيحِ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ لَيْلَةً بَعْضَ الْوَقْتِ ثُمَّ قَامَ وَتَوَضَّأَ وَأَخَذَ يُصَلِّي وَ يَبْكِي، حَتَّى ابْتَلَّتِ الْأَرْضُ بِدُمُوعِهِ، فَلَاحَظَتْ ذَالِكَ عَلَيْهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ لَا أَبْكِي، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ. الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} (۴) ثُمَّ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ: اَلْوَيْلُ لِمَنْ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَاتِ وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِي مَعَانِيهَا (۵) وَفِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَقْرَؤُهُ عَلَيْكَ وَهُوَ عَلَيْكَ أُنْزِلَ، فَقَالَ: أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالَىٰ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا} (۶) قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: فَغَمَزَنِي رَجُلٌ بِجِوَارِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي

أَنْظُرُ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ وَهُوَ يَقُولُ حَسْبُكَ الْآنَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ (۷)، وَكَانَ ذَالِكَ تَصْدِيقاً لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ عَنِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ أَوْ يَسْمَعُونَهُ "وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعاً (۸)۔

وَكَانَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ لَهُ: كَيْفَ تَبْكِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَقُولُ لَهَا: يَا عَائِشَةُ: أَعْلَمُكُمْ بِاللهِ أَنَا، وَأَنَا أَشَدُّكُمْ خَشْيَةً لِلّٰهِ" (۹)۔

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ! أَنَّ بُكَاءَ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَحْمَةً، وَلَمَّا مَاتَ وَلَدُهُ إِبْرَاهِيمُ أَدْرَكَتْهُ حَالَةُ الْبُكَاءِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَبْكِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَقَدْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ، فَقَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ، إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِكَلَامِ هٰذَا، يُشِيرُ إِلَىٰ لِسَانِهِ، إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَإِنَّ الْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى الرَّبُّ وَإِنَّا لِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ" (۱۰)۔

عِبَادَ اللهِ! وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَىٰ بَنَاتِهِ ذَاتَ مَرَّةٍ رَسُولاً لَهَا يُخْبِرُهُ أَنَّ لَهَا وَلَداً يَجُودُ بِنَفْسِهِ، أَيْ يَمُوتُ، وَطَلَبَتْ حُضُورَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ إِلَيْهَا الرَّسُولَ وَقَالَ لَهُ: مُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَىٰ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، وَلٰكِنِ ابْنَتُهُ عَادَتْ فَأَصَرَّتْ عَلَىٰ حُضُورِهِ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ وَأَخَذَ وَلَدَهَا بَيْنَ

يَدَيْهِ وَهُوَ تَقَعْقَعُ وَيَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَأَدْرَكَتِ الرَّسُوْلَ رِقَّةُ الْقَلْبِ فَبَكَى تَأَثُّرًا فَقِيْلَ لَهُ كَيْفَ تَبْكِيْ؟ فَقَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ (۱۱)۔

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا (۱۲)۔

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُهُ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) صحیح البخاری: ۱۱۳۰
(۲) صحیح مسلم: ۱۱۸
(۳) الترمذی: ۳۴۹۳
(۴) آلِ عمران: ۱۹۱
(۵) ابن حبان: ۶۲۰ معنی
(۶) النساء: ۴۱
(۷) صحیح البخاری: ۵۰۵۰
(۸) الاسراء: ۱۰۹
(۹) المسند الجامع: ۱۷۱۶۹، معنی
(۱۰) صحیح مسلم: ۱۳۰۳
(۱۱) صحیح البخاری: ۱۳۰۳
(۱۲) المزمل: ۱،۲۔

تیسرا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　جمادی الثانی

# آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خشیتِ الٰہی

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

سامعین! اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو، اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر شان نرالی تھی، الٰہی اور ربانی رنگ چھایا ہوا تھا، ہمیشہ اللہ کی ذات کا استحضار رہتا اور اس کی مرضیات پر عمل پیرا رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ذکرِ الٰہی سے پر ہوتا اور آپکی خاموشی فکر کی غماز ہوتی، آپکی گفتگو عبرت ونصیحت سے لبریز ہوتی، ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خشیتِ الٰہی کا غلبہ رہتا، بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت میں لگے رہتے، راتوں میں اتنی لمبی نماز پڑھتے کہ قدمِ مبارک پر ورم آجاتے، کوئی پوچھتا تو فرماتے، کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اپنے رب کی کامل معرفت کی وجہ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے، خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ: ''میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں''، مسلسل غمگین اور متفکر رہتے، کبھی راحت وسکون اور عیش وتنعم میں نہ رہتے، خشیتِ الٰہی کے غلبہ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پہلو میں سوئی ہوئی تھیں، رات کے ایک حصہ میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر موجود نہیں تھے، اچانک انکا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمِ مبارک سے ٹکرایا اور دیکھا کہ آپ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز یوں محوِ نیاز ہیں کہ، اے اللہ میں آپ کی ناراضگی سے آپکی رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں اور آپکی سزا سے معافی کی پناہ چاہتا ہوں، آپکی ثنا میرے بس میں نہیں، بس آپ تو ایسے

ہیں جیسا کہ خود آپ نے اپنی ثنا کی ہے، آپ کو آرام وسکون اور نعمت صرف اپنے رب کی عبادت میں ملتا، جبکہ اسی کے حضور گڑ گڑاتے اور زاری کرتے، سجدہ کافی طویل کرتے اور تمام اعضاء پر خشوع طاری رہتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت فرماتے یا کسی کی تلاوت سنتے تو رو پڑتے، ایک مرتبہ رات میں نیند سے بیدار ہوکر وضو فرمایا اور نماز شروع کردی اور اتنا روئے کہ زمین اشکِ مبارک سے تر ہوگئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے دیکھا تو اس طرح کثرت سے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ: میں کیسے نہ روؤں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائی ہیں، ترجمہ ''بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے باری باری آنے جانے میں ان عقل والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں، جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں (اور انہیں دیکھ کر بول اُٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا، آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے''، پھر فرمایا عائشہ! اس شخص کے لئے ہلاکت ہے، جو ان آیتوں کو پڑھے اور انکے مطالب میں غور وفکر نہ کرے۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابنِ مسعود! مجھے قرآن سناؤ، انھوں نے عرض کیا، میری کیا حیثیت ہے؟ جبکہ قرآن تو آپ ہی پر نازل ہوا ہے، تو فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، لہذا حضرت ابن مسعود نے سورہ نساء ابتدا سے پڑھنا شروع کردی، یہاں تک کہ اس فرمانِ الٰہی تک پہنچے: ترجمہ: پھر اس وقت (انکا) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے، اور (اے پیغمبر) ہم تم کو ان لوگوں کے خلاف گواہ کے طور پر

پیش کریں گے جن لوگوں نے کفر اپنا رکھا ہے اور رسول کے ساتھ نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہے اس دن وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش انہیں زمین (میں دھنسا کر اس) کے برابر کر دیا جائے، اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے''، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس وقت میرے بغل کے ایک شخص نے اشارہ کیا تو میں نے سر اٹھا کر چہرہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسوں رواں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اب بس! آپ کے اس عمل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان کی تصدیق تھی جسمیں قرآن پڑھنے اور سننے والوں کے تعلق سے یہ ارشاد ہے کہ ''وہ ہوتے ہوئے چہرہ کے بل بارگاہِ الٰہی میں گر پڑتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں، اور ان کے خشوع میں مزید اضافہ ہوتا ہے''، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتیں کہ آپ تو بخشے بخشائے ہیں پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں روتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: عائشہ سب سے زیادہ اللہ کے متعلق مجھے علم ہے اور تم میں سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والا میں ہوں۔

سامعینِ کرام! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رونا دراصل بطور رحمت تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لختِ جگر حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو رونے سے منع فرمایا تھا، پھر آپ کیسے رو رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رحمت کے آنسو ہیں ''بلاشبہ اللہ اپنے انہیں بندوں پر رحم فرماتے ہیں جو خود (دوسروں کے لئے) رحم کا مادّہ رکھتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اور قلب پر چھائے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتے، لیکن اس کی گفتگو پر عذاب فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ زبان کی طرف تھا (یعنی زبان سے اول فول بکنے اور نوحہ وماتم

کے کلمات ادا کرنے پر عذاب ہوگا، غم کی شدت کی وجہ سے صرف رونے اور آنسوؤں کے نکلنے پر کوئی گرفت نہیں) بے شک آنکھیں اشکبار ہیں اور دل رنجیدہ ہے لیکن ہم بات وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے، اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں"۔

سامعین کرام: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی صاحبزادی نے خدمتِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہلوا بھیجا کہ ان کا بچہ قریب الموت ہے، لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاصد کے ہاتھوں یہ پیغام روانہ کیا کہ انہیں حکم دو کہ صبر اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں، کیونکہ جو اللہ لے لے وہ اسی کا ہے اور جو عنایت فرمائے وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز کا بارگاہِ الٰہی میں ایک وقت معین ہے، تاہم انھوں نے دوبارہ آپ سے درخواست کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور بچے کی سکرات کی کیفیت کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی اور اس منظر سے متاثر ہوکر رو پڑے، اس پر بعضوں نے پوچھا تو فرمایا، یہ تو رحمت ہے اور اللہ بھی اپنے رحمدل بندوں پر ہی رحم فرماتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے چادر اوڑھنے والے، رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لئے) کھڑا ہو جایا کرو"

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

چوتھا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جمادی الثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ.

اَمَّا بَعْدُ فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى، وَيَقُوْلُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ" (۱) فَحُبُّ الْمُسْلِمِيْنَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبٌّ فَرِيْدٌ لَا تَكَادُ تَجِدُ لَهٗ اُمَّةٌ شَبِيْهًا فِيْ حُبِّ النَّاسِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، وَلَا فِيْ حُبِّهِمْ لِزَعِيْمٍ مَهْمَا اَبْلٰى وَلَا لِعَظِيْمٍ مَهْمَا جَلَبَ مِنَ الْخَيْرِ لِاُمَّتِهٖ وَدَفَعَ مِنَ الضُّرِّ عَنْهَا. اِنَّهٗ حُبٌّ يَبْلُغُ شِغَافَ الْقُلُوْبِ، وَيَمْتَزِجُ بِالْحِسِّ وَالدَّمِ، وَيُهَيْمِنُ عَلٰى قَلْبِ الْمُسْتَهَامِ فَلَا يَهْدَأُ وَلَا يَسْلُوْ، وَقَدْ مَضَى النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ اِلٰى جِوَارِ رَبِّهٖ مُنْذُ قُرُوْنٍ وَ قُرُوْنٍ وَتَطَاوَلَ الزَّمَنُ عَلٰى رِسَالَتِهِ الْعُظْمٰى، وَسَيَظَلُّ حُبُّهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُسْلِمِيْنَ حُبًّا مُتَوَقِّدًا، كَاَنَّمَا هُمْ يُشَاهِدُوْنَهٗ وَ يُخَالِطُوْنَهٗ وَيَسْعَدُوْنَ بِغُدُوِّهٖ وَرَوَاحِهٖ.

عِبَادَ اللّٰهِ! وَمَنْ مِنَ الزُّعَمَاءِ وَالْعُظَمَاءِ وَالدُّعَاةِ لَقِيَ حُبَّ اُمَّتِهٖ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ بَعْضَ مَا لَقِيَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ؟ اِنَّ النَّاسَ اَوْ كَثِيْرًا مِنْهُمْ يُدَاهِنُوْنَ الزُّعَمَاءَ وَالرُّؤَسَاءَ وَالْمُصْلِحِيْنَ فِيْ حَيَاتِهِمْ وَيَنْثُرُوْنَ

عَلَيْهِمْ وُرُوْدَ الْمَدْحِ وَالتَّمْجِيْدِ اَلْوَانًا. فَإِذَا مَا انْطَوَتْ صَفْحَتُهُمْ، وَتَعَاقَبَتِ الْاَيَّامُ عَلَى رِحْلَتِهِمْ، نَسِيَهُمُ النَّاسُ شَيْئًا فَشَيْئًا، وَ تَسَلَّلَتْ مِنْ نُفُوْسِ اُمَّتِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَاَمْجَادُهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا رَسْمٌ ضَئِيْلٌ تُثِيْرُهُ ذِكْرَى، اَوْ تَحُثُّ عَلَيْهِ مُنَاسَبَةٌ اَوْ يُذَكِّرُ بِهٖ كِتَابٌ اَوْ تِمْثَالٌ. اَمَّا سَيِّدُ نَا وَسَيِّدُ الْخَلْقِ جَمِيْعاً فَهُوَ مَنْشُوْرٌ بِكُلِّ لِسَانٍ وَ مَذْكُوْرٌ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ، فَلَمْ يُنْسَ وَ حَاشَاهُ اَنْ يُنْسٰى لَحْظَةً، وَلَمْ يَغْفُلْ مُسْلِمٌ عَنْ ذِكْرِهٖ وَالتَّأَسِّيْ بِهٖ فَتْرَةً۔

أَرَأَيْتُمْ عِبَادَ اللهِ ! إِلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَرْطَبُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَفِيْ كُلِّ زَمَانٍ مِنْ حُبِّهِمْ لَهٗ وَ تَعْظِيْمِهِمْ اِيَّاهُ وَشَوْقِهِمْ اِلَيْهِ، اَلْسِنَتُهُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ اسْمُهٗ اَوْعُقِبَتْ سِيْرَتُهٗ. اِنَّ حُبَّ الْمُسْلِمِيْنَ لِرَسُوْلِهِمُ الْكَرِيْمِ يَدْفَعُهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ لَا مَدْفُوْعِيْنَ بِاَمْرِ اللهِ لَهُمْ بِهَا فَحَسْبُ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"(۲) وَلٰكِنَّ تَكْرِيْمًا وَتَيَمُّناً فَهُمْ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهَا مَعَ حَمْدِ اللهِ كُتُبَهُمْ وَعُهُوْدَهُمْ وَيَسْتَهِلُّوْنَ بِهَا حَدِيْثَهُمْ وَقِصَصَهُمْ۔

وَحُبُّ الْمُسْلِمِيْنَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَرَنُّمِهِمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ تَشَهُّدٍ وَ قَبْلَ كُلِّ دُعَاءٍ، وَمِنْ حُبِّ الْمُسْلِمِيْنَ لِسَيِّدِهِمْ وَالْمُشَفَّعِ فِيْهِمْ وَسِرَاجِهِمِ الْمُنِيْرِ زِيَارَتُهُمْ لَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَدَافُعُهُمْ بِالْمَنَاكِبِ عَلٰى رَوْضَتِهِ الزَّهْرَاءِ الْخَضْرَاءِ. اِنَّ

هٰذِهٖ اَطْيَبُ سَاعِ الْحَيَاةِ لَدَيْهِمْ، اِنَّهَا لَحْظَاتُ الْمَتَاعِ الرُّوْحِيِّ وَاللَّذَّةِ الَّتِيْ تَهُوْنُ عِنْدَهَا لَذَائِذُ الْحَيَاةِ جَمِيْعاً، اِنَّهُمْ يُجِلُّوْنَ كُلَّ سِلْعَةٍ وَرَدَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَيَعْتَزُّوْنَ بِكُلِّ هَدِيَّةٍ وَفَدَتْ مِنْ اَرْضِهَا وَمِنْ حُبِّ الْمُسْلِمِيْنَ لِطِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا، اَحَبُّوْا آلَ بَيْتِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحَابَتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَكُلَّ فَرْعٍ مِنْ دَوْحَتِهِ الْمُبَارَكَةِ فَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلُّوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَيُبَارِكُوْنَ عَلَيْهِمْ كَمَا يُبَارِكُوْنَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَجَزَى اللّٰهُ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ سَيِّدَنَا الْاِمَامَ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذْ هُوَ قَالَ: يَا آلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ أَمْرٌ مِنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنِ اَنْزَلَهٗ يَكْفِيْكُمْ مِنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ اِنَّكُمْ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَاةَ لَهٗ''۔

وَهٰكَذَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِنَّ فِيْ حُبِّ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَجَباً، لَقَدْ بَاتَ سَيِّدُنَا عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَيْلَةَ الْهِجْرَةِ فِيْ فِرَاشِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ قَتَلَةَ قُرَيْشٍ سَاهِرُوْنَ حَوْلَهٗ، مُرْتَصِدُوْنَ لَهٗ لِلْقَضَاءِ عَلَيْهِ، وَخَرَجَ سَيِّدُنَا اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ مَعَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهٗ فِيْ غَارِ ثَوْرٍ وَاَقَامَ مَعَهٗ ثَلَاثَ لَيَالٍ عَلٰى ظُلْمَتِهٖ وَ وَحْشَتِهٖ، يَسْمَعَانِ وَقْعَ اَقْدَامِ الْاَعْدَاءِ وَلَيْسَ مَعَهُمَا سِلَاحٌ، وَعَرَضَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْقِتَالِ عَلٰى

اَصْحَابِهٖ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا وَاَحْسَنَا ثُمَّ قَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِمْضِ لِمَا أَمَرَكَ اللهُ بِهٖ فَنَحْنُ مَعَكَ فَوَاللهِ لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى لِمُوْسٰى، وَلٰكِنْ نَقُوْلُ: اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ سِرْتَ بِنَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَجَالَدْنَا مَعَكَ مِنْ دُوْنِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَدَعَالَهٗ، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ سَيِّدُ الْاَوْسِ: فَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ وَشَهِدْنَا اَنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ هُوَالْحَقُّ وَاَعْطَيْنَاكَ عَلٰى ذَالِكَ عُهُوْدَنَا وَ مَوَاثِيْقَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَ اِنِّيْ اَقُوْلُ عَنِ الْاَنْصَارِ فَاُجِيْبُ عَنْهُمْ: فَاظْعَنْ حَيْثُ شِئْتَ وَاقْطَعْ حَبْلَ مَنْ شِئْتَ وَخُذْ مِنْ اَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ؟ وَمَا اَخَذْتَ مِنَّا كَانَ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِمَّا تَرَكْتَ وَ مَا أَمَرْتَ فِيْهِ مِنْ أَمْرِنَا فَاَمْرُنَا تَبَعٌ لِاَمْرِكَ فَامْضِ يَارَسُوْلَ اللهِ لِمَا اَرَدْتَّ فَنَحْنُ مَعَكَ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوِاسْتَعْرَضْتَ بِنَا هٰذَا الْبَحْرَ لَخُضْنَا مَعَكَ مَا تَخَلَّفَ مِنَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ. فَسُرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَتَهَلَّلَ بِقَوْلِ سَعْدٍ وَنَشَطَ ذَالِكَ (٣)۔

عِبَادَاللهِ! هٰذَا غَيْضٌ مِنْ فَيْضٍ كَثِيْرٍ مِنَ الْحُبِّ الْوَفِيِّ الْوَطِيْدِ لِسَيِّدِ الْخَلْقِ الْكَرِيْمِ وَهَادِيْهِمِ الْاَمِيْنِ۔

فَاللّٰهُمَّ زِدْ قُلُوْبَنَا بِمَزِيْدٍ مِنْ حُبِّ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ وَمَزِيْدٍ مِنِ اتِّبَاعِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاجْمَعِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ نَبِيِّنَا كَمَا

آمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ، اَللّٰهُمَّ لَاتُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَتّٰى تُدْخِلَنَا مَدْخَلَه وَنَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ مُوَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ آمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَاِنَّكَ تَقُوْلُ وَبِقَوْلِكَ يَهْتَدِی الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۴)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُهٗ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) المستدرک: ۴۲۱۶

(۲) الاحزاب: ۵۶

(۳) دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳۳۴

(۴) آل عمران: ۳۱

چوتھا خطبہ    بسم اللہ الرحمٰن الرحیم    جمادی الثانی

## حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین، و علی الہ و صحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! اللہ کا تقوی اختیار کرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حب الٰہی کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو، لہذا امت مسلمہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نادر و بے مثال محبت ہے، کسی دوسری جگہ اس کی مثال ملنا ناممکن ہے، کوئی کتنا ہی بڑا رہنما ہو، جیسے بھی کارنامے انجام دیئے ہوں اور اپنے ماننے والوں کو فائدہ پہنچانے اور نقصانات کو ہٹانے کی چاہے جیسی بھی کوشش کی ہو، ان کے متبعین نے ایسی محبت کبھی بھی ان سے نہیں کی، یہ محبت تو امتیوں کے دلوں میں گہرائی میں اتر کر رگ و ریشہ میں سما چکی ہے، اس دنیا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روانگی کو صدیاں بیت چکیں، لیکن حبّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چراغ پوری آب وتاب کیساتھ امت کے دلوں میں جگ مگ کر رہا ہے، گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے سرفراز ہو رہے ہیں، کسی بھی رہنما، لیڈر اور متبوع کی آپ مثال پیش کر سکتے ہیں؟ جس کو اپنی موت کے بعد اس طرح کی محبت حاصل ہوئی ہو، اکثر لوگ تو زندگی میں اپنے قائدوں کے ساتھ بظاہر بڑی محبت کے دعوے کرتے اور مدح سرائی کے پھول نچھاور کرتے ہیں، اس میں بھی ریاکاری اور چاپلوسی کا حصہ زیادہ ہوتا ہے، اور جیسے ہی اس صفحۂ ہستی سے ان کا وجود مٹ جاتا ہے، یہ نقلی دعوے اور محبت کے مظاہرے بھی دَم توڑنا شروع کر دیتے ہیں، بس ایک دھندلا سا خاکہ ان کا باقی رہ جاتا ہے، جو رسماً کسی مناسبت سے زیر بحث آجاتا ہے، لیکن

ہمارے بلکہ ساری مخلوق کے سردار اور آقا کا تو حال ہی نرالا ہے، ہر زبان پر اور ہر لمحہ ان کا ذکرِ خیر جاری ہی ہے، مسلمان نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھول سکتا ہے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ سے بے نیاز ہوسکتا ہے، آپ دیکھتے نہیں کہ ایک مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، تعظیم اور شوق میں کیسا سرشار رہتا ہے، جہاں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک نام سن لیتا ہے، بے اختیار زبان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں صلاۃ وسلام کی نغمہ سرائی سے لطف اندوز ہونے لگتی ہے، قرآن مجید نے خود درود وسلام کا حکم دیا ہے، اس لیے بڑی خوشدلی اور تکریم وبرکت کے طور پر امت ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہی ہے، اللہ کی حمد کے ساتھ ساتھ اپنی کتابوں میں، عہود میں، تحریروں میں، گفتگو وبیان کے ابتداء میں، نماز کے تشہد میں اور دعا کے ابتدا میں درود وسلام کا اہتمام کرتے ہیں، اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرنور روضہ پر پروانہ وار نثار ہوتے ہیں، زیارتِ مدینہ کے یہ لمحات زندگی کے حسین ترین اور شیریں ترین لمحات ہوتے ہیں، مدینہ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز ان کی نگاہ میں ایک خاص وقعت رکھتی ہے، اسی محبت کے طفیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت، صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور نسلوں تک سے بڑی محبت رکھتے ہیں، اور اپنے درود وسلام میں ان پاک نفوس کو بھی شامل کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کیسی اچھی بات کہہ گئے ہیں:

''اے رسول اللہ کے اہل بیت، تمہاری محبت کو اللہ نے قرآن میں فرض قرار دیا ہے، تمہارے عظیم مرتبہ کے لیے یہی کافی ہے کہ تم پر درود کے بغیر نماز نہیں''۔

سامعین! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کے محبوبانہ برتاؤ کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے، شبِ ہجرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے بستر پر گزاردی،

حالانکہ انھیں معلوم تھا کہ کفار قریش (نعوذ باللہ) آپ کے قتل کے لیے جمع ہو چکے ہیں اور گھات لگائے بیٹھے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس سفر میں آپ کی ہمرکابی کے شدت سے منتظر اور اسے بڑی سعادت سمجھ رہے ہیں، تین روز تو غار ثور کی ظلمت و وحشت میں آپ کے ساتھ ہیں، ان کے پاس ہتھیار بھی نہیں، اور دشمن سر پر پہنچ چکا ہے ،ایک اور مرتبہ غزوہ بدر کے موقع پر جب قتال کی بات صحابۂ کرام کے سامنے رکھی گئی تو حضرت ابوبکر وعمرؓ نے کھڑے ہوکر بڑی مناسب بات کہی، پھر حضرت مقدادؓ نے کہا کہ آپ اللہ کے حکم کے مطابق آگے بڑھیں، بس ہم سب آپ کے ساتھ ہیں، قسم ہے اللہ کی! ہم لوگ موسی علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں کہیں گے کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو ،ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے، بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے ساتھ لڑیں گے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: اگر آپ مقام برک الغماد تک بھی ہمیں لے چلیں، تو ہم بڑی خوشدلی سے وہاں تک بھی ساتھ دیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اس بات کو سراہا اور دعا دی، اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں، آپ کی تصدیق کی، اور آپ کی دعوت کے برحق ہونے کی گواہی دی اور اس بات پر ہماری اطاعت وفرمانبرداری کا پختہ معاہدہ طے ہو چکا ہے، لہذا میں تمام انصاریوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ جہاں چاہیں ہمیں لے چلیں، جس کی زندگی وقوت کا خاتمہ کرنا چاہیں کریں، ہمارا مال آپ کی نذر ہے، جو آپ اس سے لے لیں وہ ہمیں زیادہ محبوب ہے، بہ نسبت اس کے جسے آپ چھوڑ دیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، اگر ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمندر میں بھی کودنے کا حکم دیں تو ہم سب اس کے لیے تیار ہیں،

ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں ہٹے گا، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور فرطِ مسرت سے دمکنے لگا۔

سامعین! اس طرح کے بے شمار حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظاہر میں سے یہ چند نمونے تھے۔

اے اللہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت کا جذبہ مزید تر عطا فرمائیں، اورجیسا کہ ہم آپ پر بن دیکھے ایمان لائے، پس آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں جمع فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی دولت سے ہمیں سرفراز فرمائیں، اور جنت کے اعلیٰ ترین مقام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہمیں عطا فرمادیجئے، اے اللہ یہ ہماری ٹوٹی پھوٹی دعا ہے جسے آپ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائیں۔ آمین

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"(اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ بہت معاف کرنیوالا بڑامہربان ہے"

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

پانچواں خطبہ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | جمادی الثانی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ جَعَلَ الۡمَحَبَّةَ اِلَی الظَّفَرِ بِالۡمَحۡبُوۡبِ سَبِيۡلاً، فَجَعَلَ كُلَّ مَحۡبُوۡبٍ لِمُحِبِّهٖ نَصِيۡباً، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، الَّذِیۡ فَضَّلَ اَهۡلَ مَحَبَّتِهٖ عَلٰی سَائِرِ الۡمُحِبِّيۡنَ تَفۡضِيۡلاً، وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الۡقَائِلُ "اَلۡمَرۡءُ مَعَ مَنۡ اَحَبَّ، فَهُمۡ مَعَ اللّٰهِ فِی الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا لَكَ اَشَدَّ حُبًّا۔

أَمَّا بَعۡدُ فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، وَمِنَ الۡمَعۡلُوۡمِ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّ الصَّحَابَةَ الۡكِرَامَ كَانُوۡا اَشَدَّ حُبًّا لِلّٰهِ وَاَنَّ قُلُوۡبَهُمۡ كَانَتۡ مُعَلَّقَةً فِیۡ سَائِرِ الۡاَوۡقَاتِ بِحُبِّ اللّٰهِ، كَانُوۡا يَهۡجُرُوۡنَ كُلَّ سَبَبٍ يُقۡصِيۡهِمۡ مِنۡ مَحۡبُوۡبِهِمۡ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَيَرۡتَاحُوۡنَ لِكُلِّ سَبَبٍ يُدۡنِيۡهِمۡ مِنۡهُ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی، فَهُمۡ كَانُوۡا يُسَارِعُوۡنَ دَائِماً فِيۡمَا يُحِبُّهٗ وَيَرۡضَاهُ رَبُّهُمۡ جَلَّ وَعَلَا، فَهُمۡ إِذَا مَا سَمِعُوۡا قَوۡلَ اللّٰهِ تَعَالٰی "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيۡنَ" (۱) تَسَلَّحُوۡا بِالصَّبۡرِ وَاتَّخَذُوۡهُ عُدَّةً فِیۡ خَضَمِ الۡحَيَاةِ طَمَعاً فِیۡ حُبِّ اللّٰهِ وَاَمَلاً فِیۡ رِضَاهُ، فَكَانَ اللّٰهُ مَعَهُمۡ لِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مَعَ اللّٰهِ "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيۡنَ" (۲)۔

عِبَادَ اللّٰهِ! اِنَّ الۡعَبۡدَ الۡمُسۡلِمَ اِمَّا اَنۡ يَكُوۡنَ فِیۡ نِعۡمَةٍ فَيَشۡكُرَ عَلَيۡهَا، اَوۡ فِیۡ نِقۡمَةٍ فَيَصۡبِرَ عَلَيۡهَا كَمَا جَاءَ فِی الۡحَدِيۡثِ الشَّرِيۡفِ عَنۡ

صُهَيْبٍ الرُّوْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَالِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْراً لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْراً لَهُ (۳) أَيْ أَنَّهُ فِي الْحَالَتَيْنِ مُكَرَّمٌ مُثَابٌ وَمُؤْجَرٌ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ! أَنَّ الصَّبْرَ صَبْرَانِ فَصَبْرٌ عَلٰى تَرْكِ الْمَحَارِمِ وَالْمَآثِمِ وَصَبْرٌ عَلٰى فِعْلِ الطَّاعَاتِ وَالْقُرُبَاتِ، وَالثَّانِيْ: أَكْثَرُ ثَوَاباً لِأَنَّهُ الْمَقْصُوْدُ، قَالَ سَيِّدُنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ رَحِمَهُ اللهُ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يُنَادِيْ مُنَادٍ أَيْنَ الصَّابِرُوْنَ لِيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ قَبْلَ الْحِسَابِ؟ قَالَ: فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ إِلٰى أَيْنَ يَا بَنِيْ آدَمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ قَبْلَ الْحِسَابِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالُوْا: وَمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الصَّابِرُوْنَ قَالُوْا: وَمَا كَانَ صَبْرُكُمْ؟ قَالُوْا: صَبَرْنَا عَلٰى طَاعَةِ اللهِ وَصَبَرْنَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ حَتّٰى تَوَفَّانَا اللهُ، قَالُوْا: أَنْتُمْ كَمَا قُلْتُمْ، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ (۴) وَيَشْهَدُ لِهٰذَا قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: " إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ" (۵) وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (۶)۔

عِبَادَ اللهِ! وَأَمَّا الصَّبْرُ الثَّالِثُ: وَ هُوَ الصَّبْرُ عَلَى الْمَصَائِبِ وَ النَّوَائِبِ، فَذَالِكَ أَيْضاً وَاجِبٌ كَالْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الْمَعَايِبِ، عِبَادَ اللهِ وَ مِنَ الْبَلَايَا وَالْمَصَائِبِ وَالْأَمْرَاضِ الْعَامَّةِ الْوَبَائِيَّةِ أَعْظَمُهَا

الطَّاعُوْنُ، عَنْ اُمِّ الْمُومِنِيْنَ سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ، فَأَخْبَرَنِي، إِنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ، وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُومِنِيْنَ، لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِراً مُحْتَسِباً يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّامَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ (۷) وَفِيْ رِوَايَةٍ "اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ" (۸) وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَاتَقْدَمُوْا عَلَيْهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَاراً، (۹)

عِبَادَ اللّٰهِ ! وَلَمَّا كَانَ الطَّاعُوْنُ عَذَاباً نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِقْدَامِ فَإِنَّهُ تَهَوُّرٌ وَاِقْدَامٌ عَلَى الْخَطَرِ وَالْعَقْلُ يَمْنَعُهُ، وَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى مِنَ الْفِرَارِ فَإِنَّهُ فِرَارٌ عَنِ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ وَلَا يَنْفَعُهُ، وَاَيْضاً اَنَّ الْاَصِحَّاءَ إِذَا خَرَجُوْا ضَاعَتِ الْمَرْضٰى مِمَّنْ يَتَعَهَّدُهُمْ وَالْمَوْتٰى مِنَ التَّجْهِيْزِ وَالتَّكْفِيْنِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ۔

اَلَا يَاعِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّ الْعَذَابَ لَايَدْفَعُهُ الْفِرَارُ، وَإِنَّمَا يَمْنَعُهُ التَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَاسْأَلُوْهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ غَشِّنَا بِرَحْمَتِكَ وَ جَنِّبْنَا عَذَابَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَإِنَّكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ تَقُوْلُ وَبِقَوْلِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم: وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ(۱۰)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَأَسْتَغْفِرُاللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِالْمُسْلِمِیْنَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْہُ اِنَّہٗ ھُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

(۱)آلِ عمران: ۱۴۶ (۲)البقرۃ: ۱۵۳

(۳)صحیح مسلم: ۶۹۲ (۴)تفسیر ابنِ ابی حاتم: ۱۴۰۶

(۵)الزمر: ۱۰ (۶)الرعد: ۲۳

(۷)صحیح البخاری: ۳۴۷۴ (۸)صحیح البخاری: ۲۸۳۰

(۹)صحیح البخاری: ۳۴۷۳ (۱۰)الانفال: ۴۶

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جمادی الثانی

# صبر کی فضیلت

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین،
وعلی الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ اسلام! میں اپنے گنہگار نفس سمیت آپ تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، یہ بات بالکل واضح ہے کہ صحابۂ کرام (رضوان اللہ عنھم اجمعین) اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتے تھے، اُن کے دل و دماغ ہمیشہ اور ہر لمحہ حُبِّ الٰہی سے سرشار و لبریز رہتے تھے، وہ ہر اُس سبب سے دور رہتے جو اُن کو اپنے محبوب سبحانہ وتعالیٰ سے دور کر دے، اور بڑی بشاشت اور نشاط کے ساتھ ہر اُس عمل کی طرف پیش قدمی فرماتے جو انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے قریب کر دے، خلاصہ یہ کہ ہر وقت وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پسندیدہ اعمال کی طرف سبقت فرماتے، جب وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنتے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کے حصول کے خاطر زندگی کے ہر میدان میں صبر اختیار کرتے ہیں، اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل کر لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے عظیم مقام پر فائز ہو جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ صابرین سے محبت فرماتے ہیں۔

سامعینِ کرام! ایک مسلم بندہ یا تو نعمتوں میں ہوگا اور اِس پر اللہ کا شکر ادا کرے گا، یا پھر کسی مصیبت یا آزمائش میں ہوگا اور اس پر صبر اختیار کرے گا، جیسا کہ حضرت صہیب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل فرماتے ہیں کہ: ''مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا سارا معاملہ سراپا خیر ہے، اور یہ بات صرف مؤمن کو ہی حاصل ہے، اگر اُسے

راحت حاصل ہوتی ہے تو اُس پر شکر ادا کرتا ہے، جو اُس کے لئے خیر ہے، اور اگر اُسے تکلیف پہنچتی ہے، تو صبر کرتا ہے، جو اُس کے لئے خیر ہے، یعنی ہر دو صورت میں وہ اجر و ثواب اور اکرام کا مستحق بنتا ہے۔

برادارانِ اسلام! صبر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ایک صبر تو وہ ہے، جو گناہ اور حرام اُمور کے ترک کرنے کے لئے ہوتا ہے اور (۲) دوسرا وہ جو عبادات واطاعات کے انجام دینے کے لئے ہوتا ہے، اس دوسرے صبر پر زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے، کیونکہ وہی اصل مقصود ہے، سیدنا حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''جس وقت اللہ تعالیٰ اول و آخر کے تمام مخلوقات کو جمع فرمائیں گے تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا، صابرین کہاں ہیں؟ تاکہ حساب سے پہلے ہی جنت میں داخل ہوجائیں، تو لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوجائے گی، اور فرشتوں سے ان کی ملاقات ہوگی اور وہ دریافت کریں گے کہ لوگو! تم کہاں جارہے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ جنت کی طرف، تو وہ کہیں گے کہ حساب سے قبل ہی؟ تو وہ جواب دیں گے کہ جی ہاں، تو فرشتے پوچھیں گے، تم کون لوگ ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہم صابرین ہیں، وہ کہیں گے تمہارا صبر کس طرح کا تھا؟ جواب دیں گے کہ ہم نے اللہ کی اطاعت کرنے میں صبر کیا اور اللہ کی نافرمانی سے رُکنے کے لئے صبر کیا، یہاں تک کہ اللہ نے ہمیں موت دی، تب وہ کہیں گے، ہاں تم ایسے ہی تھے جیسا کہ تم کہہ کررہے ہو، جاؤ جنت میں داخل ہوجاؤ، پس عمل کرنے والوں کے لئے بڑا اچھا اجر وثواب ہے''۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتادیا ہے کہ صابروں کو بغیر حساب وکتاب کے اجر عنایت ہوگا، نیز ہر دروازے سے فرشتے داخل ہوکر ان کے صبر پر اُن کو سلامتی

کی دعا دیں گے، اور اُس بہترین انجام کی تعریف فرمائیں گے، اِن آیتوں سے حضرت زین العابدین کے باتوں کی تائید ہوتی ہے۔

سامعین کرام! صبر کی ایک قسم یہ بھی ہے جو ایک بندہ مختلف مصائب اور آفات کے مقابلہ میں اختیار کرتا ہے، یہ صبر بھی ایسے ہی واجب ہے، جیسا کہ گناہ اور عیوب پر استغفار۔

سامعین! مختلف مصیبتوں اور بیماریوں میں سے ایک عظیم ترین مصیبت طاعون کی وبا ہے، جس کے بارے میں حضور اکرم صلی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''یہ ایک عذاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتے ہیں نازل فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے اُسے مومنین کے حق میں رحمت بنا دیا ہے، کسی بھی بستی میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے، پھر جو بھی صبر کے ساتھ اللہ سے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے، اُس کا یہ ٹھوس یقین و عقیدہ ہو کہ ہوگا وہی جو اللہ نے مقدر میں لکھ دیا ہے، تو اُسے ضرور شہید کا ثواب ملے گا'' ایک روایت میں ہے کہ: طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے''، ایک اور روایت میں ارشاد ہے: ''جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی بستی میں (طاعون کی بیماری پھوٹ پڑی) ہے تو پھر وہاں مت جاؤ، اور اگر کسی بستی میں پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو، تو راہ فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے مت بھاگو''۔

سامعین کرام! چونکہ طاعون ایک عذاب ہے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی جگہ جانے سے منع کر دیا، کیونکہ یہ ایک بے جا جرأت اور بلا مقصد خود کو خطرات کے منہ میں ڈالنا ہے، اور عقل ایسی حماقت و نادانی سے روکتی ہے، دوسری طرف حدیث ایسے مقام سے بھاگنے سے بھی روکتی ہے، کیونکہ یہ تقدیری فیصلے سے بھاگنے کی کوشش ہے،

جو بہر حال کسی طرح بھی نفع بخش نہیں ہوسکتی، نیز اس طرح صحت مندوں کے بھاگنے کی صورت میں پھر بیماروں کا پُرسانِ حال کون ہوگا، اور مرنے والوں کی تجہیز وتکفین اور نمازِ جنازہ کی ذمہ داریوں کو کون نبھائے گا؟ (اِسی لئے شریعت نے اس موقع پر بھی دیگر احکام کی طرح بڑا ہی معتدل حکم صادر فرمایا)، دیکھئے! راہ فرار اختیار کرنے سے کبھی بھی عذاب دور نہیں ہوسکتا، اُسے دور کرنے کی واحد شکل توبہ واستغفار ہے، پس تم اللہ سے ڈرتے رہو، اور اُس کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرو، اور اُس سے دین ودنیا اور آخرت کی عفو وعافیت اور سلامتی کے لئے دعا کرتے رہو۔

یا اللہ ہم پر اپنی رحمت کا سایہ فرما، اپنے عذاب سے بچا، یا اللہ ہم تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ لیتے ہیں، اور تیری عقوبت سے تیری عافیت کی پناہ چاہتے ہیں، تیری ذات عالی وبابرکت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور صبر سے کام لو، یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

- پہلا خطبہ : باجماعت نماز کی فضیلت
- دوسرا خطبہ : اعمالِ صالحہ گناہوں کا کفارہ
- تیسرا خطبہ : بدعت سے اجتناب
- چوتھا خطبہ : نماز تحفۂ معراج

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رجب المرجب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الصَّلٰوةَ فَرْضًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَجَعَلَهَا رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الدِّيْنِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ هُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ إِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الرَّاكِعِيْنَ السَّاجِدِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ ! أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَحَافِظُوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِيْ أَوْقَاتِهَا وَأَقِيْمُوْهَا فِيْ جَمَاعَةٍ، فَقَدِ اهْتَمَّ الْإِسْلَامُ بِصَلَاةِ الْجَمَاعَةِ اهْتِمَامًا بَالِغًا، وَمَنَحَ الْمُحَافِظِيْنَ عَلَيْهَا ثَوَابًا جَزِيْلًا وَأَجْرًا عَظِيْمًا بِقَوْلِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً" (۱) وَ أَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ إِقَامَتَهَا بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ لَا تَفُوْتُهُ التَّكْبِيْرَةُ الْأُوْلٰى مَعَ الْإِمَامِ كُتِبَ لَهٗ بَرَائَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، (۲)۔

عِبَادَ اللّٰهِ! وَقَدِ اعْتَبَرَ الْإِسْلَامُ تَرْكَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عُذْرٍ وَالتَّهَاوُنَ فِيْ شَأْنِهَا فُسُوْقًا وَعِصْيَانًا، وَقَدْ وَرَدَ فِي السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ أَنَّ الرَّسُوْلَ الْأَكْرَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ بِتَحْرِيْقِ بُيُوْتِ أَقْوَامٍ قَدْ

تَخَلَّفُوا عَنْ صَلاةِ الْجَمَاعَةِ، وَلاَ يَفْعَلُ ذَالِكَ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ لِأَمْرٍ عَظِيْمٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِهِمُ الْجَمَاعَةَ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ" (۳).

أُنْظُرُوْا يَا عِبَادَ اللهِ! كَيْفَ شَدَّدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي الْجَمَاعَةِ لِمَا فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ وَنَفْعٍ وَفَوَائِدَ وَ حِكَمٍ سَامِيَةٍ، لِأَنَّ الْإِسْلاَمَ دِيْنٌ اِجْتِمَاعِيٌّ، رُوْحُهُ الْجَمَاعَةُ، وَيُحِبُّ الْجَمَاعَةَ، وَيَدْعُوا إِلَى الْجَمَاعَةِ، لِيُقَوِّيَ رُوْحَ التَّآلُفِ بَيْنَ الْأُمَّةِ، وَيُعَلِّمُهَا وَحْدَةَ الرَّأْيِ وَالْعَمَلِ وَيُعَرِّفُهَا أَنَّ الرَّبَّ وَاحِدٌ، وَأَنَّ الدِّيْنَ وَاحِدٌ، وَالْجَمْعَ قُوَّةٌ، وَ أَنَّ يَدَ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَ أَنَّ الْاِتِّحَادَ قُوَّةٌ، وَالْاِخْتِلاَفَ ضُعْفٌ وَشَتَّاتٌ، وَأَنَّ الشَّيْطَانَ عَدُوُّ اللهِ وَعَدُوُّ الْإِسْلاَمِ وَالْمُسْلِمِيْنَ، يَتَسَلَّطُ عَلَى مَنْ يَتْرُكُ الْجَمَاعَةَ، وَيَدْعُوْهُ إِلَى التَّهَاوُنِ بِالصَّلٰوةِ فِي الْجَمَاعَةِ وَ تَأْخِيْرِهَا عَنْ وَقْتِهَا. فَلِتِلْكَ الْفَوَائِدُ النَّافِعَةُ، وَالْحِكَمُ السَّامِيَةُ أَكَّدَ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلاَةِ فِي جَمَاعَةٍ وَحَتّٰى جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ، أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ لِيَسْتَأْذِنَ الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ قَامَ بِهِ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أَعْمٰى كَمَا تَرَانِي، وَقَدْ تَقَدَّمَ بِيَ السِّنُّ، وَرَقَّ مِنِّي الْعَظْمُ، وَذَهَبَ الْقُوَّةُ وَ بَيْتِي بَعِيْدٌ، وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ نَخِيْلٌ وَ أَشْجَارٌ، وَسِكَكُ الْمَدِيْنَةِ مُلْتَوِيَةٌ، وَلِي قَائِدٌ لاَ يُلاَئِمُنِي، فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ

رُخْصَةٍ لَأُصَلِّيَ فِي بَيْتِي؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنْتَ فِي بَيْتِكَ"؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاأَجِدُلَكَ مِنْ رُخْصَةٍ، لَاصَلَاةَ لَكَ إِلَّافِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: لَوْعَلِمَ الْمُتَخَلِّفُ عَنْ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ مَا أَعَدَّهُ اللهُ مِنَ الْخَيْرِ لِلسَّاعِي إِلَيْهَا، لَأَتَاهَا وَلَوْحَبْوًا عَلٰى يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ. (۴)

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ وَحَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي جَمَاعَةٍ، وَلَا تُهْمِلُوْهَا فَإِنَّ فِي إِهْمَالِهَا وَتَرْكِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَعِيدٌ شَدِيْدٌ، وَأَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ:

فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ} (۵)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمِ۔

(۱) صحیح البخاری: (۶۱۹)　(۲) معجم ابن الاعرابی: (۱۱۷۵)

(۳) ابن ماجہ: (۱۴۵۰)　(۴) المعجم الکبیر: (۶۸۰۶)

(۵) البقرۃ: (۲۳۸)

پہلا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　رجب المرجب

# باجماعت نماز کی فضیلت

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین،

وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

سامعینِ کرام! میں آپ حضرات کو اور خود اپنے گنہگار نفس کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اللہ کے بندو! صحیح وقت پر نماز کی پابندی اور ادائیگی کی فکر کریں اور جماعت کا اہتمام رکھیں، اسلام نے باجماعت نماز کی ادائیگی کو بڑی اہمیت دی ہے، جماعت کی پابندی پر بڑے ثواب و انعام کا وعدہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''باجماعت نماز (کا ثواب) تنہا نماز کے مقابلہ میں ستائیس/۲۷ درجہ زائد ہے''، جماعت کی پابندی کو نفاق اور جہنم سے خلاصی کا سبب قرار دیا، لہٰذا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو شخص چالیس/۴۰ دن اس طرح باجماعت نماز ادا کرے کہ امام کے ساتھ اس کی تکبیر اولیٰ (تکبیرِ تحریمہ) فوت نہ ہو، اس کے حق میں دو پروانوں کا فیصلہ صادر ہوتا ہے، ایک جہنم سے نجات اور دوسرے نفاق سے خلاصی''۔

سامعینِ کرام! اسلام نے بلا عذر جماعت کو چھوڑ دینا اور اس کے بارے میں لاپروائی برتنا نافرمانی اور گناہ شمار کیا ہے، صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باجماعت نماز کو ترک کرنے والوں کے گھروں کو جلا ڈالنے کا ارادہ فرمایا اور یہ تو واضح بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی شفیق و رحیم ہستی کسی سخت معاملہ پر ہی ایسی سزا کا ارادہ کر سکتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو ترکِ جماعت سے باز آنا چاہیے، ورنہ پھر میں ان کے ساتھ ہی ان کے گھروں کو نذرِ آتش کر دونگا''۔ دیکھئے!

جماعت کی نماز کے مختلف فوائد ومنافع اور حکمتوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس سختی کے ساتھ اسکے پابندی کی اہمیت کو اجاگر کیا، کیونکہ دینِ اسلام ایک اجتماعی دین ہے ،اس کی روح جماعت ہے، جماعت کو محبوب رکھتا ہے، اور لوگوں کو جماعت واجتماعیت کی دعوت دیتا ہے، تاکہ امت میں اتحاد واتفاق کی روح قوی ہو، اور اسے اپنے رائے اور عمل میں وحدت کی تعلیم دے، اسے سمجھا دے کہ اس کا رب بھی ایک ہے اور اس کا دین بھی ایک ہے، اور اجتماعیت میں قوت ہے، اور اللہ کا ہاتھ اور اس کی خصوصی نصرت و اعانت جماعت کے ساتھ ہے، 'اتحاد' قوت کا باعث اور 'اختلاف' ضعف و کمزوری کا موجب ہے، اور شیطان اللہ کا اور اسلام و مسلمانوں کا سخت دشمن ہے، اور جو جماعت ترک کرتا ہے، وہ اس پر مسلط ہوجاتا ہے، اور نماز کی جماعت اور اوقات میں سستی کے راستے پر ڈال دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ نماز ہی قضا کرنا شروع کر دیتا ہے، انھیں گونا گوں فوائد اور حکمتوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باجماعت نماز کی ادائیگی کی بڑی تاکید فرمائی ہے، یہاں تک کہ حدیث میں وارد ہے کہ: حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اپنی نابینائی کے عذر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جماعت میں غیر حاضری کی اجازت چاہتے ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اس کی اجازت نہ دی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: آپ تو دیکھ رہے ہیں کہ میں نابینا ہوں، بڑھاپا چھا چکا ہے، ہڈیاں کمزور ہوچکیں ہیں، قوت جواب دے چکی ہے، میرا گھر دور ہے، اور میرے اور مسجد کے درمیان نخلستان، درخت اور مدینہ کی پرپیچ گلیاں حائل ہیں، اور میری طبیعت کے مناسب کوئی رہبر و قائد بھی نہیں، کیا میرے لئے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت و رخصت مل سکتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت

فرمایا: کیا تمہیں گھر میں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ تو کہا: جی ہاں، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے رخصت کی گنجائش نہیں، بس تمہاری نماز تو مسجد ہی میں ہو سکتی ہے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت سے پیچھے رہنے والے کو اگر پتہ چل جائے کہ جماعت کی طرف بڑھنے والوں کے لئے اللہ نے کیا انعام تیار کر رکھا ہے، تو وہ ضرور جماعت میں شریک ہوتے، گو ہاتھوں اور پیروں کے بل رینگ کر آنا پڑے۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اور با جماعت نماز کی پابندی کرو، اور اس میں کوتاہی ولا پرواہی نہ کرو کیونکہ بلا عذر اس حرکت پر بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے، اور انھیں کے ارشادات سے ہدایت یافتوں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے: ''تمام نمازوں کا پورا پورا خیال رکھو اور (خاص طور پر) بیچ کی نماز کا، اور اللہ کے سامنے باادب فرمانبردار بن کر کھڑے ہوا کرو''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رجب المرجب

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَ لَنَامِنَ الاَعۡمَالِ الصَّالِحَۃِ کَفَّارَۃً عَنِ السَّیِّئَاتِ أَحۡمَدُہٗ سُبۡحَانَہٗ وَ أَشۡکُرُہٗ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ مِنۡ جَمِیۡعِ الذُّنُوۡبِ وَ السَّیِّئَاتِ، وَاَشۡھَدُاَنۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ یُکَفِّرُ سَیِّئَاتِ عِبَادِہٖ وَیَرۡفَعُ لَھُمُ الدَّرَجَاتِ، وَاَشۡھَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہُ الَّذِیۡ اَیَّدَہٗ بِالۡبَیِّنَاتِ وَالۡمُعۡجِزَاتِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اُولِی الۡفَضۡلِ وَالدَّرَجَاتِ۔

اَمَّابَعۡدُ فَیَاعِبَادَاللّٰہِ ! أُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَۃَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ، وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ کَمَا فَازَ بِرُؤۡیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَشَاھَدَ کَثِیۡرًامِنۡ اَحۡوَالِ الۡاٰخِرَۃِ لَیۡلَۃَ الۡمِعۡرَاجِ فِیۡ حَالَۃِ الیَقۡظَۃِ، کَذَالِکَ کَاشَفَ لَہٗ فِی الۡمَنَامِ کَثِیۡراً مِنۡ اَحۡوَالِ الۡاٰخِرَۃِ لِیَکُوۡنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ فِیۡمَا بَلَّغَ إِلَی النَّاسِ مِنۡ اَحۡوَالِ الاٰخِرَۃِ، عَنۡ مُعَاذِبۡنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: اِحۡتَبَسَ عَنَّا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ عَنۡ صَلَاۃِ الصُّبۡحِ حَتّٰی کِدۡنَا نَتَرَاءٰی عَیۡنَ الشَّمۡسِ (اَیۡ لِقُرۡبِ طُلُوۡعِھَا عَلٰی خِلَافِ عَادَۃٍ) فَخَرَجَ سَرِیۡعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاۃِ (اَیۡ اُقِیۡمَتۡ) فَصَلّٰی رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِیۡ صَلَاتِہٖ (أی خَفَّفَھَا عَلٰی خِلَافِ عَادَتِہ)، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوۡتِہٖ قَالَ لَنَا: عَلٰی مَصَافِّکُمۡ کَمَا اَنۡتُمۡ (أی اِنۡتَظِرُوۡا فِیۡ

اَمْكِنَتِكُمْ تَسْمَعُوا مِنِّي)ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا وَقَالَ: اَمَّا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَاحَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ (اَیْ مَا اَخَّرَنِيْ عَنِ الْمُبَادَرَةِ كَعَادَتِيْ) اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَاقُدِّرَ لِيْ (اَیْ مَا يَسَّرَهُ مِنَ التَّهَجُّدِ) فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتّٰى اِسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّيْ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى، قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا: قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّيْ قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى: قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ، (اَیْ اَلْاُمُوْرُ الَّتِيْ تُكَفِّرُ الذُّنُوْب) قَالَ: مَاهُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْاَقْدَامِ إِلَى الْحَسَنَاتِ (اَیْ إِلٰى مَايُوْجِبُهَا كَالْجَمَاعَةِ وَتَشْيِيْعِ الْجَنَازَةِ وَطَلَبِ الْعِلْمِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالسَّعْيِ فِيْ حَاجَةِ الْغَيْرِ وَنَحْوِهَا) وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ، قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ۔ قَالَ: وَمَاهُنَّ، قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ۔ قَالَ: سَلْ، قُلْتُ: وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ اَیْ اَلتَّوْفِيْقَ لِفِعْلِ مَايُرْضِيْكَ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ

يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا،(۱) أَيْ إِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ حَقٌّ فَاحْفَظُوْهَا وَادْعُوْا بِهَا وَعَلِّمُوْهَا لِلنَّاسِ۔

عِبَادَ اللهِ! وَقَدْ عَرَفْتُمْ مَا بَيَّنَ لَنَا الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَعْمَالِ أَيْ مِنْ كَفَّارَاتٍ وَمِنَ الدَّرَجَاتِ فَاعْمَلُوْا بِهَا يُكَفِّرُ اللهُ عَنْكُمُ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُ لَكُمُ الدَّرَجَاتِ وَاحْفَظُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يُحِبُّكُمُ اللهُ وَيُبَدِّلْ سَيِّئَاتِكُمْ بِالْحَسَنَاتِ۔

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ }(۲)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) ترمذی: ۳۲۳۵

(۲) الانعام: ۷۵

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رجب المرجب

# اعمالِ صالحہ گناہوں کا کفارہ

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! میں تمہیں اور اپنے گنہگار نفس کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج میں بیداری کے عالم میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی رؤیت اور آخرت کے بکثرت احوال کا مشاہدہ ہوا، اس طرح آخرت کی اور باتوں کا علم خواب میں بھی ہوا، تاکہ آخرت کے جن احوال کو امت تک پہنچائیں اس میں آپ پوری بصیرت پر ہوں.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ فجر کی نماز کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی تاخیر سے تشریف لائے، یہاں تک کہ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے، (یعنی خلافِ معمول کافی تاخیر ہوئی اور ہمیں یہ اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں سورج طلوع نہ ہوجائے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی جلدی میں تشریف لائے، اقامت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختصر نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد اعلان فرمایا کہ اپنی جگہ بیٹھے رہیں، پھر صحابہ کرام کی طرف چہرۂ اقدس پھیر کر ارشاد فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو آج فجر کی نماز میں تاخیر سے پہنچنے کا سبب بتاتا ہوں، میں رات میں بیدار رہا، وضو کر کے جتنا مقدر تھا (تہجد کی) نماز پڑھی، نماز میں مجھ پر اونگھ طاری ہوئی، جو کچھ گہری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا حسین ترین صورت میں دیدار نصیب ہوا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں نے ''لبیک ربی'' کہہ کر جواب دیا، تو پوچھا: ملاء اعلیٰ

(ملائکہ مقربین) کس سلسلہ میں جھگڑ رہے ہیں (یعنی کس مسئلہ میں ان میں اختلاف و بحث جاری ہے) میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، اس طرح تین مرتبہ پیش آیا، پھر میں نے دیکھا کہ (اللہ تعالیٰ نے) اپنا دستِ مبارک میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھا، حتیٰ کہ پوروؤں کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ میں محسوس ہوئی، اور ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی، پھر ارشاد ہوا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے کہا: اے میرے رب میں حاضر ہوں، پوچھا: ملاءِ اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفاروں کے بارے میں (یعنی وہ اعمال جن سے گناہ صاف ہوجاتے ہیں) پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ وہ نیکیوں کی طرف چلنا (مثلاً جماعت، جنازہ کی شرکت، طلبِ علم، مریض کی عیادت اور دوسروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے چلنا وغیرہ) اور نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا، اور باوجود گرانی کے مکمل وضو کرنا، جو ان پر عمل پیرا ہوگا، بڑی اچھی زندگی گذارے گا، بہترین موت مرے گا، اور اپنے گناہوں سے یوں پاک وصاف ہوکر نکل جائے گا جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے اس دنیا میں آنے کے دن تھا، پھر پوچھا کہ اور کس چیز میں (ان کی بحث وتکرار ہورہی ہے؟) عرض کیا: درجات کو بلند کرنے والی چیزوں میں، ارشاد ہوا کہ وہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور جس وقت لوگ پڑے سو رہے ہوں، اٹھ کر نماز ادا کرنا، پھر ارشاد ہوا کہ مانگو، ایک روایت میں ہے کہ جب نماز پڑھو تو یہ دعا مانگو: ''یا اللہ میں آپ سے نیکیوں پر عمل کرنے کی اور برائیوں کو ترک کرنے کی توفیق، اور مساکین سے محبت کی دعا کرتا ہوں، اور آپ میری بخشش فرمائیں اور مجھ پر رحم کریں، اور جب کسی قوم کو فتنہ وآزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ ہو تو مجھے اس فتنہ سے محفوظ رکھ کر ہی اس دنیا سے اٹھالیں میں آپ

سے آپ کی محبت آپ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور آپ کے محبت سے قریب کرنے والے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں'' حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقینا یہ حق ہے سو اس کو توجہ سے پڑھو اور سیکھو یعنی یہ دعائیہ کلمات برحق ہیں، لہٰذا اسے یاد کر کے اس طرح دعا مانگا کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔

سامعینِ کرام! تمہیں معلوم ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایسے بعض اعمال سے آگاہ فرمایا جو کفارہ بن جاتے ہیں، اور بعض دیگر اعمال درجات کی بلندی کے اسباب ہیں، بس ان اعمال کو پابندی سے بجالاؤ تاکہ تمہارے گناہ معاف ہوجائیں اور درجات بلند ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کو یاد کر کے پڑھا کرو، اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤں گے اور وہ تمہارے برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا نظارہ کراتے تھے، اور مقصد یہ تھا کہ وہ مکمل یقین رکھنے والوں میں شامل ہوں''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رجب المرجب

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡقَدِيۡرِ ,لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡأَمۡرُ وَهُوَالۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ، أَحۡمَدُهُ سُبۡحَانَهُ عَلٰى إِحۡسَانِهِ الۡعَمِيۡمِ وَأَشۡكُرُهُ عَلٰى مَاأَوۡلَاهُ مِنۡ إِنۡعَامِهِ الۡجَزِيۡلِ، وَأَشۡهَدُأَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَاشَرِيۡكَ لَهُ الۡمَلِكُ الۡقَدِيۡرُ، وَ أَشۡهَدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَرَسُوۡلُهُ الۡبَشِيۡرُ النَّذِيۡرُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحۡبِهِ أَجۡمَعِيۡنَ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَيَا عِبَادَاللّٰهِ أُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِيَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَى اللّٰهِ، عِبَادَاللّٰهِ أَطِيۡعُوا اللّٰهَ سُبۡحَانَهُ وَتَعَالٰى وَاشۡكُرُوۡا اللّٰهَ عَلٰى نِعَمِهِ الۡوَافِرَةِ وَلَاتَعۡصُوۡهُ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَدَّ كُمۡ بِالنِّعَمِ لِتَقُوۡمُوۡابِشُكۡرِهَاوَتُؤَدُّوۡا عِبَادَةَ رَبِّكُمُ الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ مِنۡ أَجۡلِهَا، وَاعۡلَمُوۡا أَنَّكُمۡ لَمۡ تُخۡلَقُوۡا سُدًى وَلَنۡ تُتۡرَكُوۡاهَمَلاً بَلۡ لَابُدَّ مِنۡ سُؤَالٍ وَحِسَابٍ،وَلَابُدَّ مِنۡ جَزَاءٍعَلَى الۡأَعۡمَالِ إِنۡ خَيۡرًا فَخَيۡرٌ وَإِنۡ شَرًّا فَشَرٌّ ،خَلَقَ اللّٰهُ دَارَيۡنِ،دَارًا لِلنَّعِيۡمِ الۡمُقِيۡمِ أَعَدَّ هَا لِأَوۡلِيَائِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ، وَدَارًالِلۡعَذَابِ الۡأَلِيۡمِ أَعَدَّهَا لِأُوۡلٰئِكَ الۡعَاصِيۡنَ عِبَادَ اللّٰهِ لَقَدۡ كَثُرَالۡفَسَادُ وَفَشَى الۡجَهۡلُ بَيۡنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ۔ وَتَمَادٰى أَهۡلُ الۡبَاطِلِ فِيۡ بَاطِلِهِمۡ بِسَبَبِ قِلَّةِ الۡوَازِعِ الدِّيۡنِيۡ وَ كَثۡرَةِ الۡمَعَاصِيۡ وَقِلَّةِ التَّامُرِ بَيۡنَنَا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالتَّنَاهِيۡ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَضُعۡفِ التَّوَاصِيۡ بِالۡحَقِّ وَالتَّوَاصِيۡ بِالصَّبۡرِ،وَإِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ خَطَرٌ عَظِيۡمٌ ,لَقَدۡصَرَفَ كَثِيۡرٌ مِّنَ النَّاسِ هٰذِهِ النِّعَمَ الَّتِيۡ مَنَّ اللّٰهُ بِهَا

عَلَيۡهِمۡ فِي مَعَاصِي اللهِ. لَقَدۡ أَعۡرَضَ الۡكَثِيۡرُوۡنَ عَنۡ رَبِّهِمۡ وَعَنۡ أَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيۡهِ وَاسۡتَخَفُّوۡا بِالدِّيۡنِ وَأَهۡلِ الدِّيۡنِ وَتَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطَانُ سُوۡءَ أَعۡمَالِهِمۡ. لَقَدِ ابۡتَلَى الۡكَثِيۡرُ مِنۡهُمۡ بِالۡاِسۡتِخۡفَافِ بِالصَّلَاةِ الَّتِي هِيَ مِنۡ أَعۡظَمِ أَرۡكَانِ الۡإِسۡلَامِ. الَّتِيۡ هِيَ الصِّلَةُ بَيۡنَ الۡعَبۡدِ وَبَيۡنَ رَبِّهٖ. الَّتِي هِيَ الۡفَارِقُ بَيۡنَ الۡمُسۡلِمِ وَالۡكَافِرِ الَّتِيۡ رُوِيَ عَنۡهُ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ فِيۡهَا: "الۡعَهۡدُ الَّذِي بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنۡ تَرَكَهَا فَقَدۡ كَفَرَ"(۱)

لَقَدۡ تَمَادٰى كَثِيۡرُوۡنَ فِيۡ صَرۡفِ نِعَمِ اللهِ فِي الۡمَعَاصِيۡ وَفِيۡ تَرۡكِ الۡوَاجِبَاتِ وَفِيۡ ارۡتِكَابِ الۡمُحَرَّمَاتِ وَفِي الۡاِنۡهِمَاكِ فِي الشَّهَوَاتِ الۡمُحَرَّمَةِ وَالۡإِعۡرَاضِ عَنۡ خَالِقِهِمۡ وَ بَارِئِهِمۡ. نَسُوا اللهَ فَأَنۡسَاهُمۡ أَنۡفُسَهُمۡ أُولٰئِكَ هُمُ الۡفَاسِقُوۡنَ.(۲) أَمَا يَخَافُوۡنَ عِقَابَ اللهِ أَمَا تَخۡشَوۡنَ مِنۡ سَطۡوَتِهٖ وَعَذَابِهٖ۔

فَانۡتَبِهُوۡا عِبَادَاللهِ وَأَعِدُّوۡا أَعۡمَالَكُمۡ صَالِحَةً لِآخِرَتِكُمۡ فَمَا أَسۡرَعَ زَوَالَ هٰذِهِ الدُّنۡيَا. فَكَمۡ تُشَاهِدُوۡنَ الۡحَوَادِثَ تَذۡهَبُ بِالصَّغِيۡرِ وَالۡكَبِيۡرِ، وَالۡغَنِيِّ وَالۡفَقِيۡرِ، وَالۡمَأۡمُوۡرِ وَالۡأَمِيۡرِ فَانۡتَبِهُوۡا لِأَنۡفُسِكُمۡ قَبۡلَ حُلُوۡلِ النِّقَمِ وَحُصُوۡلِ النَّدَمِ۔

عِبَادَاللهِ اِتَّبِعُوۡا هُدٰى نَبِيِّكُمُ الۡكَرِيۡمِ وَاسۡتَمۡسِكُوۡا بِأَوَامِرِهٖ فَإِنَّهُ النَّاصِحُ لِلدِّيۡنِ وَتَدَبَّرُوۡا كِتَابَ رَبِّكُمۡ وَاسۡلُكُوۡا طَرِيۡقَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمَ اللهُ عَلَيۡهِمۡ. فَكَمۡ أَفۡرَطَ قَوۡمٌ حَتّٰى هَلَكُوۡا وَكَمۡ أَفۡرَطَ آخَرُوۡنَ

حَتّٰى نَدِمُوا وَلٰكِنْ عَمَلُكُمْ وِفْقُ سُنَّةِ نَبِيِّكُمُ الْكَرِيمِ وَلَا تُحْدِثُوا مِنَ الْعَمَلِ مَالَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِيهِ قُدْوَةٌ حَسَنَةٌ، أَوْ أَثَرٌ عَنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَدْ قَالَ نَبِيُّنَا الْكَرِيمُ سَيِّدُنَا وَسَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِي عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ (۳) وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ، (۴)۔

وَ قَالَ: "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" (۵) أَيْ إِنَّ عَمَلَهُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ وَذٰلِكَ أَنَّ الْعِبَادَاتِ مَبْنَاهَا عَلَى الْأَمْرِ مِنَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَمَا شَرَعَهُ اللهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ فَهُوَ الْعِبَادَةُ، وَمَالَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ، أَلَاوَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَهُ النَّاسُ فِي هٰذَا الشَّهْرِ شَهْرِ رَجَبَ مَايَفْعَلُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَالصِّيَامِ وَ الْأَعْيَادِ تَخْصِيْصًا لَهُ مِنْ دُوْنِ سَائِرِ الشُّهُوْرِ، وَقَدْ ذَكَرَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللهُ أَنَّهُ لَمْ يُرْوَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ مَايَدُلُّ عَلٰى تَخْصِيْصِهِ بِشَيْءٍ مِنَ الْعِبَادَاتِ لَافِي صِيَامٍ وَلَافِي قِيَامٍ كَمَا نَبَّهَ عَلٰى ذَالِكَ سَيِّدُنَا الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

فَعَلَيْكُمْ عِبَادَاللهِ بِالْإِتِّبَاعِ وَاحْذَرُوا الْإِبْتِدَاعَ وَ كُوْنُوْا وَسَطًا لَا تَفْرِيْطَ وَلَاإِفْرَاطَ وَلَاتَتَهَاوَنُوْا فِي الْوَاجِبَاتِ الشَّرْعِيَّةِ وَ لَاالسُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ وَلَا تُحْدِثُوْا فِيْهَا مَا لَيْسَ مِنْهَا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ

فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (٦)فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَاللهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ، وَأَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ۔

فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ {وَأَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ}(٧) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱)الترمذی:۲۶۲۱ (۲)الحشر:۱۹
(۳)ابوداؤد:۴۶۰۷ (۴)مسلم:۴۵۹۰
(۵)صحیح البخاری:۲۶۹۷ (۶)الحشر:۷
(۷)المائدۃ:۹۲

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رجب المرجب

# بدعت سے اجتناب

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین، و علی الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے بندو! میں تم لوگوں کواور اپنے گنہگار نفس کوتقوی کی وصیت کرتا ہوں، سامعین کرام! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے رہو، اوراس کی بے انتہا نعمتوں پراس کا خوب شکرادا کرتے رہو، اس کی نافرمانی مت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی نعمتوں کا فیضان فرمایا ہے، تاکہ اس کی شکر گذاری کرواوراس کی عبادت کرتے رہو، جس کے لئے تم کو پیدا کیا گیا ہے، یادرکھو کہ تمہیں ایسے ہی فضول اور بے کار نہیں پیدا کیا گیا ہے، اور تمہیں یوں ہی چھوڑ نہیں دیا جائے گا، بلکہ اعمال کے متعلق سوال اور حساب سے گذرنا ہے، اور اچھے برے اعمال کے مطابق بدلہ ملنا ہے، اللہ نے دو گھر تیار کئے ہیں، ایک ہمیشہ کی نعمتوں کا گھر جو اپنے متقی احباب کے لئے تیار کر رکھا ہے، اور دوسرا سخت عذاب کا گھر جو گنہگاروں اور نافرمانوں کا ٹھکانا ہوگا۔

سامعین! مسلمانوں میں برائی وفساد کا بڑا غلبہ ہے، دینی علوم سے ناواقفیت اور جہل عام ہے، باطل پرست اپنے باطل پر ڈٹے ہوئے ہیں کیونکہ ان کو روکنے والی دینی فضا ناپید ہے، بلکہ گناہ عام ہیں، آپس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکیوں کا حکم اور برائیوں سے روکنے) کا ماحول کم سے کم تر ہورہا ہے، اور آپس میں ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرنے کی صفت کمزور پڑ چکی ہے، اور یقینا یہ ایک بہت بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ہے، بڑی کثرت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی ان عطا کردہ نعمتوں کو

اس کی نافرمانی میں استعمال کر دیتے ہیں ، بکثرت لوگ اللہ تعالیٰ سے اوراس کے احکامات اور ممنوعہ امور سے غفلت کا شکار ہیں، انھوں نے دین اور دینداروں کی تحقیر کو مشغلہ بنالیا ہے، درحقیقت شیطان نے ان کے لئے اُن کے اعمالِ بدکومزین کر دیا ہے، نماز جیسے اہم ترین رکنِ اسلام کی ان لوگوں کی نگاہوں میں کوئی اہمیت نہیں ہے، حالانکہ نماز تو بندوں اور اللہ کے درمیان واسطہ ہے، یہ ایک مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز قائم کرتی ہے، اس کے متعلق ارشادِ نبوی ہے: ''ہمارے اور ان کے (منافقوں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے (یعنی اس کی پابندی پر موقوف ہے) سو جو اسے چھوڑ دے گا وہ کافر ہوجائے گا'' لوگ بڑی کثرت سے اللہ کی نعمتوں کو گناہوں میں اور واجبات کے ترک، حرام کاموں کے ارتکاب، حرام شہوت رانی، اوراپنے خالق اور پیدا کرنے والے سے اعراض و پہلوتہی میں استعمال کررہے ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول بیٹھے ہیں، اس لئے اللہ نے خود ان کو ان کے نفوس سے غفلت میں ڈال دیا، ایسے ہی لوگ فاسق ہیں، کیا یہ اللہ کے عقاب اور پکڑ و عذاب سے ڈرتے نہیں، اللہ کے بندو! اپنے اعمال کو اپنی آخرت کے لئے اچھا بناؤ، دنیا کی نعمتیں بہت جلد ضائع ہونے والی ہیں، موت کے کرشمے روز تمہارے مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں، یہ نہ کسی چھوٹے کو چھوڑتی ہے اور نہ کسی بڑے کو، یہ امیر وغریب اور بادشاہ ورعایا کے درمیان کوئی تفریق نہیں برتتی، لہٰذا اپنے نفس کی خبر لے لو اور متنبہ ہوجاؤ، قبل اس کے کہ سزا اور ندامت کا مرحلہ آئے۔

اللہ کے بندو! اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت وسنت کی اتباع کرو، اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر پابندی سے عمل پیرا رہو، کیونکہ آپ ہی بڑے خیر خواہ

ہیں، اپنے رب کی کتاب (قرآن کریم) میں غور وتدبر کیا کرو، اللہ نے جن بندوں پر اپنا انعام فرمایا ہے، ان کے راستہ پر چلو، ورنہ بعض لوگ حد سے آگے بڑھ کر ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ اور بعض اپنی کوتاہی اور سستی میں پڑے رہے، اور ندامت ان کا مقدر بنی۔

اس کا پورا خیال رکھو کہ تمہارا ہر عمل سنت کے دائرہ میں ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور دلیل کے بغیر کسی بھی نئے عمل کو مت گھڑو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''تم پر لازم ہے؛ کہ میرے اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء وراشدین کے طریقہ کی پیروی کرو، مضبوطی سے اس پر قائم رہو، اور تم ہر نئی چیز سے بالکل دور رہو کیونکہ (قرآن وحدیث کی کسی دلیل کے بغیر) نئی گھڑی ہوئی ہر چیز بدعت ہے''، اور فرمانِ نبوی ہے: ''جو کوئی ہمارے طریقہ سے ہٹ کر کوئی عمل کرے وہ مردود ہے''، اور جو ہمارے اس امر میں کوئی ایسی نئی چیز جس کا اس سے تعلق نہ ہو گھڑے، وہ نا قابلِ اعتبار ہے، یعنی ایسا عمل اور طریقہ رد کر دیا جائے گا، مقبول نہ ہوگا، یہ اس لئے ہے کہ عبادات کی اصل بنیاد اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر ہے، لہٰذا رسول کی زبانی اللہ تعالیٰ نے جس بات کو مشروع کر دیا وہ تو عبادت ہے، اور جو ایسا نہ ہو وہ بدعت ہے، آپ حضرات ذرا توجہ سے سنیں کہ بعض لوگوں نے دیگر مہینوں سے ہٹ کر اس ماہِ رجب میں اپنی طرف سے بعض مخصوص عبادات گھڑ لی ہیں، مثلاً کچھ مخصوص قسم کی نمازیں، روزے اور خوشیاں منانا، حالانکہ محقق علماءِ کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ اس ماہ کے کسی مخصوص دن کے روزے یا مخصوص رات کی مخصوص عبادت ونماز کے متعلق کوئی معتبر حدیث موجود نہیں ہے۔ جیسا کہ امام نوویؒ وغیرہ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

پس اے بندگانِ الٰہی! اتباع کو لازم پکڑلو، ہر بدعت اور من گھڑت بات سے

بالکل دور رہو، اورافراط وتفریط سے بچ کر اعتدال کی راہ چلو، شرعی واجبات اور نبوی سنتوں میں کوتاہی وسستی نہ کرو، اس میں کسی نئی چیز کومت داخل کرو، جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عنایت فرمائیں وہ لے لو اور جس سے روکیں، اس سے رک جاؤ، سوتم اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور (نافرمانی سے) بچتے رہو۔ اور اگر تم (اس حکم سے) منہ موڑو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صاف صاف طریقے سے (اللہ کے حکم کی) تبلیغ کردیں''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ رجب المرجب

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡفَعَّالِ لِمَا يُرِيۡدُ، فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡأَرۡضِ، خَالِقِ الۡحَقِّ، فَمِنۡهُمۡ شَقِيٌّ وَسَعِيۡدٌ، جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُولِيۡ أَجۡنِحَةٍ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ، أَحۡمَدُهٗ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى جَعَلَ نَبِيَّنَا لِلۡأَنۡبِيَاءِ إِمَامًا، وَأَشۡكُرُهٗ زَادَنَا بِتَصۡدِيۡقِ دَعۡوَتِهٖ تَشۡرِيۡفًا وَإِكۡرَامًا، وَأَتُوۡبُ إِلَيۡهِ وَأَسۡتَجِيۡرُ بِهٖ مِنَ الزَّيۡغِ وَالۡإِبۡتِدَاعِ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ، خَالِقُ الۡكَوۡنِ وَمُبۡدِيۡهِ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ مُظۡهِرُ الۡحَقِّ وَمُعۡلِيۡهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَ بَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ۔

أَمَّا بَعۡدُ : فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِيَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَى اللّٰهِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنۡ كَانَتِ الۡأَزۡمَانُ تَمۡتَازُ بِمَا يَقَعُ فِيۡهَا مِنَ الۡحَوَادِثِ فَلِرَجَبَ فَضۡلٌ كَبِيۡرٌ، وَمَزَايَا عُظۡمٰى لِوُقُوۡعِ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡحَوَادِثِ الۡعَظِيۡمَةِ فِيۡهِ، وَمِنۡهَا حُصُوۡلُ الۡإِسۡرَاءِ وَالۡمِعۡرَاجِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى { سُبۡحٰنَ الَّذِيۡ أَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ إِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡأَقۡصَى الَّذِيۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنۡ آيٰتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ } وَأَخۡبَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيۡ هٰذِهِ الۡآيَةِ بِأَنَّ الۡإِسۡرَاءَ كَانَ لِاطِّلَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ عَلَى الۡآيَاتِ الۡكُبۡرٰى ، وَالۡعَجَائِبِ الۡعَظِيۡمَةِ، وَأَمَّا الۡمِعۡرَاجُ فَقَدۡ صَحَّ أَنَّهٗ عَلَيۡهِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاوَاتِ لَيْلَةَ أَسْرٰى بِهِ اللهُ تَعَالٰى وَأَرَاهُ مِنَ الْآيَاتِ وَالْكَائِنَاتِ مَالَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ غَيْرَهُ وَأَطْلَعَهُ عَلٰى أَحْوَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَعَلٰى عَجَائِبِ الْخَلْقِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ، وَأَوْدَعَهُ مِنْ أَسْرَارِ الْحِكْمَةِ وَالْفَضْلِ، وَقَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ وَجَعَلَ مَنْزِلَتَهُ أَعْلَى الْمَنَازِلِ۔

فَعَلَيْكُمْ عِبَادَاللهِ أَنْ تَنْتَفِعُوْا بِذِكْرَى الْإِسْرَاءِ، وَتَذَكَّرُوْا بِهَا فَضْلَ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهِ الَّذِىْ جَاهَدَ فِىْ تَثْبِيْتِ هٰذَا الدِّيْنِ وَنَشْرِهِ، وَالْعَمَلِ عَلٰى إِسْعَادِ الْإِنْسَانِيَّةِ بِهِ، وَتَنْتَهِجُوْا خُطَّتَهُ فِىْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا بِهٰذَا الْفَضْلِ، وَحَتّٰى تَحُوْزُوْا رِضَاءَ اللهِ وَالسَّعَادَةِ، وَاذْكُرُوْا بِهَا أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ فِىْ لَيْلَتِهَا عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، أَلَا وَإِنَّهُنَّ خَمْسٌ فِى الْفِعْلِ وَخَمْسُوْنَ فِى الْأَجْرِ، بِهَا تُنَاجُوْنَ رَبَّكُمْ وَبِهَا تَشْعُرُوْنَ بِوَاجِبِ الْعُبُوْدِيَّةِ الَّتِىْ خُلِعَتْ عَلٰى نَبِيِّكُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ تَكْرِيْمًا وَتَشْرِيْفًا۔

وَاذْكُرُوْا عِبَادَاللهِ! أَنَّ الرَّسُوْلَ الَّذِىْ نَالَ فَخْرَ الْإِسْرَاءِ كَانَ يُحِسُّ دَائِمًا إِلٰى مُنَاجَاةٍ وَالْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى كَانَ لَا يَجِدُ لَذَّةً إِلَّا فِىْ تِلْكَ الْمُنَاجَاةِ، كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ "وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلَاةِ "(۲) أَوْ كَمَا قَالَ، وَلَاشَكَّ أَنَّ الصَّلٰوۃَ مِنْ أَهَمِّ فُرُوْضِ الدِّيْنِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ، وَهِىَ فَارِقَةٌ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ، وَقَدْ ثَبَتَتْ فَرْضِيَّتُهَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْأَوْقَاتِ الْمَفْرُوْضَةَ ، كَمَا بَيَّنَ عَدَدَ الرَّكَعَاتِ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ مَا يَفْتَرِضُ فِيهَا بِتَعْلِيمِ اللهِ لَهُ عَلَى لِسَانِ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامِ، قَالَ تَعَالَى{وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاٰتُوا الزَّكَاةَ} (۳)وَقَالَ{إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَوْقُوْتًا}(۴)،وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :"إِنَّ أَوَّلَ مَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَى النَّاسِ مِنْ دِيْنِهِمِ الصَّلَاةُ، وَآخِرَ مَا يَبْقَى الصَّلَاةُ، وَأَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الصَّلَاةُ" (۵)

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَاللهِ! وَتَعَاهَدُوا أَمْرَ الصَّلٰوةِ وَحَافِظُوا عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ لِلْقُلُوْبِ وَمِعْرَاجٌ لِلرَّبِّ وَإِسْرَاءٌ إِلَى سَاحَةِ الْفَضْلِ وَ الْإِنْعَامِ، فَمَنْ شَاءَ أَن يُّسْرِىَ بِهِ رَبُّهُ وَأَنْ تَعْرُجَ بِهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ فَلْيُدِمْ مُنَاجَاةَ رَبِّهِ، وَلْيُحْسِنْ وُقُوفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَتَذَكَّرُوا هُوَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدْعُوْ: "اللّٰهُمَّ إِذَا أَقْرَرْتَ أَعْيُنَ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَأَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ"(۶)،وَيَدْعُو:"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ،وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ،وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ،وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ" (۷)

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُوْلُ أَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ فِي جَنّٰتٍ يَتَسَاءَ لُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَاسَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى أَتَانَا الْيَقِيْنُ} (۸)

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)الاسراء: ۱

(۲)النسائی: ۳۹۴۰

(۳)البقرة: ۴۳

(۴)النساء: ۱۰۳

(۵)مسند ابی یعلی: ۴۱۲۴

(۶)الجامع الکبیر للیسوطی: ۹۷

(۷) کنز العمال: ۲۶۹۹۳

(۸)المدثر: ۴۷

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رجب المرجب

# نماز تحفۂ معراج

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ ملت! میں تمہیں اور مجھ جیسے گنہگار کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں،

سامعینِ کرام! بعض اوقات میں پیش آنے والے واقعات سے اس زمانہ کو خصوصی امتیاز حاصل ہوتا ہے، لہٰذا ماہِ رجب میں بھی کچھ ایسے عظیم واقعات پیش آئے ہیں کہ اسے بڑی فضیلت اور عظیم امتیاز حاصل ہے، منجملہ ان کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِسراء ومعراج کا واقعہ ہے۔

ارشادِ باری ہے: ''پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندہ کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک جسکو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تا کہ دکھلائیں اسکو کچھ اپنی قدرت کے نمونے، وہی ہے سننے والا دیکھنے والا''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اسراء کا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی نشانیاں اور عجائبات سے باخبر کرنے اور مشاہدہ کرانے کے لئے تھا، اس طرح اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمِ بالا کی سیر کے لئے لے گئے، اور ایسے عجائبات وآیات کا مشاہدہ کرایا جس کی دوسروں کو کوئی اطلاع بھی نہیں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت وجہنم، فرشتے اور دیگر مخلوق کے احوال پر مطلع فرمایا، سینۂ اطہر میں حکمت وفضل کے اسرار کو ودیعت کیا، اور اپنے قرب کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز فرمایا، پس اے اللہ کے بندو! تم کو ان واقعات کے تذکرہ سے نفع اٹھانا چاہیے، اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے

خصوصی فضل کو یاد کرنا چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ ہستی ہیں کہ اس دین کو عام کرنے اور اسکی نشر واشاعت کے لئے اور انسانیت کو سعادت سے ہمکنار کرنے کے لئے بڑا مجاہدہ کیا، تمہیں چاہئے کہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلیں تا کہ اس عظیم فضل پر صحیح ایمان لانے والے شمار ہوں اور اللہ کی رضامندی اور سعادت مندی حاصل ہو، معراج کے تعلق سے تمہیں اس واقعہ کا علم ہونا چاہیے کہ اسی عظیم رات میں اللہ تعالیٰ نے شب وروز میں پانچ وقت کی نماز کو فرض کیا جو عدد میں پانچ ہوکر ثواب میں پچاس شمار ہوں گی، ان نمازوں کی برکت سے بندہ اللہ تعالیٰ سے مناجات وسرگوشی کا لطف اٹھاتا ہے، اور اس رات عزت واکرام کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطاعت وبندگی کی جس نعمت سے نوازا گیا اس کا احساس تازہ ہوتا ہے۔

اللہ کے بندو! جس رسول کو اسراء کا فخر حاصل ہوا، وہ ہمیشہ اللہ سے سرگوشی اور اس کے سامنے حاضری سے لطف اندوز ہوتے رہتے، اور انھیں تو بس اسی میں مزہ آتا تھا، جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جسمیں فرمایا کہ: ''میرے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے''، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایمان کے بعد دین کا سب سے اہم ترین فریضہ نماز ہے، یہی ایمان وکفر کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

نماز کی فرضیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیلؑ کے واسطے سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سیکھ کر امت کو فرض نمازوں کے اوقات، ان کے رکعتوں کی تعداد، اور نماز کی مکمل کیفیت سے آگاہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور دوسری جگہ ارشاد ہے: بیشک نماز مسلمانوں کے ذمہ ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دین میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر سب سے پہلے نماز کو فرض کیا، اور آخر میں باقی رہنے والا عمل بھی نماز ہے، اور (بروزِ قیامت) سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور نماز کے بارے میں پوری فکر رکھا کرو، اس پر صحیح پابندی کے ساتھ عمل پیرا رہو، کیونکہ اس میں دل کی صفائی اور بارگاہِ الٰہی میں معراج اور فضل وانعام کے میدان میں رسائی کی دولت پوشیدہ ہے، اور جو چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اسراء کی دولت بخشے، اور رحمت کے فرشتے اس کو اوپر لے کر چلیں، اسے چاہیئے کہ ہمیشہ مناجاتِ الٰہی میں مصروف رہے اور مستقل بارگاہِ الٰہی میں حاضری دیتا رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا بھی پیش نظر رہے: ''اے اللہ! جب آپ دنیا داروں کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کریں تو میری آنکھیں آپ کی عبادت سے ٹھنڈی فرمائیں''۔ نیز آپ یہ بھی دعا کرتے: ''یا اللہ میں تجھ سے پوری وضو، پوری نماز، پوری رضامندی اور پوری مغفرت کا سوال کرتا ہوں''۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''ہر شخص اپنے کرتوت کی وجہ سے گروی رکھا ہوا ہے، سوائے دائیں ہاتھ والوں کے، کہ وہ جنتوں میں ہوں گے، وہ پوچھ رہے ہوں گے، مجرموں کے بارے میں، کہ: تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے، اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور جو لوگ بے ہودہ باتوں میں گھستے، ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے اور ہم روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آہی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

# شعبان المعظم

- پہلا خطبہ : صلہ رحمی
- دوسرا خطبہ : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر فیاض وسخی تھے
- تیسرا خطبہ : اسلام کا صرف زبانی دعویٰ
- چوتھا خطبہ : نماز کی صحیح شکل وصورت

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شعبان المعظم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَفَّقَ مَنۡ اَرَادَ هِدَايَتَهُ لِلۡاِسۡلَامِ وَاَمَرَهُ بِصِلَةِ الۡاَرۡحَامِ، وَاَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيۡكَ لَهُ الۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلَامُ، وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَرَسُوۡلُهُ خَيۡرُ مُعَلِّمٍ وَاِمَامٍ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الۡبَرَرَةِ الۡكِرَامِ۔

اَمَّا بَعۡدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِيَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، وَقَدۡ رُوِيَ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "مَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَلۡيُكۡرِمۡ ضَيۡفَهٗ، وَمَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَلۡيَصِلۡ رَحِمَهٗ، وَمَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَلۡيَقُلۡ خَيۡرًا اَوۡ لِيَصۡمُتۡ"(۱) مَعۡنَاهُ "الَّذِيۡ يُصَدِّقُ بِوُجُوۡدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَيُؤۡمِنُ بِهِ الَّذِيۡ خَلَقَهٗ وَيَرۡجُوۡ مِنۡهُ ثَوَابَ اَعۡمَالِهٖ وَ يُجۡزِيۡهِ فِي الۡاٰخِرَةِ فَلۡيَفۡعَلۡ هٰذِهِ الۡخِصَالَ الۡمَذۡكُوۡرَةَ وَهِيَ: اَنۡ يَّزِيۡدَ فِيۡ اِكۡرَامِ الضَّيۡفِ وَيُقَدِّمَ لَهٗ صُنُوۡفَ الۡاِحۡتِرَامِ وَالنِّعَمِ، وَاَنۡ يَوَدَّ اَقَارِبَهٗ وَيُحۡسِنَ اِلَيۡهِمۡ وَيَصِلَهُمۡ"۔

عِبَادَ اللّٰهِ! اِنَّ قَوۡلَ النَّبِيِّ الۡكَرِيۡمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ: "مَنۡ اَحَبَّ اَنۡ يُّبۡسَطَ لَهٗ فِيۡ رِزۡقِهٖ وَيُنۡسَاَ لَهٗ فِيۡ اَثَرِهٖ فَلۡيَصِلۡ رَحِمَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ(۲) مَعۡنَاهُ كَمَا رَوَاهُ اَبُو الدَّرۡدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ: "مَنۡ وَصَلَ رَحِمَهٗ، اُنۡسِئَ لَهٗ فِيۡ اَجَلِهٖ،

فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ زِيَادَةٌ فِي عُمُرِهِ، قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ : {فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ}(٣) وَلٰكِنَّ الرَّجُلَ تَكُونُ لَهُ الذُّرِّيَّةُ الصَّالِحَةُ تَدْعُو لَهُ مِنْ بَعْدِهِ"(٤)۔

عِبَادَاللهِ! وَهٰذَا يُوَافِقُ دَعْوَةَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ إِذْ هُوَ قَالَ: {وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ}(٥)

وَاعْلَمُوا عِبَادَاللهِ! إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تَكُونُ سَبَبًا لِتَوْفِيقِ الطَّاعَةِ وَ الصِّيَانَةِ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَسُوءِ الْخَاتِمَةِ وَسَبَبًا لِحُسْنِ الذِّكْرِىٰ فِي الْعَقِبِ، فَيَبْقَىٰ بَعْدَهُ الذِّكْرُ الْجَمِيلُ فَكَأَنَّهُ لَمْ تَمُتْ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيدُ اللهُ بِهِمَا فِي الْعُمُرِ وَيَدْفَعُ بِهِمَا مِيتَةَ السُّوءِ، وَيَدْفَعُ بِهِمَا الْمَكْرُوهَ وَالْمَحْذُورَ"(٦)۔

عِبَادَاللهِ! إِنَّ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مِنْ أَكْبَرِ الْقُرُبَاتِ إِلَى اللهِ وَإِنَّهُ مِنْ خَيْرِ مَا يَعْمَلُهُ الْمَرْءُ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : "إِنَّ أَفْضَلَ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ"(٧)۔

عِبَادَاللهِ إِنَّ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ تَكُونُ سَبَبًا لِعَدَمِ قُبُولِ الْأَعْمَالِ، وَأَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ مَنْ يَقْطَعُ رَحِمَهُ بِنَظْرَةِ رَحْمَةٍ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ مِنْ شَعْبَانَ وَلَا يُعْتِقُهُ مِنَ النَّارِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي

جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ: ھٰذِہٖ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰہِ فِیْھَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ، لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ فِیْھَا اِلٰی مُشْرِكٍ وَلَا اِلٰی مُشَاحِنٍ وَلَا اِلٰی قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا اِلٰی مُسْبِلٍ وَلَا اِلٰی عَاقٍ لِوَالِدَیْہِ وَلَا اِلٰی مُدْمِنِ خَمْرٍ"۔(۸)

عِبَادَ اللّٰہِ! وَلَا یَجِدُ قَاطِعُ رَحِمٍ رِیْحَ الْجَنَّۃِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّ رِیْحَ الْجَنَّۃِ تُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ أَلْفِ عَامٍ وَاللّٰہِ لَا یَجِدُھَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا شَیْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ اِزَارَہٗ خُیَلَاءَ، اِنَّمَا الْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ(۹)

عِبَادَ اللّٰہِ وَکَانَ الرَّسُوْلُ الْکَرِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجَالِسُ عِنْدَہٗ قَاطِعُ رَحِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ أَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، لَا یُجَالِسُنِی الْیَوْمَ قَاطِعُ رَحِمٍ، فَقَامَ فَتًی مِنَ الْحَلْقَۃِ، فَأَتٰی خَالَۃً لَہٗ قَدْ کَانَ بَیْنَھُمَا بَعْضُ الشَّیْءِ فَاسْتَغْفَرَ لَھَا وَاسْتَغْفَرَتْ لَہٗ ثُمَّ عَادَ اِلَی الْمَجْلِسِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الرَّحْمَۃَ لَا تَنْزِلُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْھِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ"(۱۰) وَکَانَ سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ أَنَّ قَاطِعَ رَحِمٍ أَنْ یَّذْھَبَ بَعِیْدًا عَنْہُ لِاَنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ مُقَفَّلَۃٌ أَبْوَابُھَا أَمَامَ مَنْ یُسِیْءُ اِلٰی أَقَارِبِہٖ۔

عِبَادَ اللّٰہِ وَأَنَّہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یُحَاسِبُ حِسَابًا یَسِیْرًا وَیُدْخِلُ

الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّصِلَ رَحِمَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، قَالُوْا وَمَاهُنَّ يَارَسُوْلَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يُدْخِلُكَ اللهُ الْجَنَّةَ" (۱۱)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَاللهِ! أَنَّ الْأَرْحَامَ الَّذِيْنَ أَوْجَبَ اللهُ صِلَتَهُمْ وَحَرَّمَ عُقُوْقَهُمْ وَقَطِيْعَتَهُمْ، هُمْ آبَاؤُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَأَعْمَامُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَأَخْوَالُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَأَوْلَادُالْعَمِّ وَالْعَمَّةِ وَ أَوْلَادُالْخَالِ وَالْخَالَةِ، فَتَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ وَ عَلِّمُوْهُ أَوْلَادَكُمْ، وَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔

فَأَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا} (۱۲)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) صحیح البخاری: (۶۱۳۸) (۲) صحیح البخاری: (۵۹۸۶)

(۳)النحل:(۶۱)

(۴)المعجم الکبیر:(۱۷۵۴)

(۵)الشعراء:(۱۹)

(۶)اتحاف الخیرة المهرة:(۵۰۵۶)

(۷)مسند احمد:(۱۵۶۱۸)

(۸) کنز العمال:(۵۳۱۸۴)

(۹) کنز العمال:(۴۴۰۰۰)

(۱۰) کنز العمال:(۸۶۸۹)

(۱۱)المعجم الاوسط:(۹۰۹)

(۱۲)النساء:(۱)

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شعبان المعظم

# صلہ رحمی

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ اسلام! ہم سب اس بات کے شدید محتاج وضرورت مند ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، ''جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ صلہ رحمی کرے، اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ یا تو اچھی بات کہے ورنہ پھر خاموشی اختیار کرے''۔ (صحیحین) حدیث کا منشاء یہ ہے کہ جسے اپنے خالق و مالک کا یقین ہو، اور قیامت میں اس سے اعمال کے ثواب و بدلہ کی امید رکھتا ہو، اسے مذکورہ اعمال کی پابندی کرنی چاہیے، یعنی مہمان کا خاطر خواہ اکرام اور مہمان نوازی کرے، اور اپنے رشتہ داروں سے محبت و تعلقات رکھے، ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: جسے رزق کی کشادگی اور عمر کی درازی محبوب ہو، وہ صلہ رحمی کرے'' اس کی تشریح ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے، جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ظاہری طور پر عمر کی زیادتی مراد نہیں، کیونکہ قرآنی فیصلہ ہے کہ متعینہ وقت کے آمد کے بعد نہ ایک لحظہ اس میں تقدیم ہوسکتی ہے اور نہ تاخیر، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نیک اولاد آئندہ اس کے حق میں دعا کرتی رہے گی، یہ تشریح حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا کے عین مطابق ہے۔

سامعینِ کرام! صلہ رحمی کئی بھلائیوں کا سبب بنتی ہے، مثلاً نیکی کی توفیق، گناہوں

سے پرہیز، بری موت سے حفاظت، آئندہ نسلوں میں ذکرِ خیر، جسکی وجہ سے مرنے کے بعد بھی لوگوں کی زبان اور دل و دماغ میں وہ زندہ رہیگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، ''یقیناً صدقہ اور صلہ رحمی کی برکت سے اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ فرماتے ہیں اور بُری موت کو ٹالتے ہیں، نیز ناپسندیدہ امور و خطرات کو ٹالتے ہیں''۔

سامعینِ کرام! رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اللہ کے نزدیک بڑی نیکی شمار ہوتی ہے، اور اس فانی دنیا میں انسان کا یہ ایک زرین عمل ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، ''بلا شبہ اعمال میں افضل ترین عمل یہ ہے کہ جو تجھ سے رشتہ توڑے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے، جو تجھے محروم کرے تو اسے عنایت کرے، اور جو تجھے گالیاں دے تو اس سے درگذر کرے''۔

اللہ کے بندو! قطع رحمی کی نحوست سے اعمال قبول نہیں ہوتے، شبِ برات جیسی مبارک رات میں اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نگاہِ رحمت نہیں فرماتے، اور نہ اسے جہنم سے آزاد کرتے ہیں، ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَام میری خدمت میں حاضر ہوئے، اور فرمایا یہ شعبان کی درمیانی شب ہے، اور اس رات قبیلۂ کلب کے بکریوں کے بالوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے خلاصی عطا فرماتے ہیں، (لیکن) اس رات اللہ تعالیٰ کسی مشرک کو، کینہ و بغض رکھنے والوں کو، قطع رحمی کرنے والوں کو، پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والوں کو، والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی لوگوں کی طرف نگاہِ (کرم) نہ فرمائیں گے۔

سامعین! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، ''تم لوگ والدین کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتے رہو، کیونکہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے، لیکن

قسم بخدا والدین کا نافرمان، قاطع رحم (یعنی رشتوں کو اور رشتہ داروں کے حقوق کو پامال کرنے والا)، اور بدکار بوڑھا شخص اسی طرح تکبر کے ساتھ اپنی تہہ بند گھسیٹنے والا یہ سب لوگ جنت کی خوشبو نہ پائیں گے، کبریائی تو صرف اللہ رب العٰلمین کیلئے زیبا ہے۔

سامعین! قاطع رحم کو خدمتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھنے کی بھی اجازت نہ تھی، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے ساتھ اس مجلس میں کوئی قاطع رحم نہ بیٹھے، تو ایک نوجوان حلقہ میں سے اٹھ کر اپنی خالہ کی خدمت میں پہنچ گیا، ان دونوں کے درمیان کچھ ناچاکی تھی، پھر دونوں نے ایک دوسرے کے لئے استغفار کیا، پھر وہ لوٹ کر مجلس میں پہنچا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس قوم میں قاطع رحم ہو، ان پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی''، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قسم دے کر ایسے شخص کو اپنے سے دور کرتے، کیونکہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں سے رحمت الٰہی دور ہو جاتی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ''جس میں تین صفات ہوں، اللہ تعالیٰ اس کا آسان حساب لیں گے اور اسکو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے، اسمیں اول: جو تمہیں محروم رکھے اسے دینا، دوم: جو تمہارے رشتہ کا حق ادا نہ کرے اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا، اور سوم: جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دینا، اگر تم نے اس پر عمل کر لیا، تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کر دیں گے'' سامعین! جن رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو واجب کیا گیا ہے، اور انکے حقوق کی پامالی کو حرام قرار دیا گیا ہے، ان کی کچھ تفصیل یہ ہے، باپ دادا اوپر تک، ماں نانی دادی اوپر تک، بھائی، بہن، چچا، پھوپی، ماموں، خالہ اور ان لوگوں کی اولاد وغیرہ، لہٰذا اپنے رشتہ داروں کی اتنی تفصیل سے واقفیت ضروری ہے کہ صلہ رحمی کا حق ادا ہو سکے، اور ان

رشتوں کی تفصیل اولاد کو بھی سمجھا دو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جو سراپا سامانِ ہدایت ہے کہ:

''اے لوگوں! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جاندار سے پیدا کیا، اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد عورتیں پھیلائیں، اور تم خدائے تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کرتے ہو، اور قرابت سے بھی ڈرو، بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوسرا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　شعبان المعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہُ الْعِلْمُ وَالْحِکْمَۃُ وَالْجُوْدُ وَالنِّعْمَۃُ۔ وَأَشْھَدُ أَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہُ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ذُوالْخُلُقِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ۔

أَمَّا بَعْدُ ! فَاتَّقُوا اللّٰہَ عِبَادَ اللّٰہِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فَضَائِلَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَشَمَائِلَہٗ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی، فَکَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ، حُمِلَ اِلَیْہِ تِسْعُوْنَ اَلْفَ دِرْھَمٍ فَوَضَعَھَا عَلٰی حَصِیْرٍ ثُمَّ قَامَ اِلَیْھَا فَقَسَّمَھَا فَمَا رَدَّ سَائِلًا حَتّٰی فَرَغَ مِنْھَا (۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ الْکَرِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَرَجَعَ إِلٰی بِلَادِہٖ وَقَالَ: اَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّداً یُعْطِیْ عَطَاءَ مَنْ لَّا یَخْشٰی فَاقَۃً (۲) وَقَالَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ: لَقَدْ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ إِلَیَّ، فَمَا بَرِحَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ إِلَیَّ، اِنِّیْ أَشْھَدُ مَاطَابَتْ بِھٰذَا اِلاَّ نَفْسُ نَبِیٍّ" (۳)۔

عِبَادَ اللّٰہِ! وَاِنَّمَا اَعْطَاہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَطَاءَ الْکَثِیْرَ لِاَنَّہٗ عَلِمَ اَنَّ دَاءَ صَفْوَانِ بْنِ اُمَیَّۃَ لَایَزُوْلُ اِلاَّ بِھٰذَا

الدَّوَاءَ. فَعَالَجَهُ حَتّٰى بَرِئَ مِنْ دَاءِ الْكُفْرِ وَأَسْلَمَ. وَجَاءَ فِي الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالِ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ وَكَانَ أَكْثَرَ مَا أُتِيَ بِهِ فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَداً إِلَّا أَعْطَاهُ وَمَا قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ. (۴)

عِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّ نَبِيَّنَا سَيِّدَنَا الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ أَحَداً سَأَلَهُ بَلْ يُعْطِيْهِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَإِلَّا وَعَدَهُ. يَقُوْلُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْماً وَكَانَ لَا يَأْتِيْهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ وَأَنْجَزَلَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَقَالَ إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِيْ يَسِيْرَةٌ وَأَخَافُ أَنْسَاهَا، فَقَامَ مَعَهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلّٰى. (۵) وَمَرَّةً جَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْئٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنَا شَيْئٌ قَضَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ. فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالاً، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَظَهَرَ السُّرُوْرُ فِيْ وَجْهِهِ وَقَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ. (۶)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: يَا عَائِشَةُ! مَا فَعَلَتِ الذَّهَبُ؟

فَجَاءَتْ مَا بَيْنَ الْخَمْسَةِ إِلَى السَّبْعَةِ أَوِ الثَّمَانِيَةِ أَوِ التِّسْعَةِ، فَجَعَلَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ وَ يَقُوْلُ مَاظَنُّ مُحَمَّدٌ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَوْ لَقِيَهُ وَهٰذِهٖ عِنْدَهُ، أَنْفِقِيْهَا،(۷) وَمَاتَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِيْ نَفَقَةِ عِيَالِهٖ۔

عِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّ سَيِّدَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ كَانَ لَا يَسْتَأْثِرُ بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَ يَجِيْءُ عَلٰى كَثْرَتِهٖ، وَلَا أَمْسَكَ مِنْهُ دِرْهَمًا بَلْ صَرَفَهُ فِيْ مَصَارِفِهٖ وَأَغْنٰى بِهٖ غَيْرَهُ وَ قَوّٰى بِهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ أُحُدًا ذَهَبًا يَبِيْتُ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ إِلَّا دِيْنَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنِيْ،(۸) وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَارَقَ الدُّنْيَا وَ يَحْكُمُ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ وَيَرْهَبُهُ مُلُوْكُ الدُّنْيَا وَ يُفْدِيْهِ أَصْحَابُهُ بِنُفُوْسِهِمْ وَأَوْلَادِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَمَا تَرَكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً (۹) وَالْاَخْبَارُ بِجُوْدِهٖ وَ كَرَمِهٖ كَثِيْرَةٌ وَ كَفَابِكُمْ هٰذَا وَلَكُمْ فِيْهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهٖ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

{وَأَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِيْ إِلٰى أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ}۔ (۱۰)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)المغنی عن حمل الاسفار (۲۵۱۰)

(۲)صحیح مسلم (۲۳۱۲)

(۳)صحیح مسلم : (۲۱۶۲)

(۴)صحیح البخاری:(۴۲۱)

(۵)المسند الجامع :(۱۳۶۶)

(۶) المسند الجامع : (۱۰۴۹۹)

(۷)مسند احمد: (۲۴۲۶۸)

(۸)صحیح مسلم : (۲۳۴۹)

(۹)صحیح البخاری:(۴۴۶۱)

(۱۰)المنافقون: ۱۱

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شعبان المعظم

# آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر فیاض وسخی تھے

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

سامعینِ کرام! تقویٰ اختیار کرو، اور جان لو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومناقب اور شمائل بے شمار ہیں، آپ سب سے بڑھ کر فیاض تھے، ایک مرتبہ نوے ہزار (۹۰۰۰۰) درہم خدمتِ اقدس میں آئے، بورے پر ڈال کر تقسیم کرنا شروع کر دیا، کسی بھی سائل کو لوٹایا نہیں، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے، ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا تو دو پہاڑی کے درمیان بھر کر بکریاں دیدیں، تو اس نے اپنے وطن لوٹ کر لوگوں سے کہا: تم لوگ اسلام قبول کر لو، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی فیاضی فرماتے ہیں کہ فقر وفاقہ سے بالکل نہیں ڈرتے، حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی نفرت تھی، لیکن آپ نے مجھے اتنا نوازا کہ آج آپ سب سے زیادہ میری نظر میں محبوب ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس درجہ فیاضی کی ہمت ایک نبی کو ہی ہوسکتی ہے، آپ نے مالی اعتبار سے ان کو اسی لئے نوازا کہ آپ کو اندازہ تھا کہ ان کی بیماری کا یہی علاج ہے، لہٰذا اس طرح کفر کی بیماری سے ان کو نجات ملی، اور اسلام لے آئے، ایک مرتبہ بحرین سے اتنا مال آیا کہ آج تک اتنی بڑی مقدار نہ آئی تھی، آپ نے کہا کہ ایک کنارہ رکھ دو، پھر آپ مسجد تشریف لے گئے تو اس طرف مڑ کر دیکھا تک نہیں، نماز کے بعد وہاں آ کر بیٹھ گئے، پھر جو بھی نظر آیا اُسے مرحمت فرمایا، اور اس طرح ایک درہم بھی باقی نہ رہا، تب جا کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

سامعین! کوئی کچھ مانگتا تو آپ کبھی اسے دینے سے انکار نہیں فرماتے، اگر ہوتا تو عنایت فرماتے، ورنہ وعدہ کرتے (کہ جب بھی مال آئیگا دیدیں گے) ایک مرتبہ اقامت کے بعد ایک دیہاتی آپ کا دامن پکڑ کر کہنے لگا کہ میری ذراسی حاجت باقی رہ گئی ہے، ڈر ہے کہ کہیں میں بھول نہ جاؤں، تو آپ اس کے ساتھ جا کر اس کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں پھر آ کر نماز پڑھاتے ہیں، ایک مرتبہ کسی نے کچھ مانگا تو فرمایا کہ فی الحال تو کچھ ہے نہیں لیکن آپ ہمارے نام سے بطورِ قرض خرید لو، جب کچھ آجائیگا تو ہم قرض چکا دیں گے، تو حضرت عمرؓ نے کہا: جو آپکی قدرت میں نہیں ہے اس کے آپ مکلف نہیں ہیں، یہ بات آپ کو پسند نہ آئی، پھر ایک انصاری شخص نے عرض کیا: آپ خرچ کیجئے اور عرش والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ کیجئے، تو آپ نے تبسم فرمایا اور خوش ہو کر کہا: اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

سامعین! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مرض الوصال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! سونے کا کیا ہوا؟ دیکھا تو کچھ آٹھ نو سونے کے سکے تھے، اسے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرتے رہے، اور فرمانے لگے: اللہ عزوجل کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا گمان ہوگا؟ اگر سونا اسکے پاس ہوتے ہوئے اس سے ملاقات ہو (یعنی موت آجائے) اسے خرچ کر دو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت آپکی زرہ گھر والوں کے خرچ کی فکر میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔

سامعین! بڑی کثرت سے دنیا کی آمد کے باوجود آپ نے اسے اپنے استعمال میں نہیں لایا، ایک درہم بھی باقی نہ رکھا، بلکہ امتِ مسلمہ کے مختلف مفادات پر صرف کر ڈالا، اور فرمایا: مجھے یہ بالکل پسند نہیں کہ اُحد کے برابر سونا میرے پاس ہو، اور رات

گذرنے تک اس میں سے ایک درہم بھی میرے پاس باقی رہے، بجز اس دینار کے جو قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال رکھوں، جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے، اس وقت پورے جزیرۂ عرب پر آپ کی حکومت تھی، سلاطین عالم آپ سے خائف ومرعوب تھے، اور صحابہ کرام کی عظیم وکثیر جماعت ہر لمحہ اپنی جان ومال اور اپنے اولاد کو آپ پر نچھاور اور قربان کرنا اپنے لئے سعادت سمجھ رہے ہیں، ان سب کے باوجود جس وقت وصال ہوا تو ملکیت میں نہ درہم ہے نہ دینار، نہ غلام نہ باندی، کچھ بھی نہیں، بجز سفید خچر ہتھیار اور کچھ زمین کے جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ قرار دیا۔

سامعین! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی جود وسخا اور فیاضی کے عجیب و غریب نمونوں اور واقعات سے پُر ہے، یہ چند مثالیں بطور نمونہ عبرت ونصیحت کے لئے پیش کئے گئے ہیں، ہدایت کے فکر مند کے لئے اتنا بھی بہت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''اور ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اسمیں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو پھر وہ (بطور تمنا وحسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھکو اور تھوڑے دنوں کیوں مہلت نہ دی گئی کہ میں خیر خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہوجاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اسکی موت کا وقت آجاتا ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شعبان المعظم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ هَدَانَا لِدِیۡنِ الۡإِسۡلَامِ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ شَهَادَةَ مَنۡ قَالَ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامَ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ سَیِّدُ الۡأَنَامِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الۡبَرَرَةِ الۡكِرَامِ۔

أَمَّا بَعۡدُ! فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡكُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، وَاعۡلَمُوۡا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ نِعَمَ اللّٰهِ عَلٰی خَلۡقِهٖ وَخَاصَّةً عَلَیۡكُمۡ كَثِیۡرَةٌ وَ أَعۡظَمُهَا وَأَجَلُّهَا الۡهِدَایَةُ إِلَی الۡإِسۡلَامِ، وَالثَّبَاتُ عَلَیۡهِ إِلَی الۡمَمَاتِ، یَقُوۡلُ النَّبِیُّ الۡكَرِیۡمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: قَدۡ أَفۡلَحَ مَنۡ أَسۡلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ، (۱) وَأَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوۡلُ فِیۡ دُعَاءِ الۡقُنُوۡتِ: اَللّٰهُمَّ اهۡدِنِیۡ فِیۡمَنۡ هَدَیۡتَ، (۲) وَأَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ كَانَ یَتَمَنّٰی فَیَقُوۡلُ: اَللّٰهُمَّ احۡفَظۡنِیۡ بِالۡإِسۡلَامِ قَائِمًا وَاحۡفَظۡنِیۡ بِالۡإِسۡلَامِ قَاعِدًا وَاحۡفَظۡنِیۡ بِالۡإِسۡلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشۡمِتۡ بِیۡ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا، (۳) اَللّٰهُمَّ اجۡعَلِ الۡإِسۡلَامَ مُنۡتَهٰی رِضَایَ، یَا وَلِیَّ الۡإِسۡلَامِ وَأَهۡلِهٖ ثَبِّتۡنِیۡ بِهٖ حَتّٰی أَلۡقَاكَ. اَللّٰهُمَّ أَحۡیِنِیۡ مُسۡلِمًا وَأَمِتۡنِیۡ مُسۡلِمًا. اَللّٰهُمَّ مَا ابۡتَلَیۡتَنِیۡ بِهٖ مِنۡ رَخَاءٍ وَشِدَّةٍ فَمَسِّكۡنِیۡ بِسُنَّةِ الۡحَقِّ وَشَرِیۡعَةِ الۡإِسۡلَامِ۔ (آمین)

عِبَادَ اللّٰهِ إِنَّ الۡمُسۡلِمَ الۡحَقِیۡقِیَّ یَفۡرَحُ بِذِكۡرِ الۡإِسۡلَامِ وَیَنۡدَفِعُ إِلَی

الْقِيَامِ بِفَرْضِهٖ وَنَفْلِهٖ طَيِّبَةً بِذَالِكَ نَفْسُهُ مُنْشَرِحًا بِهٖ صَدْرُهُ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: {فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ}
(۴) وَأَمَّا الَّذِیْ يَتَسَمّٰى بِاسْمِ الْإِسْلَامِ فَقَطْ فَهُوَ يَضِيْقُ بِذِكْرِ الْإِسْلَامِ حَرَجًا مِنْ أَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ، وَفَرَائِضِهٖ وَنَوَافِلِهٖ وَحَلَالِهٖ وَحَرَامِهٖ وَحُدُوْدِهٖ وَ أَحْكَامِهٖ؛ فَإِنَّهٗ يَتَسَمّٰى بِالْإِسْلَامِ بِلِسَانِهٖ وَيُنَاقِضُهٗ بِجَوَارِحِهٖ وَأَرْكَانِهٖ، حَظُّهٗ مِنَ الْإِسْلَامِ مَحْضُ التَّسَمِّیْ بِهٖ وَالْاِنْتِسَابِ اِلَيْهِ بِدُوْنِ عَمَلٍ بِهٖ، وَلَا انْقِيَادٍ لِحُكْمِهٖ، وَهٰذِهٖ حَالَةُ اَكْثَرِ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ، يَتَسَمَّوْنَ بِالْإِسْلَامِ وَهُمْ مِنْهُ بُعَدَاءُ وَيَنْتَحِلُوْنَ حُبَّهٗ وَهُمْ لَهٗ أَعْدَاءُ، يُعَادُوْنَ بَنِيْهِ وَ يَنْهَدِمُوْنَ مَبَانِيَهٗ، وَفِيْهِمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ، فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضاً وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ}(۵)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! أَنَّ عَقِيْدَةَ سَلَفِنَا الصَّالِحِيْنَ هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِأَنَّ الْإِسْلَامَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَاعْتِقَادٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ وَالْأَرْكَانِ، لِأَنَّهٗ لَيْسَ الْإِسْلَامُ مَحْضًا التَّسَمِّیْ بِهٖ بِاللِّسَانِ، وَالْاِنْتِسَابِ اِلَيْهِ بِالْعُنْوَانِ وَلٰكِنَّهٗ مَاوَقَعَ فِی الْقَلْبِ وَصَدَّقَتْهُ الْأَعْمَالُ، فَاعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ بِإِسْلَامِكُمْ تَعَرَّفُوْا بِهٖ وَادْعُوا النَّاسَ اِلَيْهِ تَكُوْنُوْا مِنْ خَيْرِ أَهْلِهٖ، فَإِنَّ النَّبِیَّ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ قَالَ: "اِنَّ لِلْاِسْلَامِ مَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيْقِ يُعْرَفُ بِهٖ صَاحِبُهٗ"(٦)
وَيَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ عَلَانِيَّةٌ وَالْاِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ"
(٧) مَعْنٰى كَوْنِ الْاِسْلَامِ عَلَانِيَّةً، أَنَّ الْمُسْلِمَ عَلَى الْحَقِيْقَةِ لَا بُدَّ أَن
يُّظْهِرَ اِسْلَامَهٗ عَلَانِيَّةً لِلنَّاسِ بِحَيْثُ يَرَوْنَهٗ يُصَلِّي مَعَ الْمُصَلِّيْنَ
وَيَصُوْمُ مَعَ الصَّائِمِيْنَ وَيُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهٖ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَيُحِبُّ
أَهْلَ الدِّيْنِ وَيُبْغِضُ الْمُلْحِدِيْنَ، وَيَعْتَزُّ بِالْاِسْلَامِ كَمَا قَالَ سَيِّدُنَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَ
مَهْمَا طَلَبْتُمُ الْعِزَّ فِيْ غَيْرِهٖ يُذِلُّكُمْ ـ(٨)

عِبَادَ اللّٰهِ ! اِنَّ انْتِشَارَ الْمَذَاهِبِ الْهَدَّامَةِ هِيَ فِتْنَةٌ عَظِيْمَةٌ فِي
الدِّيْنِ وَكَانَ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ،(٩) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ
مُضِلَّةٍ، وَيَقُوْلُ: وَأَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ،وَيَسْتَعِيْذُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ
الْمَمَاتِ،(١٠) لِأَنَّ كُلَّ مَنْ فُتِنَ فِيْ حَيَاتِهٖ فَإِنَّهٗ لَا بُدَّ أَن يُّفْتَنَ بَعْدَ
وَفَاتِهٖ، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ
الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَا سَأَلَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ
الصَّالِحُوْنَ، وَاِنَّكَ قَدْ حَكَيْتَ عَنْهُمْ ثَنَاءً عَلَيْهِمْ فِيْ كِتَابِكَ الْكَرِيْمِ ـ
فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ

هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ}(۱۱) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) صحیح مسلم: ۱۰۵۴ (۲) الترمذی: ۳۶۴
(۳) المستدرک: ۱۹۲۴ (۴) الانعام: ۱۲۵
(۵) البقرۃ: ۱۰ (۶) المستدرک: ۵۲
(۷) المصنف لابن ابی شیبۃ: ۳۰۹۵۵
(۸) المستدرک: ۸۸۳ (۹) مسند احمد: ۱۸۵۱۵
(۱۰) صحیح البخاری: ۸۳۲ (۱۱) آلِ عمران: ۸

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شعبان المعظم

# اسلام کا صرف زبانی دعویٰ

الحمد للہ رب العلمین، والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، و علیٰ الہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

برادرانِ اسلام! ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے، تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی حد اور انتہاء نہیں، اور بالخصوص آپ حضرات اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں میں ہو، ان سب میں سب سے اہم اور عظیم نعمت اسلام کی ہدایت اور موت تک اس پر ثابت قدمی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو اسلام لے آیا، اور اسے بقدر کفایت روزی ملے اور اللہ تعالیٰ اسے اسی پر قناعت کی توفیق دے تو ایسا شخص کامیاب وکامران ہوا''، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاء قنوت میں یوں عرض کیا کرتے: ''یا اللہ مجھے بس ہدایت یافتہ لوگوں کے ساتھ ہدایت عطا فرما اور اپنی دلی تمنا کا یوں بارگاہ الٰہی میں اظہار فرما رہے ہیں: ''یا اللہ مجھے قیام میں اسلام کے ساتھ محفوظ رکھ، مجھے بیٹھنے میں اسلام کے ساتھ محفوظ رکھ، سوتے وقت اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، مجھ پر کسی دشمن یا حاسد کو ہنسنے کا موقع مت فراہم کر، یا اللہ اسلام کو میری مرضی کی انتہاء قرار دے، اے اسلام واہل اسلام کے محافظ مجھے اپنی ملاقات تک اسلام پر ثابت وقائم رکھ، یا اللہ اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام کی حالت میں موت دے، یا اللہ خوشحالی اور پریشانی کی آزمائشوں میں مجھے راہ حق اور شریعت اسلام پر مضبوطی سے جمے رہنے کی توفیق عطا فرما''۔ (آمین)

سامعین! ایک حقیقی مسلم اسلام کے نام سے بہت خوش ہوتا ہے، اور خوش دلی کے ساتھ اسلام کے فرائض اور نوافل کی ادائیگی کی فکر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ

تعالیٰ جسے ہدایت دینے کا ارادہ فرماتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتے ہیں، لیکن جو صرف اسلام کا زبانی دعویٰ کرتا ہے، اس کا دل اسلامی احکام کو سن کر تنگ ہونا شروع ہوتا ہے، اسلامی فرائض ونوافل، حلال وحرام اور احکام وحدود سے وہ بے چین اور پریشان ہوتا ہے، کیونکہ وہ بس زبان سے تو اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہا ہے، لیکن اپنے اعضاء وجوارح اور اعمال سے اس پر کلہاڑی چلاتا ہے، اس کی قسمت میں اسلام میں سے بس نام اور اس کی طرف نسبت ہی ہے، اس پر عمل اور احکام میں تابعداری کی سعادت سے محروم ہے، دورِ حاضر میں اکثر لوگوں کا یہی حال ہے، نام کے مسلمان لیکن اسلام سے کوسوں دور، اسلام سے محبت کے دعوے دار لیکن درحقیقت اسلام کے دشمن، فرزندانِ اسلام سے دشمنی ونفرت رکھتے ہیں اور اسلام کی عمارت کو ڈھانے کے درپے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روزِ قیامت پر، اور وہ ہرگز مومن نہیں، دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے اور دراصل کسی کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ اور نہیں سوچتے، انکے دلوں میں بیماری ہے، پھر بڑھا دی اللہ نے انکی بیماری اور انکے لئے عذاب دردناک ہے، اس بات پر کہ جھوٹ کہتے تھے۔

برادرانِ ملت! ہمارے بزرگ اسلاف یعنی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اسلام نام ہے زبانی اقرار، قلبی تصدیق اور اعضاء وجوارح کے ذریعہ اعمال کی انجام دہی کا، صرف زبانی جمع خرچ کا نام اسلام نہیں، بلکہ اسلام تو قلب کی گہرائی میں اتر جانے والی اس حقیقت کا نام ہے جو ظاہری اعمال کی شکل میں اپنی دلیل پیش کرتی ہے، لہٰذا آپ حضرات سے گذارش ہے کہ اسلام کو عملاً اپناؤ اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دو تاکہ اسلام کے صحیح اور بہترین فرزند شمار ہونے لگو، کیونکہ حدیث میں ہے: ''یقیناً اسلام کی بھی راستے کی طرح علامت ہے جس کے ذریعہ اسے پہچانا جاتا ہے''، نیز حدیث میں ہے کہ اسلام ظاہری

اعمال کا نام ہے اور ایمان دل کی کیفیت کا نام ہے، یعنی ایک حقیقی مسلم کے ظاہری اعمال اسلام کے مطابق ہونے چاہیئے، کہ لوگ دیکھیں کہ وہ نماز، روزہ اور زکات کی ادائیگی کا پابند ہے، اسے دینداروں سے محبت اور ملحدوں سے نفرت ہے، اور اسلام کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ''بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کے ذریعہ عزت بخشی ہے، جب بھی کسی دوسری جگہ عزت تلاش کروگے تو وہ تمہیں ذلیل کردے گا''۔

سامعینِ کرام! مختلف گمراہ کن فرقوں کا زور دین کے لئے عظیم فتنہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گمراہ کن فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے تھے، اور فرماتے تھے: یا اللہ میں ضرر رساں مصیبت اور گمراہ کن فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یا اللہ میں موت وحیات کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کیونکہ جو زندگی میں فتنہ کا شکار ہوگا، وہ موت کے بعد فتنہ میں گرفتار ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم اور قبر کے فتنہ سے بھی پناہ چاہا کرتے تھے، یا اللہ ہم اُن تمام شرور سے پناہ چاہتے ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی ہے، اور تیرے نیک بندے جن چیزوں کی دعا کرتے ہیں، ہمیں بھی وہ سب مرحمت فرما، اپنے صالح بندوں کی تعریف میں آپ نے ان کی جانب سے یہ نقل فرمایا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شعبان المعظم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدِيْمِ الْإِحْسَانِ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ جَعَلَ صَوْمَ رَمَضَانَ أَحَدَ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَى الدَّوَامِ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ خَيْرُ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ۔

اَمَّا بَعْدُ! فَيَا عِبَادَاللّٰهِ !اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَنْ يَّأْتِيَ اِلَيْكُمْ شَهْرٌ اَلْفَائِزُ مَنْ جَاءَ بِعَمَلٍ مَبْرُوْرٍ، وَالْخَاسِرُ الْمَحْجُوْبُ مَنِ انْسَلَخَ عَنْهُ بِذَنْبٍ غَيْرِ مَغْفُوْرٍ، أَلَا وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ، شَهْرُ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، شَهْرُ الْعِتْقِ وَالْغُفْرَانِ، شَهْرُ الصَّدَقَاتِ وَالْإِحْسَانِ، شَهْرٌ تُضَاعَفُ فِيْهِ الْحَسَنَاتُ وَتُغْفَرُ السَّيِّئَاتُ، فَعَظِّمُوْهُ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ بِالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ وَ الْعَزِيْمَةِ الصَّادِقَةِ عَلٰى صِيَامِهٖ وَقِيَامِهٖ، فَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهٗ، فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ"(۱)۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَاللّٰهِ! اَنَّ الْمَشْرُوْعَ لَكُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَفِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ هُوَالْاِقْبَالُ عَلٰى صَلَاتِكُمْ وَالْخُشُوْعُ فِيْهَا وَالطُّمَانِيْنَةُ فِي الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَتَرْتِيْلُ التِّلَاوَةِ وَعَدَمُ

الْعُجْلَةِ لِاَنَّ رُوْحَ الصَّلٰوةِ هُوَالْاِقْبَالُ عَلَيْهَا بِالْقَلْبِ وَالْقَالِبِ وَ الْخُشُوْعُ فِيْهَا وَاَدَاؤُهَا كَمَا شَرَعَ اللهُ بِاِخْلَاصٍ وَصِدْقٍ وَرَهْبَةٍ وَحُضُوْرِ قَلْبٍ۔

وَقَالَ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" (۲)۔

وَيَا أَسَفِي عَلَى كَثِيْرٍ مِّنَ النَّاسِ يُصَلُّوْنَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ صَلَاةً لَايَعْقِلُوْنَهَا وَلَايَطْمَئِنُّوْنَ فِيْهَا بَلْ يَنْقُرُوْنَهَا نَقْرًا، وَذٰلِكَ لَايَجُوْزُ بَلْ هُوَ مُنْكَرٌ، فَالْوَاجِبُ اَلْحَذَرُ مِنْ ذَالِكَ، وَاَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ : أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً اَلَّذِيْ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ : كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔(۳) وَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ يُصَلِّيْ لَايُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهٖ فَقَالَ : لَوْمَاتَ هٰذَا عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا يَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهٖ، فَإِنَّمَا مَثَلُ ذَالِكَ كَمَثَلِ الْجَائِعِ، يَاكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ وَ كَمَثَلِ الدِّيْكِ يَنْقُرُ فِي الدَّمِ، فَمَاذَا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا" (۴)، وَلِمَثْلِ هٰذَا يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَمَا تُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ لَعَلَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ

وَلَا يُتِمُّ السُّجُوْدَ، وَيُتِمُّ السُّجُوْدَ وَلَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ"(٥)۔

عِبَادَاللهِ! وَمِنَّا مَنْ يَمِيْلُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ وَبَعْضُنَا يَلْعَبُوْنَ بِلِحْيَتِهِمْ، سَيِّدُنَا الرَّسُوْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَدْ نَهَانَا عَنْ كُلِّ هٰذَا، عَنْ أُمِّ رُوْمَانَ زَوْجَةِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَآنِيْ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمِيْلُ فِي الصَّلَاةِ، فَزَجَرَنِيْ زَجْرَةً كِدْتُ أَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِيْ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَسْكُنْ أَطْرَافُهُ، وَلَا يَمِيْلُ مَيْلَ الْيَهُوْدِ، فَإِنَّ تَسْكِيْنَ الْأَطْرَافِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ"(٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَصُرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا هٰذَا لَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ(٧)۔

وَهٰذَا يَا عِبَادَاللهِ: لَا تَنْكُسُوْا رُؤُوْسَكُمْ فِي الصَّلَاةِ، نَظَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى شَابٍّ قَدْ نَكَسَ فِي الصَّلَاةِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ: يَا هٰذَا؟ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، فَإِنَّ الْخُشُوْعَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى مَا فِي الْقَلْبِ، فَمَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ خُشُوْعًا فَوْقَ مَا فِيْ قَلْبِهِ فَإِنَّمَا أَظْهَرَ نِفَاقًا عَلٰى نِفَاقٍ(٨)، نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْهُ، وَقَدْ خَطَبَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ خُشُوْعِ النِّفَاقِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا خُشُوْعُ النِّفَاقِ؟ قَالَ: خُشُوْعُ الْبَدَنِ وَنِفَاقُ الْقَلْبِ"(٩) وَعَلَى الْمُصَلِّيْ أَنْ لَا يَرْفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي(١٠) وَ عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه يَقُوْلُ: إِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَلْتَفِتْ اِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاَنَّ رَبَّهٗ اَمَامَهٗ وَاَنَّهٗ يُنَاجِيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ : وَبَلَغَنَا اَنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ إِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ؟ اَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ"(١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ"(١٢).

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعًا وَ لَا سُجُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ دَعَاهُ حُذَيْفَةُ، فَقَالَ لَهٗ: مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُهَا مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا. فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا صَلَّيْتَ لِلّٰهِ صَلَاةً قَالَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سَنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (١٣)

وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: اِنَّ الرَّجُلَ إِذَا لَمْ يَصْبِرْ اَنْ يَنْظُرَ كَذَا وَ كَذَا يُؤْمَرُ اَنْ يَغْمِضَ عَيْنَيْهِ"(١٤).

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَاللّٰهِ فِيْ صَلَاتِكُمْ وَحَافِظُوْا عَلَيْهَا وَتَوَاصَوْا بِذَالِكَ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ تَفُوْزُوْا بِالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ وَتَسْلِمُوْا مِنْ مُشَابَهَةِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْيَهُوْدِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالشَّيْطَانِ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهٖ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { قَدْ اَفْلَحَ

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ}"(۱۵)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)النسائی:(۲۲۱۰) (۲)مسند احمد:(۱۸۵۳۵)

(۳)مسند احمد:(۲۳۰۱۹) (۴)طبرانی فی الکبیر:(۳۷۴۸)

(۵)مصنف ابن ابی شیبہ:(۲۹۸۰) (۶) کنز العمال:(۲۲۵۳۵)

(۷) کنز العمال:(۲۲۵۳۰) (۸) کنز العمال:(۲۲۵۲۸)

(۹)شعب الایمان:(۶۵۶۸۰) (۱۰)صحیح مسلم:(۹۹۴)

(۱۱)مصنف عبد الرزاق:(۳۲۷۰) (۱۲)صحیح البخاری:(۳۲۹۱)

(۱۳)مسند احمد:(۲۳۴۲۲) (۱۴)مصنف عبد الرزاق:(۳۲۶۴)

(۱۵)المؤمنون:(۳)

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ شعبان المعظم

# نماز کی صحیح شکل وصورت

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اورتم پر ایک ایسا مبارک مہینہ آرہا ہے کہ اس میں جو نیکی کی سبقت کریگا، وہ شخص کامیاب و بامراد ہوگا، اوراس ماہ کے گذرنے کے باوجود جس کے گناہ معاف نہ ہوں، وہ بڑے خسارہ اور نقصان میں رہیگا، دیکھو یہ ماہِ رمضان روزہ وتراویح کا مہینہ ہے، تلاوت کا مہینہ ہے، جہنم سے خلاصی اور مغفرت کا مہینہ ہے، صدقات اور حسنِ سلوک کا مہینہ ہے، ایسا مہینہ کہ اسمیں نیکیوں کا ثواب بہت بڑھ جاتا ہے، اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

پس آپ لوگ نیت کی صفائی کے ساتھ روزہ ونماز کی پابندی کا پختہ عزم کرلیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "یقیناً اللہ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں، اور میں نے قیام (یعنی راتوں میں تراویح ونوافل) کو سنت قرار دیا ہے لہٰذا جو ایمان و احتساب (یعنی اللہ تعالیٰ سے ثواب کی توقع و امید) کے ساتھ روزے اور قیام کی پابندی کریگا، وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا گویا کہ آج ہی پیدا ہوا ہو، (یعنی اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے، تاہم اس جیسی روایات سے علماء کرام نے عموماً حقوق اللہ سے متعلق صغیرہ گناہ مراد لئے ہیں)۔

حاضرینِ کرام ! آپ کو یہ معلوم ہوجانا چاہیے کہ رمضان اور دیگر ایام کی نمازوں میں اصل مطلوب یہ ہے کہ بندہ پوری طرح اللہ کی طرف متوجہ ہو، نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرے، نیز قیام، قعود، رکوع اور سجدہ وغیرہ کو اطمینان کے ساتھ ادا کرے، تلاوت میں جلد بازی نہ کرے، کیونکہ نماز کی اصل روح یہی ہے کہ اپنے ظاہر و باطن

سے اسکی طرف متوجہ ہو، خشوع اختیار کریں، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اخلاص، صدق، خشیت اور حضور قلبی کے ساتھ نماز ادا کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو پنجوقتہ فرض نمازوں کے رکوع، سجدہ کو اچھی طرح ادا کرتے ہوئے وقت کی پابندی کے ساتھ اہتمام رکھے، اور اسے اللہ کی طرف سے حق سمجھے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا'' لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سارے لوگ تراویح کی نماز میں ناسمجھی کے ساتھ بڑی جلد بازی کرتے ہیں، گویا کہ مرغی کی طرح بس چونچ مار رہے ہیں، یہ بالکل غلط اور نا مناسب طریقہ ہے، ایسی حرکتوں سے ڈرنا اور باز آنا ضروری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے'' صحابۂ کرام نے اس کی وضاحت کی درخواست کی تو فرمایا کہ: ''وہ شخص جو نماز کے رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہیں کرتا'' ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص نماز کے رکوع کو ڈھنگ سے نہیں ادا کر رہا ہے، اور سجدے میں تو بس چونچ ہی مار رہا ہے، تو فرمایا کہ ''اگر اس کا اسی حال میں انتقال ہوا تو ملتِ محمدیہ سے ہٹ کر اس کی موت ہوگی، پھر ارشاد فرمایا کہ: ''جب تم نماز پڑھو تو رکوع کو صحیح (مکمل) طریقہ سے ادا کرو، اور اپنے سجدہ میں چونچ نہ مارو (یعنی مرغی کے چونچ مارنے کی طرح سر رکھتے ہی نہ اٹھاؤ، بلکہ اطمینان سے اللہ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی رکھ کر سجدہ ادا کرو)، کیونکہ اس کی مثال بھوکے کی مانند ہے'' جو ایک دو کھجور کھالیتا ہے، اور مرغ کی مانند ہے جو خون میں چونچ مارتا ہے، ان دونوں سے کیا حاصل ہے'' اسی طرح کی نماز کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ ''ایک آدمی ساٹھ سال تک نماز پڑھتا رہتا ہے اس کے باوجود اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی، کبھی رکوع پورا ادا کیا تو سجدہ کا ٹھکانہ نہیں،

اور سجدہ ادا کیا تو رکوع ڈھنگ سے ادا نہیں کرتا''۔

اللہ کے بندو! بعض نمازی اپنی نماز میں لہراتے اور ڈولتے رہتے ہیں، بعض داڑھی کے ساتھ کھیل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی حرکتوں سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے کہ: جب نماز شروع کرو تو سارے اعضاء پُرسکون ہوں، یہودیوں کی طرح جھومو نہیں، کیونکہ اعضاء کا پرسکون ہونا نماز کی تکمیل میں داخل ہے'' ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں داڑھی کیساتھ کھیل رہا ہے، تو فرمایا ''دیکھو اگر اسکے قلب میں خشوع ہوتا تو اعضاء بھی پرسکون ہوتے۔''

سامعینِ کرام! نماز میں سر کو بہت زیادہ جھکانے کی ضرورت نہیں، ایک نوجوان نے اسی طرح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''سر اوپر اٹھاؤ کیوں کہ اصل خشوع کا محل تو دل ہے، جو نعوذ باللہ، قلبی خشوع سے زائد خشوع کا اظہار کرے، اس نے نفاق در نفاق کا اظہار کیا، ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفاق کے خشوع سے پناہ مانگنے کا حکم دیا، نمازی اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی سختی سے روکا ہے، فرمایا ہے کہ اگر اس حرکت سے باز نہ آئے تو نگاہ واپس نہ لوٹے گی'' نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھئے، کیونکہ نمازی اللہ سے مناجات اور راز و نیاز میں مصروف ہوتا ہے، (گویا کہ) اللہ تعالیٰ اس کے روبرو ہیں، لہٰذا دوسری طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے، حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے ابن آدم'' تو کس کی طرف التفات کرتا ہے، میں تیرے لئے اس سے بہتر ہوں'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے التفات کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ ''یہ تو نماز میں سے شیطان کا اچک لینا ہے''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ اس نماز کے رکوع وسجدہ کو اچھی طرح ادا نہیں کر رہا تھا تو آپ نے اس آدمی سے دریافت کیا کہ: تم اس طرح نماز کتنی مدت سے ادا کر رہے ہو، اس نے کہا کہ: اتنے اتنے برس سے، تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تمہاری یہ نمازیں ادا ہی نہ ہوئیں، اگر تم اسی حال میں مرتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے علاوہ پر موت واقع ہوتی، امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''اگر کسی کی نگاہ نماز میں ادھر اُدھر جاتی رہے تو پھر اسے آنکھ بند کر کے نماز پڑھنی چاہیے''۔

پس اللہ کے بندو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، اس پر مداومت و پابندی کرو، رمضان وغیر رمضان میں خود بھی اس پر عمل کرو، اور آپس میں ایک دوسرے کو وصیت بھی کرو، انشاء اللہ تم مغفرت اور رضائے اِلٰہی سے سرفراز ہو جاؤ گے، اور اللہ کے دشمنوں یعنی یہود، منافق اور شیطان کی مشابہت سے بچ جاؤ گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں اظہارِ عجز و نیاز کرنے والے ہیں اور وہ جو بے کار اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

# رمضان المبارک

- پہلا خطبہ : فضیلت رمضان
- دوسرا خطبہ : فرضیت زکوٰۃ
- تیسرا خطبہ : اعتکاف کی اہمیت
- چوتھا خطبہ : مخفی صدقہ کی فضیلت
- پانچواں خطبہ : الوداع اے ماہِ رمضان

پہلا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رمضان المبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَلَّمَنَا لِرَمَضَانَ وَسَلَّمَهُ لَنَا فَهَانَحْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَلصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ" (۱) وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الْقَائِلُ: "لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْإِفْطَارِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، (۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ -أَمَّا بَعْدُ:

فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاعْلَمُوْا أَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ هُوَ شَهْرُ الصِّيَامِ وَهُوَ رُكْنٌ مِنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَهُوَ شَهْرٌ حَافِلٌ بِالْخَيْرَاتِ وَمَعْمُوْرٌ بِالْبَرَكَاتِ، عِبَادَ اللّٰهِ! اَلصَّوْمُ كَفُّ النَّفْسِ عَنْ شَهْوَتَيِ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ وَإِذَا كَفَّ الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ عَنْ هَاتَيْنِ الشَّهْوَتَيْنِ كَانَ مَلَكًا طَاهِرًا وَعَبْدًا لِلّٰهِ مُخْلِصًا وَاسْتَحَقَّ شَرَفَ الْعُبُوْدِيَّةِ الَّتِيْ يَعْنِيْهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهِ {إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا} (۳) وَهَا هُوَ الصَّوْمُ قَدْ أَحَاطَهُ اللّٰهُ بِأَسْرَارِهِ الْبَالِغَةِ، وَنَفْعُ هٰذِهِ الْأَسْرَارِ يَعُوْدُ عَلَى الْعِبَادِ خَاصَّةً، وَفَوَائِدُ الصِّيَامِ كَثِيْرَةٌ: مِنْهَا الْفَائِدَةُ تَنْجُمُ عَنِ الْجُوْعِ وَهِيَ الْمَحَبَّةُ وَالْوِئَامُ بَيْنَ النَّاسِ بَلْ وَبَيْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّهِ۔

عِبَادَ اللّٰهِ! إِنَّ الْإِسْتِمْرَارَ فِي النِّعْمَةِ قَدْ يُنْسِي الْإِنْسَانَ مَصْدَرَ

هَذِهِ النِّعْمَةِ فَإِذَا مَا انْقَطَعَتْ عَنْهُ وَيَذُوقُ أَلَمَ الْجُوعِ فِي الْقَرِّ وَشِدَّةِ الظَّمَأِ فِي الْحَرِّ، عِنْدَئِذٍ يَذْكُرُ النِّعْمَةَ وَيُقَابِلُهَا بِالشُّكْرِ وَيُخْلِفُ نَفْسَهُ الْوَازِعُ الَّذِي يَحْبِسُهُ فِي الطَّاعَاتِ وَيَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْكَرَاتِ ، عِبَادَ اللهِ! إِنَّ الْإِنْسَانَ عِنْدَمَا يَشْعُرُ بِأَلَمِ الْجُوعِ وَشِدَّةِ الظَّمَأِ يَحْصُلُ لَهُ الذِّلَّةُ وَالْإِنْكِسَارُ وَعِنْدَئِذٍ يَشْعُرُ بِحَاجَتِهِ لِمَوْلَاهُ فَيَتَوَاضَعُ لِبَارِئِهِ الَّذِي خَلَقَهُ وَسَوَّاهُ، وَيَطْرَحُ رِدَاءَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ فَإِنَّهَا مِنْ صِفَاتِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا ، وَإِذَا مَا تَرَكَ الْعَبْدُ هٰذَا لِمَوْلَاهُ شَعَرَ بِأَنَّهُ مُحْتَاجٌ لِسِوَاهُ فَيَعْطِفُ عَلَى النَّاسِ وَيَتَوَدَّدُ إِلَيْهِمْ وَأَحَسَّ مِنَ الْجُوعِ وَلَوْعَتِهِ بِحَاجَةِ الْفَقِيرِ إِلَى الطَّعَامِ وَكَانَ النَّاسُ وَقْتَئِذٍ إِخْوَانًا مُتَحَابِّينَ، وَشَهْرُ رَمَضَانَ هُوَ الْمَوْسِمُ لِمَنْ أَرَادَ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَقَدْ صَحَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِنْ لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (۴)

وَالصَّوْمُ هُوَ الْوَسِيلَةُ الْعُظْمٰى فِي تَرْبِيَةِ مَلَكَةِ الصَّبْرِ وَاحْتِمَالِ الْمَكَارِهِ، وَالصَّبْرُ مِلَاكُ الْفَضَائِلِ، فَهُوَ السِّلَاحُ الَّذِي يُكَافِحُ بِهِ الْإِنْسَانُ وَيُجَاهِدُ حَتَّى يَظْفَرَ بِمُنَاهُ فِي دُنْيَاهُ وَأُخْرَاهُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ" (۵) وَالْمُرَادُ بِالصَّبْرِ: اَلْعَمَلُ بِمُقْتَضٰى

الْيَقِيْنِ إِذِ الْيَقِيْنُ مَعْرِفَةُ أَنَّ الْمَعْصِيَةَ ضَارَّةٌ وَالطَّاعَةَ نَافِعَةٌ وَلَا يُمْكِنُ تَرْكُ الْمَعْصِيَةِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّاعَةِ إِلَّا بِالصَّبْرِ وَهُوَ اسْتِعْمَالُ بَاعِثِ الدِّيْنِ فِي قَهْرِ بَاعِثِ الْهَوَى وَالْكَسْلِ فَكَانَ الصَّبْرُ نِصْفَ الْإِيْمَانِ بِهٰذَا الْإِعْتِبَارِ، وَوَصّٰى بِهِ الْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ وَذُكِرَ فِي التَّنْزِيْلِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً، حَسْبُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ فِيْ شَأْنِهِ {إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ} (۶)

وَمِنْ حَقِّ الصَّائِمِ أَنْ يَّكُفَّ جَوَارِحَهُ عَنْ جَمِيْعِ الْاٰثَامِ حَتّٰى يَكُوْنَ صَوْمُهُ مَقْبُوْلًا، فَيَغُضَّ الْبَصَرَ عَمَّا حَرَّمَهُ اللهُ، وَيَكُفَّ اللِّسَانَ عَنِ الْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ، وَالْكِذْبِ، وَالْفُحْشِ، وَالْخُصُوْمَةِ، وَالْجَفَاءِ، وَمَا إِلٰى ذٰلِكَ، وَالسَّمْعِ عَنِ الْإِصْغَاءِ إِلٰى مَاهُوَ مُحَرَّمٌ وَنَاهِيْكُمْ بِقَوْلِ سَيِّدِنَا الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ" رواه البخاری (۷) وَالْمُرَادُ بِقَوْلِ الزُّوْرِ: اَلْكِذْبُ، وَالْجَهْلُ، وَالسَّفَهُ، وَالْعَمَلُ بِهِ أَيْ بِمُقْتَضَاهُ۔

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ! أَنَّ الْغَايَةَ مِنْ فَرْضِيَّةِ الصَّوْمِ هِيَ تَقْوَى اللهِ، يَقُوْلُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى {يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ} (۸) وَقَدِ اخْتَارَ اللهُ هٰذَا الشَّهْرَ رَمَضَانَ لِلصَّوْمِ مَعَ أَنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، لِأَنَّهُ عِنْدَ اللهِ طَيِّبٌ مُبَارَكٌ وَقَدْ بُعِثَ رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي شَهرِ رَمَضَانَ وَنَزَلَ عَلَيهِ جِبرِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَتَعَبَّدُ فِي غَارِ حِرَاءَ فِي هٰذَا الشَّهرِ فَهُوَ شَهرٌ مُبَارَكٌ حَيثُ ابتَدَأَت فِيهِ دَعوَةُ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَى الحَقِّ لِاتِّبَاعِ الحَقِّ وَظَهَرَ نُورُ الإِسلَامِ فِيهِ ، فَهُوَ شَهرٌ عَظِيمٌ عِندَ اللهِ، جَدِيرٌ بِخَلقِ اللهِ أَن يُّعَظِّمُوا مَا عَظَّمَهُ اللهُ وَفِي ذٰلِكَ فَليَتَنَافَسِ المُتَنَافِسُونَ۔

وَاللهُ سُبحَانَهُ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ {شَهرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ القُرآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الهُدٰى وَ الفُرقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ} (۹) صَدَقَ اللهُ العَظِيمُ وَ أَستَغفِرُ اللهَ لِي وَلَكُم وَلِسَائِرِ المُسلِمِينَ مِن كُلِّ ذَنبٍ فَاستَغفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱) بخاری: ۱۹۰۴، مسلم: ۱۱۵۱ (۲) کما مر

(۳) بنی اسرائیل: ۶۵ (۴) بخاری: ۱۹۰۲، مسلم: ۲۳۰۷

(۵) طبرانی بسند صحیح والبیہقی وابو نعیم، من حدیثہ مرفوعا ولا یثبت رفعہ، انظر فتح الباری ۶۶/۱

(۶) زمر: ۱۰ (۷) بخاری: ۱۹۰۳ ابوداؤد: ۲۳۶۲

(۸) البقرۃ: ۱۸۳ (۹) البقرۃ: ۱۸۵

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رمضان المبارک

# فضیلت رمضان

سامعین! اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ ماہِ رمضان روزہ کا مہینہ ہے، جو کہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، یہ مہینہ برکات وفضائل سے منور مہینہ ہے، سامعین! روزہ درحقیقت پیٹ اور شرمگاہ کی شہوتوں اور چاہتوں سے نفس کو روکنے کا نام ہے، اگر ان دونوں کو انسان نے قابو میں رکھا تو وہ ایک پاکیزہ فرشتہ اور اللہ کا مخلص بندہ شمار ہوگا اور اللہ نے اپنے جن مخصوص بندوں پر شیطان کا داؤ نہ چلنے کا قرآن میں اعلان فرمایا ہے، وہ ان میں شامل ہو جائے گا، روزہ میں اللہ تعالی نے بندوں کے حق میں نفع بخش اسرار ودیعت فرمائے ہیں۔

سامعین! مسلسل نعمتوں کا سلسلہ جاری رہے تو عین ممکن ہے کہ آدمی اس کے اصل مصدر کو اور فیاض کو بھول جائے، جب یہ سلسلہ رُک جائے اور سرما میں بھوک اور گرمی میں سخت پیاس کی تکلیف سے سابقہ پڑے گا تو اُسے نعمتوں کی اہمیت سمجھ میں آجائے گی، اور جذبۂ تشکر کے ساتھ منعم حقیقی کی بارگاہ میں سرنیاز خم کرے گا، اپنے نفس کو عبادت کا پابند بنائیگا اور حرام کاموں سے روکنے کی کوشش کرے گا، جب اسے بھوک وپیاس کی شدت کا احساس ہوتا ہے، تو ذلت وانکساری اس کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور اپنے حقیقی آقا کی حاجت کا شعور بیدار ہوتا ہے، اور نتیجتاً اس خلاقِ عالم کے سامنے تواضع وزاری اختیار کرتا ہے، اور اپنی بڑائی وعظمت کے پندار کو نفس سے نکال کر پھینک دیتا ہے، کیونکہ عظمت وکبریائی تو اللہ کی صفت ہے، اس صورت میں دوسروں کے حق میں رحم وشفقت کا جذبہ دل میں موجزن ہوتا ہے، ایک غریب بھوکے شخص پر کیا بیتتی ہوگی، اس کا احساس ہوتا ہے، اور اسے دور کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے، اور اس طرح آپس

میں محبت اور بھائی چارگی کی فضا قائم ہوتی ہے، اور رمضان کا مہینہ تو نفع کمانے کا زمانہ ہے، صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر فیاض تھے، لیکن رمضان میں جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ کی فیاضی بالکل عروج پر ہوتی، حضرت جبرئیل علیہ السلام ماہِ رمضان کی ہر شب میں اختتامِ ماہ تک خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا کرتے تھے، اور قرآن شریف کا دور ہوتا تھا، اور اس وقت خیر کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فیاضی عام نفع بخش ہواؤں سے بھی بڑھ جاتی تھی، صبر اور قوتِ برداشت کے ملکہ کی تربیت کے لیے روزہ سب سے بڑا وسیلہ ہے، اور صبر تو تمام فضائل کی جڑ ہے، یہی وہ ہتھیار ہے جس کے بل بوتے پر انسان دنیا و آخرت میں اپنے مقاصد کو پالیتا ہے، ازروئے حدیث صبر نصف ایمان ہے، صبر کا مطلب یہ ہے کہ یقین کے اس تقاضہ پر عمل کرنا کہ گناہ نقصاندہ اور اطاعت نفع بخش ہے، اور ان دونوں کا اہتمام صبر ہی کے ذریعہ ممکن ہے، قرآن حکیم نے ستر (۷۰) سے بھی زائد مقام پر صبر کا ذکر کیا ہے، اور اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے، یہ فرمانِ الٰہی اس کی فضیلت کے لیے کافی ہے کہ صابرین کو بے حساب اجر عنایت ہوگا، روزہ دار کو چاہئے کہ اپنے تمام اعضاء کو تمام گناہوں سے روکے رکھے تاکہ اس کا روزہ مقبول ہو، لہذا محرمات کو دیکھنے سے پرہیز کرے، زبان کو غیبت، چغلی، جھوٹ، فحش اور جھگڑے وغیرہ سے محفوظ رکھے، نیز کسی غلط بات کی طرف کان نہ دھرے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''جو قولِ زُور (یعنی جھوٹ، جہالت، بیوقوفی) اور اس پر عمل کو ترک نہ کرے، تو اللہ تعالی کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

سامعین کرام! روزہ کی فرضیت کی اصل غرض وغایت تقوی کی صفت کی تحصیل

وتکمیل ہے، جیسا کہ قرآنِ کریم نے صراحت فرمائی ہے ''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ''۔

سال کے مہینے تو بارہ ہیں، لیکن روزہ کے لیے ماہِ رمضان کا اللہ نے انتخاب کیا، کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک بڑا پاکیزہ اور مبارک مہینہ ہے، آپ کی بعثت اسی ماہ میں ہوئی، آپ غارحراء میں عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے کہ جبرئیلؑ امین نازل ہوئے، لہذا یہ بڑا ہی مبارک مہینہ ہے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی دعوت شروع کی اور نورِ اسلام کا ظہور ہوا، لہذا بندوں کو چاہئے کہ اس ماہ کا احترام کریں، اور عبادت کی ادائیگی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ارشاد باری تعالی ہے: (وہ تھوڑے دن) ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا ہے، جس کا (ایک) وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لیے (ذریعۂ) ہدایت اور (دوسرا وصف) واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو کہ (ذریعۂ) ہدایت بھی ہیں اور (حق وباطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں، سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو، اُس کو ضرور اس ماہ میں روزہ رکھنا چاہئے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوسرا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　رمضان المبارک

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡنَا فَرِیۡضَةَ الزَّکَاةِ الَّتِیۡ هِیَ الرُّکۡنُ الثَّالِثُ مِنۡ اَرۡکَانِ الۡاِسۡلَامِ الۡخَمۡسَةِ وَتَزۡکِیَةً لِاَنۡفُسِنَا۔

وَاَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ، وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ کَانَ لَمۡ یَدۡخُلۡ بَیۡتَهٗ حَتّٰی اَنۡفَقَ مَا عِنۡدَهٗ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِیۡنَ حَارَبُوۡا مَانِعِیۡ الزَّکَاةِ حِیۡنَ تُوُفِّیَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ۔

اَمَّا بَعۡدُ فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاعۡلَمُوۡا: اَنَّ الزَّکَاةَ رُکۡنٌ مِنۡ اَرۡکَانِ الۡاِسۡلَامِ۔ یُکَفَّرُ جَاحِدُهٗ وَ تُقَاتَلُ الطَّائِفَةُ الۡمُمۡتَنِعَةُ مِنۡ أَدَائِهٖ۔ وَلَقَدۡ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیۡ کِتَابِهِ الزَّکَاةَ مَقۡرُوۡنَةً بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: وَ أَقِیۡمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّکَاةَ (۱) وَقَالَ: وَمَا أُمِرُوۡا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیۡمُوا الصَّلَاةَ وَیُؤۡتُوا الزَّکَاةَ وَذَالِكَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَةِ" (۲) وَاَمَرَ رَسُوۡلَهُ بِأَخۡذِهَا حَیۡثُ قَالَ: خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَکِّیۡهِمۡ بِهَا (۳)" وَجَاءَ الۡوَعِیۡدُ الشَّدِیۡدُ عَلٰی مَنۡ بَخِلَ بِهَا وَ قَصَّرَ فِیۡ اِخۡرَاجِهَا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ، یَوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَ جُنُوۡبُهُمۡ وَ ظُهُوۡرُهُمۡ، هٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ۔ (۴)

وَفِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَايُؤَدِّيْ حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرُدَتْ، أُعِيْدَتْ لَهُ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ أَوْ إِمَّا إِلَى النَّارِ۔ (٥) وَفِي الصَّحِيْحِ أَيْضًا يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ۔ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (٦)

عِبَادَ اللهِ! لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنْ نِعْمَةِ الْمَالِ وَلَا سِيَّمَا فِيْ هٰذَا الزَّمَنِ الَّذِيْ تَكَاثَرَتْ فِيْهِ الْمَصَالِحُ وَالْخَيْرَاتُ، وَاتَّسَعَتْ فِيْهِ أَسْبَابُ الرِّزْقِ وَ تَضَخَّمَتْ فِيْهِ أَمْوَالُ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ۔ فَاعْلَمُوْا: أَنَّ الْأَمْوَالَ وَدَائِعُ فِيْ أَيْدِي الْأَغْنِيَاءِ، وَ فِتْنَةٌ وَ امْتِحَانٌ لَهُمْ مِنَ اللهِ لِيَنْظُرَ أَيَشْكُرُوْنَ أَمْ يَكْفُرُوْنَ؟ وَمِنْ شُكْرِهَا أَدَاءُ زَكَاتِهَا وَالصَّدَقَةُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ، وَ الْإِنْفَاقُ مِمَّا اسْتَخْلَفَهُمُ اللهُ فِيْهِ، قَالَ تَعَالٰى: آمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ وَأَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ، فَالَّذِيْنَ

آمَنُوا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ۔(۷)

وَإِذَا كَانَ فِي الزَّكَاةِ مَصْلَحَةٌ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ بِهِمْ ضَرُوْرَةٌ اِلَيْهَا، فَاِنَّ فِيْهَا مَصْلَحَةً لِاَرْبَابِ الْاَمْوَالِ وَ بِهِمْ ضَرُوْرَةٌ اِلٰى اَدَائِهَا مِنْ تَطْهِيْرٍ وَتَزْكِيَةٍ لَهُمْ، وَ بُعْدٍ عَنِ الْبُخْلِ الْمَذْمُوْمِ، وَقُرْبٍ مِنْ فَضْلِ الْكَرِيْمِ وَ الْجُوْدِ وَاسْتِجْلَابٍ لِلْبَرَكَةِ وَالزِّيَادَةِ وَالنَّمَاءِ وَ حِفْظِ الْمَالِ وَ دَفْعِ الشَّرِّ عَنْهُمْ، وَلِذَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "مَنْ اَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهٗ"(۸)،

أَلَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ ! اِنَّ الْأَغْنِيَاءَ اِذَا مَنَعُوْا مَا أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَرِيْضَةِ الزَّكَاةِ فَاِنَّهٗ يَنْشَأُ مِنْ هٰذَا اِضْرَارٌ وَمَفَاسِدُ كَثِيْرَةٌ۔ مِنْ تَعْرِيْضِ الْعَبْدِ نَفْسَهٗ لِلْعَذَابِ الْعَظِيْمِ، وَ كَرَاهَةِ النَّاسِ لَهٗ، وَ تَسَبُّبٍ لِاِهْلَاكِ الْمَالِ وَ انْتِزَاعِ الْبَرَكَةِ مِنْهُ، فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ، وَتَذَكَّرُوْا مَا أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْكُمْ مِنَ الزَّكَاةِ وَبَادِرُوْا اِلٰى اِخْرَاجِ زَكَاةِ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا نُفُوْسُكُمْ خَالِصَةً لِوَجْهِ اللهِ، لَا مَنَّ فِيْهَا وَلَا اَذًى وَلَا رِيَاءٌ وَلَا سُمْعَةٌ، وَ اغْتَنِمُوا الْفُرْصَةَ قَبْلَ فَوَاتِ الْاَوَانِ۔ وَفَّقَنِي اللهُ وَاِيَّاكُمْ وَالْاُمَّةَ جَمِيْعًا اِلٰى مَا يُحِبُّهٗ وَيَرْضٰى۔ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ"(۹) وَيَقُوْلُ : وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ"(۱۰) وَيَقُوْلُ: وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيْدُوْنَ

وَجۡهَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ"(۱۱) صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمُ وَأَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ لِيۡ وَلَكُمۡ وَلِسَائِرِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ فَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ إِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ۔

(۱)البقرۃ: ۴۳

(۲)بینہ: ۵

(۳)التوبۃ: ۱۰۳

(۴)التوبۃ: ۲۴

(۵)مسلم: ۹۸۷

(۶)بخاری: ۱۴۰۳ والایت من ال عمران: ۱۸۰

(۷)حدید: ۷

(۸)طبرانی فی الاوسط وابن خزیمہ فی صحیحہ والحاکم مختصرا وقال صحیح علی شرط مسلم

(۹)البقرۃ:

(۱۰)سبا: ۲۹

(۱۱)روم: ۳۹

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رمضان المبارک

# فرضیت زکوۃ

سامعین کرام! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور اچھی طرح سمجھ لو کہ زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، جو اس کا انکار کر بیٹھے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہوگا، جو ادا کرنے سے انکار کرے اس سے قتال کیا جائے گا، اللہ تعالی نے قرآن مجید میں نماز کے شانہ بشانہ زکوۃ کا ذکر فرمایا ہے، لہٰذا ارشاد ہے: ''اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو'' نیز ارشاد ہے: ''یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرے کہ عبادت کو اسی کے لیے خاص رکھیں، یکسو ہوکر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ان درست مضامین کا''۔

اپنے رسول کو اسے وصول کرنے کا حکم دیا لہذا ارشاد ہے: ''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک وصاف کردیں گے'' جو زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرے اس کے حق میں بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے، ارشاد ہے: جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے جو کہ اس روز واقع ہوگی کہ ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کی کروٹوں اور ان کے پشتوں کو داغ دیا جائے، یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کر کے رکھا تھا، سو اب جمع کرنے کا مزہ چکھو۔

ایک صحیح حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو بھی سونے اور چاندی والا اس کا حق ادا نہ کرے، تو بروز قیامت اس کے لیے آگ کی چادر بچھا کر جہنم کی آگ سے اسے تپایا جائے گا، پھر اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو اس سے داغ دیا جائے گا، جب

بھی ٹھنڈا ہوگا یہی عمل دُہرایا جائے گا، اس عمل کا سلسلہ جاری رہے گا اس دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے، یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے ہو جائیں گے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا، یا تو جنت کی طرف ورنہ جہنم کی طرف۔

ایک اور صحیح حدیث میں ہے: ''جسے اللہ تعالیٰ مال عنایت فرمائیں، پھر وہ اس کی زکوۃ نہ دے، تو بروز قیامت اس کے لیے گنجا اور دو نقطوں والا سانپ بن جائے گا، اُسے اس سانپ کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو منہ میں لے کر کہے گا: ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور ہرگز نہ خیال کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات ان کے لیے کچھ اچھی ہوگی، بلکہ یہ بات ان کے لیے بہت بری ہے، وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنائے جائیں گے، اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔

سامعین! دورِ حاضر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کافی مالی وسائل مہیا فرمائے ہیں، اور مالی ریل پیل کافی بڑھ چکی ہے، بعض حضرات بڑے مالدار ہیں، لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مال مالداروں کے ہاتھ میں ایک امانت وودیعت ہے، اور اللہ کی طرف سے امتحان وآزمائش ہے، تاکہ یہ دیکھ لیں کہ شکر گزاری کرتے ہیں یا ناشکری اور کفرانِ نعمت، اس نعمت کی شکر گزاری اور اس کو باقی رکھنے کا سب سے بڑا ہتھیار اس کی زکوۃ ادا کرنا اور غریبوں ومسکینوں کو صدقات وخیرات دینا ہے، جس مال کا اللہ تعالیٰ نے ان کو نائب بنایا، اُسے اللہ کی راہ میں صرف کرتے رہیں، ارشادِ باری ہے: ''تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال میں اس نے تم کو دوسروں کا قائم مقام بنایا ہے اس میں خرچ کرو، پس جو لوگ تم میں سے ایمان لاویں اور خرچ کریں ان کو بڑا ثواب ہے، زکوۃ کی ادائیگی میں ایک طرف غریبوں کا نفع ہے تو دوسری طرف خود

اصحابِ ثروت کے حق میں بھی بڑی مصلحت اور ان کا بھی بڑا فائدہ ہے، کیونکہ اس کی برکت سے ان کے نفس ودل کی صفائی وپاکی حاصل ہوگی، بُرے افعال سے دوری، جو اللہ کے قرب، مال میں برکت واضافہ، اس کی حفاظت اور اس سے شر کے دفع ہونے کا سبب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی، تو اس مال کا شر ختم ہوجائے گا''۔

سامعین! جب مالدار لوگ زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں تو اس کے بیشمار مفاسد پیدا ہوتے ہیں، وہ خود عذابِ الٰہی کے مستحق ہوتے ہیں، لوگ انہیں ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں اور مال سے برکت بھی ختم ہوجاتی ہے، لہذا اے اللہ کے بندو! اللہ تعالی نے جو چیز تم پر لازم کی ہے اس کی ادائیگی میں جلدی کرو اور خوشدلی سے اسے ادا کرو، جس میں نہ احسان وایذا رسانی ہو اور نہ شہرت اور ناموری کی تمنا، الغرض وقت کے نکلنے سے پہلے ہی اس کی قدر کرلو۔

اللہ تعالی مجھے، آپ حضرات کو اور تمام امت مسلمہ کو اپنی مرضیات پر چلائیں، آمین۔

اے ایمان والو! خرچ کرو ان چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں قبل اس کے کہ وہ دن آجاوے جس میں نہ تو خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہوگی اور کافر لوگ ہی ظلم کرتے ہیں، [سورۂ بقرہ: ۲۵۴] جو چیز تم خرچ کروگے تو اللہ تعالی اس کا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ [سورۂ سبا: ۳۹] اور جو زکوۃ دوگے جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوگے تو ایسے لوگ (اپنے دیئے ہوئے کو (خدا تعالی کے پاس بڑھاتے رہیں گے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ رمضان المبارک

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ جَعَلَ لَيَالِیَ شَهۡرِ رَمَضَانَ مِيۡقَاتًا لِلتَّقۡرِيۡبِ. وَ صِيَامَ اَيَّامِهٖ سَبَبًا لِلتَّصۡفِيَةِ وَالتَّهۡذِيۡبِ. وَاَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَهُوَ قَرِيۡبٌ مُّجِيۡبٌ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ وَهُوَ حَبِيۡبٌ مُّنِيۡبٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ وَاَدَامَ ذٰلِكَ بِدَوَامِكَ يَا قَرِيۡبُ.

اَمَّا بَعۡدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ اُوۡصِيۡكُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَى اللّٰهِ. وَارۡغَبُوۡا فِيۡمَا عِنۡدَهٗ فَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى. لَا سِيَّمَا فِی الۡعَشۡرِ الۡاَخِيۡرِ الۡمُقۡبِلِ مِنۡ هٰذَا الشَّهۡرِ الۡمُبَارَكِ. فَاِنَّ فِيۡهِ لَيۡلَةَ الۡقَدۡرِ الَّتِیۡ هِیَ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ. فَالۡتَمِسُوۡهَا فِيۡهِ وَتَحَرَّوۡهَا فِیۡ كُلِّ وِتۡرٍ.

فَقَدۡ كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقۡصِدُ ذٰلِكَ وَ يَتَحَرَّاهُ وَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعۡتَكِفُ الۡعَشۡرَ الۡاَوَاخِرَ مِنۡ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَيُوۡقِظُ اَهۡلَهٗ فِيۡهَا تَاۡمِيۡلًا لِخَيۡرِهَا وَيَجۡتَهِدُ فِيۡهَا اَضۡعَافَ مَا يَجۡتَهِدُهٗ فِیۡ غَيۡرِهَا. وَاَنَّهٗ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَدۡ بَيَّنَ فَضِيۡلَةَ مَنۡ يَّعۡتَكِفُهَا فَقَالَ: مَنِ اعۡتَكَفَ عَشۡرًا فِیۡ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيۡنِ وَعُمۡرَتَيۡنِ.

عِبَادَ اللّٰهِ: وَاَنَّ مَنۡ يَّقۡضِیۡ حَاجَاتِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَيَشۡفَعُ لَهُمۡ وَ يُصۡلِحُ بَيۡنَهُمۡ وَيَكُوۡنُ فِیۡ عَوۡنِهِمۡ وَيُجِيۡبُ رَجَاءَ الطَّالِبِيۡنَ وَ يَكُوۡنُ غَيۡثًا لِلسَّائِلِيۡنَ وَيَنۡصُرُ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ، وَاَنَّ الزَّمَنَ الَّذِیۡ يَصۡرِفُ فِیۡ

ذٰلِكَ يُسَاوِيْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ غَيْرِهٖ مِنْ ذِكْرٍ وَصَلَاةٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ وَلَهٗ عُلُوُّ الْمَنْزِلَةِ وَزِيَادَةُ الدَّرَجَاتِ۔

فَهَا هُوَ سَيِّدُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ مُعْتَكِفًا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا فُلَانُ اَرَاكَ مُكْتَئِبًا حَزِيْنًا قَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِفُلَانٍ عَلَيَّ حَقُّ وَلَاءٍ، وَحُرْمَةِ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَفَلَا اُكَلِّمُهُ فِيْكَ؟ فَقَالَ: اِنْ اَحْبَبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَهْدُ بِهٖ قَرِيْبٌ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ مَشٰى فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ وَبَلَغَ فِيْهَا كَانَ خَيْرًا لَّهُ مِنِ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِيْنَ۔ وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانٌ لِمَنْ يَّنْتَظِرُ ثَوَابَ اللّٰهِ وَيَثِقُ بِوَعْدِ اللّٰهِ وَيَعْتَقِدُ بِمُضَاعَفَةِ اَجْرِ اللّٰهِ وَهٰذَا مِنْ ثَمَرَاتِ تَعْلِيْمِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔ عِبَادَ اللّٰهِ وَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا اُكَافِئُهُمْ۔ رَجُلٌ بَدَأَنِيْ بِالسَّلَامِ۔ وَرَجُلٌ وَسَّعَ لِيْ فِي الْمَجْلِسِ وَرَجُلٌ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْمَشْيِ اِلَيَّ اِرَادَةَ التَّسْلِيْمِ عَلَيَّ۔ فَاَمَّا الرَّابِعُ فَلَا يُكَافِئُهُ عَنِّيْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيْلَ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ رَجُلٌ نَزَلَ بِهٖ اَمْرٌ فَبَاتَ لَيْلَتَهُ يُفَكِّرُ لِمَنْ يُنْزِلُهُ ثُمَّ رَآنِيْ اَهْلًا لِحَاجَتِهٖ فَاَنْزَلَهَا بِيْ۔

عِبَادَ اللّٰهِ وَفِيْ هٰذَا بَيَانٌ لِمَنْ يُوْقِنُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ قَالَ: اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَقُوْلُوْا مَا وَرَدَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ وَفِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ؟ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَارَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ۔ فَيَقُوْلُ قَدْ اَوْجَبْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ يَادَائِمَ الْخَيْرِ وَالْاِحْسَانِ يَامَنْ يَّسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ يَامَنْ لَاتَنْفَعُهُ الطَّاعَاتُ وَلَايَضُرُّهُ الْعِصْيَانُ۔

اِجْعَلْنَا وَاجْعَلِ الْاُمَّةَ جَمِيْعًا فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَائِزِيْنَ مِنْكَ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ، حَائِزِيْنَ لِاَسْبَابِ السَّلَامَةِ وَالْعِتْقِ مِنَ النِّيْرَانِ اٰمِيْنَ وَ حَسْبُكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ فِيْ مَدْحِ الْاِعْتِكَافِ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَ هُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رمضان المبارک

# اعتکاف

اللہ کے بندو! میں آپ حضرات کو اور میرے گنہگار نفس کو اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں، اللہ کے خزانۂ غیب میں بہترین نعمتوں کی لازوال دولت تمہاری منتظر ہے، اس کے شوق وذوق میں پیش قدمی کیجئے، خصوصاً رمضان کے اس مبارک ماہ کے آخری عشرہ میں، کیونکہ (اکثر روایات کی روشنی میں راجح قول کے مطابق) اسی عشرہ میں وہ عظیم الشان رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے، جو اپنی گوناگوں فضائل کی وجہ سے شبِ قدر سے موسوم ومعروف ہے، لہذا آپ حضرات اس آخری عشرہ کو اُس کی تلاش وجستجو میں تن دہی کے ساتھ اللہ کی عبادت میں گزار دیں، طاق راتوں کی خصوصی رعایت کریں، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاحیات ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے، اپنے اہلِ خانہ کو بھی اس عشرہ کی خیر وبرکت کو سمیٹنے کے لیے بیدار کیا کرتے، اور اس میں دیگر ایام کے مقابلہ میں عبادت کا سلسلہ مزید بڑھا دیتے۔

برادرانِ ملت! اس عشرہ کے اعتکاف کی فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو رمضان کے عشرہ کا اعتکاف کرے تو یہ دو حج اور دو عمرے کی طرح ہے''۔

برادرانِ اسلام! جو شخص مسلمانوں کی ضروریات کے تکفل کے لیے فکر مند ہو، ان کے حق میں شفاعت کرے، ان میں مصالحت کے لیے کوشاں ہو، بے کسوں کا سہارا بننے کی کوشش کرے، تو یاد رکھیئے کہ امت مسلمہ کے حق میں خیر کی خاطر اس کی تگ ودو کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے، بعض مرتبہ یہ لمحات ذکر اور نماز جیسی عظیم عبادات سے بھی

آگے بڑھ جاتے ہیں، دیکھئے! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مسجدِ نبوی میں معتکف تھے، ایک شخص آکر سلام کر کے بیٹھ گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا کہ میں آپ کو کبیدہ خاطر اور غمگین دیکھ رہا ہوں، کیا بات ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی فلاں کا مجھ پر حقِ ولاء ہے، اس صاحبِ قبر کی حرمت کا واسطہ ہے میں اُس پر قادر نہیں ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں اس سلسلہ میں اس سے کچھ گفتگو کروں؟ اس نے جواب دیا: اگر آپ مناسب سمجھیں، لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر نکلے تو اُس نے پوچھا: کیا آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا: نہیں، لیکن میں نے اسی صاحبِ قبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور اسے کچھ زیادہ مدت بھی نہیں گزری، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں تگ ودو کرے، تو یہ اس کے حق میں دس سالہ اعتکاف سے بھی بہتر ہے'' اور جو اللہ کی رضا جوئی میں ایک روزہ اعتکاف کرے، اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان ایسے تین خندق حائل کردیں گے جن کا فاصلہ مشرق ومغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا، اس حدیث میں اللہ تعالی کے وعدہ پر اعتماد اور اعلی درجہ کے ثواب ودرجات کے حصول کے متمنی حضرات کے لیے رہنمائی ہے اور یہ سب نتیجہ ہے کتاب وسنت کی صحیح تعلیم کا۔

سامعینِ کرام! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے: تین حضرات کا بدلہ چکانے سے میں عاجز ہوں: (۱) وہ شخص جو سلام میں مجھ پر پہل کرے، (۲) جو مجلس میں میری خاطر جگہ بنائے، (۳) جو میری خدمت میں سلام کرنے کے لیے پیدل چل

کر حاضر ہو، جس کی وجہ سے اُس کے قدم غبار آلود ہوں، اور چوتھے شخص کا بدلہ تو میری طرف سے بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی چکا ہی نہیں سکتا، استفسار پر فرمایا کہ وہ شخص ہے جو رات بھر اس سلسلہ میں فکرمند رہا ہو کہ میری اُلجھن کو کس کے روبرو پیش کروں، پھر اس سلسلہ میں اُس کی نظرِ انتخاب مجھ پر پڑی۔

اللہ کے بندو! نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر پختہ یقین کا یہ کرشمہ ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شاملِ حال رہتی ہے'' پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی دعا کو بکثرت پڑھتے رہو، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شبِ قدر کی دعا کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني'' (یا اللہ! آپ معاف فرمانے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں، پس میرے ساتھ بھی عفو کا معاملہ فرمائیں)، ایک حدیث قدسی میں ہے کہ بروز قیامت اللہ عز وجل مؤمنوں سے دریافت فرمائیں گے، کیا تم میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے؟ وہ ہاں میں جواب دیں گے تو سوال ہوگا کہ کیوں؟ تو بندے عرض کریں گے: آپ کی معافی اور مغفرت کی اُمید پر، تو ارشاد ہوگا: میں نے تمہارے لیے اپنی مغفرت واجب کر دی''۔

یا اللہ! تیری ذات پاک و برتر ہے، تیرے احسانات کی بارش ہمہ وقت جاری ہے، آسمان و زمین کی ہر مخلوق تیری ہی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرتی ہے، اے وہ پاک ذات جسے نہ تو نیکی سے کوئی فائدہ اور نہ گناہ سے کوئی نقصان، ہمیں اور ساری اُمت کو اس مبارک مہینہ میں تیری مغفرت و رضامندی سے مالا مال کر دے، جہنم کی بھیانک آگ سے خلاصی و نجات کا فیصلہ فرما۔ (آمین)

سامعینِ کرام! اعتکاف کی اہمیت اور تعریف وفضیلت کے لیے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو پڑھنا کافی ہے، جو سب سے بڑھ کر سچے ہیں، اور جن کا قول صد فیصد برحق ہے: ''اور ہم نے حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام کی طرف حکم بھیجا کہ میرے گھر (یعنی کعبۃ اللہ) کو خوب پاک رکھا کرو، طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع وسجود کرنے والوں کے واسطے''۔

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ رمضان المبارک

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ یَعۡلَمُ مَا فِیۡ قُلُوۡبِ النَّاسِ مِنۡ خَیۡرٍ وَّ شَرٍّ وَّ هُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ، وَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَهُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ، وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الۡبَشِیۡرُ النَّذِیۡرُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ أَجۡمَعِیۡنَ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ، وَاعۡلَمُوۡا أَنَّ فِیۡ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ عَلٰی کُلِّ کَبِدٍ أَجۡرًا، فَمَنۡ تَصَدَّقَ تَطَوُّعًا عَلٰی غَنِیٍّ أَوۡ فَاسِقٍ وَ هُوَ لَا یَعۡلَمُ عَلٰی مَنۡ یَّتَصَدَّقُ فَصَدَقَتُهٗ مَقۡبُوۡلَةٌ۔

عَنۡ أَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ الۡکَرِیۡمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّیۡلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا فِیۡ یَدِ زَانِیَةٍ فَأَصۡبَحُوۡا یَتَحَدَّثُوۡنَ، تُصُدِّقَ اللَّیۡلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ عَلٰی زَانِیَةٍ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیۡ یَدِ غَنِیٍّ فَأَصۡبَحُوۡا یَتَحَدَّثُوۡنَ، تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ عَلٰی غَنِیٍّ، لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّیۡلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا فِیۡ یَدِ سَارِقٍ فَأَصۡبَحُوۡا یَتَحَدَّثُوۡنَ، تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ، اَللّٰهُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ عَلٰی زَانِیَةٍ، وَعَلٰی غَنِیٍّ وَعَلٰی سَارِقٍ، فَأُتِیَ فَقَالَ لَهٗ: أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدۡ قُبِلَتۡ، أَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا تَسۡتَعِفُّ بِهَا عَنۡ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الۡغَنِیَّ

يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ، وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ"۔(۱)

قَدْ رَأَيْتُمْ يَا عِبَادَ اللهِ إِنَّ أَحَدَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ قَدْ عَزَمَ عَلَى أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَلَى مُسْتَحِقٍّ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّهَا، وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ، فَوَضَعَهَا مَرَّةً فِي يَدِ زَانِيَةٍ وَمَرَّةً فِي يَدِ غَنِيٍّ وَأَخِيْرًا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ فِعْلِ الْمُتَصَدِّقِ، لِأَنَّ الصَّدَقَةَ كَانَتْ عِنْدَهُمْ مُخْتَصَّةً بِأَهْلِ الْحَاجَةِ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ، وَلِهٰذَا تَعَجَّبُوْا مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَصْنَافِ الثَّلَاثَةِ۔

عِبَادَ اللهِ! وَإِنَّ الْمُتَصَدِّقَ كَذٰلِكَ قَدْ تَعَجَّبَ هُوَ أَيْضًا فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّ صَدَقَتَهُ قَدْ وَقَعَتْ فِي يَدِ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّهَا، فَحَمِدَ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عِبَادَ اللهِ! إِنَّ الْمُتَصَدِّقَ قَدْ أَجْرَى الْحَمْدَ مَجْرَى التَّسْبِيْحِ أَيْ كَلِمَةَ سُبْحَانَ اللهِ، فِي اسْتِعْمَالِهِ عِنْدَ مُشَاهَدَةِ مَا يُتَعَجَّبُ مِنْهُ تَعْظِيْمًا لِلّٰهِ عَزَّ اسْمُهُ، وَأَنَّهُ سَلَّمَ وَفَوَّضَ وَرَضِيَ بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالٰى، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، لِأَنَّهُ الْمَحْمُوْدُ عَلَى جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ، لَا يُحْمَدُ عَلَى الْمَكْرُوْهِ سِوَاهُ۔

وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى مَا لَا يُعْجِبُهُ قَالَ: "اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ"۔(۲)

عِبَادَ اللهِ! وَكَانَتْ نِيَّةُ الْمُتَصَدِّقِ صَالِحَةً فَقُبِلَتْ صَدَقَتُهُ وَلَوْ لَمْ تَقَعِ الْمَوْقِعَ، وَلٰكِنَّهُ يَا عِبَادَ اللهِ قَدْ سَاءَهُ ذٰلِكَ، فَرَأَى فِي مَنَامِهِ يُبَشِّرُهُ

الْبَشِيْرُ أَنَّ صَدَقَتَكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ،

وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، لِأَنَّ بَعْضَ الزُّنَاةِ قَدْ لَا يَحْمِلُهَا عَلٰى ذَالِكَ الْفِعْلِ إِلَّا قِلَّةُ ذَاتِ الْيَدِ وَالْحَاجَةُ وَعَدَمُ الصَّبْرِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَكَذَالِكَ السَّارِقُ لِأَنَّهُ يَكُفُّ ضَرَرَهُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ۔

عِبَادَاللهِ! وَفِي الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ فِي خُطْبَةِ الْيَوْمِ فَضْلُ صَدَقَةِ السِّرِّ، وَفَضْلُ الْإِخْلَاصِ وَاسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ الصَّدَقَةِ إِذَا لَمْ تَقَعِ الْمَوْقِعَ، وَ أَنَّ الْحُكْمَ لِلظَّاهِرِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ سِوَاهُ، وَبَرَكَةُ التَّسْلِيْمِ وَالرِّضَا، وَذَمُّ التَّضَجُّرِ بِالْقَضَاءِ۔

وَأَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ} (۳)

بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) بخاری: ۱۴۲۱، مسلم: ۱۰۲۲ (۲) الحج: ۳۷

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رمضان المبارک

# مخفی صدقہ کی فضیلت

برادرانِ ملت! میں آپ حضرات کو اور خود اپنے گہنگار نفس کو تقوی الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور تم یہ جان لو کہ ہر ذی روح پر نفل صدقہ میں ثواب ہے، سو جو کسی مالدار یا فاسق کو لاعلمی میں نفلی صدقہ دے تو اس کا صدقہ قبول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: پہلی امتوں میں ایک شخص تھا، اس نے نذر مانی کہ ''میں ضرور آج رات صدقہ کروں گا، لہذا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک فاحشہ عورت کے سپرد کر دیا، صبح لوگوں میں اس کا چرچہ ہوا کہ گزشتہ رات ایک بدکار عورت کو کسی نے صدقہ دے دیا، اس نے کہا: یا اللہ! تیری ہی تعریف ہے ایک زانیہ پر (صدقہ کے بارے میں)، (پھر کہا) میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا، اب جو صدقہ لے کر نکلا تو ایک مالدار کے حوالے کر دیا، پھر صبح یہ چرچہ ہوا کہ ایک امیر شخص کو کسی نے صدقہ دے دیا، اس صدقہ دینے والے نے کہا: یا اللہ! تیری ہی تعریف ہے ایک غنی پر (صدقہ کے بارے میں)، (پھر کہا) میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا، اب جو صدقہ لے کر نکلا تو ایک چور کے ہاتھ میں تھما دیا، صبح لوگوں کی زبان پر یہی تذکرہ تھا کہ ایک چور کو صدقہ ملا، تو اس نے کہا: یا اللہ! تیری ہی تعریف ہے زانیہ پر، امیر پر اور چور پر، تو اس سے آکر کہا گیا: رہا تیرے صدقے کا مسئلہ تو وہ قبول ہو چکا، جہاں تک زانیہ کا معاملہ ہے تو شاید کہ اس کی وجہ سے وہ زنا سے باز آجائے، اور مالدار کو عبرت ونصیحت حاصل ہو اور وہ خود اللہ کے عطا کردہ مال سے صدقہ کرنا شروع کر دے، اور ممکن ہے کہ چور اپنی چوری کی عادت سے تائب ہو جائے۔

[بخاری، مسلم]

دیکھا آپ لوگوں نے! ایک سخی آدمی صحیح مستحق آدمی کو صدقہ دینے کا عزم کرتا ہے، لیکن لاعلمی میں غیر مستحق کو دیدیا، ایک مرتبہ زنا کار عورت کو، ایک مرتبہ مالدار شخص کو، آخر میں تو چور کو، تو صدقہ دینے والے کی اس حرکت پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا، کیونکہ ان کی نگاہ میں صدقہ کے اصل مستحق محتاج اور نیک لوگ تھے، اسی لیے ان تینوں پر صدقہ کی وجہ سے تعجب ہوا، بلکہ خود صدقہ دینے والے کو بھی حیرت ہوئی، لیکن اس پر بھی اس نے اللہ کی تعریف کی، یہ درحقیقت تسبیح کی جگہ اس نے استعمال کی، کیونکہ تعجب خیز امر پر تعظیم کے طور پر تسبیح پڑھی جاتی ہے، اور اس نے تسلیم وتفویض پر عمل کرتے ہوئے قضا وقدر کے فیصلے پر راضی ہوا، سو اس حال پر اللہ کی تعریف کی، کیونکہ تمام احوال میں اسی کی تعریف ہوگی، مکروہ پر اس کے سوا کسی کی تعریف کا سوال نہیں، آپ ﷺ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو آپ سے یہ دُعا پڑھنا ثابت ہے: ''یا اللہ! ہر حال میں تیرے ہی لیے تعریف ہے''۔

سامعین! اس شخص کی نیت بڑی صاف تھی، اسی لیے بے موقع صرف ہونے کے باوجود قبول ہوگئی، لیکن اس پر اسے افسوس ہوا تو خواب میں اس کے صدقہ کے فوائد پر بالتفصیل روشنی ڈالتے ہوئے تسلی اور خوشخبری دی گئی، کیونکہ بعض مرتبہ زنا کا سبب غریبی اور اس پر بے صبری ہوتی ہے، اسی طرح چوری کا مسئلہ ہے، اور امیر شخص کو خود سبق ونصیحت حاصل ہو اور وہ بھی صدقہ کا عادی بن جائے، اور اپنی بخیلی سے تائب ہوجائے۔

سامعین! آج کی مذکورہ بالا حدیث کے فوائد یہ ہیں: مخفی صدقہ اور اخلاص کی فضیلت۔ صدقہ کے اعادہ کا استحباب، جبکہ صحیح جگہ صرف نہ ہو، اصل حکم ظاہر پر لگے گا

جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو۔

تسلیم ورضا کی برکت۔

قضاء الٰہی سے ناراضگی کی مذمت۔

نیز حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حلال رزق بُری حالت کو اچھی حالت سے بدل دیتا ہے، اور معاصی سے نیکیوں کی طرف اور تاریکی سے اُجالے کی طرف منتقل کرتا ہے، فرمانِ باری ہے: اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

پانچواں خطبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رمضان المبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَتَبَ عَلٰی ھٰذِہِ الْخَلِیْقَةِ فَنَاءً وَزَوَالًا وَجَعَلَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِنْھَا اِدْبَارًا وَاِقْبَالًا، أَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی، وَأَشْھَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ شَھَادَةً تَنْفَعُ شَاھِدَھَا عَاجِلًا وَمَآلًا، وَتَکُوْنُ ذُخْرًا لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ أَرْسَلَہٗ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ ھَادِیًا وَدَلِیْلًا، بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَزْکَی الْأُمَّةِ أَعْمَالًا وَأَصْدَقِھِمْ أَقْوَالًا، أَمَّا بَعْدُ!

فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ أَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ، عِبَادَ اللّٰہِ قَدْ أَقْبَلَتْ بَشَائِرُ الْعِیْدِ، وَشَمْسُ رَمَضَانَ أَوْشَکَتْ عَلَی الْمَغِیْبِ، وَلَمْ یَبْقَ مِنْہُ اِلَّا بَعْضُ الْاَیَّامِ، وَبَعْدَھَا نُوَدِّعُ شَھْرَ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ لِنَسْتَقْبِلَ أَیَّامَ عِیْدِ الْفِطْرِ السَّعِیْدِ، نُوَدِّعُ ھٰذَا الشَّھْرَ الْکَرِیْمَ، شَھْرَ الْخَیْرَاتِ وَالْبَرَکَاتِ، وَشَھْرَ الْأَنْوَارِ وَالتَّجَلِّیَاتِ، وَشَھْرَ الْأُنْسِ وَالسُّرُوْرِ، نُوَدِّعُہٗ بَعْدَ أَنْ أَنِسْنَا بِأَیَّامِہِ الزَّھْرَةِ وَلَیَالِہِ السَّعِیْدَةِ، تِلْكَ الْأَیَّامُ الَّتِیْ تَمَتَّعْنَا فِیْھَا بِلَذَّةِ الْعِبَادَةِ، وَذُقْنَا فِیْھَا طَعْمَ الْاِیْمَانِ، وَشَعَرْنَا فِیْھَا بِالسُّمُوِّ الرُّوْحِیِّ، وَالْقُرْبِ مِنَ اللّٰہِ۔

عِبَادَ اللّٰہِ! لَقَدْ حَلَّ بِنَا رَمَضَانُ ضَیْفًا، ثُمَّ ھُوَ الْیَوْمَ قَدْ عَزَمَ عَلَی الرَّحِیْلِ، وَرَحِیْلُہٗ یُذَکِّرُنَا بِرَحِیْلِنَا عَنْ ھٰذِہِ الدَّارِ، فَلَنْ یَّخْلُدَ اِنْسَانٌ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاةِ وَلَنْ یَّدُوْمَ أَحَدٌ {کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْہُ

رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ}(۱)

تَمُرُّ الْأَعْوَامُ وَتَنْقَضِي الْأَيَّامُ وَتَفْنَى الْخَلَائِقُ وَلَا شَيْئَ يَدُوْمُ سِوَى الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ {كُلُّ شَيْئٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ}(۲)

وَلَوْ دَامَتِ الدُّنْيَا لِأَحَدٍ لَدَامَتْ لِأَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ الْكِرَامِ، وَلَوْ خَلَدَ إِنْسَانٌ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ لَخَلَدَ سَيِّدُ الْخَلْقِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْكَائِنَاتِ، وَلٰكِنَّهُ انْتَقَلَ إِلَى جِوَارِ اللهِ وَخَاطَبَهُ رَبُّهُ بِقَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ {إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ}(۳)

وَكَمَا جُعِلَ الْمَوْتُ طَرِيْقَ جَمِيْعِ الْعِبَادِ، فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ {وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ}(۴)

عِبَادَ اللهِ! كَيْفَ لَا نَحْزَنُ عَلَى وَدَاعِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرُ التُّقٰى وَالصَّلَاحِ، وَشَهْرُ الْفَوْزِ وَالنَّجَاحِ، كَيْفَ لَا نَتَأَثَّرُ عَلَى فِرَاقِهِ وَهُوَ الشَّهْرُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ قَالَ عَنْهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"(۵)

عِبَادَ اللهِ! وَمَا يُدْرِيْنَا هَلْ يَمْتَدُّ بِنَا الْعُمُرُ فَنُدْرِكُ رَمَضَانَ اٰخَرَ، أَمْ نُصْبِحُ تَحْتَ التُّرَابِ وَرَهْنَ الْأَجْدَاثِ، كَمَا انْتَقَلَ الْاٰخَرُوْنَ إِلَى جِوَارِ اللهِ فَلَمْ يُدْرِكُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ، وَلَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ {كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ} (٦)

عِبَادَ اللهِ! إِنَّ هٰذِهِ السَّاعَاتِ الَّتِي قَضَيْنَاهَا وَهٰذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي عِشْنَاهَا فِي رِحَابِ رَمَضَانَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْحَقِيقَةِ جُزْءٌ مِنْ أَعْمَارِنَا وَحِيْنَ نُوَدِّعُ رَمَضَانَ فَإِنَّمَا نُوَدِّعُ حَيَاتَنَا۔

فَاذْكُرُوْا وَأَنْتُمْ عِبَادَ اللهِ تُوَدِّعُوْنَ شَهْرَ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ، إِنَّهُ شَهْرُ الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ، وَشَهْرُ الْجُوْدِ وَالْإِحْسَانِ، فَأَحْسِنُوْا إِلَى الْفُقَرَاءِ وَامْسَحُوْا دُمُوْعَ الْبُؤَسَاءِ، وَمُدُّوْا يَدَ الْمُسَاعَدَةِ وَالْعَوْنِ لِكُلِّ بَائِسٍ مِسْكِيْنٍ۔

وَاعْلَمُوْا: أَنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَدْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَّسْتَحِقُّهَا، لِيَسُدَّ حَاجَتَهُمْ وَيُشْعِرَهُمْ بِالْبَهْجَةِ فِي أَيَّامِ عِيْدِ الْفِطْرِ السَّعِيْدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيْمٌ} (٧)

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي

وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمِ۔

(۱)الرحمن: ۲۶ (۲)قصص: ۸۸ (۳)زمر: ۳۰

(۴)انبیاء: ۳۴ (۵)بخاری: ۱۹۰۱،مسلم: ۱۱۵۲

(۶)ال عمران: ۱۸۵ (۷)ابوداؤد: ۱۶۰۹

(۹)ال عمران: ۹۲

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رمضان المبارک

# الوداع اے ماہِ رمضان

اللہ کے بندو! جس کریم اللہ کو تم مانتے ہو، اس سے قدم قدم پر ڈرتے رہو، سامعین! عید کی خوشیاں قریب آرہی ہیں، اور رمضان کا سورج قریب الغروب ہے، بس چند ہی ایام میں ہمیں رمضان کو الوداع کر کے عید الفطر کا استقبال کرنا ہے، ہم اس مبارک ماہ کو الوداع کریں گے جو انوار وتجلیات، انس وسرور کا مہینہ ہے، اس کے پرنور ایام اور سعید راتوں سے مانوس ہونے کے بعد اب یہ ہم سے رخصت ہو جائے گا، ان ایام میں ہم نے عبادت کی چاشنی چکھی، ایمان کی شیرینی سے محظوظ ہوئے اور روح کی بلندی وترقی اور اللہ کے قرب کا احساس بیدار ہوا، سامعین کرام! ایک مہمان کی طرح رمضان آیا اور اب پا بہ رکاب ہے، رمضان کی یہ جدائی ہمیں اس دنیائے فانی سے ہماری روانگی کی یاد دلا رہی ہے، انسان کی یہ زندگی پائدار نہیں ہے، کسی کو یہاں بقاء ودوام حاصل نہیں ہے، اس کائنات کی ہر چیز فانی ہے، رب ذوالجلال کے علاوہ کسی کو بقاء نہیں، سال گزرتے رہتے ہیں، اور شب وروز بھی ختم ہوتے رہتے ہیں، تمام مخلوق فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے، **الحی القیوم** کی ذات کے علاوہ کسی کو دوام حاصل نہیں، اس کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہوگی، تمام حکم اسی کا چلتا ہے، اور تم سب اسی کی بارگاہ میں لوٹ کر پہنچو گے، اگر دنیا میں کوئی ہمیشہ رہ سکتا تھا تو انبیاءِ کرام اور رسول ہمیشہ رہے ہوتے، اس دنیوی زندگی میں کسی کو ہمیشہ رہنا نصیب ہوتا تو اسکے سب سے زیادہ مستحق سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ تعالی کے دامنِ رحمت میں چلے گئے، اللہ تعالی نے خود پہلے ہی اس کی خبر دی اور فرمایا کہ یقیناً آپ کو بھی موت

آنی ہے اور ان کو بھی مرنا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تمام بندوں کے لیے مقدر فرمایا ہے، لہٰذا ارشاد ہے: اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لیے ہمیشہ رہنا تجویز نہیں کیا، پھر اگر آپ کا انتقال ہو جاوے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے؟

برادران! رمضان کی جدائی پر ہم کیسے افسردہ نہ ہوں، حالانکہ یہ تقوی وصلاح اور فوز وفلاح کا مہینہ ہے، اس کی مفارقت سے ہم کیسے متأثر نہ ہوں، حالانکہ یہ عظیم مہینہ ہے جس کے متعلق سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

جو شخص ایمان اور یقین کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کرے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

سامعین! پتہ نہیں ہماری عمر آئندہ رمضان تک وفا کرے یا نہ کرے، بلکہ بہت ممکن ہے کہ ہم منوں مٹی کے نیچے جا چکے ہوں، جیسے دیگر حضرات رحمتِ الٰہی کے سائے میں پہنچ چکے اور رمضان کو حاصل نہ کر سکے، قرآنی فیصلہ ہے کہ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر بروزِ قیامت پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، سو جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب وکامران ہوا۔

سامعین! یہ مبارک لمحات جنہیں ہم گزار چکے، اور یہ ایام جو رمضان کے سائے میں ہم نے گزارے یہ درحقیقت ہماری عمر کا ایک حصہ تھے، اب جب ہم رمضان کو الوداع کر رہے ہیں تو درحقیقت اپنی زندگی کو الوداع کر رہے ہیں، رمضان کے مبارک مہینے کو الوداع کرتے وقت اس احساس کو تازہ کر لو کہ یہ مہینہ رحمت ورضوان، اور جود وکرم اور احسان کا مہینہ ہے، لہٰذا غریبوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، پریشان حال لوگوں کے آنسو پونچھو، اور ہر مسکین وضرورت مند کی طرف دستِ تعاون دراز کرو۔

سامعین! تمہیں یہ مسئلہ معلوم ہونا چاہئے کہ صدقہ فطر مستحقین کو دینا ہر مسلمان پر واجب ہے، تاکہ ان کی ضرورتیں پوری ہوں، اور عید سعید کے موقع پر انہیں بھی صحیح خوشی ومسرت حاصل ہو، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ صدقہ فطر روزہ کو فضول اور لغو سے پاک وصاف کرنے والی اور مساکین کے لیے کھانے کا سہارا ہے، جو اسے نماز (عید) سے پہلے ادا کرے تو یہ مقبول زکوۃ ہے، اور نماز کے بعد ادا کرے تو بس ایک عام صدقہ ہے (یعنی فضیلت فوت ہو جائے گی، گرچہ غروب تک بھی ادا کرے تو کراہت کے ساتھ جائز ہے)، تو اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے: تم خیرِ کامل کو حاصل نہ کرسکو گے، یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے، جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالی اس کو خوب جانتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

# شوال المکرم

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شوال المکرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْبَاقِيْ عَلَى الدَّوَامِ. أَنْعَمَ عَلٰى عِبَادِهٖ بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ، فَفَضْلُهٗ وَإِحْسَانُهٗ يَتَجَدَّدُ عَلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ، أَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَ أَشْكُرُهٗ وَأَسْأَلُهُ الْمَزِيْدَ مِنْ بِرِّهٖ وَإِنْعَامِهٖ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْقَائِلُ فِيْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ {وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ}

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. أَمَّا بَعْدُ:

عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ وَفِيْ كُلِّ الْأَوْقَاتِ، وَ تَقَرَّبُوْا إِلَيْهِ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ فَمَا أَجْمَلَ الْحَسَنَةَ تَتْبَعُهَا الْحَسَنَةُ، وَ مَا أَقْبَحَ السَّيِّئَةَ بَعْدَ الْحَسَنَةِ، وَلَا تُبْطِلُوْا مَا أَسْلَفْتُمْ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ مِنْ صَالِحِ الْأَعْمَالِ، وَلَا تُكَدِّرُوْا مَاصَفَالَكُمْ فِيْهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَالْأَحْوَالِ، وَلَا تُغَيِّرُوْا مَاعَذُبَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ لَذَّةِ الْمُنَاجَاةِ وَ الْإِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ، وَإِنَّ مِنْ عَلَامَةِ قَبُوْلِ الْحَسَنَةِ، اَلْحَسَنَةَ بَعْدَهَا، وَمِنْ عَلَامَةِ رَدِّهَا، السَّيِّئَةَ بَعْدَهَا. قِيْلَ لِبِشْرِ الْحَافِيْ: إِنَّ قَوْمًا يَتَعَبَّدُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ وَ يَجْتَهِدُوْنَ فَإِذَا انْسَلَخَ رَمَضَانُ تَرَكُوْا، قَالَ: بِئْسَ الْقَوْمُ لَا يَعْرِفُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا فِيْ رَمَضَانَ وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لَا يَكُوْنُ لِعَمَلِ الْمُؤْمِنِ أَجَلٌ دُوْنَ الْمَوْتِ ثُمَّ قَرَأَ {وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى

يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾

عِبَادَاللهِ! كَانَتِ الْمَسَاجِدُ مُزْدَحِمَةً بِالْمُصَلِّيْنَ، مَمْلُوءَةً بِالذَّاكِرِيْنَ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ، وَقَدْ أَسْهَرُوْا لَيْلَهُمْ بِالرُّكُوْعِ، وَالسُّجُوْدِ، وَرَفْعِ الْأَكُفِّ بِالدُّعَاءِ، وَالتَّضَرُّعِ لِلْمَلِكِ الْمَعْبُوْدِ، يَرْجُوْنَ فَضْلَهُ وَإِحْسَانَهُ، وَيُؤَمِّلُوْنَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ، فَلَا تُعْرِضُوْا عِبَادَ اللهِ عَنْ إِلٰهِكُمْ بَعْدَ مَا أَقْبَلْتُمْ عَلَيْهِ، وَلَا يَكُوْنُ حَظُّكُمْ مِنَ الْعِيْدِ إِلَّا اللَّهْوَ وَالْغَفْلَةَ وَالْإِعْرَاضَ عَنْ طَاعَةِ مَوْلَاكُمْ وَالتَّفَاخُرَ بِالْمَرَاكِبِ وَالْمَلَابِسِ وَالْأَزْيَاءِ وَالْمَجَالِسِ، بَلْ يَنْبَغِيْ أَنْ تُقَابَلَ هٰذِهِ النِّعْمَةُ، نِعْمَةُ إِكْمَالِ هٰذِهِ الْفَرِيْضَةِ بِالشُّكْرِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَالْإِسْتِمْرَارِ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَمُتَابَعَةِ الْحَسَنَاتِ۔

أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ! مَا أَحْسَنَ الْإِسْتِقَامَةَ عَلَى الْعِبَادَةِ، وَمَا أَجَلَّ الْمُدَاوَمَةَ عَلَى الطَّاعَةِ، فَاجْعَلُوا الْإِسْتِقَامَةَ شِعَارَكُمْ، وَصَالِحَ الْأَعْمَالِ غَايَتَكُمْ، وَمَرْضَاةَ اللهِ أَعَزَّ أَمَانِيْكُمْ، وَالتَّمَسُّكَ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ هَدَفَكُمْ، يَكْتُبُ اللهُ لَكُمُ الْأَجْرَ وَالثَّوَابَ، وَيَفْتَحُ لَكُمْ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ، إِنَّ رَحْمَةَ اللهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ، وَعَلَيْكُمْ بِمُتَابَعَةِ الْإِحْسَانِ بِالْإِحْسَانِ، وَ إِنَّ مِنْ مُتَابَعَةِ الْإِحْسَانِ بَعْدَ هٰذَا الشَّهْرِ الْكَرِيْمِ صِيَامَ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فَقَدْ نَدَبَكُمْ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَدْ جَاءَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ" وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامُ السَّنَةِ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا" وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: {مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا} فَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ عَنْ صِيَامِ عَشْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ، وَسِتَّةُ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالَ عَنْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ؟ فَيَحْصُلُ بِذٰلِكَ لِمَنْ صَامَهَا أَجْرُ صِيَامِ الدَّهْرِ عَلٰى وَفْقِ مَا جَاءَ فِي السُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ، فَلَا تُفَوِّتُوْا عِبَادَ اللهِ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةَ، هٰذِهِ الْفُرْصَةَ الثَّمِيْنَةَ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا، فَلَا يَدْرِيْ أَحَدُنَا يُدْرِكُهُ عَامٌ آخَرُ أَوْ لَا يُدْرِكُهُ؟

فَتَسَابَقُوْا عِبَادَ اللهِ إِلٰى فِعْلِ الْخَيْرِ وَتُقْبِلُوْهُ بِإِنْشِرَاحِ صَدْرٍ وَفَرَحٍ وَسُرُوْرٍ، فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ أَوْلِيَاءُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ} نَفَعَنِيَ اللهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَبِهَدْيِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) حجر: ۹۹ (۲) مسلم: ۱۱۶۳ (۳) ابن ماجہ: ۱۷۱۵

(۴) انعام: ۱۶۰ (۵) حم سجدہ: ۳۰

پہلا خطبہ　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　شوال المکرم

## اعمال صالحہ پر مداومت

سامعین! تمام احوال میں اور سارے اوقات اللہ سے ڈرتے رہو، اور نیک اعمال کے ذریعہ اس کا قرب حاصل کرو، ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کیا ہی حسین دولت ہے، اور نیکی کے بعد گناہ اور برائی کتنی قبیح بات ہے، ماہ رمضان کی اپنی نیکیوں کو برباد مت کرو، ان ایام میں جو پاکیزگی اور ستھرائی حاصل ہو چکی ہے اسے آلودہ نہ کرو، بارگاہِ الٰہی میں حاضری اور اللہ تعالی سے سرگوشی کی لذت وشیرینی کو برباد مت کرو، نیکی کے قبولیت کی علامت یہ ہے کہ پھر نیکی کی توفیق ہو، اور اس کے رد ہونے کی علامت بعد میں گناہ کا ارتکاب ہے، حضرت بشر حافیؒ سے کسی نے کہا: بعض لوگ رمضان میں جم کر عبادت کرتے ہیں اور بعد میں چھوڑ دیتے ہیں، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کتنے برے لوگ ہیں جو اللہ کو صرف رمضان میں جانتے ہیں، حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ موت سے پہلے ایک مومن کے عمل کا سلسلہ ختم نہیں ہوسکتا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: {وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَأۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ} یعنی مرنے تک اس کی عبادت میں مصروف رہیں۔

برادرانِ اسلام! مسجدیں نمازیوں سے پُر اور ذاکرین سے معمور تھیں، تلاوت کی آواز فضا میں گونجتی رہتی اور اپنے مالک ومعبود کے روبرو رکوع وسجدہ کی حالت میں شب بیداری اور دعا وزاری کا سلسلہ جاری تھا، یہ حضرات اللہ کے فضل واحسان اور مغفرت ورضامندی کے طالب ومتمنی تھے، لہذا اس درجہ اپنے مالکِ حقیقی کی طرف متوجہ ہونے کے بعد اس دربار سے اعراض وروگردانی کی غلطی نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ عید کی برکتوں کو سمیٹنے کے بجائے عید کے بہانے فضولیات، لہو ولعب، غفلت، اطاعتِ الٰہی سے

اعراض اور دنیوی کروفر اور غرور وتکبر میں مبتلا ہو جاؤ، بلکہ فریضۂ صوم کی تکمیل جیسی عظیم نعمت پر تو اللہ کا خوب شکر ادا کرنا اور اس کی ثنا وتعریف کرنی چاہئے، اور نیکیوں کے اس سلسلہ کو آگے بھی برقرار رکھنا چاہئے۔

برادرانِ اسلام! عبادت پر جمے رہنا اور اطاعت کی پابندی بہترین دولت ہے، اسی استقامت کو اپنا شعار (خصوصی علامت) بنالو، تمہارا اصل مقصد نیکیاں کرنا ہو، اللہ کی رضامندی سب سے اہم تمنا ہو، کتاب وسنت کی پابندی اصل مطلوب ہو، اللہ تعالی ایسی صورت میں اجر وثواب عطا کریں گے، اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دیں گے، یقیناً اس کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہے، تم پر لازم ہے کہ نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھو، اسی میں یہ بھی داخل ہے کہ ماہِ رمضان سے فارغ ہونے کے بعد اس ماہ شوال میں بھی چھ روزے رکھو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے، ارشاد ہے: ''جو رمضان کا روزہ رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مثل ہے''۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے: ''جو رمضان میں روزے رکھے پھر عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو سال مکمل ہو گیا (یعنی سال بھر کے روزے ہوئے،) کیونکہ جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا'' ایک نیکی پر دس گنا ثواب کے اصول کو خود قرآن مجید نے بیان کیا ہے: ''جو شخص نیک کام کریگا اس کو اس کے دس حصے ملیں گے''۔

لہذا ماہِ رمضان دس ماہ کے برابر اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر، اس طرح سال بھر روزے کا ثواب مل جائے گا، جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوا (اور علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اس سے فرض روزے کے مثل ثواب مراد ہے، ان روزوں کو عید الفطر کے بعد فوراً اور مسلسل رکھنا افضل ہے، لیکن شوال میں کبھی بھی رکھے تب بھی اس

حدیث پر عمل ہو جائے گا) پس اے اللہ کے بندو! اس زرین موقع کو اپنے ہاتھ سے مت گنواؤ، پتہ نہیں آئندہ رمضان تک کون رہتا ہے اور کون جاتا ہے، لہذا بڑی خوشدلی اور بشاشت کے ساتھ نیکیوں کی طرف پیش قدمی کرو اور لپکو، نیک اعمال ہی سے آدمی کو خوش ہونا چاہئے اور یہ چیزیں دنیوی مال ومتاع کے مقابلہ میں کتنی بڑی اور حقیقی دولت ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''جن لوگوں نے اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے، ان پر فرشتے اُتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو، جس کا تم سے وعدا کیا جایا کرتا تھا، ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے، اور تمہارے لیے اس جنت میں جس چیز کو تمہارا جی چاہیگا موجود ہے، نیز تمہارے لیے اس میں جو مانگو گے موجود ہے، یہ بطور مہمانی کے ہوگا غفور رحیم کی طرف سے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شوال المکرم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مُوَفِّی الثَّوَابِ لِلۡاَحۡبَابِ وَمُکَمِّلِ الۡأَجۡرِ، وَغَسَلَ بِشَهۡرِ الصِّیَامِ وَالصَّبۡرِ ذُنُوۡبَ الصَّائِمِیۡنَ کَغَسۡلِ الثَّوۡبِ بِمَاءِ الۡقَطۡرِ، فَلَهُ الۡحَمۡدُ اِذۡ رَزَقَنَا اِتۡمَامَهٗ، وَمَنَّ عَلَیۡنَا بِعِیۡدِ الۡفِطۡرِ، أَحۡمَدُهٗ حَمۡدًا لَامُنۡتَهٰی لِعَدَدِهٖ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِیۡكَ لَهٗ شَهَادَةَ مُخۡلِصٍ فِیۡ مُعۡتَقَدِهٖ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ نَبَعَ الۡمَاءُ مِنۡ أَصَابِعِ یَدِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ۔ أَمَّا بَعۡدُ۔

فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِی الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، وَاعۡلَمُوۡا: أَنَّ الۡأَعۡیَادَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ خَمۡسَةٌ کَمَا قَالَ بَعۡضُ الۡعَارِفِیۡنَ:
الۡأَوَّلُ: اَلۡیَوۡمُ الَّذِیۡ یَمُرُّ عَلَی الۡمُؤۡمِنِ، وَلَایَعۡمَلُ فِیۡهِ مَعۡصِیَةً فَیُکۡتَبُ عَلَیۡهِ ذَنۡبٌ۔

وَالثَّانِیۡ: یَوۡمُ خُرُوۡجِهٖ مِنَ الدُّنۡیَا مَعَ الۡاِیۡمَانِ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَ بِجَمِیۡعِ مَا جَاءَ عَنۡهُمَا۔

وَالثَّالِثُ: وَقۡتُ مُجَاوَزَتِهِ الصِّرَاطَ وَسَلَامَتِهٖ مِنَ النِّیۡرَانِ۔

وَالرَّابِعُ: وَقۡتُ دُخُوۡلِهِ الۡجِنَانَ۔

وَالۡخَامِسُ: اَلۡیَوۡمُ الَّذِیۡ یَنۡظُرُ فِیۡهِ اِلَی الرَّحۡمٰنِ، فَهُوَ الۡعِیۡدُ الۡأَکۡبَرُ، کَمَا قَالَ تَعَالٰی: {وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} وَقَالَ بَعۡضُ

الْعَارِفِيْنَ: اِنَّ مِنْ جُمْلَةِ حِكَمِ عِيْدِ الدُّنْيَا تَذْكِيْرُهُ لِعِيْدِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ بَيْنَ مَاشٍ، وَرَاكِبٍ، وَلَابِسٍ، وَعُرْيَانٍ، وَاخْتِلَافِ مَلَابِسِهِمْ وَحَشَمِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ تَذَكَّرَ الْعَاقِلُ تَفَاوُتَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَاذٰلِكَ إِلَّا بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالصَّدَقَاتِ مِنَ الْمَالِ الْحَلَالِ۔

عِبَادَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنَ الْحَرَامِ فِيْ رَمَضَانَ، فَلْيَمْنَعْهَا فِيْمَا بَعْدَهُ مِنَ الشُّهُوْرِ وَالْأَعْوَامِ، فَإِنَّ لَهُ الشَّهْرَيْنِ وَاحِدٌ، وَهُوَ عَلَى الزَّمَانَيْنِ مُطَّلِعٌ شَاهِدٌ۔

عِبَادَ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ أَنَّهُ إِذَا أَفْطَرَ عَصَى رَبَّهُ، فَصَوْمُهُ عَلَيْهِ مَرْدُوْدٌ" وَيَكُوْنُ مِثَالُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَعَادَ بَعْدَهُ إِلَى الْفُسُوْقِ وَالْعِصْيَانِ كَمَا قَالَ تَعَالٰى، {وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا}

وَضَرَبَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ ذٰلِكَ مَثَلًا لِنَقْضِ الْعَهْدِ كَذٰلِكَ يُخْشَى عَلَى مَنْ كَانَ فِيْ رَمَضَانَ مُتَشَبِّهًا بِالصَّالِحِيْنَ بِعَمَلِهِ، ثُمَّ يَعُوْدُ بَعْدَهُ إِلَى أَقْبَحِ الْمَعْصِيَةِ بِجَهْلِهِ، وَأَشَدُّ الظُّلْمَةِ مَا يَتَقَدَّمُهَا نُوْرٌ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: {أَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيْلٍ وَاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَاَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

تَتَفَكَّرُوْنَ}: هٰذَا مَثَلُ لِعَمَلِ رَجُلٍ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى، ثُمَّ يُوَسْوِسُ لَهُ الشَّيْطَانُ فَيَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى تَحْتَرِقَ أَعْمَالُهُ الصَّالِحَةُ، فَكَذٰلِكَ يَخَافُ عَلَى الْمُتَشَبِّهِ بِالصَّالِحِيْنَ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا تَرَكَ الطَّاعَاتِ وَعَادَ بَعْدَهُ إِلَى الْعِصْيَانِ۔

فَيَنْبَغِيْ لِلْعَبْدِ أَنْ يَّجِدَّ فِي الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِيْمَا بَعْدَ رَمَضَانَ، كَمَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْهِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا تَقَبَّلَ عَمَلَ عَبْدِهٖ وَفَّقَهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ بَعْدَهُ، كَمَا قَالُوْا: ثَوَابُ الْحَسَنَةِ الْحَسَنَةُ بَعْدَهَا، وَإِنَّ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِسَيِّئَةٍ كَانَ ذٰلِكَ عَلَامَةَ عَدَمِ قَبُوْلِهَا۔

فَعَلَيْكُمْ يَاعِبَادَ اللهِ بِالتَّوْبَةِ النَّصُوْحِ، وَمُدَاوَمَةِ الْعَمَلِ غَيْرَ مَرْجُوْعٍ وَتَوَالِي الْحَسَنَاتِ وَالتَّجَنُّبِ عَنْ مَثْوَى السَّيِّئَاتِ وَبِامْتِثَالِ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا إِذْ هُوَ يَقُوْلُ: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ}

بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)قیمۃ: ۲۲ (۲)النحل: ۹۲ (۳)بقرۃ: ۲۶۶

(۴)بخاری: ۴۵۳۸ (۵)ھود: ۱۱۴

دوسرا خطبہ    بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    شوال المکرم

# رمضان کے علاوہ بھی عبادت کی ترغیب

سامعین! میں آپ حضرات کو اور اپنے گنہگار نفس کو تقوی کی وصیت کرتا ہوں، بعض عارفین کے بقول مومن کے لیے پانچ عید ہیں: (۱) وہ دن جس میں مومن کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے، (۲) وہ دن جب ایمان کو صحیح سالم لے کر اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا، (۳) جس دن پل صراط سے پار لگ جائے گا اور جہنم سے سلامتی حاصل ہوگی، (۴) جنت کے داخلہ کا وقت (۵) جس دن اللہ تعالی کا دیدار ہوگا، یہ سب سے بڑی عید کا دن ہوگا، جیسا کہ ارشاد ہے ''اس دن بہت سے چہرے بارونق ہونگے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔ [سورۂ قیامہ: ۲۳]

بعض بزرگوں نے کہا کہ دنیوی عید کی ایک حکمت یہ ہے کہ آخرت کے عید کی یاد تازہ ہو جائے، جب ایک آدمی یہ منظر دیکھتا ہے کہ سوار و پیدل، عریاں اور پوشاک پہنے ہوئے حضرات مختلف قسم کے پوشاکوں میں رواں دواں ہیں تو ایک عقلمند شخص بروز قیامت لوگوں کے تفاوت و اختلاف کو یاد کرے گا، اور اس تفاوت کی بنیاد نیک اعمال اور حلال مال سے صدقات جیسے امور پر ہوگی۔

سامعین! جس نے ماہِ رمضان میں اپنے نفس کو حرام کاموں سے روکا ہو، تو اسے دیگر اوقات میں بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے، کیونکہ تمام مہینوں کا معبود ایک ہی ہے، اور وہ ہمیشہ بندوں کے اعمال سے باخبر ہے۔

حضرت کعب احبارؒ کا ارشاد ہے: جو رمضان کے روزے رکھے، اور رمضان کے بعد اللہ کی نافرمانی کا ارادہ ہو، اس کا روزہ اسی پر رد کر دیا جائے گا، رمضان میں نیکیاں

کرنے کے بعد دوبارہ گناہوں کی روش اپنانے والے کی مثال بقول قرآن مجید اس عورت کی طرح ہے جو اپنا سود کاتنے کے بعد بوٹی بوٹی کرکے نوچ ڈالے۔ [سورۂ نحل: ۹۲]

اللہ تعالیٰ نے عہد شکنی کرنے والے کی مثال کو اس میں سمجھایا ہے جو رمضان میں اپنے عمل سے نیکوں کی مشابہت اختیار کرے اور بعد میں اپنی جہالت سے معصیت اور ظلمت کی وادی میں بھٹکتا پھرے اس کے لیے بڑا خطرہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بھلا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ اس کا ایک باغ ہو کھجوروں کا اور انگوروں کا، اس کے نیچے نہریں چلتی ہوں، اس شخص کے یہاں اس باغ میں اور بھی ہر قسم کے میوے ہوں اور اس شخص کا بوڑھاپا آگیا ہو اور اس کے اہل وعیال بھی ہوں جن میں کمانے کی قوت نہیں، سو اس باغ پر ایک بگولہ آئے جس میں آگ ہو پھر وہ باغ جل جائے، اللہ تعالیٰ اسی طرح نظائر بیان فرماتے ہیں تمہارے لئے، تاکہ تم سوچا کرو۔ [بقرہ: ۲۲۶]

اس آیت کی توضیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ یہ اس آدمی کے عمل کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت کرتا رہا، پھر شیطان نے پھسلا کر اُسے برائی کے راستے پر ڈال دیا اور اسطرح ساری نیکیوں پر پانی پھیر دیا، لہذا جو شخص رمضان میں صالحین کی طرح زندگی گزارے اور بعد میں گناہوں پر چلنے لگے، اس پر یہی مثال چسپاں (فٹ) ہوتی ہے، سو انسان کو چاہیے کہ رمضان کے بعد بھی رمضان کی طرح نیکیوں میں لگا رہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کا عمل قبول کرتے ہیں تو اُسے مزید نیک اعمال کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں، جیسا کہ کہا جاتا ہے: نیکی کا بدلہ یہی ہے کہ پھر

نیکی کی توفیق ہو، اور جو نیکی کے بعد گناہ کرے، یہ اس کے عدمِ قبولیت کی علامت سمجھی جائے گی۔

سوائے اللہ کے بندو! سچی اور پکی توبہ کرو، ہمیشہ نیک عمل کرتے رہو، اس راہ سے نہ ہٹو، ہمیشہ اور مسلسل نیکیوں میں لگے رہو اور گناہوں سے بچتے رہو، نیز اللہ تعالی کے اس فرمان پر پابندی سے عمل پیرا رہو: ''آپ نماز کی پابندی رکھیئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو، یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیئے''۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شوال المکرم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ هَدَانَا لِلۡاِسۡلَامِ، وَنَشۡكُرُهٗ أَنۡ وَفَّقَنَا لِاِتۡمَامِ شَهۡرِ الصِّيَامِ وَالۡقِيَامِ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ شَهَادَةَ مَنۡ قَالَ: رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامَ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ سَيِّدُ الۡأَنَامِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحۡبِهِ الۡبَرَرَةِ الۡكِرَامِ۔ أَمَّا بَعۡدُ!

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ! وَاعۡلَمُوۡا أَنَّ الشُّهُوۡرَ وَالۡأَعۡوَامَ وَاللَّيَالِيَ وَالۡأَيَّامَ كُلَّهَا مَوَاقِيۡتُ الۡأَعۡمَالِ وَمَقَادِيۡرُ الۡآجَالِ، فَهِيَ تَنۡقَضِيۡ جَمِيۡعًا وَتَمۡضِيۡ سَرِيۡعًا، وَالَّذِيۡ أَوۡجَدَهَا وَخَصَّهَا بِالۡفَضَائِلِ بَاقٍ لَا يَزُوۡلُ، وَدَائِمٌ لَا يَحُوۡلُ، هُوَ فِيۡ كُلِّ الۡحَالَاتِ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، وَلِأَعۡمَالِ عِبَادِهٖ رَقِيۡبٌ شَاهِدٌ، يُقَلِّبُ عِبَادَهٗ بِفُنُوۡنِ الۡحِزَمِ، لِيُسۡبِغَ عَلَيۡهِمۡ فَوَاضِلَ النِّعَمِ، وَيُعَامِلَهُمۡ بِغَايَةِ الۡجُوۡدِ وَالۡكَرَمِ۔

فَقَدۡ مَضٰى شَهۡرُ الصِّيَامِ، ثُمَّ أَقۡبَلَتۡ أَشۡهُرُ الۡحَجِّ اِلٰى بَيۡتِ اللّٰهِ الۡحَرَامِ، فَمَا مِنۡ يَوۡمٍ مِنَ الۡأَيَّامِ اِلَّا وَلِلّٰهِ فِيۡهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَظِيۡفَةٌ مِّنۡ وَظَائِفِ طَاعَاتِهٖ، يَتَقَرَّبُ بِهَا اِلَيۡهِ، وَلِلّٰهِ فِيۡهِ لَطِيۡفَةٌ مِنۡ لَطَائِفِ نَفَحَاتِهٖ، يُصِيۡبُ بِهَا مَنۡ يَّشَاءُ بِفَضۡلِهٖ وَرَحۡمَتِهٖ عَلَيۡهِ، فَالسَّعِيۡدُ مَنِ اغۡتَنَمَ مَمَرَّ اللَّيَالِيۡ وَالۡأَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ، وَتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِمَا فِيۡهَا مِنۡ فَرَائِضِ الطَّاعَاتِ وَنَوَافِلِ الۡعِبَادَاتِ، فَعَسٰى أَنۡ تُصِيۡبَهٗ نَفۡحَةٌ مِنۡ

تِلْكَ النَّفَحَاتِ، فَيَسْعَدُ بِهَا سَعَادَةً يَأْمَنُ فِيهَا مِنَ النَّارِ وَمَا فِيهَا مِنَ اللَّفَحَاتِ۔

فَاطْلُبُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهُ وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللهِ، فَإِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَسَلُوا اللهَ تَعَالٰى أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَاتِكُمْ وَأَنْ يُّؤْمِنَ رَوْعَاتِكُمْ، وَقَدْ أَمَرَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِأَنْ نَعْبُدَهُ حَتّٰى نَلْقَاهُ، لِأَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لِعَمَلِنَا مُنْتَهًى إِلَّا الْمَوْتَ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى {وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ}(١)

وَإِنَّ مِنَ الْحَزْمِ وَفِعْلِ أُولِي الْعَزْمِ، كَوْنُ الْإِنْسَانِ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا كَصِيَامِ رَمَضَانَ فَإِنَّهُ يُحَافِظُ عَلٰى إِتْقَانِهِ وَعَدَمِ إِحْبَاطِهِ وَإِبْطَالِهِ، وَقَدْ قِيلَ: إِنَّ مِنْ عَلَامَةِ قَبُولِ الطَّاعَةِ أَنْ تُوصَلَ بِطَاعَةٍ بَعْدَهَا۔

وَمِنْ عَلَامَةِ رَدِّهَا أَنْ تُعَقَّبَ تِلْكَ الطَّاعَةُ بِمَعَاصِي بَعْدَهَا تُحْبِطُهَا، يَقُولُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى {أَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ إِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ}(٢)

وَهٰذَا مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللهُ لِمَنْ لَهُ اَعْمَالٌ صَالِحَاتٌ، مِنْ صَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَصَدَقَاتٍ، فَكَانَتْ أَعْمَالُهُ الصَّالِحَةُ بِمَثَابَةِ الْحَدِيقَةِ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ثُمَّ إِنَّهُ سَلَّطَ عَلَيْهَا فِي آخِرِ عُمُرِهِ بِفِعْلِ الْمُنْكَرَاتِ وَتَرْكِ الطَّاعَاتِ، فَنَزَلَ عَلٰى حَدِيقَتِهِ عَاصِفٌ مِنَ الْعَذَابِ فَأَحْرَقَهَا، فَلَمْ

يَنْتَفِعُ بِشَيْءٍ مِنْ ثَمَرِهَا، مَعَ مَسِيْسِ حَاجَتِهٖ إِلَيْهَا۔

وَكَذٰلِكَ الْمَعَاصِيْ تُحْرِقُ الطَّاعَاتِ وَتُوْبِقُهَا، فَمَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ تَتْلُوْهَا، وَمَا أَقْبَحَ الْمُنْكَرَاتِ بَعْدَ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ تَمْحَقُهَا وَتَعْفُوْهَا، فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ۔(۳)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ! وَتُوْبُوْا مِنْ زَلَلِكُمْ وَحَافِظُوْا عَلٰى فَرَائِضِ رَبِّكُمْ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَتَزَوَّدُوْا مِنْ دُنْيَاكُمْ لِآخِرَتِكُمْ، وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔

وَأَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا وَأَهْلِ بَيْتِهٖ لِتَعْمَلُوْا مِثْلَ عَمَلِهٖ، فَقَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ}(۴)

بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)حجر: ۹۹ (۲)بقرۃ: ۲۲۶

(۳)مسلم: ۲۳ (۴)انبیاء: ۹۰

تیسرا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　شوال المکرم

# نیک عمل اور اس کی حفاظت

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ یہ مہینے اور سال، رات اور دن سبھی مختلف اعمال کی ادائیگی کے اوقات ہیں جو بڑی جلدی گزر جاتے ہیں، لیکن ان اوقات کو پیدا کرنے والی ہستی اور ان اوقات کو مختلف فضائل کے ساتھ خصوصیت عطا کرنے والی ذات ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی، اسے زوال اور فنا نہیں، تمام احوال میں وہی ایک اللہ معبود برحق ہے، جو اپنے بندوں کے اعمال کو دیکھتا اور جانتا ہے، بندوں پر اس کے بے انتہا انعامات اور جود وکرم کی بارش کا سلسلہ جاری ہے، رمضان کے روزوں کا سلسلہ ختم ہو چکا اور بیت اللہ کی طرف حج کے لیے روانگی کے مہینے شروع ہو چکے، کوئی دن ایسا نہیں جس میں اس کی خصوصی لطائف اور رحمتوں کا فیضان نہ ہوتا ہو، جس سے وہ جسے چاہے بہرہ ور کرتا ہے، بس سعادت مند ہے جو شب وروز کے ان فانی لمحات کو غنیمت سمجھ کر ان سے متعلق فرض، طاعت اور نفل عبادات کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے، امید ہے کہ رحمتِ الٰہی کا جھونکا اسے سعادت کے میدان میں پہنچا دے گا اور اس طرح جہنم اور اس کی شعلہ زن آگ سے محفوظ ہو جائے گا، لہذا اپنے تمام اوقات میں خیر کے طلب میں لگے رہو، اور رحمتِ الٰہی کے جھونکوں کے در پے رہو، کیونکہ اس کی رحمت کے کچھ ایسے جھونکے ہیں جس سے وہ جسے چاہے بہرہ ور کرتا ہے، اور اللہ تعالی سے دعا کرو کہ تمہاری کمزوریوں پر پردہ ڈال دے اور باعثِ خوف امور سے امن میں رکھے، اللہ تعالی کا حکم ہے کہ مرنے تک اس کی عبادت میں مصروف رہیں، اس سے پہلے عملی زندگی کی انتہا نہیں ہوتی۔

دانا حضرات کا شیوہ اور دانشمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان جب کوئی نیک عمل

کرے، جیسے رمضان کے روزے، تو اس کی پختگی اور حفاظت کی کوشش کرے، کسی طرح اس پر آنچ نہ آنے دے، اور رائیگاں اور باطل نہ کرے، مشہور ہے کہ کسی نیکی کی قبولیت کی علامت یہی ہے کہ اس کے بعد مزید نیکی کی توفیق ہو، اور اس کے مردود ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد ایسے گناہ کا ارتکاب ہو جس کی وجہ سے وہ عمل برباد ہو جائے، کیونکہ اللہ نے یہ ایک مثال بیان کی ہے اس شخص کی جس کے پاس نماز، روزے اور صدقات وغیرہ نیک اعمال کا ذخیرہ ہو، اور یہ اعمال صالحہ گویا ایسا باغ ہے جس میں ہر طرح کے میوے موجود ہوں، پھر آخری عمر میں اس کی روش بالکل بدل گئی اور نیکیوں کو چھوڑ کر برائیوں کے راستے چل پڑا تو گویا اس باغ پر تیز ہوا کی شکل میں عذاب نے آکر اسے جلا ڈالا، اور اس شدید ترین احتیاج کے وقت اپنے پھلوں کے نفع سے محروم ہو گیا، اسی طرح گناہوں کی نحوست نیکیوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے، صالح اعمال کے بعد مزید نیکیاں کتنی اچھی دولت ہے اور اس کے بعد اس کو برباد کرنے والی برائیاں بڑی قبیح چیز ہے، پنج وقتہ فرض نمازیں، ایک جمعہ دوسری جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہیں، جب کہ کبائر سے بچتا رہے۔

سو اللہ کے بندو! تقوی اختیار کرو، اور اپنی لغزشوں سے توبہ کرو، اللہ تعالی کے فرائض کو پابندی سے بجالاؤ، نیک اعمال کرو، اور اپنی دنیا سے آخرت کے توشہ کی فکر کرو، اور تم ایمان والے ہو تو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرو، اللہ تبارک وتعالی نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی تعریف فرمائی، تا کہ تم بھی ان کی پیروی کرو، لہذا ارشاد ہے: یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید وبیم کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے"۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

چوتھا خطبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شوال المکرم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلدِّيْنِ الْإِسْلَامِ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ عَلٰى جَزِيْلِ الْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ السَّلَامُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ خَيْرُ مُعَلِّمٍ وَإِمَامٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَإِنَّ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَقَاهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ، وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: "لَا يَصْلُحُ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا بِمَا صَلُحَ بِهٖ أَوَّلُهَا۔

عِبَادَ اللّٰهِ! وَإِنَّ صَلَاحَ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنَّمَا كَانَ لِقُرْبِ عَهْدِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِمَاعِ أَحَادِيْثِهٖ، وَنُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ بَيْنَ آوِنَةٍ وَأُخْرٰى، ثُمَّ تَمَسُّكِهِمْ بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ، وَاتِّبَاعِهِمْ تَعَالِيْمَهُ الْمُقَدَّسَةَ، وَخَوْفِهِمْ مِنْ غَضَبِهٖ حِيْنَ تُنْتَهَكُ حُرُمَاتُ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ الْمُنْتَهِكُ مِنْ أَعَزِّ النَّاسِ إِلَيْهِ۔ فَقَدْ عَلَّمَ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ صَرَاحَةَ الْقَوْلِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الصِّدْقِ فَقَالَ: "إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، قَالَ إِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ" وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمًا إِذَا

أَرْشَدَ أَوْ زَجَرَ، لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ عَلٰى انْفِرَادٍ مَعَ الشَّخْصِ الْمُرَادِ، بَلْ يَتَكَلَّمُ مَعَهُ بِصُوْرَةٍ عِلْنِيَةٍ عَامَّةٍ عَلٰى مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَرْشُدُوْا جَمِيْعًا وَيَنْزَجِرُوْا جَمِيْعًا، وَكَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحْمِلُوْا أُمُوْرَ النَّاسِ عَلَى الظَّاهِرِ وَيَكِلُوْا السَّرَائِرَ إِلَى اللهِ، يُرْوٰى أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَ حِبِّهِ مَرَّ بِرَجُلٍ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَتَلَهُ أُسَامَةُ، مُعْتَقِدًا كُفْرَهُ، أَوْ مُعْتَقِدًا أَنَّهُ مَا قَالَهَا إِلَّا خَوْفًا مِّنَ السَّيْفِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَعَنَّفَ أُسَامَةَ وَقَالَ لَهُ، لِمَ قَتَلْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا، وَإِنَّمَا قَالَ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ فِرَارًا مِّنَ السَّيْفِ، فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟ مَاذَا تَفْعَلُ يَا أُسَامَةُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الَّتِيْ قَالَهَا؟

أَلَا يَا عِبَادَ اللهِ إِنَّ سَيِّدَنَا الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَهَّبَ الْمُسْلِمَ مِنْ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ "يَا كَافِرُ"، وَفِي الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ "يَا كَافِرُ" فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ"، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّ الَّذِيْ يَصِفُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِالْكُفْرِ يَنَالُ ذَنْبًا إِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَالِكَ، لِأَنَّ الْقَائِلَ "يَا كَافِرُ" إِعْتَقَدَ أَنَّ عَقَائِدَهُ زَائِغَةٌ، وَأَعْمَالَهُ رَدِيْئَةٌ، وَأَفْعَالَهُ سَيِّئَةٌ، وَبَاطِنَهُ غَاشٌّ مُنْطَوٍ عَلَى الْأَذٰى، فَإِنْ صَدَقَ فِيْ قَوْلِهِ

نَجَا، وَأَثِمَ ذٰلِكَ الْمُتَخَلِّقُ بِأَخْلَاقِ الْكَفَرَةِ الْفَسَقَةِ الْعُصَاةِ، وَإِنْ كَذَبَ فِيْ قَوْلِهٖ لِأَخِيْهِ "يَا كَافِرُ" عَصَى اللّٰهَ، وَوَصَفَهُ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ لِأَنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَمَسِّكٌ بِالدِّيْنِ، وَ بِسُنَنِ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ افْتَرٰى عَلَيْهِ وَ تَعَدّٰى عَلَيْهِ بِمَا لَا يَلِيْقُ بِهٖ، وَهَجَمَ عَلٰى ذَاتِهِ الْمَصُوْنَةِ وَالْمُكَمَّلَةِ بِالصَّالِحَاتِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا} فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُرْمٰى مُسْلِمٌ بِفِسْقٍ أَوْ كُفْرٍ مِنْ غَيْرِ تَحْقِيْقٍ وَالتَّعَرُّضُ لِلْأَمْوَاتِ أَشَدُّ۔

قَالَ مَسْرُوْقٌ: "دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مَا فَعَلَ فُلَانٌ لَعَنَهُ اللّٰهُ؟ قُلْتُ تُوُفِّيَ، قَالَتْ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: وَ كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَأَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ، وَمَنْ أَصْدَقُ بِهٖ حَدِيْثًا، فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا} بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) بخاری: ۵۴۴۳، مسلم: ۲۶۰۷ (۲) بخاری: ۳۲۶۹، مسلم: ۹۶

(۳) بخاری: ۶۱۰۳، مسلم: ۶۰ (۴) احزاب: ۵۹

(۵) بخاری: ۱۳۹۳ والتفصیل المذکور عن مسروق فی کتاب "اخبار البصرۃ" انظر فتح الباری ۳/۳۳۱

چوتھا خطبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شوال المکرم

# بہتان، بدظنی اور الزام تراشی کی مذمت

برادرانِ اسلام! میں آپ تمام حضرات کو اور سب سے اول خود اپنے آپ کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں، کیونکہ جو تقوی اور خوفِ خدا اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کی حفاظت فرماتے ہیں، اور جو اللہ تعالی کو مضبوطی سے پکڑ لے (یعنی اس کے احکام کی پوری پابندی کرے) وہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہے، دیکھو! حضرت مالک بن انس رحؒ کا ارشاد گرامی ہے: اس امت کے آخری طبقہ کی صلاح ودرستی اسی طریقہ میں ہے جس پر اُمت کا اول طبقہ چلا ہے۔

سامعینِ کرام! امت کے اول طبقہ کی کامیابی وصلاح کا اصل راز یہ ہے کہ وہ دورِ نبوت سے بالکل قریب تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کو براہِ راست سُن رہے تھے، وقتاً فوقتاً ان کے درمیان آپ پر وحی ربانی کا نزول ہوتا رہتا تھا، پھر وہ حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تعلیمات پر بڑے اہتمام سے عمل پیرا تھے، اور اللہ تعالی کے کسی حکم کی پامالی کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب سے ڈرتے، خواہ پھر وہ شخص ان کے نزدیک مکرم ومحبوب ترین ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام کو دوٹوک اور حق وسچ بات کی تعلیم دی تھی، لہذا فرمایا: یقیناً سچائی نجات کا سبب اور جھوٹ ہلاکت خیز ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ عموماً کسی کو انفرادی حیثیت سے سمجھانے یا ڈانٹنے کے بجائے عام مجمع میں ایک عام انداز میں بات پیش کردیتے، جس کی وجہ سے اصل مقصود شخص سمیت دیگر حضرات بھی مستفید ہوتے، نیز اسے شرمندگی محسوس نہ ہوتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابۂ کرام کو یہ حکم دیا کرتے کہ لوگوں کے

معاملات کو اپنے ظاہر پر رکھو، باطن کو اللہ کے سپرد کردو، لہذا ایک مرتبہ ایک جنگ میں اُسامہ بن زید (جو خود بھی اور ان کے والد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ترین لوگوں میں شامل ہیں) ایک آدمی کے پاس پہنچے تو اس نے کلمہ پڑھ لیا، پھر بھی اُسامہ نے اسے قتل کردیا، ان کا نظریہ یہ تھا کہ وہ اپنے کفر پر قائم تھا، اور محض تلوار اور قتل کے ڈر سے ظاہراً کلمہ پڑھا تھا، جب اس واقعہ کی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر سخت غصہ اور ناراض ہوئے اور اسامہ کو ڈانٹا، پوچھا کہ تم نے اسے کیوں قتل کردیا؟ عرض کیا: وہ مسلمان نہیں ہوا تھا، موت سے بچنے کے لیے لا الہ الا اللہ کا کلمہ پڑھ لیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا؟ اس کے کلمہ لا الہ الا اللہ کا تم کیا کروگے؟

سامعین کرام! اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارنے سے بڑی سختی سے روکا ہے، لہذا بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیث ہے: ''کوئی شخص اپنے بھائی کو اے کافر کہے تو یہ حکم دونوں میں سے کسی ایک پر عائد ہوگا، سامنے والا کافر ہو تو ٹھیک ورنہ اسی پر (کہنے والے) پر لوٹے گا'' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلا دیا کہ جو اپنے بھائی کو کافر قرار دیتا ہے وہ حقیقتاً کافر نہ ہو، تو یہ شخص گہنگار ہوگا، کیونکہ اس طرح دوسرے کو کافر کہنے والا سامنے والے کے متعلق گویا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کے عقائد گمراہ کن، اعمال ردی و اکارت، افعال برے اور باطن ایذا رساں ہے، اب اگر اپنے اس فیصلہ میں یہ سچا ہے تو اس کا کوئی قصور نہیں، سامنے والا قصوروار ہوگا، لیکن یہ جھوٹا اور غلط ہے تو کہنے والا گہنگار ہوگا، کیونکہ وہ ایک صالح اور دیندار شخص پر تہمت باندھ رہا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ''اور جو لوگ

مسلمان مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی ارتکابِ جرم کے ایذاء پہنچاتے ہیں تو یقیناوہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اُٹھاتے ہیں'' لہذا بلاتحقیق کسی مسلمان کو کافر یا فاسق نہیں کہنا چاہئے، اور مُردوں کے بارے میں ایسا فیصلہ تو اور بھی زیادہ سخت ہے، حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پوچھا: فلاں کا کیا حال ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو، تو میں نے عرض کیا وہ مر چکا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اس پر رحم فرمائے، میں نے کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ تو فرمایا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''مردوں کو برا مت کہا کرو، کیونکہ جو بھی اعمال انہوں نے آگے بھیجے تھے وہ وہاں پہنچ چکے'' اور فرمانِ قرآن ہے: اور کسی ایسے شخص کو جو تم کو سلام علیک کرے یوں نہ کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں، تم دنیوی زندگی کا ساز و سامان چاہتے ہو۔

(سامعین کرام، دیکھئے! ایک شخص نے صرف مسلمانوں کو اسلامی طریقے پر سلام کیا ہو، اور اس کے متعلق یہ حکم ہو، تو اس کا کیا ہوگا جو اُمت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے بزرگوں کے متعلق گستاخی کا رویہ اپناتے ہوئے انہیں کافروں کے زُمرہ میں شامل کرنے کی ناپاک کوشش کرے، حالانکہ یہ مسلّم اصول ہے کہ یہ بلا شبہ یقینی صورت شک کی وجہ سے زائل نہ ہوگی، اور ایک مسلمان کے بات کی نوے (۹۰) طریقے سے تاویل کی جائیگی، جیسا کہ امام نووی اور دیگر علماء کرا نے صراحت فرمائی ہے)۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شوال المکرم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أَمَرَ عِبَادَهُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ "كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا" وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِیۡكَ لَهُ، وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهُ وَرَسُوۡلُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ، وَقَدۡ رُوِیَ عَنِ الۡمِقۡدَامِ بۡنِ مَعۡدِیۡكَرِبَ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: "مَا مَلَأَ ابۡنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِّنۡ بَطۡنِهٖ بِحَسۡبِ ابۡنِ آدَمَ لُقَیۡمَاتٌ یُقِمۡنَ صُلۡبَهٗ، فَإِنۡ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفۡسِهٖ"۔

عِبَادَ اللّٰهِ! هٰذَا الۡحَدِیۡثُ فِی الۡحَقِیۡقَةِ لَوِ اهۡتَدَی الۡمُسۡلِمُ بِنُوۡرِهٖ، لَسَلِمَ مِنۡ كَثِیۡرٍ مِّنَ الۡأَمۡرَاضِ وَالۡأَسۡقَامِ، وَلَقَدۡ كَانَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ الۡأَوَائِلُ یَعۡتَدِلُوۡنَ فِیۡ طَعَامِهِمۡ وَشَرَابِهِمۡ، وَیَبۡتَعِدُوۡنَ عَنِ الۡإِسۡرَافِ فِیۡ هٰذَا الۡمَجَالِ قَدۡرَ اسۡتِطَاعَتِهِمۡ لِأَنَّهُمۡ مُهۡتَادُوۡنَ بِقَوۡلِ النَّبِیِّ الۡكَرِیۡمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ "نَحۡنُ قَوۡمٌ لَا نَأۡكُلُ حَتّٰی نَجُوۡعَ وَإِذَا أَكَلۡنَا لَا نَشۡبَعُ"

وَإِنَّمَا كَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمۡ لَا یُرِیۡدُوۡنَ أَنۡ یُّذۡهِبُوۡا طَیِّبَاتِهِمۡ فِیۡ حَیَاتِهِمِ الدُّنۡیَا، وَهُمۡ یَحۡرِصُوۡنَ عَلٰی سَلَامَةِ حَوَاسِّهِمۡ كَمَا یَحۡرِصُوۡنَ عَلٰی طَهَارَةِ نُفُوۡسِهِمۡ، وَإِنَّهُمۡ كَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ أَنَّ الۡإِعۡتِدَالَ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ هُوَ الطَّرِیۡقُ الۡقَوِیۡمُ لِصِیَانَةِ الصِّحَّةِ وَتَحۡقِیۡقِ السَّلَامَةِ،

وَقَدْ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يَّصِحَّ جِسْمُكَ وَيَقِلَّ نَوْمُكَ فَاقْلِلْ مِنَ الْأَكْلِ"۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ: "مَنْ ضَبَطَ بَطْنَهُ ضَبَطَ دِيْنَهُ، وَمَنْ مَلَكَ جُوْعَهُ مَلَكَ الْأَخْلَاقَ الصَّالِحَةَ، وَأَنَّ مَعْصِيَةَ اللهِ بَعِيْدَةٌ مِنَ الْجَائِعِ، قَرِيْبَةٌ مِنَ الشَّبْعَانِ وَالشِّبَعُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

فَيَا عِبَادَ اللهِ! مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّنَوِّرَ قَلْبَهُ فَلْيُقَلِّلْ طَعَامَهُ، وَمَا قَلَّ طَعَامُ امْرِءٍ قَطُّ إِلَّا رَقَّ قَلْبُهُ وَنَدِيَتْ عَيْنَاهُ، كَمَا أَنَّ الطِّفْلَ حِيْنَمَا يَكُوْنُ جَائِعًا يَبْكِيْ وَيَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ أُمُّهُ۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، أَيْ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ بِاعْتِدَالٍ وَاقْتِصَادٍ فَكَأَنَّهُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَلٰكِنَّ الْكَافِرَ الْمُتَمَرِّدَ عَنْ آدَابِ الدِّيْنِ يَأْكُلُ بِنَهَمٍ وَشَرَاهَةٍ فَكَأَنَّهُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

وَلَيْسَ مَعْنَى الدَّعْوَةِ إِلَى تَقْلِيْلِ الطَّعَامِ هُنَا هُوَ أَنْ يَّحْرُمَ الْإِنْسَانُ جِسْمَهُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ عَنَاصِرَ غِذَائِيَّةٍ لَازِمَةٍ، وَمَقَادِيْرَ مِنَ الطَّعَامِ مُنَاسِبَةً، إِذْ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَى الْإِنْسَانِ أَنْ يَّحْفَظَ نَفْسَهُ مِنَ الْهَلَاكِ وَالْمَرَضِ وَالضُّعْفِ وَالْهُزَالِ، وَيَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّسْتَوْفِيَ نَصِيْبَهُ الْمُلَائِمَ مِنَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَصِحَّ جِسْمُهُ وَيَعْتَدِلَ، وَلٰكِنَّ الْمَعْنٰى هُوَ أَنْ لَّا يَجْعَلَ الْإِنْسَانُ أَكْبَرَ هَمِّهِ فِي الْحَيَاةِ مِلْأَ بَطْنِهِ بِالطَّعَامِ، وَأَنْ يَّتَذَكَّرَ قَوْلَ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ "مَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ

يَكُونَ بَطْنُهُ أَكْبَرَ هَمِّهِ وَأَنْ تَكُونَ شَهْوَتُهُ هِيَ الْغَالِبَةُ"۔

عِبَادَ اللهِ! إِنَّ كَثْرَةَ الطَّعَامِ فِي الْحَقِيقَةِ لَتُثْقِلُ صَاحِبَهَا عَنْ كَثِيرٍ مِمَّا يُرِيدُ، وَأَنَّ الْإِسْرَافَ فِي الطَّعَامِ يُؤَدِّي إِلَى التُّخْمَةِ، وَالتُّخْمَةُ تُؤَدِّي إِلَى كَثْرَةِ التَّجَشُّؤِ وَهُوَ عَمَلٌ مُنَفِّرٌ، وَقَدْ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: "كُفَّ عَنَّا جُشَائَكَ، فَإِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

صَدَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ {كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ}

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱) ابن حبان: ۱۳۴۹ والحاکم: والطبرانی فی الکبیر: ۶۴۵

(۲) محمد رسول اللہ: ۱/۴۳۱

(۳) بخاری: ۵۰۷۸، مسلم: ۱۳۰

(۴) ابن ماجہ: ۳۳۵۰ والاوسط: ۴۲۴۹ وشعب الایمان: ۶۵۶۴

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شوال المکرم

# کم خوردنی کے فوائد

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''ابن آدم نے اپنے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرا'' ابن آدم کے لئے چند لقمے کافی ہیں، جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں، اگر اس سے زیادہ کھانا ہی ہے تو بس ایک تہائی اپنے کھانے کے لئے، ایک تہائی حصہ پینے کے لئے، اور ایک تہائی (اطمینان سے) سانس لینے کے لیے''۔

سامعین! اگر کوئی مسلمان اس نورانی حدیث پر عمل پیرا رہے تو کئی بیماریوں سے اس کی حفاظت ہو جائے، قدیم مسلمان کھانے پینے میں اعتدال کو ملحوظ رکھتے، اور حتی الامکان اسراف اور فضول خرچی سے دور رہتے، کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو حرزِ جان بنا لیا تھا: ''جب تک ہم کو بھوک نہیں لگتی، کھاتے نہیں، اور کھاتے ہیں تو شکم سیر نہیں ہوتے'' (یعنی بغیر بھوک کے کھانا نہیں، اور اتنا نہیں کھاتے کہ بھوک بالکل ہی ختم ہو جائے) ان حضرات کا یہ عمل اسی لیے تھا کہ کہیں ان کے طیبات اور اچھی چیزیں دنیاوی زندگی ہی میں ختم نہ ہو جائیں، وہ اپنے نفس کی طہارت کے ساتھ حواس کی سلامتی کے بھی حریص تھے، وہ جانتے تھے کہ صحت وسلامتی کے لیے بہترین راستہ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لینا ہے۔ امام سفیان ثوریؒ کا فرمان ہے: ''اگر تمہیں صحت اور نیند کی قلت چاہئے تو کھانا کم کھایا کرو، حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا ارشاد ہے:'' جو اپنے پیٹ کو قابو میں رکھے اس کا دین بھی قابو میں رہے گا، جسے بھوک پر کنٹرول حاصل ہو، وہ صالح اخلاق کا مالک ہوگا'' اللہ کی نافرمانی بھوکے آدمی سے دور رہتی ہے، اور شکم سیر سے قریب ہوتی ہے، شکم سیری دل کو مار ڈالتی ہے۔

لہٰذا، سامعین کرام! جسے قلب کی نورانیاں پسند ہوں اُسے کم کھانا چاہئے، جس کا بھی کھانا کم

ہوگا، اس کے قلب میں رقت پیدا ہوگی اور آنکھیں اشکبار ہوں گی، جیسا کہ بچہ بھوک کی وجہ سے رونے لگتا ہے تو ماں کو اس پر ترس آتا ہے، خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے، اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے'' یعنی مؤمن اعتدال کی راہ چلتا ہے، تو گویا ایک ہی آنت میں کھا رہا ہے، اور کافر سرکش، آدابِ دین سے لاپرواہ ہو کر لالچ کے ساتھ کھاتا ہے تو گویا ساتوں آنتوں کو بھر رہا ہے، تقلیلِ طعام (کم خوردنی) کی ترغیب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے جسم کو لازمی غذائی عناصر اور کھانے کی مناسب مقدار سے بھی محروم کر دے، کیونکہ ایک انسان پر لازم ہے کہ ہلاکت، بیماری، کمزوری اور لاغری سے اپنے جان کی حفاظت کرے، اُسے چاہئے کہ اس کی صحت اور مزاج کے مناسب غذا کی مناسب مقدار اس کو دیتا رہے تا کہ صحت اور اعتدال حاصل ہو جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ آدمی کی کوششوں کا نچوڑ اور سب سے بڑی فکر صرف پیٹ بھرنا نہ ہو، اُسے چاہئے کہ امام مالک بن دینارؒ کا یہ مقولہ یاد رکھے: ''ایک مؤمن کو یہ زیبا نہیں کہ اسے پیٹ کی سب سے زیادہ فکر ہو، اور اس کی شہوت غالب ہو''۔

سامعین! بسیار خوری آدمی کو اس کے مختلف ارادوں سے روک دیتی ہے، کھانے میں اسراف بدہضمی کے راستے پر ڈال دے گا، اور بدہضمی ڈکار کی کثرت کا باعث ہے، جو ایک قابلِ نفرت عمل ہے، ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو ڈکار لی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ڈکار کو ہم سے روک دو، جو لوگ یہاں زیادہ شکم سیر ہوں گے، وہ بروزِ قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے''۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''کھاؤ اور پیو، اور حد سے مت نکل جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

# ذی القعدۃ

پہلا خطبہ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　ذی القعدہ

اَلحمد لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْإِنسَانَ فِیْ أَحسَنِ تَقْوِیْمٍ، وَصَوَّرَہُ أَحسَنَ صُوْرَۃٍ، وَرَزَقَہ مِنَ الطَّیِّبَاتِ، فَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِین وَاَشہَد أَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہ، وَھوَ أَحسَنُ الْخَالِقِیْن، وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمَبْعُوْثُ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِین، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْن۔

أَمَّا بَعدُ! فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! أُوصِیْکُمْ وَنَفْسِیَ الْمُذْنِبَۃَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاعتَبِرُوا بِمَا رَوَاہُ سَیِّدُنَا أَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عنہ أَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول: اِنَّ ثَلَاثَۃً فِی بَنِی اِسرَائِیلَ أَبرَص وأَقرَع وَأَعمٰی، فَأَرَادَ اللّٰہُ أَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ إِلَیہِم مَلَکًا فَأَتَی الأَبرَصَ، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیکَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ، وَیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِی قَد قَذِرَنِیَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَہُ فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہُ، وَأُعطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلداً حَسَنًا، قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیکَ؟ قَالَ: اَلْاِبِلُ- أَوْ قَالَ: أَلْبَقَرُ، قَالَ: فَأُعطِیَ نَاقَۃً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: بَارَکَ لَکَ اللّٰہُ فِیہَا۔

قَالَ: فَأَتَی الْأَقْرَعَ، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْکَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّی ھَذَا الَّذِی قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَہُ فَذَھَبَ عَنْہُ، وَأُعطِیَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیکَ؟ قَالَ: اَلْبَقَرُ، فَأُعطِیَ بَقَرَۃً حَامِلاً، فَقَالَ: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیہَا۔

قَالَ: فَأَتَی الْأَعْمٰی، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْکَ؟ قَالَ: أَنْ یَّرُدَّ

اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبصِرَ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيكَ؟ قَالَ: اَلغَنَمُ، فَأُعطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا، قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الإِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ البَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الغَنَمِ۔

قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسكِينٌ قَدِ انقَطَعَت بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ اليَومَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ أَسأَلُكَ بِالَّذِي أَعطَاكَ اللَّونَ الحَسَنَ وَالجِلدَ الحَسَنَ وَالمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ: اَلحُقُوقُ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعرِفُكَ، أَلَم تَكُن أَبرَصَ يَقذَرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وَرِثتُ هٰذَا المَالَ كَابِرًا عَن كَابِرٍ، فَقَالَ: إِن كُنتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنتَ۔ قَالَ: وَأَتَى الأَقرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثلَ مَا قَالَ لِهٰذَا، وَرَدَّ عَلَيهِ مِثلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا، فَقَالَ: إِن كُنتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنتَ۔

قَالَ: وَأَتَى الأَعمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسكِينٌ وَابنُ سَبِيلٍ، اِنقَطَعَت بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ اليَومَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ بِكَ، أَسأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَد كُنتُ أَعمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذ مَا شِئتَ، وَدَع مَا شِئتَ، فَوَاللهِ لَا أَجهَدُكَ اليَومَ شَيئًا أَخَذتَهُ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَمسِك مَالَكَ فَإِنَّمَا ابتُلِيتُم، فَقَد رَضِيَ اللهُ عَنكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيكَ۔ (۱)

فَقَد رَأَيتُم عِبَادَ اللهِ! أَنَّ اللهَ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى قَد رَضِيَ عَنِ

الْأَعْمٰى وَسَخَطَ عَلٰى صَاحِبَيْهِ وَهُمَا الْأَبْرَصُ وَالْأَقْرَعُ اللَّذَانِ لَمْ يَشْكُرَا نِعْمَةَ اللهِ، وَلَمْ يَرْحَمَا هٰذَا السَّائِلَ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ سَأَلَهُمَا بِاللهِ تَعَالٰى الَّذِيْ تَكَرَّمَ عَلَيْهِمَا بِالشِّفَاءِ وَتِلْكَ الْأَمْوَالِ الْعَظِيْمَةِ الْكَثِيْرَةِ۔

عِبَادَاللهِ! وَفِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ أَكْبَرُ عِبْرَةٍ لِمَنْ كَانَ فِيْ قِلَّةٍ وَفَقْرٍ وَأَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْأَوْلَادِ وَالْأَمْوَالِ وَالْجَاهِ وَالْمَنْصِبِ، فَإِنَّهُ يَجِبُ أَنْ لَا يَغْفَلَ عَنِ الْحَالِ الْأَوَّلِ، فَيُكْثِرُ مِنْ حَمْدِ اللهِ وَشُكْرِهِ وَيَحِنَّ وَيَعْطِفَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الْمَسَاكِيْنِ، نَسْأَلُ اللهَ التَّوْفِيْقَ لِشُكْرِهِ، آمِيْنَ۔

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ! وَاشْكُرُوا اللهَ عَلٰى مَا أَتَاكُمْ مِنْ نِعَمٍ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى، وَاسْأَلُوا اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى الْعَافِيَةَ، وَأَنَّهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَبِقَوْلِهِ يَهْتَدِيْ مَنْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ، فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {وَهُوَ الَّذِيْ أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَا تَشْكُرُوْنَ} [۲] وَيَقُوْلُ: {وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ} [۳] بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) بخاری: ۳۴۶۴، مسلم: ۲۹۶۴ (۲) مؤمنون: ۷۸ (۳) النمل: ۴۰

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذی القعدہ

# نعمت وشکر گزاری

اللہ تعالی کے بندو! میں آپ حضرات کو اور خود اپنے گنہگار نفس کو تقوی کی وصیت کرتا ہوں، اور آپ حضرات ذرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے سبق حاصل کریں:

''بنو اسرائیل میں تین اشخاص تھے، ایک برص کی بیماری والا، ایک گنجا اور ایک نابینا، پھر اللہ نے تینوں کو آزمانے کا ارادہ کیا، لہذا ان کے پاس ایک فرشتہ کو روانہ کیا، اس نے سفید داغ والے سے پوچھا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ کہا کہ خوبصورت رنگ اور حسین کھال اور میری یہ بیماری ختم ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں، تو اس فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو برص ختم ہو کر خوبصورت رنگ اور چمڑی حاصل ہوگئی، پوچھا: تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ کہا کہ اونٹ یا پھر اس نے گائے کہا، راوی کو شک ہے، تو اُسے ایک حاملہ اور قریب الولادت اونٹنی مرحمت ہوئی، پھر کہا: اللہ تجھے اس میں برکت دے، پھر گنجے کے پاس جا کر پوچھا کہ کیا چیز زیادہ محبوب ہے، تو کہا کہ خوبصورت بال اور یہ بیماری ختم ہو جائے جو لوگوں کی نفرت کا باعث بنی ہوئی ہے، تو فرشتے نے مسح کیا اور گنجے کی بیماری ختم ہو کر خوبصورت بال آ گئے، پوچھا کہ کونسا مال تم کو زیادہ پسند ہے؟ تو جواب دیا کہ گائے، سو اُسے ایک حاملہ گائے عنایت ہوئی، پھر دعا دی کہ اللہ اس میں تمہیں برکت دے، پھر نابینا سے آ کر پوچھا کہ کونسی چیز تمہیں زیادہ محبوب ہے؟ تو کہا کہ اللہ میری بینائی بحال کردے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، تو فرشتے نے اُسے مسح کیا اور پھر اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی، پوچھا کہ کونسا مال تمہاری نگاہ میں زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو کہا کہ بکری، لہذا ایک بچہ والی بکری عنایت ہوئی، اب

اس کے اونٹوں سے ایک وادی بھر گئی، اور دوسرے کے گائے بیلوں اور تیسرے کی بکریوں سے بھی وادی پر ہوگئی، فرمایا کہ پھر وہ فرشتہ اسی شکل وصورت میں برص والے کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے سارے اسباب منقطع ہو چکے ہیں، آج مجھے اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے اللہ کا سہارا ہے پھر تمہارا، جس ذات نے تمہیں خوبصورت رنگ اور حسین چمڑی اور مال دیا اس کے واسطے سے ایک اونٹ کا سوال ہے تاکہ میں اس پر اپنے منزل تک پہنچ سکوں، تو اس نے جواب دیا کہ حقوق بہت زیادہ ہیں (یعنی تمہیں نہیں دے سکتا)، تو فرشتہ نے کہا: یوں لگتا ہے کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تو برص کی بیماری میں مبتلا نہیں تھا؟ اور لوگوں کو تجھ سے گھن نہیں آتی تھی؟ تو بالکل غریب تھا، پھر اللہ نے یہ سب کچھ دے دیا، تو کہنے لگا کہ یہ دولت تو باپ دادا سے میراث میں ملی ہوئی ہے، تو فرشتہ نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پرانی حالت پر لوٹا دے، پھر گنجے کے پاس بھی یہی گفتگو ہوئی تو اسے بھی اسی طرح بددعا دے دی، پھر نابینا کے پاس اسی شکل وصورت میں پہنچا اور کہنے لگا کہ میں ایک مسکین مسافر ہوں، اور سفر کے سارے سہارے ٹوٹ چکے ہیں، اور اب تو بس ایک اللہ کا سہارا رہ گیا ہے اس کے بعد پھر تمہارا، جس ہستی نے تمہاری بینائی لوٹا دی ہے اس کے واسطے سے ایک بکری کا سوال ہے، کہ میں اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکوں، تو اس نے جواب دیا کہ بے شک میں نابینا تھا، پھر اللہ نے مجھے بینا کر دیا، تمہیں جتنا جی چاہے لے جاؤ، باقی چھوڑ دو، قسم اللہ کی! آج اللہ کی خاطر جو کچھ بھی لے جاؤ مجھے اس میں کوئی حرج اور پریشانی نہیں، تو فرشتہ نے جواب دیا کہ تم مال اپنے ہی پاس رکھو، یہ تو درحقیقت تم لوگوں کی آزمائش تھی، اس میں اللہ تم سے راضی اور ان دونوں سے ناراض ہوئے، [صحیح مسلم] آپ نے سن لیا

کہ اللہ تعالی نابینا سے راضی اور دوسرے دونوں سے ناراض ہوئے، چونکہ انہوں نے نعمتِ الٰہی کا شکر نہ ادا کیا، اور اللہ کا واسطہ دے کر مانگنے والے مسکین پر رحم نہ کیا، جس نے انہیں یہ عظیم دولت اور بیماری سے شفا عطا کی تھی۔

سامعین! اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے ان حضرات کے لیے جو غریبی وقلت کا شکار تھے پھر اللہ نے ان کو مال واولاد دیا، عہدہ اور مقام سے نوازا، ان کو لازم ہے کہ اپنی پہلی حالت کو نہ بھولے، بلکہ اللہ تعالی کی خوب تعریف اور شکر ادا کرے اور غریبوں پر رحم وشفقت سے پیش آئے، اللہ ہمیں شکر کی توفیق بخشے، (آمین)۔

پس سامعین کرام! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور اللہ تعالی کی ان گنت نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کرو، اور اللہ تعالی سے عافیت کی دعا کرو، اللہ تعالی کا فرمان ہے اور اسی کے فرمان سے غور سے سننے والوں کو ہدایت کی دولت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ''اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو، جو شخص شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب غنی ہے کریم ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذی القعدہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ لِعِزَّتِہٖ خَضَعَتۡ رِقَابُ الۡاُمَمِ، وَیُمۡهِلُ الظَّالِمِیۡنَ وَلَا یُهۡمِلُهُمۡ،وَیَکۡتُبُ مَاقَدَّمُوۡاوَلَایَتۡرُکُهُمۡ،لَهُمۡ یَوۡمَ یُمَکِّنُ فِیۡهِ الۡمَظۡلُوۡمِیۡنَ مِنۡ رِقَابِهِمۡ حَتّٰی یَسۡتَوۡفُوۡا جَمِیۡعَ حُقُوۡقِهِمۡ، وَ أَشۡهَدُ اَنۡ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ بِیَدِہٖ مَقَالِیۡدُ السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضِ وَاِلَیۡهِ مَرۡجِعُ شُئُوۡنِ الۡخَلۡقِ، وَاَشۡهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ اِنۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِہٖ وَفَازَ عَلٰی خَصۡمِہٖ مُکَافَاۃً لَہٗ عَلٰی صَبۡرِہٖ وَامۡتِثَالِہٖ لِاَمۡرِ رَبِّہٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ۔

اَمَّا بَعۡدُ! فَیَا عِبَادَاللّٰہِ! اُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَۃَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ، اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ لِلّٰہِ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی قُوَّۃً لَا تُقَاوَمُ، وَسُلۡطَانًا لَا یُدَافَعُ، وَ جُنُوۡدًا لَا تُکۡسَرُ، دُوۡنَہٗ تَفۡنٰی جَمِیۡعُ الۡقُوٰی، وَاَمَامَہٗ تَضۡمَحِلُّ جَمِیۡعُ الۡقُدَرِ، وَلٰکِنَّ جُنُوۡدَہٗ لَا یُمِدُّہٗ بِہٖ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ، وَکَانَ عَلٰی أَمۡرِہٖ وَ نَهۡیِهٖ قَائِمًا، وَبِکِتَابِہٖ عَامِلًا، وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوۡلِہٖ سَائِرًا،(وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ، اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ، اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَآتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ، وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ)۔(۱)

اَیُّهَا النَّاسُ! نَحۡنُ عِبَادُ اللّٰہِ الۡمُسۡلِمُوۡنَ مَعَ کَثۡرَتِنَا نَدۡعُوااللّٰہَ لَیۡلًا وَ نَهَارًا سِرًّا وَجِهَارًا،وَلٰکِنۡ کَلَامٌ غَیۡرُ مَسۡمُوۡعٍ، وَیُظَنُّ اَنَّ الدُّعَاءَ غَیۡرُ مَقۡبُوۡلٍ،فَلِمَاذَا لَایُجَابُ الدُّعَاءُ ؟ وَلِمَاذَا لَانُنۡصَرُ عَلَی الۡاَعۡدَاءِ اَعۡدَائِنَا

وَاَعْدَاءِ الدِّيْنِ؟ اَلَسْنَا مُسْلِمِيْنَ؟ اَلَسْنَا مُؤْمِنِيْنَ؟ اَلَسْنَا بِالْاِجَابَةِ مُوْعُوْدِيْنَ؟ نَعَمْ مُسْلِمُوْنَ وَلٰكِنْ بِالْاِرْثِ، وَمُؤْمِنُوْنَ وَلٰكِنْ بِالْاِسْمِ، وَنَحْنُ وَاِنْ وُعِدْنَا اِجَابَةَ الدُّعَاءِ، لٰكِنَّ اَعْمَالَنَا سَيِّئَةٌ وَقُلُوْبَنَا فَاسِدَةٌ وَمُعَامَلَاتِنَا جَائِرَةٌ، فَكَيْفَ يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ؟ وَكَيْفَ نُنْصَرُ عَلَى الْاَعْدَاءِ؟

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ حِيْنَ سَأَلُوْهُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى " اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ " وَاِنَّا نَدْعُوْا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَنَا. فَقَالَ: مَاتَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ عَشَرَةِ اَشْيَاءَ، اَوَّلُهَا: اِنَّكُمْ عَرَفْتُمُ اللّٰهَ وَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّهٗ، وَقَرَأْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ وَادَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ اِبْلِيْسَ وَالَيْتُمُوْهُ، وَادَّعَيْتُمْ حُبَّ الرَّسُوْلِ وَتَرَكْتُمْ اَثَرَهٗ وَ سُنَّتَهٗ، وَ ادَّعَيْتُمْ حُبَّ الْجَنَّةِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا لَهَا وَادَّعَيْتُمْ خَوْفَ النَّارِ وَلَمْ تَنْتَهُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ، وَادَّعَيْتُمْ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَلَمْ تَسْتَعِدُّوْا لَهٗ، وَاشْتَغَلْتُمْ بِعُيُوْبِ غَيْرِكُمْ وَتَرَكْتُمْ عُيُوْبَ اَنْفُسِكُمْ، وَتَأْكُلُوْنَ رِزْقَ اللّٰهِ وَلَا تَشْكُرُوْنَهٗ وَتَدْفِنُوْنَ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَعْتَبِرُوْنَ۔

فَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! اَنَّ اَسَاسَ الْاِجَابَةِ صَلَاحُ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ فَمَنْ صَلُحَتْ اَعْمَالُهٗ اُجِيْبَ دُعَاءُهٗ وَمَنْ فَسَدَتْ اَعْمَالُهٗ رُدَّتْ دَعْوَاتُهٗ فَلَا عَجَبَ اَنْ نُخْذَلَ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَاَنْ يُسَلِّطَ اللّٰهُ عَلَيْنَا مَنْ لَا يُرَاعِيْ لَنَا عَهْدًا وَلَا يَحْتَرِمُ لَنَا كَلِمَةً، وَسَيِّدُنَا الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَعَوَّذَ مِنْهُ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ فِيْنَا وَلَا يَرْحَمُنَا۔

لَاعَجَبَ اَنْ نَكُوْنَ اَذِلَّاءَ فِي الْاَرْضِ مَا دُمْنَا لِاَوَامِرِ الْهَوٰى وَ الشَّيْطَانِ مُسْتَمِعِيْنَ، وَفِي الشَّهَوَاتِ مُنْغَمِسِيْنَ، وَلِرَبِّنَا عَاصِيْنَ وَعَنْ قُرْآنِهٖ مُعْرِضِيْنَ، يَا هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ السَّعَادَةَ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ وَفِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، فَطَرِيْقُهَا بَيِّنٌ وَاضِحٌ، اَنْ تَقْصِدُوْا اِلَى الْقُرْآنِ فَتَتَعَلَّمُوْهُ، وَاِلٰى كَلَامِ الرَّسُوْلِ فَتَعْرِفُوْهُ، ثُمَّ تَعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ. فَاِنْ فَعَلْتُمْ ذَالِكَ اَمَدَّكُمُ اللّٰهُ بِمَا تُحِبُّوْنَ، اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَبَنِيْنَ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ، {مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.}(۲)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ: وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَهْوَاءَ وَالشَّهَوَاتِ فِي الدِّيْنِ بَلِ اتَّبِعُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ فَاِنَّ ذَالِكَ الطَّرِيْقُ اِلٰى جَنَّةِ النَّعِيْمِ، وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(۳)

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى، قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا. قَالَ كَذَالِكَ اَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا، وَكَذَالِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى، وَكَذَالِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيَاتِ رَبِّهٖ، وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى.(۴)

(۱)حج:۴۰-۴۱ (۲)نحل:۹۷ (۳)مؤطا مالك:۱۵۹۴ (۴)طه:۱۲۴-۱۲۷

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ذی القعدہ

# دعا کیوں قبول نہیں ہوتی ؟

سامعین کرام! میں اپنے خطا کار نفس سمیت آپ تمام حضرات کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، لوگو! اللہ کو ایسی قوت حاصل ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، اس کی حکومت سے کوئی ٹکر نہیں لے سکتا، اس کی فوج کو شکست دینا کسی کے بس میں نہیں، اس کے آگے ساری فوجیں فانی ہیں، لیکن اس کی فوج کی امداد وحمایت صرف مظلوم کو ہی حاصل ہوسکتی ہے جو کہ اس کے احکام کا پابند اور کتاب وسنت کی روشنی میں منزل کی طرف گامزن ہو، اور اللہ تعالی صرف اس کی مدد کریں گے جو اس کی (یعنی اس کے دین کی) مدد کرتا ہے، بلاشبہ وہ قوی اور غالب ہے۔

سامعین کرام! ہم اُمت مسلمہ اس کثرت تعداد اور شب وروز سراً وجہراً اس سے دعا کے باوجود یہ محسوس کررہے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہورہی ہیں، ہماری شکایتوں کی شنوائی نہیں ہوتی، آخر وہ کیا سبب ہے جس کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں؟ اور ہمارے اور دینِ اسلام کے دشمنوں پر ہمیں غلبہ کیوں نہیں حاصل ہوتا؟ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ کیا اللہ کی طرف سے دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ نہیں ہے؟ جی ہاں! ہم مسلمان تو ہیں، لیکن یہ اسلام ایسا ہے جو میراث میں ملا ہے، ہم مومن ہیں لیکن نام کے اور ہم سے گرچہ دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے، لیکن ہمارے اعمال از حد بودے ہیں، ہمارے دل فساد وبگاڑ کی نذر ہوچکے ہیں اور ہمارے سارے امور راہِ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہیں، ایسی صورت میں کیسے ہماری دعا قبول ہوگی؟ اور کس طرح دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری نصرت ومدد ہوگی؟ جب لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے پوچھا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے دعا پر قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے پھر ہماری دعائیں قبول

کیوں نہیں ہوتی؟ تو ارشاد فرمایا: دس باتوں کی وجہ سے ہمارے دل مردہ ہو چکے ہیں (جس کے سبب ہماری دعا قبول نہیں ہوتی)۔

(۱) ہم نے اللہ کی معرفت اور پہچان کے باوجود اس کا حق ادا نہ کیا، (۲) قرآن کریم تو پڑھ لیا، لیکن اس کی تعلیمات پر عمل کی کوئی پرواہ نہ کی، (۳) ابلیسِ لعین سے دشمنی کے دعوے کے باوجود اس سے دوستی رکھتے ہو، (۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دم بھرتے ہو، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں اور اقتدا و اتباع کو چھوڑ بیٹھے ہو، (۵) جنت کی محبت کا دعوی تو کرتے ہو، لیکن اس کی تیاری سے بے فکر ہو، (۶) جہنم سے ڈرنے کا تو دعوی ہے، لیکن گناہوں سے باز رہنے کی کوئی فکر نہیں، (۷) موت کے برحق ہونے کا تو دعوی ہے، لیکن اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کر رہے ہو، (۸) لوگوں کی عیب جوئی میں پڑے ہو اور خود اپنے عیوب کی طرف سے آنکھ بند کر کے غافل بیٹھے ہو، (۹) اللہ کی روزی کھاتے رہتے ہو، لیکن اس پر شکر گزاری سے عاری ہو، (۱۰) اپنے مردوں کو دفن کرتے رہتے ہو، لیکن اس سے عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

پس اللہ کے بندو! دعا کی قبولیت کی اصل بنیاد اعمال کی اصلاح ہے، پاکیزہ باتیں اور نیک اعمال اس بارگاہ میں اُٹھا لیے جاتے ہیں، سو جس کے اعمال اچھے ہونگے اس کی دعا قبول ہوگی اور جو برا ہوگا اس کی دعا رد کردی جائے گی، پھر مختلف میدانوں میں ہماری شکست اور ذلت پر تعجب کا کیا سوال؟ ایسی صورت میں ظالموں کا ہم پر مسلط ہو جانا بعید نہیں جو نہ ہمارے کسی عہد کا پاس کریں اور نہ کسی بات کا احترام ملحوظ رکھیں، ایسی حالتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ چاہی ہے، یا اللہ! ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہم پر ایسوں کو مسلط نہ فرما جو نہ تجھ سے ڈریں اور نہ ہم پر رحم فرمائیں، جب تک ہم اپنی خواہشات اور شیطان کے غلام بنے رہیں، شہوتوں میں ڈوبے رہیں، اللہ کی نافرمانی

پر ڈٹے رہیں اور قرآن کریم اور اس کی تعلیمات سے روگردانی کرتے رہیں تو اس روئے زمین پر ہماری ذلت آمیز زندگی میں تعجب کی کیا بات ہے۔

سامعین! اگر تم دو جہاں کی سعادت وفلاح کے خواہاں ہو تو اس کا راستہ بالکل واضح ہے، قرآن کریم کی تعلیم کی فکر کرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے سینوں کو منور کرلو، پھر ان تعلیمات پر پابندی سے عمل پیرا رہو، پھر دیکھ لو گے کہ اللہ کی نصرت کیسے قدم قدم پر دستگیری فرماتی ہے، نیک اعمال کرنے والے ہر مؤمن مرد وعورت سے قرآن کریم کا وعدہ ہے کہ اسے اس دنیا میں بھی ایک پاکیزہ زندگی عطا ہوگی اور آخرت میں بہترین اجر وثواب حاصل ہوگا۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو اور دین کے سلسلے میں اپنے نفس اور خواہشات کی اتباع کے بجائے کتاب وسنت کی پیروی کرو، یہی راستہ تم کو جنت تک پہنچادے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں پر مضبوطی سے کاربند رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے: ''قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اللہ تعالی کا ارشاد ہے: جو شخص میری نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لیے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز اس کو اندھا اُٹھائیں گے، وہ کہے گا کہ اے میرے رب! آپ نے مجھ کو اندھا کیوں اُٹھایا میں تو آنکھوں والا تھا، ارشاد ہوگا: ایسا ہی (تجھ سے عمل ہوا تھا اور یہ کہ) تیرے پاس میرے احکام پہنچے تھے پھر تو نے اس کا کچھ خیال نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جاویگا اور اسی طرح اس شخص کو ہم سزا دیں گے جو حد سے گزر جاوے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لاوے اور واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور بڑا دیرپا۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

تیسرا خطبہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذی القعدہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِيِّ الْمُتَّقِيْنَ، وَ نَاصِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، سُبْحَانَكَ رَبِّيْ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، شَهَادَةَ مَنْ اَخْلَصَ النِّيَّةَ لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَسُوْلُهُ الصَّادِقُ الْأَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْوَلَاءِ لِإِخْوَانِهِمْ وَالصَّفْحِ عَنْ زَلَّاتِهِمْ.

أَمَّا بَعْدُ: فَيَا عِبَادَ اللهِ! اِتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا، وَاعْلَمُوْا: اَنَّ اللهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ {وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ، وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ} (۱)

فَالْمُؤْمِنُ عِبَادَ اللهِ وَلِيٌّ لِأَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُسْلِمُ نُوْرٌ لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ، يُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ، يُصَافِيْهِ فِيْ مَوَدَّتِهٖ وَ يُخْلِصُ لَهٗ فِيْ صُحْبَتِهٖ، فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّخْذُلَهٗ اَوْ اَنْ يُّحَقِّرَهٗ أَوْ أَنْ يُّضْمِرَ لَهٗ شَرًّا، صَعِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، وَخَطَبَ النَّاسَ بِصَوْتٍ مُرْتَفِعٍ حَتّٰى سَمِعَتْهُ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ فِي الْبُيُوْتِ، وَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلٰى قَلْبِهٖ، لَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِ

الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَه فَضِحَهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ بَيْتِهِ. (۲) وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۳)

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (۳)

وَقَدْ دَعَا الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ لَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ. (۵) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا "إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوْبَ النَّاسِ فَاذْكُرْ عُيُوْبَكَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَرَى الْقَذٰى فِيْ عَيْنِ أَخِيْهِ وَلَا يَرَى الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِ نَفْسِهِ، وَوَاللهِ لَلْغِيْبَةُ أَسْرَعُ فِيْ دِيْنِ الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ فِي الْهَشِيْمِ"۔

فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ! وَكُوْنُوْا إِخْوَانًا، وَلَا تَجَسَّسُوْا عَنْ عَوْرَاتِ إِخْوَانِكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ فَذٰلِكَ وَصْفٌ ذَمِيْمٌ۔ وَلَا تَهْتِكُوْا حُرْمَةَ الْمُسْلِمِ فَإِنَّ حُرْمَتَهُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ، وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ، وَأَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَطَافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَامْتَلَأَ مِنْ جَلَالِهَا وَهَيْبَتِهَا، فَقَالَ: يَا كَعْبَةَ اللهِ! إِنَّكِ لَجَلِيْلَةٌ وَأَنَّ لَكِ لَهَيْبَةً، وَلٰكِنَّ حُرْمَةَ الْمُسْلِمِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ حُرْمَتِكِ۔

اَللهَ اَللهَ عِبَادَ اللهِ،رَحِمَ اللهُ اِمْرَأً اَصْلَحَ حَالَهُ وَ كَفَّ عَنْ اَذَى إِخْوَانِهِ وَاَحَبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. فَذَالِكَ مِنْ عَلَامَةِ إِيْمَانِهِ. شَتَمَ رَجُلٌ الشَّعْبِيَّ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ لَهُ: اِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَغَفَرَ اللهُ لِيْ، وَاِنْ لَمْ اَكُنْ كَمَا قُلْتَ فَغَفَرَ اللهُ لَكَ. وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ قَالَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ" (٦)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا وَاجْعَلْ إِخْوَانَنَا فِي الدِّيْنِ وَمُسْلِمَ الْعَرَبِ هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَحَرْبًا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ، وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ.

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ : {يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ} (٧)

بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

(۱)النساء:۱ (۲)بیہقی فی الکبری:۲۱۱۳۶ (۳)بخاری:۲۴۴۲ مسلم:۲۵۸۰

(۴)بیہقی:۱۶۶۸۴ (۵)ابوداؤد:۵۰۷۴ ابن ماجہ:۳۸۷۱ (۶)بخاری:۶۰۴۴

(۶)بخاری:۶۰۴۴ مسلم:۶۴ (۷)حجرات:۱۰

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذی القعدہ

# احترام مسلم

سامعین کرام! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، دیکھو! ایک مؤمن دوسرے مؤمن بھائی کا دوست ہوتا ہے، ایک مسلم شخص اپنے مسلم بھائی کے لیے نور اور روشنی ہوتا ہے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہے، اس کے ساتھ پاکیزہ محبت ومودت رکھتا ہے، اور اس کے ساتھ مخلصانہ سلوک وبرتاؤ کرتا ہے، اسے بالکل زیبا نہیں کہ اسے بے سہارا چھوڑ دے، یا اس کی تحقیر کرے، یا اس کے حق میں اپنے جی میں برائی کو چھپائے، ایک مرتبہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور اتنی بلند آواز میں خطبہ دیا کہ گھروں میں خواتین تک نے اس کی آواز سنی، فرمایا: ''اے وہ گروہ جو اپنی زبان سے تو ایمان لے آیا، لیکن ابھی ایمان ان کے دل کی گہرائیوں میں نہیں اترا، مسلمانوں کی کمزوریوں کے تجسس میں مت رہو، اگر کوئی اپنے بھائی کی کمزوری اور مخفی باتوں کے درپے رہا تو اللہ تعالی اس کی کمزوریوں کا اظہار فرمائیں گے، ایسی صورت میں یہ اپنے گھر کے اندر بھی ہوگا تو اس کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا''۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو کسی مسلمان کے ساتھ ستاری کا سلوک کرے (یعنی اس کے عیب کو چھپائے) اللہ تعالی اس کے ساتھ بروز قیامت ستاری کا معاملہ فرمائیں گے، اور فرمایا کہ جو غائبانہ اپنے بھائی کی آبرو کی طرف سے دفاع کرے گا، اللہ تعالی پر یہ حق ہوگا کہ اُسے جہنم سے خلاصی عنایت فرمائے'' (یعنی اللہ تعالی یقیناً اُسے جہنم سے نجات عطاء فرمائیں گے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے: ''یا اللہ! میرے عیب پر پردہ ڈال دے، اور خوف سے امن عطا فرما، یا

اللہ! ہمارا پردہ فاش نہ کر'' حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہے: '' جب لوگوں کے عیوب ذکر کرنا چاہو، تو خود اپنے عیوب یاد کرو، تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھوں کا تنکا تو نظر آتا ہے، لیکن خود اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر نہیں آتا، قسم بخدا! خشک گھاس کو جس تیزی سے آگ بھسم کر دیتی ہے، اس سے بھی تیزی سے غیبت ایک مؤمن شخص کے دین کو برباد کر ڈالتی ہے۔

پس اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، اور برادرانِ اسلام کی ٹوہ میں مت لگے رہو، یہ بہت بُری عادت ہے، اور ایک مسلمان کے احترام کو پامال نہ کرو، کیونکہ اس کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا اونچا مقام ہے، ایک ادنی مسلمان غلام بھی اللہ کے نزدیک ایک مشرک سے بہتر ہے، گرچہ تمہیں وہ بھلا لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو کعبۃ اللہ کا طواف کیا، پھر کعبہ کو دیکھا تو اس کے جلال وہیبت سے کانپ اٹھے، پھر فرمایا: اے کعبہ! تو بڑا جلیل القدر ہے، اور تیری بڑی ہیبت طاری ہے، تاہم اللہ تعالی کے نزدیک ایک مسلمان کی حرمت تو تیری حرمت سے بھی بڑھ کر ہے۔

اللہ تعالی کے بندو! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی اصلاح کر لے اور اپنے برادرانِ ملت کو تکلیف دینے سے گریز کرے، اور جو چیزیں اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے، کیونکہ یہ اس کے ایمان کی علامت ہے، ایک شخص نے امام شعبیؒ کو گالی دی تو فرمایا: اگر تیری بات سچ ہے تو اللہ مجھے معاف کرے، ورنہ اللہ تیری مغفرت فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمان کو گالی دیناہ سخت گناہ ہے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ وہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں، اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

چوتھا خطبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ذی القعدہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی افْتَتَحَ أَشْهُرَ الْحَجِّ بِشَهْرِ شَوَّالَ۔ وَ اَيْقَظَ فِيْهِ الْعَالَمِيْنَ بِاَنَّهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدَّارِ عَلٰی يَقِيْنِ الظَّعْنِ وَالْاِرْتِحَالِ وَ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ۔ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَخَلِيْلُهُ الصَّادِقُ الْمَقَالَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ خَيْرُ صَحْبٍ وَاَفْضَلُ آلٍ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا: أَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی قَدْ فَرَضَ عَلٰی مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْ عِبَادِهٖ حَجَّ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَلَعَلَّ النَّاسَ كَانُوْا فِیْ اَشَدِّ الْحَاجَةِ اِلٰی اَمْثَالِ تِلْكَ الْفَرِيْضَةِ، فَفِیْ فَرِيْضَةِ الصَّلَاةِ يَقْبَلُ الْمَرْءُ عَلٰی نَفْسِهٖ لِيَنْتَزِعَهَا مِنْ مَشَاكِلِ الْحَيَاةِ وَمَتَاعِبِهَا وَ مُنَازَعَاتِهَا وَ مَنَابِذِهَا۔ وَ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَیْ خَلَّاقٍ عَلِيْمٍ، وَهُوَ لَا جِئٌ اِلٰی بَابِهٖ، لَائِذٌ بِرِحَابِهٖ، قَدْ نَسِیَ الْجِسْمَ وَمَطَالِبَهٗ، وَطَرَحَ الْجَسَدَ وَمَثَالِبَهٗ، وَاسْتَوْلٰی عَلَيْهِ الرُّوْحُ بِسُلْطَانِهٖ، فَمَلَكَ مَا شَاءَ مِنْ نَفْسِهٖ وَ جِنَانِهٖ، فَاِذَا خَرَجَ مِنْ هٰذِهِ الْحَالِ وَ رَجَعَ اِلَی الدُّنْيَا وَلَهْوِهَا وَاشْتَبَكَ بِصَفْوِهَا وَ كَدِرِهَا، لَا يَتْرُكُهٗ مَوْلَاهُ يُلَابِسُهَا حَتّٰی تَغْلِبَهٗ وَ يُخَالِطُهَا اِلٰی اَنْ يَسْتَغْرِقَ فِیْ شُرُوْرِهَا، وَلٰكِنْ يَهِيْبُ بِهٖ أَنِ ارْجِعْ اِلٰی حَظِيْرَتِكَ وَعُدْ اِلٰی سِيْرَتِكَ لِيَكُوْنَ الْمَلْجَأُ الْاَخِيْرُ هُوَ الرُّوْحُ وَمُقْتَضِيَاتُهَا، وَلْيَكُنِ

الْاِنْسَانُ مِنْ اَصْحَابِ النُّفُوْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الَّتِيْ تَلْجَأُ اِلٰى رَبِّهَا رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً، وَلَوْلَا ذَالِكَ لَكَانَ الْجَحِيْمُ خَيْرًا مِنْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ۔

عِبَادَاللهِ! اِنَّ هٰذِهِ التَّكَالِيْفَ جَمِيْعَهَا تَمْهِيْدٌ لِفَرْضِ الْحَجِّ، بِأَنَّ النَّفْسَ اِذَا اسْتَأْنَسَتْ بِفُرُوْضِ الْاَبْدَانِ ثُمَّ اطْمَأَنَّتْ اِلٰى فُرُوْضِ الْاَمْوَالِ كَانَ اسْتِئْنَاسُهَا بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ النَّوْعَيْنِ ذَرِيْعَةً اِلٰى تَسْهِيْلِ مَاجَمَعَ بَيْنَ النَّوْعَيْنِ، وَاحْتَمَلَتْ كُلَّ الْمَشَاقِّ الَّتِيْ يَجْمَعُهَا الْحَجُّ۔ وَ اسْتَفَادَتْ بِكُلِّ مَعْنًى مِنْ مَعَانِيْ السُّمُوِّ وَالرِّفْقَةِ الَّتِيْ يَشْمَلُ عَلَيْهَا الْحَجُّ۔ عِبَادَا للهِ! وَلَكُمْ فِيْ الْحَجِّ عِظَةٌ وَ عِبْرَةٌ بِأَنَّ الْاِنْسَانَ يَعِزُّ عَلَيْهِ فِرَاقُ مَالِهِ وَ وَلَدِهِ، وَأَنَّهُ اِذَا تَرَكَهُمْ اَيَامًا قَصِيْرَةً لَا تَزِيْدُ عَنْ مُدَّةِ الْمَنَاسِكِ اسْتَشْعَرَ فِيْ نَفْسِهِ الْحَنِيْنَ اِلَيْهِمْ، وَدَعَا اللهُ جَلَّ شَأْنُهُ اَنْ يَجْمَعَ شَمْلَهُ وَ شَمْلَهُمْ وَاَنْ يَرُدَّهُ اِلَيْهِمْ سَالِمًا وَهُمْ سَالِمُوْنَ فَيَذْكُرُ النَّاسُ بِذَالِكَ يَوْمًا يَرْجِعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ وَيَتْرُكُوْنَ اَوْلَادَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَدِيْعَةً عِنْدَهُ دُوْنَ سِوَاهُ، ثُمَّ يَرَوْنَ بِاَعْيُنِهِمْ فِيْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ خُضُوْعَ الْعَزِيْزِ وَالذَّلِيْلِ فِيْ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، وَاجْتِمَاعَ الْمُطِيْعِ وَ الْعَاصِيْ فِيْ الرَّهْبَةِ مِنْهُ وَرَغْبَةً اِلَيْهِ۔ وَمَا يَكُوْنُ مِنْ آثَارِ ذَالِكَ فِيْ نُفُوْسِهِمْ، اِذْ يَقْلَعُ اَهْلُ الْمَعَاصِيْ عَمَّا اجْتَرَحُوْهُ، وَيَنْدَمُ الْمُذْنِبُوْنَ عَلٰى مَا اَسْلَفُوْهُ۔ فَقَلَّ مَنْ حَجَّ اِلَّا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَاَقْلَعَ عَنْ مَعْصِيَةٍ، لِاَنَّ النَّدَمَ عَلَى الذُّنُوْبِ مَانِعٌ مِنَ الْاِقْدَامِ عَلَيْهَا۔ وَالتَّوْبَةُ مُكَفِّرَةٌ لِمَا سَلَفَ مِنْهَا ۔ فَاِذَا كَفَّ الْمَرْءُ عَمَّا كَانَ يَقْدَمُ عَلَيْهِ اَنْبَأَ عَنْ صِحَّةِ تَوْبَتِهِ تَقْتَضِيْ قَبُوْلَ الْحَجَّةِ۔

عِبَادَاللهِ! إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالیٰ قَدْ فَرَضَ عَلَی الْحَجِيْجِ فِي الْحَجِّ أَعْمَالًا لَا تَأْنَسُ بِهَا النُّفُوْسُ وَلَا تَهْتَدِي إِلیٰ مَعَانِيْهَا الْعُقُوْلُ كَرَمْيِ الْجِمَارِ بِالْأَحْجَارِ وَالتَّرَدُّدِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلیٰ سَبِيْلِ التَّكْرَارِ فَلَا تَكُوْنُ فِي الْإِقْدَامِ عَلَيْهَا بَاعِثٌ إِلَّا الْأَمْرُ الْمُجَرَّدُ وَقَصْدُ الْإِمْتِثَالِ لِلْأَمْرِ وَذَالِكَ هُوَ الْإِنْقِيَادُ الْمُطْلَقُ وَالتَّسْلِيْمُ الَّذِي لَا تَشُوْبُهُ شَائِبَةٌ وَبِمِثْلِ هٰذِهِ الْأَعْمَالِ يَظْهَرُ كَمَالُ الرِّقِّ وَالْعُبُوْدِيَةِ، فَمَنْ حَجَّ وَهُوَ يَقْصِدُ بِحَجِّهِ هٰذَا كُلَّهُ فَهُوَ الَّذِي أَدّٰى فَرْضَهُ كَمَا طَلَبَ مِنْهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَ ذَالِكَ هُوَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ حَقًّا، الَّذِي يَقُوْلُ فِيْهِ الْمَبْعُوْثُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَجْمَعِيْنَ "وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ"۔ (۱)

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالیٰ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ} (۲)

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱) بخاری: ۱۶۸۳ مسلم: ۱۳۴۹ (۲) البقرۃ: ۱۵۸

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذی القعدہ

# حج اور ارکانِ اسلام کی حکمت

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر اپنے گھر کا حج کرنا فرض قرار دیا ہے، جبکہ وہاں پہنچ کر ادا کرنے کی استطاعت ہو، اس طرح کے فرائض انسان کی مصلحت وحکمت کے پیشِ نظر مشروع کئے جاتے ہیں، نماز کی فرضیت میں انسان اپنے نفس کو دنیوی مشغولیات اور جھمیلوں سے آزاد کر کے اسے خلاق وعلیم ذات کے سامنے ڈال دیتا ہے، اس بارگاہ سے لپٹ کر وہیں پناہ لیتا ہے، جسم اور جسمانی تقاضوں کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے، اور اس کی وجہ سے روح کا غلبہ اور حکومت ہوتی ہے، اور وہ اس کے ظاہر وباطن پر قابض ہو جاتا ہے، یہاں سے نکل کر دوبارہ جب دنیاوی مشاغل اور اس کے اچھے برے ماحول میں پہنچ جاتا ہے تو اس کا مالک ومولی اُسے بالکل چھوڑ نہیں دیتا کہ وہ اس ماحول میں بالکل غرق ہو جائے، اور برائیوں میں دھنس جائے، بلکہ اُسے دوبارہ اپنے اصل مقصد، روحانی تقاضوں کی تکمیل کی طرف متوجہ کراتا ہے، تا کہ نفوس مطمئنہ میں شامل ہو، اور راضی خوشی اپنے رب کے حضور پہنچ جائے، ورنہ تو یہ زندگی جہنم سے بدتر ہوتی، روزہ میں نفس بڑے مجاہدہ سے گزرتا ہے، اس کی شرارتوں پر لگام لگتی ہے، اُسے اللہ تعالی کے عزیز وغالب اور جبار ذات کے سامنے بالکل ذلیل کر کے اس کی حدت وشدت کو توڑ کر رکھ دیا جاتا ہے، اور اس طرح نتیجہ میں روح بالکل نکھر جاتی ہے، اسی طرح زکوۃ میں آپ دیکھتے ہیں کہ نفس کے اندر سے خود غرضی کے مادہ کو نکال کر ایثار وترجیح وقربانی کا بیج بویا جاتا ہے، لوگوں کے لیے اس میں درس ہے کہ کیسے اپنا مال پریشان حال لوگوں کی

غمگساری وخیر خواہی میں صرف کیا جائے تاکہ وہ بھی زندگی کی دوڑ میں دوسروں کے شانہ بشانہ چل سکیں، اس طرح ایک مالدار دوسروں کا اپنے اوپر اور اپنے مال میں دوسروں کا بھی حق سمجھتا ہے، گویا کہ یہ ایک مشترک مال ہے، جس کا یہ شخص ایک ذمہ دار ہے، اور اس ذمہ داری کی ادائیگی میں وہ بس ایک نائب ہے، اور ایک نائب کی طرح اس میں اپنا حصہ سمجھتا ہے، بقیہ سارا مال صحیح طریقہ سے دوسروں پر صرف کرتا ہے اور ان کا حق سمجھتا ہے، اس طرح نفسانی تقاضوں سے اعراض کر کے ایک بلند مقصد کے لیے مال کو استعمال کرتا ہے، جو اس کا اصل مقصود ہے۔

سامعین! یہ عام عبادات ایک طرح حج کی فرضیت کی تمہید ہے، کیونکہ جب نفس پہلے بدنی فرائض سے اور پھر مالی فرائض سے مانوس ہو جاتا ہے، تو بعد میں بہ یک وقت دونوں کی اجتماعی شکل پر عمل کرنا اس کے لئے آسان ہوگا، اور حج کی راہ میں درپیش تمام مصائب وتکالیف کو جھیلنا آسان ہو جائے گا، اور بلند مقاصد جو حج میں مقصود ہیں وہ حاصل ہو جائیں گے۔

سامعین! حج میں آپ لوگوں کے لیے بڑی نصیحت ہے، کیونکہ انسان پر اپنے مال واولاد کو چھوڑنا بہت گراں گزرتا ہے، اور جب حج کی مدت میں وہ ان چیزوں سے دور رہتا ہے تو ان کی طرف شوق بڑھتا ہے، اور اللہ سے دعا گو ہوتا ہے کہ وہ بعافیت ان کو گھر واپس لوٹائے، اس وقت لوگوں کو وہ دن یاد آ جائے گا جب یہ سب چھوڑ چھاڑ کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا پڑے گا، پھر حج کے مختلف مواقع دیکھیں گے کہ بڑا چھوٹا ہر کوئی بڑی عاجزی سے بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہیں، نیک وبد سب ایک طرف اس سے ڈر بھی رہے ہیں اور دوسری طرف اسی سے امیدیں بھی وابستہ ہیں، ان امور کا یہ اثر

پڑتا ہے کہ گنہگار اپنے کرتوتوں کو ترک کرتے اور سابقہ لغزشوں پر نادم و تائب ہوتے ہیں، بہت کم ایسا ہوگا کہ حاجی اپنے گناہوں سے تائب و نادم اور کنارہ کش نہ ہو جائے، کیونکہ گناہوں پر ندامت آئندہ اس کے ارتکاب سے روکے گی، توبہ کی وجہ سے سابقہ گناہوں سے اجتناب اس کی توبہ کے صحت پر دلالت کرتا ہے اور توبہ کی صحت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کا حج قبول ہو جائے۔

سامعین! ایک حاجی جب اپنے عام زندگی میں مشتمل لباسِ فاخرہ کو اُتا کر غریبوں کا لباس زیب تن کر لیتا ہے، حالانکہ وہ خود محتاج و فاقہ مست نہیں ہے تو اس سے سبھی کو یہ احساس ہوتا ہے کہ بہر حال انجام کا معاملہ اس کے ہاتھ میں نہیں ہے، بلکہ غریب و امیر سبھی کو آخر کار آسمان و زمین کے حقیقی مالک کی خدمت میں حاضر ہونا ہے، اور جب امیر و غریب اور معزز و ذلیل سبھی ایک ہی میدان میں جمع ہو کر لبیک کی صدا بلند کرتے ہیں تو اس حقیقت کو پا لیتے ہیں کہ اسلام ہی وہ دینِ حق ہے جس نے مساوات کو فرض قرار دیا ہے، لبیک کے کلمات سے بندے اللہ کے حکم اور پکار پر اپنی حاضری کا دم بھرتے ہیں، اور بغیر کسی تکبر و تجبر کے اس کے دربار میں عاجزی کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں، کیونکہ تمام تعریف اور نعمتیں اسی ایک ذات کے لیے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں اور اس مٹی پر موجود ہر چیز فانی ہے۔

سامعین کرام! حج میں اللہ تعالی نے کچھ ایسے اعمال فرض کئے ہیں جن سے لوگ مانوس نہیں اور انسانی عقل اس کی حکمتوں تک رسائی سے عاجز ہے، مثلا رمیِ جمار، صفا و مروہ کے درمیان سعی، ان امور کی انجام دہی بس ہمیں اس لیے کرنا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے، اور ہم بندوں کو بلا چوں و چرا اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہے، تبھی جا کر

بندگی وعبدیت کا کمال ظاہر ہوگا، جو اپنے حج میں ان امور کو پیش نظر رکھے تو اس نے مضبوط طریقے کے مطابق حج کیا، اور یہی وہ حجِ مبرور ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہی ہے''۔ ''تحقیقاً صفا اور مروہ منجملہ یادگار خداوندی ہیں، سو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس پر ذرا بھی گناہ نہیں ان دونوں کے درمیان آمد ورفت (سعی) کرنے میں، اور جو شخص خوشی سے کوئی امر خیر کرے تو حق تعالیٰ قدردانی کرتے ہیں، خوب جانتے ہیں۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

پانچواں خطبہ　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　ذی القعدہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِيَ لَوۡلَا أَنۡ هَدَانَا اللّٰهُ أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ وَخَلِيۡلُهٗ وَحَبِيۡبُهُ الۡمُصۡطَفٰى. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ تَسۡلِيۡمًا كَثِيۡرًا۔

أَمَّا بَعۡدُ! فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى، وَتَدَبَّرُوۡا فِيۡمَا رَوَاهُ أَنَسُ بۡنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعۡدَدۡتَ لِلسَّاعَةِ؟ قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ" قَالَ اَنَسٌ: فَمَا فَرِحۡنَا بَعۡدَ الۡاِسۡلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنۡ قَوۡلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ "فَاِنَّكَ مَعَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ" قَالَ اَنَسٌ: "فَاَنَا أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَاَبَا بَكۡرٍ وَعُمَرَ فَأَرۡجُوۡ أَنۡ أَكُوۡنَ مَعَهُمۡ وَاِنۡ لَمۡ أَعۡمَلۡ بِأَعۡمَالِهِمۡ" (۱)

وَاعۡلَمُوۡا عِبَادَ اللّٰهِ! اَنَّ اَنَسَ بۡنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ خَادِمُ الرَّسُوۡلِ الۡأَكۡرَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَآخِرُ مَنۡ تُوُفِّيَ مِنَ الۡأَنۡصَارِ، وَ دَعَا لَهُ الرَّسُوۡلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِقَوۡلِهٖ: "اَللّٰهُمَّ اَكۡثِرۡ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ وَبَارِكۡ لَهٗ فِيۡمَا اَعۡطَيۡتَهٗ وَاَدۡخِلۡهُ الۡجَنَّةَ" فَبَارَكَ اللّٰهُ لَهٗ فِي الۡمَالِ وَالۡوَلَدِ وَوَفَّقَهٗ أَنۡ يَتَبَوَّأَ الذِّرۡوَةَ الۡعُلۡيَا فِيۡ حُبِّ اللّٰهِ وَ حُبِّ الرَّسُوۡلِ وَصَحۡبِهٖ رِضۡوَانُ اللّٰهِ عَلَيۡهِمۡ أَجۡمَعِيۡنَ، وَأَنَّهٗ قَدۡ رَوٰى كَثِيۡرًا مِنَ الۡأَحَادِيۡثِ

عَنِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُلَازَمَتِهٖ لَهٗ وَهُوَ هُنَا يُحَدِّثُنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ الشَّرِيْفَ، جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ السَّاعَةِ أَيْ عَنْ وَقْتِهَا وَمَوْعِدِ مَجِيْئِهَا، وَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْوَقْتُ لَا يَعْنِي النَّاسَ، وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْأَثَرِ وَالْفَائِدَةِ فِي دُنْيَاهُمْ وَأُخْرَاهُمْ مَا يُهِمُّهُمْ شَأْنُهٗ، فَقَدْ عَدَلَ بِهِ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذَالِكَ الْمَقْصُوْدِ الْأَهَمِّ، وَهُوَ مَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يُعِدَّهٗ لِذَالِكَ الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ { تَذْهَلُ فِيْهِ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى، وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ } (٢)۔

أَمَّا السَّاعَةُ نَفْسُهَا، فَهِيَ سِرٌّ مِنْ غَيْبِ اللّٰهِ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهٖ { لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ } (٣) لِذَالِكَ أَجَابَ الرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِلَ بِقَوْلِهٖ "وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ؟" أَيْ مَا الَّذِيْ تَزَوَّدْتَ بِهٖ لِذَالِكَ الْيَوْمِ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهٗ مِنَ الْعُدَّةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: "حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" أَيْ لَا شَيْءَ عِنْدِيْ غَيْرَ ذَالِكَ۔

عِبَادَ اللّٰهِ! وَهَلْ فِيْهِ شَيْءٌ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَ؟ فَحُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ رَأْسُ كُلِّ سَعَادَةٍ وَغُنْمٍ، وَسَبَبُ كُلِّ ظَفَرٍ، وَنَعِيْمٍ مُّقِيْمٍ، وَذَالِكَ أَنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْخَشْيَةَ مِنْهُ، وَحِفْظَ النَّفْسِ مِنِ اقْتِرَافِ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِيْ هِيَ السَّبَبُ فِي الْفَوْزِ وَالسَّعَادَةِ الْأَبَدِيَّةِ وَالْأَمْنِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَهٰذِهٖ كُلُّهَا ثَمَرَةُ حُبِّ اللّٰهِ؛ لِأَنَّ مَنْ أَحَبَّ اللّٰهَ أَطَاعَهٗ وَرَاقَبَهٗ، وَفِي الطَّاعَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ الْفَوْزُ بِحُبِّهٖ

تَعَالٰی، وَمَنْ اَحَبَّهُ اللهُ تَعَالٰی مَنَحَهُ الْفَضْلَ الْجَزِيْلَ وَالْخَيْرَ الْعَمِيْمَ، وَاَدْخَلَهُ دَارَ النَّعِيْمِ۔

عِبَادَاللهِ ! وَمَنْ اَحَبَّ اللهَ، اَحَبَّهُ اللهُ وَجَزَاهُ عَلٰى حُبِّهٖ لَهُ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً، وَأَسْبَغَ عَلَيْهِ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، وَجَعَلَهُ مِنْ أَصْفِيَائِهِ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، وَهٰذَا مُنْتَهَى الرِّضَا وَتَمَامُ السَّعَادَةِ، وَ بِالْحُبِّ وَالإِخْلَاصِ تَنْتَظِمُ أَمُوْرُ الدُّنْيَا وَيَنَالُ الْعَبْدُ حُسْنَ الثَّوَابِ فِي الْحَيَاةِ الْأُخْرٰى لِهٰذَا قَالَ الرَّسُوْلُ الْأَكْرَمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ: "فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" وَفِيْهِ بَشَارَةٌ وَفَضْلُ حُبِّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالصَّالِحِيْنَ وَأَهْلِ الْخَيْرِ، الأَحْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ، حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ" (۴)

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ : اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ { قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ } (۵)

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(١)بخاری:٣٦٨٨ مسلم:٢٦٣٩

(٢)حج:٢٧١

(٣)الاعراف:١٨٧

(۴)بخاری:٦٥٠٢

(٥)ال عمران:٣١

پانچواں خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذی القعدہ

## اللہ اور اس کے رسول کی محبت

فرزندانِ اسلام! تمام امور میں اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں غور کرو" ایک شخص نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت، تو ارشاد ہوا: "بس تو تم ان کے ساتھ ہوگے جن سے تمہیں محبت ہے" انس کہتے ہیں کہ مجھے اللہ، اس کے رسول، اور حضرت ابوبکر وعمر سے محبت ہے، اس لیے امید ہے کہ ان کا ساتھ نصیب ہوگا، گو میرے اعمال ان کے مثل نہیں۔

سامعین! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت انس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادمِ خاص اور انصاری صحابۂ کرام میں سب سے آخر میں انتقال ہونے والے شخص ہیں، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں یوں دُعا فرمائی: "یا اللہ! ان کو کثرت سے مال واولاد دے اور برکت عطا فرما اور ان کو جنت میں داخل کر" لہذا اللہ نے ان کو مال واولاد میں بڑی برکت عطا فرمائی اور اللہ ورسول اور صحابۂ کرام سے محبت میں اعلی ترین مقام پر فائز فرمایا، مستقل خدمتِ اقدس میں حاضر باش رہنے کی وجہ سے بڑی کثرت سے احادیث کا ذخیرہ ان سے منقول ہے، مذکورہ حدیث میں اصل سوال قیامت کے وقت کی تعیین کے متعلق تھا، لیکن لوگوں کو اس فکر کی کوئی ضرورت نہیں، اور اس میں ان کا کوئی خاص فائدہ نہ تھا، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی حکمت کے ساتھ اصل مقصود کی طرف توجہ مبذول کرائی، اور اس کی فکر دلائی کہ اصل فکر اس کی تیاری کی ہونی چاہئے، کیونکہ وہ ایسا

بھیانک دن ہے کہ دودھ پلانے والی عورت دودھ پیتے بچے تک کو بھول جائے گی، اور حاملہ کا حمل بھی ساقط ہو جائے گا، ورنہ نفسِ قیامت تو غیب الٰہی کا ایسا سربستہ راز ہے جس کی کسی بھی مخلوق کو اطلاع نہیں، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائل کو مذکورہ جواب دیا، اور اس دن کے لیے توشہ تیار کرنے کی فکر دلائی۔

سامعین! یاد رکھو کہ اللہ اور رسول کی محبت سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں، یہ تمام سعادتوں کی اصل اور تمام کامیابی اور دائمی نعمتوں کا سبب اور کنجی ہے، کیونکہ اللہ کی اطاعت وخشیت، اور گناہوں سے پرہیز ہی ابدی سعادت اور دارین کے شر سے حفاظت وامن کا ذریعہ ہے، اور یہ سب حُب الٰہی کا ثمرہ ہے، کیونکہ جو اللہ سے محبت کرے گا، اس کی اطاعت اور اس کے احکام کا پاس کرے گا، اور اس طرح اللہ کی محبت کی دولت حاصل ہوگی، اور جس سے وہ محبت کرتے ہیں، اسے بے انتہا فضل سے نوازیں گے اور اپنے خصوصی نعمت خانہ میں جگہ مرحمت فرمائیں گے، اور جب بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے محبت کرتے اور اس پر بے انتہاء ثواب وبدلہ عنایت فرماتے ہیں، اس پر اپنے ظاہری وباطنی نعمتوں کا فیضان فرماتے ہیں، اور اسے اپنے منتخب وچنندہ دوستوں کے زُمرہ میں داخل کر دیتے ہیں جن کے لیے نہ کوئی ڈر ہے اور نہ کوئی غم، یہی سراسر سعادت وکامرانی ہے، اسی محبت واخلاص کی بدولت دنیوی معاملات قابو میں رہتے ہیں، اور اُخروی زندگی میں بندہ کو بہت ثواب ملتا ہے، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ تم جس سے محبت رکھو گے اسی کے ساتھ رہو گے، ایک حدیث میں فرمایا: ''آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا'' اس میں بڑی بشارت اور اللہ، رسول اور صالحین کی محبت کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، نیز اس محبت کی برکت سے

شریعت پر چلنا آسان ہو جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''جو میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی کرے، اسے میری جانب سے اعلان جنگ ہے، میں نے بندہ پر جو چیز فرض کی ہے اس سے بڑھ کر کسی اور چیز سے بندہ میرا تقرب نہیں حاصل کرسکتا'' بندہ مسلسل نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے (کچھ) مانگے تو میں یقینا دوں گا، اگر میری پناہ لے تو ضرور اُسے پناہ دوں گا۔''

ارشاد باری ہے: ''آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالی سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو، خدا تعالی تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کریں گے۔''

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

# ذی الحجہ

پہلا خطبہ　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　ذی الحجہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الۡعَلِیۡمِ الۡخَبِیۡرِ بِمَا فِی الۡکَوۡنِ مِنۡ حَوَادِثَ وَخُطُوۡبٍ، اَلۡبَصِیۡرِ بِمَا حَلَّ بِالۡمُسۡلِمِیۡنَ مِنۡ شَدَائِدَ وَکُرُوۡبٍ، وَأَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِیۡکَ لَهُ الۡمُؤَمَّلُ لِکَشۡفِ الشَّدَائِدِ وَالۡخُطُوۡبِ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَرۡسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحۡمَةً تَهۡدِیۡ بِهَا الۡقُلُوۡبَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ مِنَ الذُّنُوۡبِ۔ أَمَّا بَعۡدُ!

فَیَاعِبَادَ اللّٰهِ! أُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَةَ بِتَقۡوَی اللّٰهِ، وَاعۡلَمُوۡا: أَنَّ اللّٰهَ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی یَقُوۡلُ وَهُوَ اَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ حِکَایَةً عَنۡ أَبِی الۡاَنۡبِیَاءِ سَیِّدِنَا اِبۡرَاهِیۡمَ عَلَیۡهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِهٖ، اِذۡهُمۡ قَالُوۡا: {رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَاِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ}(۱)

وَقَدۡ اَرۡشَدَنَا اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ قَبۡلَ هٰذِهِ الۡاٰیَةِ اِلٰی أَنَّ لَنَا اُسۡوَةً حَسَنَةً وَقُدۡوَةً مَحۡمُوۡدَةً فِیۡ سَیِّدِنَا اِبۡرَاهِیۡمَ عَلَیۡهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَکَذٰلِکَ فِیۡ قَوۡمِهِ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا بِهٖ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡ أُنۡزِلَ مَعَهٗ فَجَعَلَهُمۡ جَمِیۡعًا اَئِمَّةً مُتَّبِعِیۡنَ نَسۡتَنُّ بِهِمۡ وَنَهۡتَدِیۡ بِهَدۡیِهِمۡ وَنَسۡتَقِیۡمُ عَلٰی طَرِیۡقَتِهِمۡ لِنَنۡصُرَ دِیۡنَ اللّٰهِ الَّذِیۡ شَرَعَهٗ لَنَا حَتّٰی یَنۡجُزَ لَنَا مَا وَعَدَنَا مِنِ اسۡتِخۡلَافِهٖ لَنَا فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا وَحَتّٰی یُمَکِّنَ لَنَا دِیۡنَنَا الَّذِی ارۡتَضَاهُ لَنَا فَضۡلًا مِّنۡهُ وَنِعۡمَةً، اَرۡشَدَنَا اَوَّلًا اِلٰی

هٰذَا ثُمَّ بَيَّنَ لَنَا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دُعَاءَ هُمْ لَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَضَرَاعَتَهُمْ وَلَجَأَهُمْ إِلَيْهِ وَأَنَّهُ تَعَالٰى هُوَ وَحْدَهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ يَعْتَمِدُوْنَ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ مَوْلَاهُمُ الَّذِيْ يُنِيْبُوْنَ إِلَيْهِ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهُ، وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ وَحْدَهُ رَاجِعُوْنَ.

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ! أَنَّ سَيِّدَنَا إِبْرَاهِيْمَ وَمُتَّبِعِيْهِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَدْ بَذَلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَتَبْلِيْغِ دِيْنِهِ وَنُصْرَتِهِ مَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قُوَّةٍ فَبَيَّنُوْا لِقَوْمِهِمْ وَحْيَ اللهِ تَعَالٰى وَشَرَحُوْا لَهُمْ دِيْنَهُ الْقَوِيْمَ وَوَعَظُوْهُمْ وَنَصَحُوْهُمْ وَأَيْقَظُوْا مِنْ نُفُوْسِهِمْ إِلَيْهِ وَ وَجَّهُوْا مِنْ عُقُوْلِهِمْ نَحْوَهُ، مُثْبِتِيْنَ لَهُمْ صِدْقَهُ بِالدَّلِيْلِ الصَّادِقِ الصَّادِعِ، مُنِيْرِيْنَ لَهُمْ طَرِيْقَ الْوُصُوْلِ إِلَيْهِ بِالْبُرْهَانِ السَّاطِعِ حَتّٰى لَمْ تَبْقَ لِمُتَحَيِّرٍ شُبْهَةٌ وَلَا لِمُكَابِرٍ مَنْفَذٌ وَ لَا لِمَارٍ وَهْمٌ أَوْخِيَالٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَجَأُوْا إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ عَنْهُمْ فِيْمَا عَجَزُوْا عَنْهُ لِأَنَّهُ وَحْدَهُ الْقَادِرُ عَلَيْهِ الْمُتَفَضِّلُ بِهِ وَهٰذَا هُوَمَا حَكَاهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْهُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ: {رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا}

فَأَرْشَدَنَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ نَتَأَسّٰى بِسَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ بِهِ وَأَنْ نَأْتَمَّ بِهِمْ فِيْمَا كَانُوْا عَلَيْهِ، وَبَيَّنَ لَنَا أَنَّهُمْ تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فِيْمَا عَجَزُوْا عَنْ إِدْرَاكِهِ بَعْدَ أَنْ سَلَكُوْا مِنْ سُبُلِ صَلَاحِ أَحْوَالِهِمْ مَا اسْتَطَاعُوْا، ثُمَّ أَرْدَفَ سَيِّدُنَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَتْبَاعُهُ دُعَاءَهُمُ الْأَوَّلَ بِدُعَاءٍ ثَانٍ فَقَالُوْا:

"وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا" أَظْهَرُوا عَجْزَهُمْ أَوَّلًا وَشَكَوْا ضَعْفَهُمْ عَنْ نَيْلِ مُرَادِهِمْ مِنْ نُصْرَةِ الْحَقِّ وَنَشْرِهِ إِلَّا بِتَيْسِيرِ اللهِ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ، وَمَزِيْدِ تَوْفِيْقِهِ وَتَأْيِيْدِهِ لَهُمْ ثُمَّ تَوَسَّلُوْا إِلَيْهِ تَعَالٰى بِأَنَّهُمْ أَنَابُوْا إِلَيْهِ وَرَجَعُوْا إِلٰى عَفْوِهِ وَرَحْمَتِهِ وَعَادُوْا إِلٰى وَاسِعِ فَضْلِهِ وَإِحْسَانِهِ عَسٰى أَنْ يَّمُدَّهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَهُوَ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ فَيَزْدَادُوْا قُوَّةً عَلٰى قُوَّتِهِمْ. فَسَمِعَ اللهُ دُعَاءَهُمْ وَحَقَّقَ رَجَاءَهُمْ وَبَارَكَ عَلٰى رَسُوْلِهِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَ لَهُ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِيْنَ، ثُمَّ إِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمُتَّبِعِيْهِ خَتَمُوْا ضَرَاعَتَهُمْ وَابْتِهَالَهُمْ إِلَى اللهِ تَعَالٰى بِقَوْلِهِمْ. "وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" إِقْرَارًا مِنْهُمْ بِأَنَّهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَأَنَّهُمْ سَيَرْجِعُوْنَ إِلَيْهِ وَحْدَهُ {يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ} (۲)

فَاتَّقُوا اللهَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ وَاعْلَمُوْا: أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَصَّ عَلَيْنَا، قَصَصَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَتْبَاعِهِ لِنُدَاوِيَ أَدْوَاءَنَا وَنُعَالِجَ أَمْرَاضَنَا وَنُصْلِحَ دِيْنَنَا وَدُنْيَانَا، وَقَدْ أَثْنَى اللهُ سُبْحَانَهُ فِيْ كِتَابِهِ أَصْحَابَ نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْهُمْ قَالُوْا: (سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.) (۳)

عِبَادَ اللهِ! إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ أُسْوَةٌ

حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾(۴) صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ، بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

(۱)ممتحنة:۴

(۲)النحل:۱۱۱

(۳)البقرة:۸۵

(۴)ممتحنة:۶

پہلا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذوالحجہ

# اسوۂ ابراہیمی

برادرانِ اسلام! میں آپ حضرات کو اور میرے خطاکار نفس کو تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، دیکھئے کہ اللہ تعالی ابوالانبیاء حضرت ابراہیم اور ان پر ایمان لانے والے حضرات کے متعلق کیا ارشاد فرمارہے ہیں اور یاد رکھئے کہ اللہ کی بات سب سے بڑھ کر سچی بات ہوتی ہے، اللہ تعالی ان کی مناجات کو ان آیات میں نقل فرمارہے ہیں، یہ سب سورۂ ممتحنہ کی آیتِ کریمہ سے ہے، اس آیت سے پہلے اللہ جل شانہ نے ہمیں یہ بتلایا ہے کہ سیدنا ابراہیم اور ان کے متبعین ہمارے لیے بہترین نمونہ اور قابلِ اتباع روشنی ہے، ان کی مؤمن قوم نے ان پر نازل شدہ نور کی اتباع کی، لہذا ان تمام کو اللہ تعالی نے ہمارے لیے قابلِ اتباع رہنما قرار دیا، جن کی پیروی اور ہدایت کے راستے پر چلنا ہمارے حق میں مشروع گردانا اور اسی صراطِ مستقیم پر جمے رہنے کا حکم دیا، تاکہ ہم بھی ہمارے حق میں مشروع دین الہی کی نصرت کریں جس کے نتیجہ میں حسبِ وعدۂ الٰہی سابقہ اُمتوں کی طرح ہمیں بھی زمین پر اللہ کی خلافت اور جماؤ حاصل ہوگا، اور اپنے فضل وکرم سے اللہ تعالی اپنے پسندیدہ دین کی ہمارے لیے پائداری وقوت عطا فرمائیں گے، پس اللہ تعالی نے اسی بات کی طرف رہنمائی فرمائی، اس آیت میں بارگاہِ الٰہی میں ان کی دعائیں عاجزی وانکساری اور زاری کو بیان کیا اور صرف اسی ایک اللہ پر ان کا اعتماد تھا، اللہ تعالی ہی ان کا آقا و مولی تھا جس کی طرف رجوع کیا کرتے تھے، اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف تھے۔

سامعین! حضرت ابراہیم اور ان کے متبعین علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام نے اللہ کے

دین کی خاطر ہر طرح کی کوشش اور قربانی پیش کی، اپنی قوم کے سامنے اللہ کی وحی کے احکام کو رکھا، دین کی تشریح کی، ان کو وعظ و نصیحت کی اور سمجھایا اور ان کے نفس و عقل کو اللہ کی طرف موڑنے اور توجہ دِلانے کی کوشش کی، بالکل واضح دلیل کے ذریعہ حضرت ابراہیم دعوتِ حق کی صداقت کو ثابت کرتے رہے، وُصول الی اللہ کے راستے کو روشن برہان کے ذریعہ منور کیا، یہاں تک کہ کسی حیرت زدہ کے لیے شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی اور کسی معاند و مخالف اور سرکش کے لیے کوئی راہِ فرار اور وہم وخیال کی گنجائش باقی نہ رہی، پھر وہ حضرات اللہ کی پناہ میں چلے گئے، اپنے تمام اُمور کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے سپرد کی، جن معاملات میں خود کو عاجز پایا اسے اللہ کے بھروسہ پر چھوڑ دیا، کیونکہ وہی ایک ذات قادر مطلق ومختارِ کل ہے، اسی کے متعلق ان کے یہ الفاظ قرآن نے نقل کئے ہیں، اے ہمارے رب! ہم تیری طرف متوجہ (وتائب) ہوتے ہیں، پہلے اپنی عاجزی وکمزوری کا اظہار کیا کہ ہم حق کی نصرت وتائید کو اللہ کی طرف سے تیسیر وتسہیل اور مزید توفیق وتائید کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے پھر اپنے اس عمل کو وسیلہ بنایا کہ یا اللہ! ہم تیری ہی بارگاہ میں رجوع ہوتے اور تیرے عفو وکرم اور رحمت کے امیدوار ہیں، وہ اللہ کے فضل واحسان کی طرف لوٹے کہ شاید وہ اللہ کے خصوصی نصرت ومدد کو حاصل کرسکیں، وہ قریب اور دعا قبول کرنے والی ذات ہے اور اس طرح دوہری قوت حاصل ہوگی، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی، ان کی اُمیدیں برآئیں، اپنے رسول حضرت ابراہیمؑ کو بڑی برکتوں سے نوازا، ان کی اولاد میں نبوت وکتاب کو رکھا، دُنیا میں بھی ان کو اس کا اجر دیا، آئندہ اُمتوں میں اس کا نیک شہرہ باقی رکھا اور آخرت میں تو وہ یقیناً صالحین میں سے ہیں، پھر ان نفوسِ قُدسیہ نے اپنی دعا کو ان الفاظ پر مکمل کیا'' اور

سبھی کو تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے'' گویا یہ ان کی طرف سے اس بات کا اقرار ہے کہ وہ تمام کائنات کا پروردگار ہے اور وہ سب اسی ایک اللہ کی بارگاہ میں لوٹ کر اس دن پہنچ جائیں گے، جبکہ ہر نفس اپنے طرف سے دفاع کرتے اور جھگڑتے ہوئے حاضر ہوگا، پس اے سامعین! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے پیرؤوں کے واقعات کو ہمارے سامنے اسی لیے بیان کیا ہے تاکہ ہم اس کی روشنی میں ہماری بیماری و امراض کی دوائی اور علاج کی فکر کریں اور اپنے دین و دُنیا کی اصلاح کی فکر کریں، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں صحابہ کرام کی تعریف فرمائی کہ انہوں نے یوں عرض کیا: ''ہم نے سن لیا اور اطاعت کی، اے رب! ہم تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے''۔ فرمان حق ہے: ''بے شک ان لوگوں میں تمہارے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو، اور جو شخص (اس حکم سے) روگردانی کرے گا سو (اسی کا ضرر ہوگا کیونکہ) اللہ تعالیٰ (تو) بالکل بے نیاز سزاوارِ حمد ہے۔''

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

دوسرا خطبہ　　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　ذوالحجہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى نَبِيِّهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَجَعَلَهُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَاحِبُ الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ۔ أَمَّا بَعْدُ:

فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى، وَقَدْ جَاءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ، وَذُو الْحِجَّةِ"(١)

وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَدِ اخْتَصَّ بَعْضَ الْأَزْمِنَةِ وَالْاَمْكِنَةِ بِعِبَادَاتٍ شَرْعِيَّةٍ تُقَامُ فِيْهَا، وَتُؤَدّٰى فِيْ دَائِرَتِهَا، وَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّزِيْدَ فِيْ ذٰلِكَ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ شَيْئًا، وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَدِ الْتَزَمُوْا ذٰلِكَ وَاتَّبَعُوْهُ وَلَمْ يُحْدِثُوْا فِيْهِ تَغْيِيْرًا وَلَا تَبْدِيْلًا، وَزَجَرُوْا مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّحْدِثَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَهٰذَا مَثَلًا، اَلْيَوْمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْوَحْيُ، وَالْمَكَانُ الَّذِيْ اِبْتَدَأَ فِيْهِ نُزُوْلُهُ، وَكَانَ يَتَحَرَّاهُ قَبْلَ النُّبُوَّةِ، لَمْ يَخُصَّهُمَا بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مُطْلَقًا، وَلَمْ يَقْصِدْهُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مُدَّةَ مَقَامِهٖ بِمَكَّةَ وَمِنَ الْأَزْمِنَةِ الَّتِيْ اِخْتَصَّهَا

اللّٰہُ تَعَالٰی بِأَدَاءِ عِبَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِيهِمَا: شَهْرَا رَمَضَانَ وَذِي الْحِجَّةِ. فَجَعَلَ الْأَوَّلَ ظَرْفًا لِأَدَاءِ عِبَادَةِ الصَّوْمِ، وَجَعَلَ فِي الثَّانِي مَوْعِدَ أَدَاءِ شَرِيعَةِ الْحَجِّ، وَمِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ دَالًّا عَلٰى عَظِيمِ فَضْلِهِمَا وَنَاطِقًا بِوُفْرَةِ ثَوَابِهِمَا، اَلْحَدِيثُ الَّذِي مَعَنَا فِي خُطْبَةِ الْيَوْمِ. فَإِنَّهُ يُشِيرُ إِلٰى أَنَّ كُلًّا مِّنْهُمَا شَهْرُ عِيدٍ عَظِيمٍ لَا يُغْمَطُ حَقُّهُ، وَلَا يُنْقَصُ فِيهِ ثَوَابُ عَمَلِهِ، وَقَدِ اخْتَلَفَتْ أَقْوَالُ الْعُلَمَاءِ فِي الْمَعْنَى الْمُرَادِ مِنَ الْحَدِيثِ، فَقِيلَ: مَعْنَاهُ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ فِي الْفَضِيلَةِ سَوَاءٌ كَانَا تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ، وَقِيلَ: مَعْنَاهُ أَنَّ الْأَحْكَامَ فِيهِمَا وَإِنْ كَانَا تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ مُتَكَامِلَةٌ غَيْرُ نَاقِصَةٍ عَنْ حُكْمِهِمَا إِذَا كَانَا ثَلَاثِينَ، وَقِيلَ مَعْنَاهُ إِنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ فِي عَامٍ بِعَيْنِهِ، وَهُوَ الْعَامُ الَّذِي قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، وَقِيلَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِي سُنَّةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰى طَرِيقِ الْأَغْلَبِ الْأَكْثَرِ، وَإِنْ نَدَرَ وُقُوعُ ذٰلِكَ.

عِبَادَ اللّٰہِ! وَقَدْ خَصَّ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ بِالذِّكْرِ، لِتَعَلُّقِ حُكْمِ الصَّوْمِ وَالْحَجِّ بِهِمَا، لِأَنَّ كُلَّ مَا وَرَدَ عَنْهُمَا مِنَ الْفَضَائِلِ وَالْأَحْكَامِ حَاصِلٌ، سَوَاءٌ كَانَ رَمَضَانُ ثَلَاثِينَ أَوْ تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ، وَسَوَاءٌ صَادَفَ الْوُقُوفُ الْيَوْمَ التَّاسِعَ أَوْ غَيْرَهُ، عَلٰى شَرْطِ أَلَّا يَحْصُلَ تَقْصِيرٌ فِي ابْتِغَاءِ الْهِلَالِ وَاخْتِصَاصُ الشَّهْرَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ بِهٰذِهِ الْمَزِيَّةِ لَيْسَ مَعْنَاهُ أَنَّ ثَوَابَ الطَّاعَةِ فِي غَيْرِهِمَا مِنَ الشُّهُورِ يَنْقُصُ، وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ رَفْعُ الْحَرَجِ عَمَّا عَسٰى أَنْ يَّقَعَ

فِيْهِ مِنْ خَطَأٍ فِي الْحُكْمِ لِاخْتِصَاصِهِمَا بِالْعِيْدَيْنِ وَجَوَازِ وُقُوْعِ الْخَطَأِ فِيْهِمَا۔

عِبَادَ اللهِ! يُسْتَفَادُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ جُمْلَةُ فَوَائِدَ: اَلْأَوَّلُ: رَفْعُ مَا يَقَعُ فِي الْقُلُوْبِ مِنْ وَهْمٍ وَشَكٍّ مَنْ صَامَ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ، أَوْ وَقَفَ فِيْ غَيْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَالثَّانِيْ: اَلدَّلَالَةُ عَلٰى أَنَّ الثَّوَابَ لَيْسَ مُرَتَّبًا عَلٰى وُجُوْدِ الْمُشَقَّةِ دَائِمًا بَلِ للهُ تَعَالٰى أَنْ يَّتَفَضَّلَ بِإِلْحَاقِ النَّاقِصِ بِالتَّامِ فِي الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ، وَالثَّالِثُ: اَلتَّسْوِيَةُ فِي الثَّوَابِ بَيْنَ الشَّهْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَبَيْنَ الشَّهْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ، عَلٰى اعْتِبَارِ أَنْ جَعَلَ الثَّوَابَ مُتَعَلِّقًا بِالشَّهْرِ مِنْ حَيْثُ الْجُمْلَةِ، لَا مِنْ حَيْثُ تَفْضِيْلِ الْأَيَّامِ، هٰذَا فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ}(۲) بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَ إِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(۱)مسلم:۱۰۸۹

(۲)البقرہ:۱۸۵

دوسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذوالحجہ

## عید کے دو مہینے

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، صحیحین کی حدیث میں وارد ہے: ''عید کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے، رمضان اور ذوالحجہ'' سامعین کرام، دیکھئے! اللہ تبارک وتعالی نے اوقات اور مقامات کی بعض شرعی عبادات کی اس میں ادائیگی کے اعتبار سے کچھ خصوصیات رکھی ہیں، کسی کو اس بات کی اجازت نہیں مل سکتی کہ اس میں کچھ ردو بدل کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات ثابت ہے کہ انہوں نے اس بات کا بڑا اہتمام فرمایا ہے، جو عمل جس طرح مشروع قرار پایا، اس کے مطابق اُسے ادا کیا، اپنی جانب سے کسی قسم کی تبدیلی اور کمی بیشی کو روا نہیں رکھا، اگر کسی نے اپنی جانب سے کسی اضافہ یا تبدیلی کا ارادہ بھی کیا تو اسے سختی سے لتاڑا ہے، مثلا نزولِ وحی کا دن، اور ابتدائی وحی کی جگہ، جہاں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے پہلے ہی عبادت کرتے رہتے تھے، ان دونوں کی عبادت کے اعتبار سے مطلقاً کوئی خصوصیت نہیں ہے نبوت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیامِ مکہ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا کسی صحابی نے ایسا کوئی قصد نہیں فرمایا، اللہ تعالی کی طرف سے مخصوص عبادت کے متعین اوقات میں سے رمضان اور ذوالحجہ کے ماہ ہیں، رمضان کو روزہ کی ادائیگی کا محل قرار دیا، اور ذوالحجہ میں اعمالِ حج کی ادائیگی کو مشروع فرمایا، اور ان دونوں کی عظیم فضیلت بے انتہا ثواب پر دلالت کر رہی ہے، وہ حدیث جو سرِ خطبہ ہمارے سامنے آچکی: ''عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے'' کیونکہ اس حدیث سے اشارہ ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں ماہ بڑے عظیم ہیں، جن کی ناقدری نہیں کی جا سکتی اور اس میں عمل کے ثواب میں کمی نہ

ہوگی، حدیث کے مفہوم کی تعیین میں مختلف اقوال منقول ہیں:

(۱) ان دونوں ماہ میں فضیلت کے اعتبار سے کوئی نقص وکمی نہ ہوگی، خواہ انتیس (۲۹) کا چاند ہو یا تیس (۳۰) کا۔

(۲) ۲۹/ کا مہینہ ہو تو بھی ۳۰/ کی طرح احکام کامل ہوں گے، ۳۰/ کے بمقابل ناقص نہ ہوں گے۔

(۳) کسی مخصوص سال میں کمی نہ ہونا مراد ہے، یعنی جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ارشاد صادر فرمایا اس سال دونوں ماہ ۳۰/ دن کے تھے۔

(۴) ایک ہی سال میں دونوں بھی عموماً ناقص نہ ہوں گے، گرچہ کبھی کبھار اس طرح بھی ہو جائے گا۔

سامعین! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بالخصوص ان دو ماہ کا تذکرہ فرمایا، کیونکہ روزہ اور حج کی عبادت ان سے متعلق ہے، لہذا ان دونوں سے متعلق جو فضائل واحکام وارد ہیں، وہ حاصل ہو کر رہیں گے، خواہ رمضان ۳۰/ دن کا ہو یا ۲۹/ دن کا، اور وقوفِ عرفہ خواہ ۹/ ذی الحجہ میں ادا ہو یا آگے پیچھے، بشرطیکہ چاند کی تحقیق میں کوتاہی نہ ہوئی ہو، ان دو ماہ کے لیے خصوصی امتیاز کے تذکرہ سے یہ مراد نہیں کہ دیگر مہینوں میں نیکیوں کا ثواب ناقص ہوتا ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ احکام میں جن غلطیوں کا امکان ہے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں، کیونکہ عید کا تعلق انہیں ماہ سے ہے، اور اس میں خطا کا امکان موجود ہے۔

سامعینِ کرام! اس حدیث سے کئی فوائد حاصل ہوئے:

(۱) رمضان میں ۲۹/ روزے ملنے کی صورت میں یا وقوفِ عرفہ میں غلطی کی وجہ سے دل میں جو وہم وتردد ہو، اُس کا اِزالہ۔

(۲) ثواب ہمیشہ تکلیف اور مشقت پر مرتب نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالی کبھی اپنے فضل وکرم سے ناقص کا ثواب اور اجر بھی کامل کے برابر عطا فرماتے ہیں۔

(۳) ایام کی تفصیل سے قطع نظر فی الجملہ مہینہ کو مد نظر رکھا جائے تو ۲۹/ اور ۳۰/ کا ثواب مساوی ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تیسرا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذوالحجہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَفۡنَی السِّنِیۡنَ بِبَقَاءِ وَجۡھِہِ الَّذِیۡ لَا یَفۡنٰی، وَجَعَلَھَا شَاھِدَۃً عَلَی الۡمُسِیۡئِیۡنَ بِالۡاِسَاءَۃِ وَالۡمُحۡسِنِیۡنَ بِالۡحُسۡنٰی۔ وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ شَھَادَۃً اِعۡتَدَّھَا ذَخِیۡرَۃً لِلۡخَاتِمَۃِ وَحُجَّۃً عِنۡدَ الۡمَسۡاَلَۃِ قَائِمَۃً، وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہُ الۡمُرۡسَلُ اِلَی الۡاَنَامِ رَحۡمَۃً عَامَّۃً. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہِ الۡکِرَامِ الۡبَرَرَۃِ۔ اَمَّا بَعۡدُ:

فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ! اُوۡصِیۡکُمۡ وَنَفۡسِیَ الۡمُذۡنِبَۃَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ، وَ اعۡلَمُوۡا اَنَّ الشُّھُوۡرَ وَالۡاَعۡوَامَ وَاللَّیَالِیَ وَالۡاَیَّامَ کُلَّھَا مَوَاقِیۡتُ الۡاَعۡمَالِ وَ مَقَادِیۡرُ الۡآجَالِ، فَھِیَ تَنۡقَضِیۡ جَمِیۡعًا وَتَمۡضِیۡ سَرِیۡعًا، وَ الَّذِیۡ اَوۡجَدَھَا وَ خَصَّھَا بِالۡفَضَائِلِ وَ اَوۡدَعَھَا ھُوَ بَاقٍ لَا یَزُوۡلُ وَدَائِمٌ لَا یَحُوۡلُ، ھُوَ فِیۡ کُلِّ الۡحَالَاتِ اِلٰھُنَا اِلٰہٌ وَاحِدٌ وَلِاَعۡمَالِ عِبَادِہٖ رَقِیۡبٌ مُشَاھِدٌ فَسَعِیۡدٌ مَنِ اغۡتَنَمَ اللَّیَالِیَ وَالسَّاعَاتِ وَتَقَرَّبَ اِلَی اللّٰہِ بِمَا فِیۡھَا مِنۡ وَظَائِفِ الطَّاعَاتِ عِبَادَ اللّٰہِ! اِنَّ کُلَّ شَھۡرٍ یَسۡتَھِلُّہُ الۡاِنۡسَانُ فَاِنَّہٗ یُدۡنِیۡہِ مِنۡ اَجَلِہٖ وَیُقَرِّبُہٗ مِنۡ آخِرَتِہٖ وَخَیۡرُکُمۡ عِبَادَ اللّٰہِ مَنۡ طَالَ عُمۡرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ، وَشَرُّکُمۡ مَنۡ طَالَ عُمۡرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ۔

وَیُؤۡتٰی بِاَنۡعَمِ اَھۡلِ الدُّنۡیَا مِنۡ اَھۡلِ النَّارِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ فَیُصۡبَغُ فِی النَّارِ صِبۡغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابۡنَ آدَمَ ھَلۡ رَاَیۡتَ خَیۡرًا قَطُّ؟ ھَلۡ مَرَّبِکَ نَعِیۡمٌ قَطُّ؟ فَیَقُوۡلُ: لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ! فَنَسِیَ نَعِیۡمَ الدُّنۡیَا عِنۡدَ اَوَّلِ مَسٍّ مِّنَ الۡعَذَابِ۔(۲)

وَيُقَالُ لَهُ: كَمْ لَبِثْتَ فِي الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ. فَيُقَالُ لَهُ بِئْسَ مَا اتَّجَرْتَ فِيْ يَوْمٍ اَوْ بَعْضِ يَوْمٍ، اَمَّا الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَرْبَحُ عُمْرَهُ، وَيَتَزَوَّدُ فِيْهِ مِنْ صَالِحِ عَمَلِهِ، فَيَتَزَوَّدُ مِنْ دُنْيَاهُ لِلْآخِرَةِ فَاِنَّهُ لَنْ يَّأْسَفَ عَلَى الدُّنْيَا عِنْدَ ذَهَابِهِ مِنْهَا، وَلَنْ يَّجْزَعَ مِنَ الْمَوْتِ عِنْدَ نُزُوْلِهِ بِهِ، وَلَنْ يَّخَافَ وَلَنْ يَحْزَنَ عَلٰى اِقْبَالِهِ عَلَى الْآخِرَةِ لِاَنَّ اَعْمَالَهُ تُؤْنِسُهُ وَصَنَائِعُ الْاِحْسَانِ تَقِيْ مُصَارِعَ السُّوْءِ۔

وَلِهٰذَا يُقَالُ لَهُ عِنْدَ الْاِحْتِضَارِ عَلٰى سَبِيْلِ الْعَطْفِ "يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ"۔(۳)

وَلِهٰذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَأْثُوْرِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَمِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ (۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ۔(۶)

وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ لَيْسَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ عَلَى الْآخِرَةِ اَيْ فِيْ حَالَةِ الْاِحْتِضَارِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ بُشِّرَ بِالْخَيْرِ

فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَائَہٗ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّرِّ بُشِّرَ بِالشَّرِّ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَائَہٗ"(۷)

عِبَادَ اللّٰہِ! کَانَ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأٰی شَیْئًا مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا، فَاَعْجَبَہٗ قَالَ: اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ"(۸) یُشِیْرُ بِھٰذَا اِلٰی اَنَّ الدُّنْیَا عَیْشُھَا یَکْدُرُوْا وَصَفُوْھَا کَدِرٌ، حَلَالُھَا حِسَابٌ وَحَرَامُھَا عِقَابٌ وَاَنَّ الْعَیْشَ الصَّافِیْ ھُوَ مَا یَلْقَاہُ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ حِیْنَ یَقُوْلُوْنَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ مِنْ فَضْلِہٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْھَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْھَا لُغُوْبٌ)(۹)

وَاَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَبِقَوْلِہٖ یَھْتَدِی الْمُھْتَدُوْنَ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیَاۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ"(۱۰) صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوْہُ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

(۱)البیہقی:۶۵۲۶-۶۵۲۵ (۲)مسلم:۲۸۰۷ (۳)الفجر:۲۷

(۴)ابن السنی:۱۲۰ (۵)مستدرک:۱۹۸۶وقال صحیح الاسناد

(۶)النسائی:۱۳۰۵-احمد:۱۸۳۵۱ (۷)مسلم:۲۶۸۴

(۸)بخاری۲۸۳۴ (۹)الفاطر:۳۴ (۱۰)توبہ:۳۸

تیسرا خطبہ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　ذوالحجہ

# لمبی عمر اور نیک عمل

حاضرین کرام! میں آپ حضرات اور اپنے نفسِ عاصی کو تقویٰ اور خوفِ خدا کی وصیت کرتا ہوں، دیکھیے! ماہ وسال اور شب وروز کے لمحات اعمال کی انجام دہی کے اوقات ہیں، اسی میں ہمیں یہ مختصر سی زندگی عنایت ہوتی ہے، یہ سب کچھ بڑی جلدی گزر کر ختم ہو جائیں گے، لیکن ان کا پیدا کرنے والا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہر حال میں وہ ہم سب کا واحد معبود اور اپنے بندوں کے اعمال کا نگہبان اور شاہد ہے، لہٰذا سعادت مند و نیک بخت وہی ہے جو لیل ونہار کی اس گردش کو غنیمت جان کر نیک اعمال بجالائے اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے، سامعین! ہر ماہ کا چاند ہمیں اپنی قبر اور آخرت سے قریب تر کر رہا ہے، لہذا جس کی عمر طویل اور اعمال نیک ہوں، وہ سب سے بہتر ہے، اور جس کی عمر طویل اور اعمال برے ہوں وہ بدترین ہے، بروزِ قیامت دُنیا میں سب سے طویل عمر پانے والے ایک عیاش اور بیکار آدمی کو لاکر ایک مرتبہ جہنم میں غوطہ دے کر نکالا جائے گا، پھر یوں کہا جائے گا کہ دُنیا میں کبھی تجھے کچھ آرام ملا تھا؟ کوئی نعمت ملی تھی؟ تو وہ نفی میں جواب دے گا، دُنیا میں اس کے قیام کی مدت کے متعلق سوال ہوگا تو جواب دے گا: میں ایک روز یا اس سے بھی کم رہا، اس سے کہا جائے گا کہ اس مختصر سی مدت میں تو نے بہت بری تجارت کی، لیکن ایک مؤمن جب اپنی زندگی کو آخرت کی تیاری میں صرف کرتا ہے، تو دُنیا سے رخصت ہوتے وقت اسے افسوس نہ ہوگا، اور موت کے وقت بیقرار نہ ہوگا، آخرت کے اُس سفر سے نہ ڈرے گا اور نہ غمگین ہوگا، کیونکہ اس کے نیک اعمال اس کے پاس ہوں گے، اور برے انجام سے

اس کی حفاظت کریں گے، اسی لیے دنیا سے رخصت کے وقت لطف وعنایت کے طور پر ارشاد ہوگا: اے اطمینان والی روح! تو اپنے پروردگار کے جوارِ رحمت کی طرف چل، اس طرح سے کہ اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش، پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

اسی لیے ماثورہ دعا ہے: یا اللہ! میری عمر کے آخری لمحات سب سے بہتر بنا، انتہائی اعمال سب سے بہتر بنا، اور سب سے بہترین دن وہ ہو جب آپ سے ملاقات سے سرفراز ہوں گا، یا اللہ! پاکیزہ زندگی، بہترین موت، اور ایسی واپسی نصیب فرما جو رُسواکن نہ ہو، یا اللہ! میں بڑی عمر اور سینہ کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یا اللہ! بوقتِ موت ایمان کی حجت تلقین فرما، یا اللہ! کسی نقصاندہ ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے بغیر چہرۂ اقدس کے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کا شوق عطا فرما۔

یہی مطلب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پاک کا: ''جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہیں، اور جو اللہ کی ملاقات سے نفرت کرے، اللہ کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہے'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہم سبھی موت سے نفرت کرتے ہیں'' فرمایا: ''ایسی بات نہیں، لیکن جب انسان کا دنیا سے آخرت کی طرف روانگی کا وقت ہوتا ہے (یعنی سکرات کا وقت) تو اگر وہ نیک ہے تو خیر کی خوشخبری ملے گی، تو وہ اللہ سے ملنا چاہے گا، اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کریں گے، اور اگر وہ برا ہے تو اُسے شر کی بشارت ملے گی، اب وہ اللہ سے ملنا نہ چاہے گا، اور اللہ کو بھی اس کی ملاقات ناگوار ہوگی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُنیا کی کوئی آسائش وراحت بھی محسوس ہوتی تو فرماتے: یا اللہ!

حقیقی زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس میں اشارہ تھا کہ یہاں کے آسائش وراحت کا کوئی اعتبار نہیں، اس کے شانہ بشانہ رنج اور مصیبتوں کا سلسلہ جاری ہے، حلال کا حساب دینا ہوگا، حرام تو سزا کا باعث بنے گا اور بالکل صاف ستھری اور حقیقی زندگی اور آرام تو وہ ہے جو مؤمنوں کو جنت میں نصیب ہوگی، جبکہ وہ کہیں گے: اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا، بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اُتارا، جہاں ہم کو نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔ ارشاد باری ہے: ''کیا تم نے آخرت کے عوض دنیوی زندگی پر قناعت کرلی، سو دنیوی زندگی کا تمتع (فائدہ) تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں، بہت قلیل ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

چوتھا خطبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذوالحجہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْأَیَّامَ وَاللَّیَالِیَ مَرَاحِلَ الْآخِرَةِ، وَحَمَّلَ الشُّهُوْرَ وَالْأَعْوَامَ أَعْمَالَ الْأَنَامِ إِلَى السَّاهِرَةِ، فَكُلٌّ مِنَ الْأَعْمَالِ أَوِالْأَعْمَارِ إِلٰى دَارِ الْجَزَاءِ سَائِرَةٌ، مَامِنْ زَمَنٍ يَمْضِيْ إِلَّا وَهُوَ مُقَرِّبٌ إِلَى الْمَوْتِ وَالْحَافِرَةِ، وَلَا أَوَانٌ يَنْقَضِيْ إِلَّا كَانَ الْمَوْتُ مُقَارِنَهٗ وَمُسَامِرَهٗ، فَكَمْ مِنْ أَيَّامٍ اِنْقَضَتْ، وَأَشْهُرٍ ذَهَبَتْ، وَأَعْوَامٍ اِنْقَرَضَتْ، وَهِيَ الْأَعْمَارُ دَارِسَةٌ وَدَامِرَةٌ۔

أَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَأَشْكُرُهٗ، وَأَسْتَغْفِرُهٗ مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالْآثَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْسَلُ رَحْمَةً لِلْأَنَامِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ أَمَّابَعْدُ!

فَيَاعِبَادَ اللّٰهِ! أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيَ الْمُذْنِبَةَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، أَيُّهَا النَّاسُ تَصَرَّمُ الْعُمْرُ سَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ، وَالْغَافِلُ عَمَّا يُرَادُبِهٖ فِيْ سِنِّهٖ يَمْلَأُ صَحَائِفَهٗ بِالسَّيِّئَاتِ، فَقَلَّ أَنْ يُّثَبِّتَ بِهَا حَسَنَةً، وَيُهْمِلُ مَحَاسِنَ الْأَعْمَالِ، وَيَجْعَلُ الْخَطَايَا وَالْآثَامَ دَيْدَنَهٗ، وَيُفْنِيْ عُمْرَهٗ فِيْ جَمْعِ الْحُطَامِ الْفَانِيْ كَيْفَ مَاأَمْكَنَهٗ، وَإِنَّمَا كَانَ الْقَوْمُ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ، وَيَطْلُبُوْنَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ الْخَالِصَ سِرَّهٗ وَعَلَنَهٗ۔

أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ! إِنَّمَا أَنْتُمْ كَرَكْبٍ وُقُوْفٍ لَا يَدْرُوْنَ مَتٰى يُؤْمَرُوْنَ بِالْمَسِيْرِ، أَلَا فَمَا يَصْنَعُ بِالدُّنْيَا مَنْ خُلِقَ لِلْآخِرَةِ، وَمَا يَصْنَعُ بِالْمَالِ مَنْ عَمَّا قَلِيْلٍ يُسْلَبُهُ، وَتَبْقٰى عَلَيْهِ تَبِعَتُهُ وَحِسَابُهُ، فَأَنْتُمْ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ لَا أَمْوَالَ بَذَلْتُمُوْهَا لِلَّذِيْ رَزَقَهَا، وَلَا أَنْفُسَ خَاطَرْتُمْ بِهَا لِلَّذِيْ خَلَقَهَا، فَاعْتَبِرُوْا بِنُزُوْلِكُمْ مَنَازِلَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَ انْقِطَاعِكُمْ عَنْ أَوْصَلِ إِخْوَانِكُمْ، فَاتَّعِظُوْا بِالْعِبَرِ وَانْتَفِعُوْا بِالنُّذُرِ۔

فَاللّٰهُ قَدْ تَصَرَّمُ مِنْ مُدَّةِ عُمُرِنَا عَامٌ، نُوَدِّعُهُ شَاهِدًا عَلَيْنَا بِمَا أَوْدَعْنَاهُ، فَمَنْ أَوْدَعَهُ صَالِحَ الْعَمَلِ فَلْيَثِقْ بِالْبُشْرٰى جَزَاهُ، وَمَنْ فَرَّطَ أَوْ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَأَحْسَنَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِهِ عَزَاهُ، فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُطْوٰى صَحَائِفُ هٰذَا الْعَامِ، وَيَا غَفْلَةَ مَنْ لَعَلَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا سَاعَاتٌ وَأَيَّامٌ، وَيَا سَوْأَةَ مَنِ انْقَضٰى عُمُرُهُ، وَهُوَ عَلٰى تَمَادِيْهِ وَغَفْلَتِهِ قَدْ أَقَامَ، وَيَا خَجْلَةَ مَنْ دَنَا أَجَلُهُ وَهُوَ مُكِبٌّ عَلَى الْمَعَاصِيْ وَالْآثَامِ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ! وَاسْتَدْرِكُوْا بَقِيَّةَ عُمُرٍ أَضَعْتُمْ أَوَّلَهُ، فَتَزَوَّدُوْا، وَاعْلَمُوْا: أَنَّهُ لَيْسَ لِمَا وَعَدَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ مَتْرَكٌ، وَلَا فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ مِنَ الشَّرِّ مَرْغَبٌ، فَاحْذَرُوْا يَوْمًا تُفْحَصُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ، وَيَكْثُرُ فِيْهِ الزِّلْزَالُ، وَتَشِيْبُ فِيْهِ الْأَطْفَالُ، فَتَزَوَّدُوْا لِلْمَوْتِ بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ، وَالْأَحْوَالِ الزَّاهِرَةِ، وَاخْتِمُوْا عَامَكُمْ هٰذَا بِالتَّوْبَةِ النَّصُوْحِ، فَلَعَلَّ أَنْ يَرِدَ الْعَامُ الْجَدِيْدُ وَالصَّالِحَاتُ مِنْ خِدْمَتِكُمْ

صَادِرَةٌ، فَنَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَنْ تَجْعَلَنَا مِنْ أَرْبَابِ الْقُلُوْبِ الْعَامِرَةِ، وَاحْشُرْنَا مَعَ الَّذِيْنَ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِمْ {وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ}(۱) وَعَامِلْنَا بِرَحْمَتِكَ يَامَالِكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَاأَنْتَ بِأَهْلِهِ وَلَا تُعَامِلْنَا مَانَحْنُ بِأَهْلِهِ، وَكَانَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ: "اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ، وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ إِلَيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ". (۲)

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ {يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا}(۳) بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَافِيْهِ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(۱)قیامۃ:۲۲-۲۳ (۲)مسلم:۲۷۲۰ (۳)احزاب:۷۰-۷۱

چوتھا خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ذوالحجہ

## آخرت کی تیاری

اللہ کے بندو! میں آپ حضرات کو اور اپنے گہنگار نفس کو تقوی کی وصیت کرتا ہوں، عمر دن بدن اور سال بسال زوال پذیر ہے اور ایک غافل شخص اپنی ذمہ داریوں سے بالکل لا پرواہ اور نیند میں ہے، بس اپنے نامۂ اعمال کو اپنی سیہ کاریوں سے سیاہ کر رہا ہے، شاذ و نادر اس میں کسی نیکی کے درج کرنے کی اُسے توفیق ہوتی ہے، نیک اعمال کو خیر باد کہہ کر گناہوں سے اپنا تعلق جوڑ لیا ہے، اسے کسی بھی طرح اس فانی دُنیا کی پونجی کو جمع کرنے کی فکر لگی ہوئی ہے، حالانکہ ہمارے اسلاف بڑے غور سے اچھی باتوں کو سن کر اس پر چلا کرتے تھے اور پورے اخلاص کے ساتھ ظاہری و باطنی نیک اعمال کی فکر میں لگے رہتے تھے۔

سامعین! تمہاری مثال تو بس اس قافلہ کی طرح ہے کہ پتہ نہیں کب اُسے کوچ کا حکم ہو، ذرا سوچو تو جس کی تخلیق کا اصل مقصد آخرت ہو اُسے دنیاوی جھمیلوں سے کیا لینا دینا، اُس شخص کو مال سے کیا لگاؤ جس سے عنقریب مال تو چھن جائے گا، اور اس کا وبال وحساب گلے پڑ جائے گا، تم لوگ بھی عجیب ہو کہ جس ہستی نے مال ومتاع عنایت فرمایا اس کی راہ میں اسے صرف کرنے کی توفیق نہیں ہو رہی ہے، جس ذات نے جان دی اس کی راہ میں اسے داؤ پہ لگانے سے کتراتے ہو، ذرا تو نصیحت حاصل کرو کہ عنقریب تم بھی پرانوں کی جگہ پہنچ جاؤ گے اور اپنے قریب ترین ساتھیوں کو چھوڑ جاؤ گے، دوسروں کے مسلسل واقعات سے عبرت حاصل کرو، میرے بھائیو! مہربانی کر کے اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرتے رہو، ہماری عمر عزیز کا ایک سال کم ہو گیا، وہ ہم سے الوداع ہو رہا ہے،

ہم نے جیسے بھی اعمال اس کے سپرد کئے ہیں، اس کے متعلق وہ گواہ ہے، اگر نیکیوں کے انبار اس کے حوالے کئے ہیں تو بڑی شادمانی کی بات ہے، ورنہ جتنا بھی کفِ افسوس ملیں اور ماتم کریں کم ہے، اے کاش! ہمیں معلوم ہوجاتا کہ اس سال کا ہمارا دفتر کس حال میں بند ہوا ہے، ہائے افسوس! اس کی غفلت پر جس کی عمر کے شاید اب چند ہی لمحات وایام باقی رہ گئے ہوں گے، لیکن اسے اپنی روشِ بدلنے کی توفیق نہیں ہو رہی ہے، ہائے کمبختی! اس کی جس کی موت اس کے سر پر سوار، دبوچنے کے لیے تیار ہے اور وہ گناہوں میں غرق ہے۔

پس اے اللہ کے بندو! تقوی اختیار کرو اور کم از کم آئندہ کے لیے سنبھل جاؤ اور ماضی کی کوتاہیوں کی حتی الامکان تلافی کی کوشش کرو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ نے جس خیر کا وعدہ کیا ہے وہ مل کے رہے گا، جس شر سے اس نے روکا ہے، اس کے قریب پھٹکنا بھی نہیں چاہئے، اس ہولناک اور بھیانک دن سے ڈرو جس دن تمام اعمال کی باز پرس ہوگی، زلزلوں کی کثرت ہوگی، بچے بوڑھے ہوجائیں گے، لہذا موت کی تیاری کرو اور نیک اور نورانی اعمال کا توشہ ساتھ لو، اور اپنا سال سچی پکی توبہ کے ساتھ پورا کرو، شاید کہ نئے سال میں صالح اعمال صادر ہوتے رہیں، یا اللہ! ہمارے دل کو آباد رکھ، اور تیرے ان نیک بندوں کے ساتھ حشر فرما جو شاداب وشاداں اور تیرے دیدار کی دولت سے فرحاں رہیں گے، اے دنیا وآخرت کے مختار کل اپنے شایانِ شان رحم وکرم کا ہمارے ساتھ معاملہ کر۔ ہمارے کرتوت کے مطابق ہمارے ساتھ معاملہ نہ کر، یا اللہ میرے دین کی اصلاح فرما جس پر اصل دارومدار ہے اور میرے دنیا کو درست کردے جس میں معاش کا نظام ہے، اور میری آخرت کو سدھار جہاں مجھے لوٹ کر جانا

ہے۔زندگی کو ہر خیر میں اضافہ کا باعث بنا،اور موت کو ہر شر سے نجات وراحت کا سبب بنا۔اللہ کا ارشاد ہے:''اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ سے ڈرواور راستی کی بات کہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

عید الفطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عید الفطر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا هَلَّ هِلَالٌ وَّاَدْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، كُلَّمَا صَامَ صَائِمٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اَفْطَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا هَلَّلَ مُهَلِّلٌ وَكَبَّرَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ سَهَّلَ لِعِبَادِهٖ طَرِيْقَ الْهُدٰى وَيَسَّرَ، وَهُوَ الْمُسْتَحِقُّ لِاَنْ يُّحْمَدَ وَيُشْكَرَ، نَحْمَدُهٗ وَنَشْكُرُهٗ عَلٰى نِعَمٍ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَرُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْاَكْبَرُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الشَّافِعُ فِى الْمَحْشَرِ، نَبِيٌّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ لَقَدْ اَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ مِنْ صِفَاتِ الْفَضْلِ مَالَا يُحْصٰى وَلَا يُحْصَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اَمَّا بَعْدُ! فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنَّ التَّقْوٰى هِيَ بِضَاعَةُ الْمُؤْمِنِ الَّتِىْ لَا تُخْسَرُ وَاعْلَمُوْا: اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ يَوْمُ فَرَحٍ وَّسُرُوْرٍ، وَلٰكِنَّ الْعِيْدَ فِى الْحَقِيْقَةِ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِالدِّيْنِ، هٰذَا يَوْمُ هَنَاءٍ وَّصَفَاءٍ لِمَنْ صَلَحَ عَمَلُهٗ وَقُبِلَ صِيَامُهٗ وَقِيَامُهٗ، هٰذَا يَوْمُ عَفْوٍ وَّرَحْمَةٍ وَّاِحْسَانٍ لِمَنْ اَطَاعَ مَوْلَاهُ وَشَكَرَ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، هٰذَا يَوْمُ التَّصَالُحِ وَالْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، هٰذَا يَوْمُ الْفَلَاحِ وَالنَّجَاحِ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ مُتَّحِدِيْنَ وَلِمُسْتَقْبِلِهِمْ عَامِلِيْنَ وَعَلٰى اَحْكَامِ

الدِّيْنِ مُوَاظِبِيْنَ، هٰذَا يَوْمٌ يَتَجَلَّى الْمَوْلَى الْكَرِيْمُ فِيْهَا بِمَزِيْدِ الْإِنْعَامِ وَالْإِكْرَامِ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُخْلِصِيْنَ، وَيَنْظُرُ فِيْهِ إِلٰى اَهْلِ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْوَلَاءِ وَيَغْفِرُ لِمَنْ تَابَ وَاَنَابَ، هٰذَا يَوْمٌ يُكْرِمُ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهُ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَالْبَغْضَاءِ، هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ، فَلَيْسَ الْعِيْدُ لِحَاسِدٍ وَخَائِنٍ وَغَشٍّ، لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ يَسْعٰى بِالْفَسَادِ بَيْنَ النَّاسِ، كَيْفَ يَفْرَحُ بِالْعِيْدِ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ وَخَالَفَ الْمَوْلَى الْغَفُوْرَ، كَيْفَ يَفْرَحُ بِالْعِيْدِ مَنْ أَضَاعَ أَمْوَالَهُ عَلٰى عَمَلِ اللَّهْوِ وَالْفُجُوْرِ، كَيْفَ يَفْرَحُ بِالْعِيْدِ مَنْ لَا يَخَافُ يَوْمَ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَنْ يُّحْظٰى بِالْقَبُوْلِ مَنْ عَمَلَهُ مُخَالِفُ الشَّرْعِ الْقَوِيْمِ، إِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ يَوْمَ التَّنَادِ إِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنِ اتَّقٰى مَظَالِمَ الْعِبَادِ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَاَطِيْعُوْهُ وَاشْكُرُوْهُ عَلٰى نِعَمِهٖ وَمِنْ نِعَمِهٖ عَلَيْكُمْ وَفَّقَكُمْ لِاَدَاءِ فَرِيْضَةِ الصِّيَامِ وَسُنَّةِ الْقِيَامِ فَاسْتَقْبِلُوْا عِيْدَكُمْ بِالْخَيْرِ وَالتَّسَامُحِ وَالرِّضَا فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَاعْلَمُوْا! اَنَّهُ لَا تَتِمُّ فَرْحَةُ الْعِيْدِ وَلَا تَحْلّٰى بَهْجَةٍ وَلَا تَكْمُلُ زِيْنَتُهُ إِلَّا إِذَا تَصَافَحَتِ الْاَيْدِيْ وَتَبَاشَتِ الْوُجُوْهُ وَسَلِمَتِ الصُّدُوْرُ وَصَفَتِ الْمَوَدَّةُ وَزَادَتِ الْمَحَبَّةُ وَصِرْنَا إِخْوَانًا مُتَعَاوِنِيْنَ عَلٰى اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ، فَهَنِّئُوْا إِخْوَانَكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْعِيْدِ قَائِلِيْنَ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ آمِيْنَ اَعَادَ اللّٰهُ عَلَيْنَا جَمِيْعًا وَعَلٰى جَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْ

بَرَکَاتِ هٰذَا الْعِیْدِ وَاحْشُرْنَا جَمِیْعًا فِیْ زُمْرَةِ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْمَزِیْدِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: وَبِقَوْلِهٖ یَهْتَدِیْ مَنْ اَلْقَی الْقَلْبَ وَالسَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدَاکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔

بَارَکَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِمَا فِیْهِ مِنَ الْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ. أَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

عیدالاضحیٰ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ عیدالاضحیٰ

اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، اَللهُ أَكۡبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَللهُ أَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ، اَللهُ أَكۡبَرُ تَهۡلِيۡلًا، اَللهُ أَكۡبَرُ تَحۡمِيۡدًا، وَاللهُ أَكۡبَرُ تَمۡجِيۡدًا وَاللهُ أَكۡبَرُ كَبِيۡرًا، وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ حَمۡدًا كَثِيۡرًا، وَسُبۡحَانَ اللهِ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أَعۡلٰى شَانَ شَهۡرِ ذِی الۡحِجَّةِ بِيَوۡمِ عَرَفَةَ وَيَوۡمِ الۡعِيۡدِ، وَفَضَّلَهٗ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوۡرِ بِاَيَّامِ الۡحَجِّ وَالتَّشۡرِيۡقِ وَالۡاُضۡحِيَّةِ بِالثَّوَابِ الۡمَزِيۡدِ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدِ، وَنَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الۡمُبَشِّرُ بِالۡوَعۡدِ وَالۡمُنۡذِرِ بِالۡوَعِيۡدِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّرِيۡعَةِ وَالۡكِتَابِ وَاَدَاءِ الۡجُمُعَةِ وَالۡعِيۡدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الَّذِيۡنَ اَسَّسُوۡا بُنۡيَانَ الۡاِسۡلَامِ وَتَبِعَهُمۡ مَنۡ هُوَ سَعِيۡدٌ۔

أَمَّا بَعۡدُ: فَيَا عِبَادَ اللهِ اِتَّقُوا اللهَ تَعَالٰى وَاَطِيۡعُوۡهُ وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ يَوۡمَكُمۡ هٰذَا يَوۡمٌ مُعَظَّمٌ شَرِيۡفٌ يَوۡمُ الزِّيۡنَةِ وَالۡعِيۡدِ يَوۡمُ الۡفَضۡلِ وَالۡمَزِيۡدِ يَوۡمُ اجۡتِمَاعِ الۡقَرِيۡبِ وَالۡبَعِيۡدِ يَوۡمُ تَسۡبِيۡحٍ وَتَهۡلِيۡلٍ وَتَحۡمِيۡدٍ، وَيَوۡمُ تَكۡبِيۡرٍ وَتَقۡدِيۡسٍ وَتَمۡجِيۡدٍ، يَوۡمُ النَّدَمِ وَالۡاِسۡتِغۡفَارِ، يَوۡمُ التَّوۡبَةِ وَالۡاِعۡتِذَارِ، يَوۡمُ رَجَاءِ الرَّحۡمَةِ وَالۡعَفۡوِ وَالۡغُفۡرَانِ، عِبَادَ اللهِ وَقَدۡ قَضَيۡتُمۡ صَلَاةَ الۡعِيۡدِ فَارۡجِعُوۡا اِلٰى بُيُوۡتِكُمۡ مِنۡ اَقۡرَبِ

الطَّرِيقِ وَ تَقَرَّبُوا إِلَى اللهِ بِذَبَائِحِكُمُ السَّمِينَةِ فَإِنَّهُ مِنْ سُنَّةِ سَيِّدِنَا النَّبِيِّ الْحَبِيبِ صلى اللهُ عَلَيهِ وسلَّمَ يُشْتَرَطُ أَنْ تَكُونَ خَالِيَةً مِنَ الْعُيُوبِ وَوَقْتُ الذَّبْحِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ. يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيهِ وسلَّم أَوَّلُ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرُ، مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ.

وَأَنَّهُ صلى اللهُ عَلَيهِ وسلَّم يَقُولُ: مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ مِنْ عَمَلٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَتَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ بِالْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفَسَاتِكُمْ وَهَنِّئُوا إِخْوَانَكُمُ الْمُسْلِمِينَ بِالْعِيدِ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُولُونَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفُوا مِنْ صَلَاةِ الْعِيدِ، تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُ نَعَمْ تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَ كَبِّرُوا عِبَادَ اللهِ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ سوعَنِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : قَالَ زَيِّنُوا أَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَ التَّمْجِيدِ وَالتَّقْدِيسِ، أَلْبَسَنِيَ اللهُ وَإِيَّاكُمْ حُلَلَ عَفْوِهِ وَعَافِيَتِهِ وَرِضْوَانِهِ وَمَنَحَنَا بِبَرَكَةِ هٰذَا الْعِيدِ السَّعِيدِ وَافِرَ إِحْسَانِهِ وَرَزَقَنَا تَوْبَةً نَصُوحًا نَسْتَوْجِبُ بِهَا جَزِيلَ

فَضْلِهٖ وَغُفْرَانِهٖ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِكَرَمِهٖ وَامْتِنَانِهٖ۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ،
{لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ}

بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## الخطبة الثانية

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ طِيْنٍ وَجَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَّهِيْنٍ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى حَمْدَ اَوْلِيَائِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الصَّادِقُ الْاَمِيْنُ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ! اِتَّقُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى وَابْتَغُوْا رِضْوَانَهٗ وَاخْشَوْا بَطْشَهٗ وَخَافُوْا سُلْطَانَهٗ، وَاسْتَعِدُّوْا لِيَوْمٍ تَزِلُّ فِيْهِ الْقَدَمُ وَلَا يَنْفَعُ النَّدَمُ وَصَلُّوْا وَسَلِّمُوْا عَلٰى مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ شَاْنِهٖ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ، صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَزْهَرِ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ سَادَتِنَا، وَاَئِمَّتِنَا اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ عَلِيٍّ وَعَنْ بَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِيْنَ بِالْجَنَّةِ وَعَنْ اَزْوَاجِ نَبِيِّكَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ بَنَاتِهِ الطَّاهِرَاتِ وَعَنْ جَمِيْعِ الصَّحْبِ وَمُتَّبِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَذِلَّ

الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَدَمِّرْ اَعْدَاءَ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ رَبَّنَا اِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ، رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ، عِبَادَ اللهِ! اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاذْكُرُوا اللهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْهُ عَلٰى نِعَمِهٖ يَزِدْكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ۔